UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188732
UNIVERSAL
LIBRARY

PAGE MISSING
30TO31

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٩٢٢٥٩٧١ Accession No. ٢٢٠٢٧

Author م - محمد

Title سرور القلوب في ذكر المحبوب

This book should be returned on or before the date last marked below.

سپاس بی قیاس افزونتر از قیاس خالق و نگارنده

در مطبع مشهد یونسل کشور مستحکی طبع شد مقبول جهانگردید

نظر آیا مولوی صاحب سلمہ اللہ تعالے کا کل اسلام تازہ رنگ لایا ہے انکو اشتیاق خاص کو تعلیم علم کا شوق دلاتے ہین اپنا وقت دینیات کے پڑھانے مین بہت صرف فرماتے ہین دم کلام علوم کا دریا بہہ جاتا ہے العالم اذا تکلم فھو بحر متوج کا مضمون انہین کی ذات مجمع حسنات پر صادق آتا ہے کسی شخ کسی علم مین عاری نہین ہر علم مین دخل معقول ہو نا بحر فضایت باری نہین مسائل مشکلہ معقول نے اونکے سامنے مرتبہ حضوری پایا منقول ہین بدون حوالہ آیت وحدیث کے کلام نہ کرنا اونکا ایک قاعدہ کلی نظر آیا اونکے حضور اکثر منطقی اپنے اپنے قیاس وشعور کے موافق صغرائی ثنا اور کبرائے مدح شکل بدیہی الانتاج بنا کر دعوے توصیف کو ثابت کر دکھاتے ہین آخر الامر نتیجہ نکالتے وقت یہ شعر زبان پر لاتے ہین ہوش سے کیا عجب مدرسہ علم مین اوس عالم کے پیشمس الاسرار سبق شمسیہ پڑھتا ہو اگر بدی الحال اونکے تخل کمال سے ایک گل تازہ کہلا تحسین علم فصاحت و بلاغت بھی پہولا پھلا تھا اونھون نے نسخہ بآب قیاب موسوم بہ لب لباب معروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب تالیف کیا ہے رنگ بزنگ کے مضامین رنگین سے میدان بیان کو محبت دہ باغ رضوان بنا دیا ہے گلہاے وعظ و پند کی شگفتگی سے عین الیقین ہوتا ہے کہ یہ کتاب جواب گلستان بلکہ رنگینی عبارت کی روش سے کہلاتا ہے کہ واقعی عین گلستان ہے لفظون مین ہزارہا معنے مناسب رنگ بزنگ کے پوشیدہ نظر آتے ہین مردم دیدہ بھی جسکے دیکھنے سے بردم تر و تازگی تازہ پاتے ہین ہزارہا دقایق و نکات علمیہ سے یہ کتاب بھری ہے گویا شجرہ علم کی کلی ہے اہل اسلام کی نظرون مین ہر باب اسکا غیرت افزاے باغ جنان ہے اسکی ہر فصل پر بلا مبالغہ فصل بہاری کا گمان ہے بجواے مطالعہ اسکی باعتقادون کے چمن طبع کے لیے سرسبز ہر صرصر ہے خوش اعتقادون کو اسکی سیر گلگشت فردوس کے برابر ہے حاسدون کا غنچہ عیب بنیٰ اسے دیکھ کر مرجھاتا ہے گل طبع مین ہم کیم کا رنگ نظر آتا ہے ؎ کیون نہ پژمردہ ہون گلہاے مضامین صدہ باغ حاسد کے لیے باد خزانی ہے یہ کسی مقام پر ایک ورق سے بیان غفاری ہے کسی جاے طریقے سے ذکر قہاری ہے کہین رزم کہین بزم کہین سراپا تحریر ہے ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس علو شان اور طرز بیان کے ساتھ ادا کیا ہے کہ ہر شخص کو تمنا بہ تفسیر ہے غرضکہ ہزارہا

رنگ کے مطالب سے یہ گلدستہ بنا ہے اگر اسکے کل مضمون کو کل ہزار ۱۰۰۰ کہون تو بجا ہے ہر ایک حرف مفرد یعنے اکیلا سیاہی سے لکھا ہوا اکل شعبو کا مجسمہ ہے پیچیدگی سلسلۂ تحریر سے کہلتا ہے کہ یہ نسخہ رشک سنبلستان سراسر ہے خوش وضعی سطور دال ہو رہی ہے کہ ہر سطر لکھی ہوئی بخط گلزار ہے بین السطور کی آبداری بھی آبرو ریز انہار ہے اول سے آخر تک یہ کتاب اوسکے ذکر سے مالا مال ہے درخت کائنات جسکے قدم کی بدولت نہال ہے یعنے شاخ طوبائے توحید اور میوۂ شجر تمجید محبوب خدا اشرف انبیا احمد مجتبی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کا کل حال بطور اختصار مصنف سلمہ اللہ تعالے نے اوسمین لکھا ہے غایت کمال اسی کو کہتے ہین کہ دریا کوزے مین بھرا ہے سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ ہر فقرے پر درود پڑھنا سزاوار ہے عند لیب خامۂ ہوش از خود فراموش کو اب اس آیہ کریمہ کے تکرار بار بار ہے یا ایہا الذین آمنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما +

تقریظ دوم

طبعزاد عالی طبیعت سید ہدایت علی ہدایت بریلوی بعد حمد و صلوۃ کے سید ہدایت علی خدمت اہل دانش و بینش مین ملتمس ہے کہ یہ کتاب لاجواب موسوم بہ لب لباب معروف بسرور القلوب فی ذکر المحبوب اس زمانے کی سب کتابون سے بہتر ہے کہ اسمین ذکر خیر البشر بروایات معتبرہ تحریر سراسر ہے مکوئف اسکے مجمع مکارم و اخلاق متبع جود و اشفاق مقبول بارگاہ رب العالمین مداح جناب سید المرسلین ہدایت سے ہادی امت ہو تحدیث بحر مواج علم صدق و صفا ہو افضل علماے زمان مولوی محمد نقی علیخان ابن مولوی محمد رضا علیخان مرحوم بریلوی ہین اونکی تعریف مین زبان قلم لال ہے انسان سے اونکی خوبیون کا بیان ہونا محال ہے غزل وہ عطا کی خدا نے بکتائی کسکی طاقت کرے جو ہمتائی × فاضل بے بدل کریم و خلیق × ذکر محبوب حق کا شیدائی × عالم باعمل فصیح و بلیغ × واہ رے علم فضل و دانائی × شان اللہ کی نظر آجاے × گر کرین غور اہل بینائی × وقت تقریر پھول جھڑتے ہین × بلبلین کہتی ہین بہار آئے × اے ہدایت بیان مفید ہو کیا × گم ہوا نام حاتم طائے

قطعات تاریخ طبع طبع زاد مولوی نواب نیاز احمد خاں صاحب خوش بریلوی

جو سنے مین ایک چھاپہ خانہ مطبوع فقیر و بادشاہ ہے اور خاص مقام طبع اسی ہوتا لاریب کہ لکھنؤ ہوا ہے ×
بہتر پڑین اس سمجھ پر انوکی اس چھاپی کو جو گئین براے مطبوعہ ہی بیانچا جو کہ نسخہ ہو نسخہ کیمیا بنا ہے ×
اس مطبع جانفزا مین تالیف یہ ذکر رسول کیا چھاپا ہے

قطعہ تاریخ طبع زاد اہل طبع وذکا مولوی احمد رضا خاں صاحب خلف جناب مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ

شد چو مطبوع این کتاب عجیب بود در فکر سال طبع رضا ناگہان زدل ندا نفس آواز داد کہ جاودی بہ مرہم جانہا ×

قطعہ تاریخ طبع از شاعر خوش بیان سید قاسم علی خواہان بریلوی

مولوی نفی علیخان کو ہو خداوند لایزال جنہ اجہان فشانی کمال فرمائی تمہارا کہ خون جگر رسالہ لکھا ×
کیا فصاحت ہی کیا بلاغت ہے ×ہو مرصع کلام سر تا پا بشہرہ آفاق مین ہوا ایسا ہر طرف ہو صدا ہی مثل ×
پے تاریخ طبع خواہان نے ولہ کہدیا ذکر مرسل والا

چو مطبوع گردید لبساب ×شنہ شہر تش از زمین تا فلک ×رقم کرد تاریخ خواہان چنین ثنائی حبیب خدائی ملک

قطعہ تاریخ تالیف سرور القلوب فی ذکر المحبوب تصنیف مولوی نیاز احمد خاں صاحب خوش موصوف

ہو دشمن ایسی سرور القلوب کہ ممکن نہین دیکھا ہو جواب ×مضامین رنگین کی ایسی بہار ×ہو اس نگ جیسا نہین کوہ سا ×
اوسی دیکھنے ہاتف نے آواز دی گل نخل دین ہی گویا کتاب

قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از سخنہ کلک گوہر سلک مولوی احمد رضا خاں صاحب خلف جناب مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ

میرے والد نے جب کیا تصنیف یہ رسالہ بوصف شاہ ہدیٰ ×جبکا ہر صفحہ تحفہ فردوس ہر ورق برگ سدرہ وطوبیٰ ×
گیسوی حور ہی سواد حروف ×ہر دم چشم حور ہر نقطہ ×قلم اوسکا ابر نیسان ہے ×ہر ورق اوسکا علم کا دریا
ہر سطر تک مع صافی ہو دار و کہ صدف لکھون نقطے نقطے جبکی مین گوہر شہوار ×قیمت اوسکی ہو جنت الماوے

سال تالیف مین رضا اوسکا وصف خلق رسول اُمی کیا

قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از سید ہدایت علیصاحب موصوف

ہا یہ کتاب کی جو تالیف ہوا مت مصطفیٰ ثنا خان ×تاریخ ہو یہ کہ حکمت و پند ہر ایک کو درد دل کا درمان
کی صرف فصاحت و بلاغت ×ہو کوثر سی مین بند بحر عمان ×فقرہ فقرہ مدح کو لائق مجملہ جملہ صفت کو ثنا بان
تاریخ عجب لکھی ہدایت ×ہو آفرین اے نفی علیخان

سپاس بیقیاس ایزد را که افزایندهٔ سپاس است و آفریدگار خلق و نگارندهٔ جن و ناس

در مطبع منشی نول کشور تحریر یافته بطبع مشتمل رسید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المنقدس عن تجلل ذاته عن ادراك العقول والافهام والمنزه بكمال صفاته عن شوائب النقص ولواحق الاجسام المتصف بالصفات الازلية المنعوت بالنعوت السرمدية نافذ الذنب دقائل التقوب شديد القوة والحول واسع المغفرة وباسط الرزق عظيم الفضل دوطي الطول انوار حكمته الباهرة زاهرة من المصنوعات وآثار سلطنته القاهرة ظاهرة من المقدورات تخضع دون سرادقات عزته جباه الاصفياء والاجرام حول عجائب صنعته اذهان العقلاء تنزهت صفاته العظمى عن الحدوث والزوال وتقدست ذاته العليا عن الاشباه والامثال قصرت الفهوم عن وصف كماله وارتدت العقول بملاحظة جلاله لايحيط به الزمان ولايطرء عليه النقصان ومن عظائم النعم وبوالغ الحكم وانواع الرحمة واصناف الكرم شرح صدور العالمين بانوار حقائق المعاني ونور قلوب العارفين فحاء المهم وحقائق المعاني ربنا انك فاتحل المجود وغاية كل مقصود ولك الحمد والبقاء ولك الملك والجود والعطاء فاسألك اللهم ان تزينني شرائف الافضال والآلاء وتخصني في درجة خاتم الانبياء وامام الاصفياء وصفوة الانام والرسل الكرام وسيد الثقلين ورحمة للعالمين بشير المطيعين نذير المفسدين شارع الشرعة المبينة بارع الرسل والانبياء ونور حديقة الكرامة نور حديقة الشفاعة ماحي الكفر والطغيان ناشر التحميد والايمان غرة العرب والعجم خطيب الانبياء والامم شمس الفلاح والهدى صاحب المقام الاعلى وفي القدم المكان فاق الموسلين اداوني مشيد قصر العدل والانصاف نادم اساس الجور والاعتساف كثير الفضل عام الجود شفيع الناس

یوم الموعود عروۃ اللہ الوثقیٰ نور اللہ الذی لا یطفیٰ دلیل الخیرات معدن الکمالات خیر الوریٰ
مصباح الدجیٰ قدوہ اصحاب الوحی والتنزیل دامغ جبینات الشرک والاباطیل اشرف بنی عدنان
حبیب اللہ المنان المبعوث من اکرم القبائل والمنعوت باعلی الشمائل الطاہر المطہر الطیب
النجم الثاقب الرسول المضرب اشرقت الارض بنورہ واستنارت الارض عند ظہورہ ہو النور المبین
والقوی المتین الذی کان نبیا وآدم بین الماء والطین بہجت نار الکفر والطغیان ومنہ فاحت
روائح العدل والاحسان قلع اصل الکفر والعناد وقطع راس الشرک والفساد اول مدارج عروجہ
آخر مقامات المنبین وآخر معارج ترقیہ خارج عن طوق المرسلین ؎ بکمالہ فی الاولیٰ بدر کامل وبحر
محیط زاخر وبالاخریٰ شمس منور من بریق جمالہ والقمر مقتبس من نیر کمالہ روحہ المعلی مرجع الآفاق
ونفسہ العلیا منبع الاخلاق وجہہ کالنہار اذا تجلی وشعرہ کاللیل اذا یغشیٰ مدح صدرہ الم نشرح لک
صدرک ووصف ذکرہ ورفعنا لک ذکرک لونہ ملیح لسانہ فصیح قلبہ سلیم ثناءہ عظیم وقتہ سرمدیہ
ذاتہ علویہ حجتہ ساطعہ حکمتہ بالغہ افعالہ جلیلہ اوصافہ جمیلہ تعطرت النسیم من عرف جسدہ الشریف وبطابت
الارواح بشمیم جسمہ اللطیف ؎ ملاء الخلا ریحہ ؎ کشف السما ربیرہ ؎ ما سامع ذاک لعنبرہ ؎ صلوا علیہ
وسلموا ؎ ارسالہ اللہ تعالیٰ منۃ للمومنین بان لہم من اللہ فضلا کبیرا وانزل علیہ الفرقان فیہ تبیان لکل
شیء لیکون للعالمین نذیرا الکمل بہ بیان الرسالۃ والقدنا بہ من الضلالۃ ؎ لہ النسب العالی فلیس کمثلہ ؎
حسیب نسیب منعم متکرم ؎ اقدمہ فی کل خیر لانہ ؎ اذا کان مدح فالنسب مقدم فسبحان من صورہ
فاحسن تصویرا ؎ وما خلق لہ فی العالمین نظیرا ؎ ؎ یا عاشقین تولہوا فی حبہ ؎ ہذا ہو الحسن
الجمیل المفرد بکمالات فی اولاد آدم مثلہ ؎ فیما مضیٰ بذا حدیث مسند صلوا علیہ بکورۃ وعشیۃ
الف الصلوٰۃ مع السلام وزیدوا ؎ افضل صلوات واکمل تحیات ؎ منار حضرت سید کائنات
خلاصۂ موجودات اشرف المخلوقات ؎ سرور بنی آدم ؎ روح روان عالم ؎ انسان عین
وجود ؎ ولبل کعبۂ مقصود ؎ قاضی مسند عزت ؎ مفتی دین وملت ؎ وارث علوم اولین ؎
مورث کمالات آخرین ؎ مدلول حروف مقطعات ؎ منشا فضائل وکمالات ؎ محبت حق ابلیس
تفسیر قرآن مبین ؎ عزیز مصر احسان ؎ فخر یوسف کنعان ؎ حافظ حدود شریعت ؎
ماحی کفر وبدعت ؎ قامع فوج اسلام ؎ دامغ جیوش اصنام ؎ نگین خاتم سروری ؎

خاتم نگین پیغمبری ✤ فاتح مغلقات حقیقت ✤ سراسرار طریقت ✤ نورس گلشن خوبی ✤
طراز باغ محبوبی ✤ تراوش ابر رحمت ✤ نوتیاے چشم بصیرت ✤ نسرین حدیقۂ فردوس برین ✤
روح راحۂ روح ریاحین ✤ خیابان چمن زیبائی ✤ بہار گلستان رعنائی ✤ نکہت چمنستان
ملکوت ✤ اصل سرابستان ناسوت ✤ ثمرۂ سدرۂ محبوبیت ✤ شگوفۂ شجرۂ مقبولیت ✤ شاہباز
آشیان قربت ✤ طاؤس مرغزار جنت ✤ ہمائی نشیمن قدس ✤ عنقائے قاف انس ✤
بلبل بوستان ومانطق عن الہوی ✤ طوطی شکرخاے سبحان الذی اسری ✤ شاہین بلند
پرواز انا سید ولد آدم ✤ عندلیب خوش آواز باغ ملک مالم یکن یعلم ✤ ندیم خلوتکدۂ
قاب قوسین او ادنی ✤ ندیم عشرتکدۂ ولقد راہ نزلۃ اخری ✤ سلطان ایوان اخلاص و
یقین ✤ مہمان خوان لطیفنی ودسقین ✤ فارس مضمار لاہوت ✤ شہسوار میدان جبروت ✤
ے چابک قدم بسیط افلاک ✤ والاگہر محیط لولاک ✤ خاکی وبراوج عرش منزل ✤ امی
وکتابخانہ دردل ✤ طبیب بیماران ضلالت ✤ چارسو مریضان محبت ✤ قوت دلہاے ناتوان ✤
آرام جانہاے مشتاقان ✤ تفریح قلوب پژمردہ ✤ دوا سے دلہاے افسردہ ✤ درگوش
مہ جبینی ✤ لعل بدخشان رنگینی ✤ جگرگوشۂ کان کرم ✤ دستگیر درماندگان امم ✤ یاقوت نسخۂ
امکان ✤ روح روان عقیق ومرجان ✤ لولوے بحر سخاوت وعطا گہر دریاے مروت وحیا ✤
گوہر محیط احسان ✤ ابر گہربار نیسان ✤ شناور جوے ملاحت ✤ غواص قلزم لطافت ✤ سحاب
درافشان سخاوت ✤ نیسان گہربار عنایت ✤ روح چشمۂ حیوان ✤ آشنائے بحر عرفان ✤
آبحیات رحمت ✤ ساحل نجات امت ✤ غالیۂ مشام جان ✤ عطر دماغ قدسیان ✤ انجمبر
صنعتکدۂ بوقلمون ✤ زینت کارگاہ گوناگون ✤ اختر برج دلبری ✤ خورشید سپہر سروری
ہلال عید کامرانی ✤ جلوۂ ہلال شادمانی ✤ صفائی سینۂ شیر اعظم ✤ نوردیدۂ ابراہیم وآدم ✤
رونق ریاحین گلستان ✤ گل مہتاب باغ آسمان ✤ مشرق دائرۂ تنویر ✤ منشرق کتاب
منیر ✤ شمس چرخ استوا ✤ سیار فضاے اوادنی ✤ زہرہ جبین انوار ✤ غرۂ جبہۂ اسرار ✤
بیاض روے سحر ✤ طراز فلک قمر ✤ ضیاے انوار ہدایت ✤ لمعان شموس سعادت ✤ مطلع
انوار ناہید ✤ تجلی مشتری وخورشید ✤ مشعل خورتاب لامکان ✤ تبریع باہتاب درخشان

سهیل فلک عزت ٭ بدر عیس آسمان شرافت ٭ مرکز دوائر علم و ایمان ٭ محیط کره صلابت و اتقان ٭
مسند آرای ربع مسکون ٭ رونق شلتات گردون ٭ اسد میدان شجاعت ٭ اعتدال میزان
عدالت ٭ سطح خطوط استقامت ٭ استوای مطوح کرامت ٭ مخزن اجناس عالیه ٭ معدن خصائص
کامله ٭ مقوم نوع انسان ٭ ربیع فصول دوران ٭ مکمل انواع سافله ٭ مزنی نفوس فاضله ٭
مقدمهٔ قیاس معرفت ٭ ممهد قواعد محبت ٭ مبدء فروع و اصول ٭ عقل اول سلسلهٔ عقول ٭ رابطه
علت و معلول ٭ واسطهٔ جاعل و مجعول ٭ برهان وحدت مطلقه ٭ حقیقت حقایق کلیه ٭ جامع لطائف
وهبیه ٭ مجمع انوار خارجیه ٭ اوسط طرفین امکان و وجوب ٭ موجب ربط طالب و مطلوب ٭
معلم دبستان تفرید ٭ مدرس مدرسه تجرید ٭ سالک مسالک طریقت ٭ دانای سر حقیقت ٭
خزینهٔ اسرار الهیه ٭ گنجینهٔ انوار قدسیه ٭ تزکیهٔ نفوس فاضله ٭ تصفیهٔ قلوب کامله ٭ سرفتر دیوان
ازل ٭ خاتمهٔ صحف ملل ٭ خازن کنیز دقایق ٭ درختار بحر رائق ٭ ذخیره جواهر تفسیر ٭ مشکوة
مفاتیح تبسیر ٭ تخم مزرع حسنات ٭ ترغیب اهل سعادات ٭ جمع محاسن فتوت ٭ کفایت حوائج خلقت ٭
هادی سبیل رشاد ٭ استیعاب قواعد سداد ٭ شیرازهٔ مجموعهٔ فصاحت ٭ بهجت حدایق بلاغت ٭
سراج وهاج هدایت ٭ نسخهٔ کیمیای سعادت ٭ صحیفه دلائل نبوت ٭ تکمیل ایمان امت ٭ منبع
معنی الاراب ٭ لب وصول ادب ٭ بیاض زواهر جواهر ٭ درج جواهر زواهر ٭ قلزم درر مقاصد ٭
معدن جواهر عقائد ٭ دلیل صغیر و کبیر ٭ مفتاح فتح قدیر ٭ تسهیر اصول ماسیس ٭ روضه گلستان
تقدیس ٭ مطلع اشعه لمعات ٭ احیای علوم و کلمات ٭ تشریح حجت بالغه ٭ تصریح واقعات ماضیه ٭
تقریر قصص انبیا ٭ تحریر معارف اصفیا ٭ مقدمه مناسک ملت ٭ وسیلهٔ ارباب بصیرت ٭ ملتقط کتاب
تکوین ٭ نهایت مطالب مومنین ٭ انسان عیون ایمان ٭ قره عینین انسان ٭ منبع شریعت و حکم ٭
مجمع بحرین حدوث و قدم ٭ خلاصهٔ تجارب سالکین ٭ انتهای منهاج عارفین ٭ زبور غرایب
دقایق ٭ تلخیص عجایب تحقیق ٭ ناقد نقد تنزیل ٭ ناسخ توریت و انجیل ٭ امین مفتاح سعادت ٭
کشف عطای جلالت ٭ واقف خزاین اسرار ٭ کاشف بدائع افکار ٭ زبده علوم حقایق ٭
جذب قلوب خلایق ٭ زیب مجلس ابرار ٭ نور عیون اخیار ٭ تجرید لطائف علیه ٭ تهذیب مقاصد
حسنه ٭ ضیای انوار مصابیح ٭ توضیح ضیائے تلویح ٭ نزهت ارواح سالکین ٭ قانون

صفائے لاہوتیین ✤ مخزن عجائب وغرائب ✤ مدار مکارم ومناقب ✤ نقش فصوص حکمیہ ✤ منتخب
جواہر مضیہ ✤ عین علم وایقان ✤ حصن حصین امتان ✤ تبیین اشارات قرآن ✤ غایت بیان فرقان ✤
تنقیح دلایل کافیہ ✤ تصحیح براہین شافیہ ✤ اقصی معارج حقیقت ✤ سلم مدارج طریقت ✤ موضح
احکام الہیہ ✤ افق مبین انوار شمسیہ ✤ وقایہ کنوز وذخایر ✤ سدیم اشباہ ونظایر ✤ دستور قضاۃ
وحکام ✤ ایضاح تبسیر احکام ✤ نور انوار مطالع ✤ تنویر منار طوالع ✤ بحر جواہر درایت ✤ طغرائے منشور
رسالت ✤ ملخص مضمرات عوارف ✤ شرح مبسوط معارف ✤ سراج شعب ایمان ✤ برزخ وجوب
وامکان ✤ دُرّ تاج افاضل ✤ ملتقی بحر فضایل ✤ ناطق فصل خطاب ✤ میزان نصاب احتساب ✤
تبیض دُرِ مکنون ✤ سبب سرور محزون ✤ صراح برہان قاطع ✤ نقایہ دلیل ساطع ✤ عمدہ مرام دین ✤
ضوء مصباح یقین ✤ شمس بازغہ مشارق انوار ✤ بہارستان ربیع ابرار ✤ سور وفتوحات
رحمانیہ ✤ مہبط مواہب لدنیہ ✤ نتیجہ دلایل خیرات ✤ لمعان مطالع مسرت ✤ قاموس محیط ایقان ✤
بلاغ مبین احسان ✤ نور عین تجرید ✤ نہر خیابان توحید ✤ ؎ محمد شاہد دین جان ایمان ✤ محمد حجت
حق لطف یزدان ✤ بہار بہشت جنت رنگ وبوئش ✤ بہشت نہ فلک خاکی زرکوئش ✤ ابد از ہستی
او آفریدہ ✤ عدم را سایہ او نور دیدہ ✤ ای عزیز قلم دوزبان کی کیا مجال کہ مدح وثنا حضرت
رسالت کی لکھہ سکے اور انسان ضعیف وجہول کا یارا نہیں کہ اس بحر ذخار میں قدم رکھے ؎
وصف خلق کے کہ قرآن ست ✤ خلق را وصف وچہ امکان ست ✤ اری کل مدح فی النبی مقصر
وان بالغ المثنی علیہ واکثر ✤ اذ احد اثنی بالذی ہو اہلہ ✤ علیہ فما مقدار ما یمدح الورے ✤
اگر تمام دریا سیاہی اور سب درخت قلمیں ہوجاویں اور جن وانس جمع ہوکر لکھیں ہزار برس میں
ایک نہ لکھہ سکیں پس دعوی مدحت سرا سر لاف وگزاف ہے ؎ یا صاحب الجمال ویا سید البشر ✤
من وجمال مثلہ نور القمر ✤ لایمکن الثناء کما کان حقہ ✤ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ✤
مگر بقدر امکان اس کام میں مشغول رہنا دلیل سعادت ہے اور موجب فلاح دنیا واخرت ہے لہذا
فقیر حقیر معترف بتقصیر قلیل البضاعت کثیر المعصیت جفاکار ذلیل وخوار احوج الخلق الی اللہ الغنی
محمد تقی علی محمدی حنفی بریلوی عاملہ اللہ تعالے بلطفہ الوفی وحفظ من شر کل غنی وغوی نے
ایک رسالہ مسمی بوسیلہ نجات ذکر حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات میں

المقرر الاوضح فی تفسیر الم نشرح سے کہ تالیف فقیر ہے انتخاب کیا اب بہ ایماے بعض احباب مختصر
مشتمل نو باب تفسیر و رسالہ مذکورہ سے انتخاب کرکے باضافہ بعض مضامین موسوم بہ لب لباب
کیا اور تقریرات مشکلہ اور مضامین متعلقہ اور سجع و ترصیع و غیرہا محسنات بدیع ترک کیں تا ہر شخص
بے تکلف سمجھ لے اسلیے اکثر جگہ ترجمہ و عبارت عربی و فارسی برعایت لفظ کے نہیں صرف مضمون
عبارت سلیس مین مذکور ہے بلکہ کہین بنظر اختصار قدر ضروری پر اقتصار ہے ناظرین باانصاف سے
یہ امید ہے کہ بحکم لا تنظر الی من قال و انظر الی ما قال مؤلف عاجز کی بے مائگی پر لحظہ نفرمائین
کلام کو دیکھین کہ ماخذ اوسکا قرآن و حدیث و اقوال ائمہ دین و علماے راسخین ہے اور جو لطائف
و نکات اپنے ذہن سے لکھے یا قصص و حکایات کتب صوفیہ اور اون حضرات کی مکتوبات و ملفوظات
سے نقل کیے اصول شرع اور طریقہ سلف کے خلاف نہیں بعد اجس جگہ غلطی پاوین اصلاح فرمائین
زبان سا تہ طعن و تشنیع کے نہ کھولین کہ معترف بقصور پر طعن و تشنیع بزرگون سے بعید ہے بلکہ ایسا
خطاکار عفو و دعاے مغفرت کا سزاوار ہے وللارض من کاس الکرام نصیب **باب اول ولادت**
باسعادت وغیرہ احوال حضرت رسالت مین منقول ہے جس رات امنہ پاک
اوس نور مقدس سے مشرف ہوئین انوار تمام عالم مین تابان اور خوشی کے آثار
اطراف زمین مین نمایان ہوے جبریل امین کو حکم ہوپنچا کہ علم سبز محمدی کعبہ کی جہت پر کھڑا
کرین اور عالم کو بشارت دین کہ نور محمدی نے آمنہ کے پیٹ مین قرار پایا بہترین خلایق بہترین
امم پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب اوس امت کا جسے محمد سا پیغمبر ملے اوس رات زمین و آسمان
مین ندا ہوی کہ نبی آخر الزمان کے ظہور کا وقت ہزارون برکت و سعادت کے ساتہ نزدیک آیا
اور جنگل کے جانور اور دریا کے چارپاے باہم مبارکباد دیتے اور کہتے قسم خدا کی امنہ کے حمل مین
خدا کا رسول ہے یہ شخص امان دنیا و سراج اہل زمین ہے اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا امنہ کہتی ہین
جب مین حامل ہوئی کسی نے مجھے خواب مین کہا تمہارے پیٹ مین اس امت کا سردار ہے جب
چھ مہینے گذرے کسی نے خواب مین کہا ترے حمل مین بہتر عالم کا ہے پیدا ہوا تو اوسکا نام محمد رکہنا
جب مہینہ ربیع الاول کا شروع ہوا عالم انوار آسمانی سے منور کیا اور امنہ کی دل مین عجب طرح کی
خوشی پیدا ہوئی کبھی عالم رویا مین اونکو بشارت دے جاتے اور کبھی بیداری مین فرشتون کی

تسبیح و تہلیل کی آواز آتی سنا مین شب ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین یا آمنہ
تجھے بشارت ہو کہ تیرے پیٹ سے پیغمبر صاحب اسمای حسنیٰ اور آیات کبریٰ پیدا ہوگا پھر
تو فرشتے رات دن آمنہ کے آس پاس رہتے اور پرند خوشی سے چہچہے کرتے کیارہوین رات تو شکر
تسبیح و تقدیس مین مشغول رہے بارہوین شب منادی نے ندا کی اے آمنہ تجھے اوس مولود کے
ساتہ بشارت ہو جو آج تیری پیٹ سے نکلے گا وہ آفتاب فلاح و ہدایت ہے اوسکا نام محمد رکہنا
اوس رات انوار زمین آسمان مین تابان اور ستارے زمین کی جانب مایل تہے ملائکہ سبع سموات
زمین پر اوترے اور جبریل و اسرافیل مولد شریف مین حاضر ہوے عرش ذوق شوق
مین اہتا تہا زمین طرح طرح سے نازکرتی تہی بت اوندہے آوشیاطین زنجیرون مین جکڑے
تے دریاے ساوہ خشک آور وادی سماوہ مین دریا جاری ہوا محل بادشاہ ایران کا شق ہوا
اور چودہ برج گر پڑے ایک عالم مشرق اور ایک مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب ہوا اکناف
عالم مین ایک شور تہا وحش و طیر و ہوام پکار رہے تہے اور فرشتے قدوم والا کے منتظر کہ وہ آفتاب
عالمتاب ہزارون جاہ و جلال کے ساتہ مسند ظہور پر جلوہ افروز ہوا اور تمام عالم کو کہ ظلمت
کفر و شرک مین مبتلا تہا جمال منور سے روشن کیا ۔ ولد الحبیب و شلہ لا یولد ۔ ولد الحبیب
و خاتم النبیین ورد ۔ ولد الحبیب کملا و مطیبا ۔ والنور من وجناتہ یتوقد ۔ آنکہون مین سرور
آگیا دیدار سے اونکے ۔ روشن ہوے دل جلوۂ رخسار سے اونکے ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ ۔
صلوا علیہ و آلہ ۔ جب آپ پیدا ہوے ایک گوینده نے کہا یرحمک اللہ اللہ تم پر رحم کرے
پہر غیب سے ندا ہوئی وہ پیارا ہادی پیدا ہوا جو اوسپر ایکبار درود بہیجے گا خدا اوسپر دس بار
رحمت نازل کرے گا اور اوسکا اجر بڑہاے گا اور آپکی ساتہ ایک روشنی پیدا ہوئی
جسمین اہل مکہ کو شام کی عمارت نظر آئی ۔ شب میلاد محمدؐ چہ شب روشن بود ۔ کہ حرم
تا بجد شام منور گردید ۔ حرم و شام چہ کز شرق و مغرب نورش ۔ ہمہ را گشت محیط و ہمہ جا در گردید ۔
ابن عباس کہتے ہین اول کلمہ جو زبان فیض ترجمان سے نکلا یہ تہا اللہ اکبر کبیرا و الحمد للہ کثیرا و
سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا قسطلانی اور ابو نعیم روایت کرتے ہین کہ بعد ولادت کے آپ نے خدا کو
سجدہ کیا اور انگشت مبارک آسمان کی طرف اوٹہا کے فرمایا لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ سو خدا نے

کونی معبود نہین بیشک مین خدا کا رسول ہون بعض روایت مین ہے جناب الٰہی مین سجدہ
کر کے عرض کیا یا رب حبیب نے اتنی خدایا میری امت مجھے بخشدے خطاب ہوا ہو تیک
اتنک یا علی ہنتک مین نے تری امت بسبب تیری ہمت بلند کے تجھے بخشی پھر فرشتون سے
ارشاد ہوا اشہدوا یا ملائکتی ان حبیبی لانبی امتہ عند الولاوہ مکیف تجیبا یوم القیمتہ اے
میرے فرشتو گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی امت کو وقت ولادت کے نہین بھولتا تو قیامت کے
دن کب بھولے گا ابو نعیم نے دلایل النبوت مین روایت کی ہے کہ بعد ولادت فرشتے نے اوس
پانی سے کہ اپنے ساتھ لایا تھا آپ کو تین بار نہلایا اور پارہ حریر سے ایک مہرہ کہ شکل مین مثل بیضہ کے
اور چمک مین مانند زہرہ کے تھی نکالکر دوش نبوت پر ثبت کی ابن جوزی لکھتے ہین پھر فرشتے اوس
جناب کو آسمان کی طرف لے گئے پروردگار نے تاج کرامت اور خلعت عظمت عنایت فرمایا
اور منادی نے ندا کی اس مولود کو اکناف عالم اور اطراف زمین مین پھراؤ تا خلق اوسکے حال سے
واقف ہو اور اوسی صفوت آدم معرفت شیث رفت نوح خلت ابراہیم انقیاد اسمعیل
صبر ایوب شکر یعقوب جمال یوسف آواز داؤد حکومت سلیمان حکمت لقمان قوت موسیٰ بشارت
عیسیٰ زہد یحییٰ عنایت کرو اور تمام انبیاء و مرسلین کے اخلاق مین غوطہ دو اور ایک روایت
مین ہے اوکو مشرق و مغرب مین پھراؤ اور موالد انبیا مین لے جاؤ تا پیغمبر اونکے حق مین
دعا کے برکت کرین اور ملت حنفیہ کا لباس پہنا کر ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر کرو اور
دریا و صحرا کو لے جاؤ کہ اونکا نام و صفت پہچانین اور نام اونکا دریا مین لکھا ہے یعنے کفر و شرک کی
مٹانے والی اور ایک روایت مین ہے اردہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی سیر کراؤ اور ارواح
ملائکہ و جن و انس و وحش و طیر کو دکھاؤ اور کہ نبی نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم کی اونکے
ہاتھ مین دو اور سب پیمبرون کے اخلاق اون مین جمع کرو آمنہ کہتی ہین اوس وقت
مجھے تین شخص نہایت خوبصورت نظر آئے گویا آفتاب اونکے چہرون مین چمکتا تھا ایک کے ہاتھ
مین چاندی کا ابریق جس سے مشک کی خوشبو آتی اور دوسرے کے پاس زمرد کا طشت جسکے
چار کونے تھے ہر گوشہ مین آبدار موتی لگے پھر ایک گوینده نے کہا اے خدا کی پیاری بیٹھ دنیا
اسکے جس گوشہ کو چاہے پسند کرلے آپ نے بیچ مین ہاتھ رکھدیا غیب سے ندا ہوئی بخدا سے کعبہ

اوسنے کعبہ کو کہ وہی اوسکا مولد ہے اور وہی اوسکا قبلہ اختیار کیا تیسرے کے ہاتہ مین حریر سبز کا ٹکڑا تہا حضرت کو اوس طشت مین بٹہا کر ابرین کے پانی سے سات بار نہلایا اور جامۂ حریر مین لپیٹا پہر ایک نے آپ کو پروون تلے چہپایا اور آنکہون کے بیچ مین بوسہ دے کر کہا اے محمد بشارت ہو کہ خدا نے تمہین سب پیغمبرون کا علم اور سخاوت و شجاعت اور اسی طرح پر خلق سب سے زیادہ عنایت کیا اور رضوان داروغہ بہشت نے حاضر ہو کر آپ کے کان مین کہا اے محمد بشارت ہو کہ تمہین سب پیغمبرون کا علم ملا اور تم سب سے زیادہ بہادر اور دانشمند ہو آمنہ کہتی ہین غیب سے ندا ہوئی کیا خوب حکومت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی کہ تمام خلق آپ کے قبضے مین اور فرمان بردار ہو جاوے گی کہتے ہین جب فرشتے زیارت اور آپ کے خدمت سے فارغ ہوے دایہ نے نہلانے کا ارادہ کیا آپ نے بزبان فصیح فرمایا مین آب رحمت سے غسل دیا گیا ازل مین بہی پاک تہا اور اب بہی پاک پیدا ہوا تعبدہ عبد المطلب آپ کو خانہ کعبہ مین لے گئے اور شکر الٰہی بجا لائے اور چند اشعار آپکی مدح و ثنا مین کہے پہر وہان سے لاکر آمنہ کی گود مین دیا تین یا سات روز آمنہ نے دودہ پلایا پہر ثویبہ کنیز ابو لہب جسے اوسنے ولادت باسعادت کی خبر سنکے آزاد کیا تہا اس دولت سے مشرف ہوئے پہر یہ سعادت حلیمہ سعدیہ کو ملی قبیلہ بنی سعد اون دنون قحط عظیم مین مبتلا تہا آپ کی برکت سے نہایت فراغت حاصل ہوئی قوم کی عورتون نے راہ مکہ مین ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے خدای تعالے نے اوس لڑکے کی برکت سے جو قریش مین پیدا ہوا اور وہ دن کا آفتاب اور رات کا چاند ہے یہ برس تمہیں آسان و فراخ کر دیا حوشا وقت اون چہاتیون کا جو اوسے دودہ پلائین اے بنی سعد کی عورتو دوڑو اور اوس دولت و سعادت کو لوٹو حلیمہ کہتے ہین یہ آواز سن کے سب عورتین چلنے مین شتابی کرتین مین ہر چند جلدی کرتی مگر میرے گدہی ضعف و لاغری کے سبب سے پیچہے رہتی ناگاہ غیب سے آواز آئی ہنیالک یا حلیمۃ خوشا حال تیرا اے حلیمہ اور ایک شخص بلند قامت نے پہاڑون کی دری سے نکل کے مجہسے کہا اے حلیمہ خدای تعالے نے تجہے بشارت دی ہے اور مجہے حکم کیا ہے کہ شیطانون اور سرکشونکو تجہسے دور کرون جب مین آپ کو لے کر اپنے شوہر کے پاس گئی وہ صورت مبارک دیکہتے ہی عاشق ہو گیا اور میری اونٹنی کی تہنون مین کمال مدت سے خشک تہے دودہ بہر آیا جب اپنے گہر کو چلی

جس جنگل مین پہونچتے سرسبز و شاداب ہو جاتا اور جس درخت کے تلے ٹھہرتے آپکو سلام کرتا اور سایہ اوسکا آپکی طرف جھک آتا تیری سواری کا جانور نہایت سست تھا آپکے سوار ہوتے ہی سب قافلہ سے آگے چلنے لگا قافلون کی عورتون نے اوسکی چالاکی پر تعجب کیا اوسنے بزبان فصیح کہا ای بنی سعد کی عورتو تم نہین جانتی ہو مجھپر وہ شخص سوار ہے جو خدا کا پیارا اور پیغمبرون کا سردار ہے راہ مین بکریان چرتی تھین مجھسے بولین اے حلیمہ تو اس بچہ کو جانتی ہے یہ مالک زمین و آسمان کا پیغمبر اور اولاد آدم کا سردار اور سب جن و انس سے بہتر ہے اور ایک پیر مرد نظر آیا حضرت کو دیکھکر کہنے لگا یہ لڑکا ختم المرسلین ہے وادی سدرہ مین جنھون نے کئی عالم مین آپکو دیکھتے ہی بولے یہ پیغمبر آخر الزمان ہین اور وادی ہوازن مین ایک اور پیر مرد نظر آیا کہا یہ خاتم الانبیا ہین انھین کے پیدا ہونے کی عیسیٰ نے خبر دی تھی جب مین گھر پہونچی آپ کا ہاتھ بکریون کو لگا دیا اسقدر دودھ دینے لگین کہ ایک دن کا دودھ چالیس دن کفایت کرتا جب زمان بنی سعد نے دیکھا کہ حلیمہ کی بکریون سے سات سو ہوگئین اور سیکڑون محتاج اونکے دروازے پر پڑے رہتے ہین حلیمہ سے کہا ہمین بھی محمد کی برکت سے بہرہ مند کر حلیمہ نے پاے مبارک دھوکر پانی قوم کی بکریون کو پلایا سب حامل ہوگئین اور قوم اونکی دودھ سے آسودہ و متمول ایکروز غیب سے آواز آئی اے حلیمہ تجھے اوس فرزند کے سایہ بشارت ہو جو تمام عرب کا سردار ہے حلیمہ کہتی ہین جو دعا مین نے حضرت کے وسیلے سے مانگی فوراً قبول ہوئی اور کبھی بول و براز حضرت کا نہ دھویا کہ آپ بستر پر پاخانہ پیشاب نہ کرتے اور بائین پستان سے دودھ پیتے نکتہ خالق نے اوس جناب کو مکارم اخلاق سے آراستہ پیدا کیا تھا لہذا بچپن مین بھی ضرورت سے زیادہ دنیا کی طرف التفات نہ فرماتے یا یہ بسبب کمال عدالت کے پستان چپ بھائی رضاعی کے واسطے چھوڑ دیتے جب نو مہینے کے ہوے بفصاحت کلام کرنے لگے لڑکے کھیلنے کو بلاتے فرماتے مجھے کھیلنے کے لیئے نہین پیدا کیا ایک روز حلیمہ کی گود مین بیٹھے تھے کئی بکریان ادھر سے گذرین ایک نے آپ کو سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا جب اچھی طرح چلنے لگے حلیمہ سے کہا میرے بھائی دن کو کہان جاتے ہین عرض کیا بکریان چراتے مین فرمایا مین بھی اونکے ساتھ جاؤنگا ہر چند عذر کیا قبول نہوا نکتہ پرور نگاہ نے بکریان چرانیکی رغبت دین جناب کو دلمین

پیدا کی کہ یہ کام سیاست اور شفقت بر ضعفاے امت اور صبر بر مصیبت وغیرہا امور ہی کہ لوازم نبوت سے ہین نہایت مناسبت رکھتا ہی اور تواضع اور فروتنی سکھاتا ہے علاوہ برین جب مرد احسان مین ایسے حقیر کام سے کسی منصب عمدہ اور عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوتا ہے اوس نعمت غیر مترقبہ کو محض فضل مولاے اپنے کا سمجھتا ہی اور شکر ادا سکا بجا لاتا ہے حلیمہ سے منقول ہی ایکدن میری بیٹے نے کہا اے میری ماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بس عجیب ہی جس جنگل مین جاتی ہین ہرا ہو جاتا ہی اور دوپہر مین ابر سر مبارک سایہ کرتا ہی جنگل کے جانور آپکے قدم چومتے ہین مین نے کہا اے فرزند اپنے بھائی کا حال کسی سے نکہنا جب عمر شریف چار برس کی ہوئی فرشتون نے سینہ مبارک چاک کیا اور دل مقدس چیر کر ایک سیاہ نقطہ خون آلود نکالکر پھینکدیا اور کہا ہذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ اے پیارے تم خوف نکرو اگر تم اون خوبیون سے جو حق تعالی نے تمہارے لیے کہین وقف ہو جاؤ ہر آئینہ آنکھین تمہاری کھل جائین حلیمہ یہ حال سنکر نہایت ڈرین اور مکہ کا قصد کیا رات کو غیب سے آواز آئی کہ خیر و برکت بنی سعد سے جاتی ہے اور اے لطماے کہ خوش ہو کہ روشنی و زینت تجھ مین پھر آتی ہے جب آپ کو ساتھ لے کر حرم کے متصل پہونچین ایک آواز سنی اے حلیم مبارک ہو آج آفتاب جود و سخاوت شاہ جوان دولت تشریف لاتا ہے حضرت کو حلیم مین بٹھا کر گوسپند کی تلاش مین نکلین لوٹ کر آئین تو آپ کو نپایا ہر چند چپ و راست ڈہونڈا سراغ نہ ملا واویلا و واحمداہ کہتی اور گریہ و زاری کرنے لگین اونکی بیقراری اور آہ و زاری سے عالم بالا مین لرزہ پڑ گیا جسنے حال زار اون کا دیکھا بے اختیار شکبار ہوا ایک پیر مرد نے اون سے کہا تجھے عزیٰ کے پاس لے چلتا ہون وہ بت غیب کی باتین بتاتا ہے جو اوسکے پاس جاتا ہے اپنی مراد پاتا ہے القصہ وہ مرد ضعیف حلیمہ کو بتخانہ مین لے گیا اور عزی کو سجدہ کر کے کہا اے خداوند عرب و دریاے کرم یہ حلیمہ مسافر تیری پناہ مین آئی ہے اور تجھسے اپنی مراد مانگتی ہے اسکا بیٹا محمد تیرے ملک مین گم ہو گیا یہ کہتی ہی عزیٰ اور سب بت زمین پر گر پڑے اور اون سے آواز آئی اے شخص کس کا ذکر کرتا ہے اور ہمارے زخم دل پر کیون نمک چھڑکتا ہے یہ شخص ہمکو سنگسار اور بے اعتبار کرے گا ہماری کیا مجال کہ اوسکے معاملے مین دخل دین جسکا نام سنتے ہی سب حیلے اور فتنے ہمارے مٹ گئے پیر مرد نے یہ ماجرا عجیب و غریب دیکھکر

حلیمہ سے کہا مبارک ہو وہ لڑکا ہرگز گم نہوگا بلکہ گمراہون کو راہ بتاویگا جب خبر آپکے گم ہونیکی
عبد المطلب کو پہونچی روتے ہوے خانۂ کعبہ مین آئے اور جناب الہی مین عرض کیا الہا دشتا
اگرچہ مین اس لائق نہین کہ میری بات تیرے دربار مین سنی جائے مگر اوس طفل جوان دولت
مین تیری عنایت کے آثار پاتا ہون اسلیے اوسی کو تیری جناب مین شفیع لاتا ہون کہ مجھ اوسکی حال سے
آگاہ کردے ہاتف غیبی ندا ہوئی ای عبد المطلب قریب ہے کہ وہ تجھے ملے اور ہم اوسکے حافظ و نگہبان ہین
بعض روایات مین وارد ہوا کہ ابوجہل اوس درخت کی طرف جسکے نیچے آپ تشریف رکھتے تھے
گذرا آپ کو اکیلا دیکھکر اونٹ پر پیچھے سوار کیا ہر چند چاہا اونٹ نے قدم نہ اوٹھایا جب آگے بڑھایا
چلنے لگا حیران و ترسان عبد المطلب کے پاس آپکو لایا اور کہا مجھے اندیشہ ہے دیکھیے یہ لڑکا تمہارے
میرے ساتھ کیا کرے اور یہ اوس مرتبہ کی تکمیل تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون ہی پرورش کرایا
چھٹے برس والدۂ شریفہ نے کہ اپنے بھائیون سے ملنے مدینہ کو گئی تھین لوٹتے وقت منزل ابوا مین
انتقال فرمایا اور والد ماجد حضرت کے ایام حمل شریف مین یا جب آپ دو برس چار مہینے کے
ہوے رحلت کر چکے تھے نکتہ غیرت الہی نے نہ چاہا کہ میرے حبیب کو غیر سے التجا کی عادت اور اوسکی
تہذیب و تادیب دوسرے کے ہاتھ سے ہو اسلیے ابتدا ہی سے اسباب ظاہری قطع کیے اور اوس
دُرِ یتیم بحر رسالت کو بے مادر و پدر کردیا کہ علل و اسباب سے دل نہ لگائین اور اپنے پروردگار
کی عنایت کا شکر بجا لائین کہ اونکو باوجود یتیمی اور بیکسی کے کبھی اخلاق فاضلہ اور عادات
شایستہ سے کہ انصاف سائتہ اونکے بے مانند آسمانی دستوار ہے مہذب فرمایا اگر تمام جہان
کسی کی تعلیم مین کوشش اور سعی کرے ایک شمہ آپکے اخلاق و اوصاف کا تعلیم کر سکے آے عزیز
وہ ذات گرامی صفات واسطۂ امکان و وجوب ہے مرتبۂ وجوب مین اگر استکمال بالغیر ممنوع ہے
اس جگہ بھی استکمال بغیر اللہ محال ہے اگر والدین جناب کے زندہ رہتے ظاہر مین یا وکو واسطۂ
تہذیب ٹھیراتے کہ کیا اچھی طرح اپنے فرزند کی تعلیم و تہذیب کی حضرت احد نے بقدر
شرکت بھی پسند نہ فرمائی اور دفتر کمالات محمدیہ پر تعلیم خلق کا حرف نہ آنے دیا اسی وجہ
ولادت آپکی جمعہ کے دن اور ماہ رمضان مین ہوئی تا لوگ آپکو مشرف بزمان تصور کین کہ ہمارے حضرت
ایسے بزرگ والا و مبارک مہینے مین پیدا ہوے بلکہ آپکی ولادت سے زمانہ کو شرف حاصل

کہ روز جمعہ اگرچہ سید الایام اور ماہ رمضان سید الشہور ہے مگر پیر کا دن اور ماہ ربیع الاول
بھی متبرک ہے کہ روز و ماہ ولادت حضور ہے بعد انتقال امنہ کے عبد المطلب آپکی پرورش
مین مصروف ہوے اوسی سال قریش مین قحط پڑا ہاتف نے پکارا اس پیغمبر آخر الزمان کے وسیلے
سے دعا مانگو گے تو مینہہ برسے گا عبد المطلب نے بتوسل جناب کی دعا کی خوب بارش ہوئی
ساتوین یا آٹھوین برس ولادت کے عبد المطلب نے رحلت فرمائی اور پرورش و کفالت حضرت کی
ابو طالب سے متعلق ہوئی حق تعالے نے اسرافیل علیہ السلام کو آپکی نگہبانی اور حفاظت پر مامور
کیا تین برس اور بقول مجد الدین فیروزآبادی صاحب صراط المستقیم کے ساتوین برس سے
گیارہوین تک حاضر رہے اس عرصہ مین کبھی آپ پر ظاہر بھی ہوتی بارہوین برس سے جبریل
امین اس خدمت پر مقرر ہوئے اُسی سال ابو طالب آپکو ملک شام کیطرف لیگئے بحیرا راہب
کہ اگلی کتابون سے اس ملک مین پہونچا حضرت کا دریافت کرکے بامید زیارت بصری مین
رہتا تھا آپکو پہچان کر تعظیم کے لیے اوٹھا اور کہا ہذا سید العالمین ہذا رسول رب العالمین
یبعثہ رحمۃ للعالمین یہ سب عالم کے سردار اور رسول پروردگار ہین اللہ انکو تمام جہان کے
لیے رحمت بھیجے گا اے ابو طالب انہین ملک شام مین مت پہراؤ اور یہود کے شر سے بچاؤ
کہتے ہین جب قافلۂ قریش صومعہ بحیرا کے پاس پہونچا بحیرا نے دیکھا کہ تپہرا ور درخت ان مین
کسی کو سجدہ کرتے ہین اور وہ جانتا تھا کہ نبی کے سوا کسی کو تپہرا ور درخت سجدہ نہین کرتے
صومعہ سے اُترا اہل قافلہ نے درخت کا سایہ پہلے سے گھیر لیا تھا جب آپ تشریف لائے
جگہ نہائی دہوپ مین بیٹھہ گئے سایہ اوسیطرف جھک گیا بحیرا نے کہا دیکھو درخت کا سایہ اونکی
طرف جھکتا ہے پچیسوین سال مال خدیجہ کا بطور مضاربت لے کر شام کو روانہ ہوی جب بصری
مین پہونچے نسطورا راہب نے دیکھتے ہی کہا بیشک یہ جوان نبی آخر الزمان ہے میسرہ غلام خدیجہ
نے کہ اس سفر مین ہمراہ تھا یہ حال اور جو خوارق وارہاصات راہ مین دیکھے تھے خدیجہ سے
بیان کیے اور انہون نے بھی لوٹتے وقت دشتون کو سر مبارک پر سایہ کرتے دیکھا اسلیے
محبت حضرت کی اونکے دل مین پیدا ہوئی اور نکاح کی درخواست کی آپ نے بمشورہ ابو طالب
اونسے نکاح کیا پینتیسوین سال قریش نے کعبہ از سر نو بنایا آپ بھی شریک ہوے اور حجر اسود

دست حق پرست سے اوٹھا کر اوسکی جگہ یہ کہا اسیطرح فلیک کاموں مین شرکت کرے اور
بیہودہ باتون سے نفرت رکھے اگر قریش کفر کی مجلس مین بلانے کبھی تشریف نہ لیجاتے الغیر ہدایت
ارلی جسکی دستگیری فرماتی ہے عالم غیب سے اوسکے لیے ایک واعظ و ناصح مقرر ہوتا ہے
کہ بری باتون سے نفرت اور نیکیون کیطرف رغبت دلاتا ہے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھو کہ چمکتے
ہوئے آفتاب و ماہتاب و ستارون کی تغیر سے اوسکے حدوث و عدم استحقاق ربوبیت پر استدلال
کیا اور نمرود کو مجمع عام مین الزام دیا یا جب یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے جزع و فزع پر نظر کی
یعقوب علیہ السلام کی صورت نظر آئی کہ دانتون مین انگلیان دابے کہتی ہین ای یوسف
تیرا نام پیغمبرون مین لکھا ہے اور تو نادانون کے کام کرتا ہے ابن اثیر جامع الاصول اور
ابن جوزی کتاب الوفا مین روایت کرتے ہین کہ جب نبوت کو تین برس ہے ہر افضل خدمت مین
حاضر رہتے پر جبریل ماموریخدمت ہوے نکتہ حکیم مطلق نے نزول وحی سے پہلے اوس جناب
پر انوار و اسرار ظاہر فرمائے اور فرشتون کو خدمت مین رکھا تا عالم ملکوت سے مناسبت
اور رفتہ رفتہ بار نبوت اور مشاہدۂ انوار و تجلیات جبروت و لاہوت کی قوت پیدا ہو اگر
وحی ناگہان نازل ہوتی بناے بشریت منہدم ہو جاتی اسی غرض کے لیے حضرات صوفیہ نے سیر آفاقی
اور انفسی کو مقدمۂ معرفت قرار دیا سالک اول محسوسات و متخیلات مین فکر کرتا ہے یہان تک
کہ استعداد سیر عالم الملکوت کی پیدا ہوتی ہے پھر سیر انفسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ آدمی اوس
تفصیل کا جو ملک و ملکوت مین مطالعہ کر چکا اجمال ہے اسی لیے اوسی مجمع العجائب والغرائب
کہتے ہین ای عزیز ملک و ملکوت مین کوئی چیز انسان سے بہتر نہین نظام عالم اوس سے وابستہ ہے گویا بقاے
وحفظ انواع معدنیہ و نباتیہ و حیوانیہ اوسی سے متعلق ہے اور عالم ملکوت مین تصرف اوسکا جاری ہے
زمین زادہ بر آسمان تاختہ ؛ زمین و زمان ایسپل نداختہ ؛ اور علم اوسکا فلکیات کو حاوی ہے کہ باستعانت
آلات رصدیہ آسمان کے ستاری شمار کرتا ہے اور مقدار حرکات اجرام علویہ دریافت کر لیتا ہے
باوجود اسکے کہ عالم خاک پر ہی مساحت افلاک کی کرتا ہے جسطرح محسوسات کی طرف پانچ دروازے
ہین معقولات کی طرف بھی ایک دروازہ رکھتا ہے اور جسطرح صور منتقشہ ایک آئینہ کی اوسمین
منعکس ہوتی ہین اسیطرح بعد تصفیہ و تجلیۂ قلب کی لوح محفوظ سے علم حاصل کرتا ہے وکذلک

تری ابراہیم ملکوت السموات والارض ۔ تا لب زدم انقدر نہ وہ معانی ست ۔ کہ دل نہ تواند ملبب
اور دیبان را ۔ وین رمز مہا کہ زند طبع طرازم ۔ گویند کہ روح القدس آموخت فلان را ۔
یہان تک کہ ایک تجلی نور اصل کی اوسکے دل پر ہوئی ہے کہ ثمیر کی طرح تمام جسم کو بتدریج اپنے رنگ پر
کر لیتی ہے اوسوقت یہ جسم خاکی عرش سے بہتر ہو جاتا ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ جب نفس انسان کا
امارگی اور جزو ناری سرکشی اور جزو ارضی پست ہمتی اور اسی طرح بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے
سب اجزا اپنی اپنی اقتضا اور تنازع سے باز رہتے ہین تو اوسوقت وحدت باطنی حاصل اور وحدت حقیقی
سے نسبت کامل ہوتی ہے اور گرفتاری بغیر سے نجات پاتا ہے اور بحکم المرء مع من احب یکطرح حکمی
معیت مجہول الکیفیت حضرت احدیت سے حاصل کرتا ہے بخلاف عالم کبیر کے کہ ہیئت وحدانی ہنگیں کیتا
الالف فیما و اعتبارا اور وہ نسبت بڑہتی جاتی ہے یہان تک کہ صرف ذات سے باوصف رکھنے
کہ صفات و شیونات کسی حال مین اوس سے منفک نہین علاقہ پیدا کرتا ہے اور جمال ذات اسوجہ سے
کہ نظر طالب کی اوسپر مقتصر ہے بلا امتزاج صفات و شیونات آئینہ دل مین جلوہ فرماتا ہے
اس جگہہ سے معنی حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورتہ کی بخوبی حل ہوتی کہ وہ ذات پاک صورت
و شکل سے منزہ ہے مگر جو مرتبہ تنزیہ کے لیے کوئی صورت فرض کی جائے تو انسان کو وحدت مین
ایک مناسبت مجہول الکیفیت اوس صورت مفروضہ سے حاصل ہوگی اسلیے وہ آفتاب جلال
و ہیبت جسنے پہاڑ کو کہ اجسام مین سخت تر ہے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جلوہ کامل مسلمان کامل کے دل پر
چمکتا ہے اور وہ نعرہ ہل من مزید مارتا ہے لایحل عطایا الملک الامطایا و مثل مشہور ہے رستم را
رخش رستم باید و وہ بارگران امانت کہ آسمان بآن رفعت و زمین بآن وسعت و پہاڑ بآن صلابت
و جن بآن زور و قوت بلکہ ملایکہ ہفت آسمان کہ نعرہ نحن نسبح بحمدک و نقدس لک کا مارا تھے
نہ اوٹھا سکے فابین ان یحملنہا اس مشت خاک نے بضاعت نے اپنے دوش ہمت پر اوٹھالیا
انہ کان ظلوما یعنے وہ اپنے نفس پر نہایت ظلم کرنے والا ہے اور جو نفس پر جبر نہ کریگا یہ بارگران
کب اوٹھا سکتا ہے ۔ آسمان بار امانت نتوانست کشید ۔ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ۔
جو لاگہ جو کچھ دیکھتا اور سنتا اور کہتا اور سمجھتا ہے دائرہ نفی مین داخل کرتا ہے ۔ ورراہ تو فکر
من بجائے نرسید ۔ کانجا نرسد فکر نشان نیست پدید ۔ من کیستم و راہ تو کو فکر کجا ۔ حقا کہ خیالیست

همہ دید و شنید ۔ بلکہ حقیقت نرسید ۔ ای یقین و گمان ما همہ هیچ ۔ هر چه بیند خیال ما همہ قصص ۔
هر چه گوید زبان ما همہ هیچ ۔ اور مقام اثبات مین سوا اعتراف بجہل کے دم نہین مار سکے ان عقل کجا کہ
در کمال تو رسد ۔ ان روح کجا کہ در جلال تو رسد ۔ گیرم کہ تو بردہ برگزیدگی رجال ۔ آن دیدہ کجا
کہ در جمال تو رسد ۔ صدیق اکبر رضہ فرماتے ہین العجز عن الادراک ادراک نہایت دانائی کی
یہ ہے کہ اپنی نادانی کا اقرار کرے یہان اعتراف بجہل عین علم اور دعوی علم سراسر جہل کوئی
شخص یہ شعر پڑہتا تھا ۔ اسائل سلمی فہل سن مخبر ۔ یکون لہ علم بہا ابن تنزل ۔ شبلی رح نے
بے اختیار چیخ ماری اور کہا واللہ ما فی الدارین عنہ مخبر یہ مقام جہل و حیرت ہے نہ وہ جہل و حیرت
جسے ہم جہل و حیرت جانتے ہین بلکہ عین معرفت ہے نہ وہ معرفت جسے ہم معرفت کہتے ہین
دیدہ کشف و شہود اس جگہہ خیرہ و تباہ اور بانہ عقل کلاہ و اس ادراک سے کوتاہ نہ
اس وجہ سے کہ ظہور مطلوب مین قصور ہے بلکہ اس نظر سے کہ عقل خفاش اور وہ نور ہے
۔ ہمین کرد مورچہ دعاے سحر ۔ کہ مہمانش آید سلیمان مگر ۔ چہ خوش گفت یک مرغ زیرک بدو ۔
سلیمان بباید دلے جائے کو ۔ ای عزیز جبکہ خاصان بارگاہ ما عرفناک حق معرفتک کہین اور کلیم ما جواب
ارنی مین لن ترانی سنین تو ہمارا تمہارا وہان ذکر کیا اور زید و عمرو کی رسائی کجا ۔ تو از کجا و امید
وصال او کجا ۔ بدانش نرسد دست ہر گدا حافظ ۔ خواجہ ابو الحسن خرقانی رضہ فرماتے ہین
کمال قرب اس جگہہ کمال بعد ہے ای عزیز یہان وصل مین ہجر اور ہجر مین وصل بعد مین قرب قرب مین
بعد ۔ فقلت لاصحابی ہی الشمس ضوءہا ۔ قریب ولکن تنالہا بعید ۔ خواجہ بایزید بسطامی رح
سے منقول ہے مین نے سنا تہا الرحمن علی العرش استوی جب عرش تک پہونچا اوسے بہی اپنی طرح
تشنہ پایا پس استقرار عرشی بہی مجازی ہے متوسط ظل کو اصل اور تجلی کو عین متجلی سمجھتے ہین
اور پستدی ایمان ہے تدلالی کو معرفت حقیقی جانتے ہین کل خرب بما لدیہم فرحون منتہی سمجھتے ہین ۔
بالا ای مرغ زیرک پر بیفشان ۔ کہ اینجا مشکل ست با ہنگ پرواز ۔ درین وادی نہ رہ پیدا نہ منزل ۔
ازین پردہ نہ بانگ آید نہ آواز ۔ کسے واقف نے گردد ازین حرف ۔ کسے محرم نہ باشد
ازین راز ۔ ای عزیز جب مطلوب اوج عزت سے تنزل نہ کرے گا اور طالب حضیض عبودیت سے
ترقی نہ کرے گا پہر رسائی کہان یہ وہ درد ہے جس کا درمان نایاب ہے مگر صوفیہ فرماتے ہین

جو اس درد مین مبتلا ہے زندہ بجان و جو مطلوب پانے والا وہی زندہ بجان ہے مردہ وہ کہ زندہ بجان ہے
اور نہ زندہ بجانان انسان اسی درد کے سبب تمام خلق سے سرفراز اور اجناب حقیقی سے مشرف
وممتاز ہے کہ مرتبہ اوسکا فرشتون سے بڑہ گیا ؎ فرشتہ گر نہ بیند جوہر تو ؎ تو کر
رہ سجدہ آر و بر در تو ؎ فرشتون کو باوصف کمال قدس کے مقام معین سے تجاوز نہین
وما منا الا لہ مقام معلوم اور منتہی آب و خاک کا حضرت پاک ہے ان الی ربک المنتہی جو قرب و معیت
اوکو حاصل ہے کسی مخلوق کو نہین ہو معکم اینما کنتم ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ اذا سالک عباہی
عنی فانی قریب نحن اقرب الیہ من حبل الورید اسلیے کہ محیط کو جو نسبت مرکز کی ساتھ ہے کسی کی نہین
بس نقطہ خاک باوجود اسکے کہ اسفل موجودات ہے محیط مطلق سے قرب معنوی رکھتا ہے اسلیے
وارد ہوا کہ بندہ سجدہ کے وقت خدا سے زیادہ قریب ہوتا ہے ؎ منم این کرتو سے بنیم و صدائے
زہے خویش اتفاق طرفہ حالے ؎ گدائے را زین بہتر چہ باشد ؎ کہ یابد پیش سلطانے مجالے ؎
ہنوز م نیست با رکابن وصال ست ؎ گر در خواب می بینم خیالے ؎ مضمون عات بیشمار ہین مگر جو کام
آب و گل سے ہے دوسرے سے نہین ؎ ہست ما را بے زعالم پاک ؎ راز ہائی نفتہ در دل خاک ؎
نظر عنایت اس مشت خاک بے بضاعت پر ازلی ہے ؎ شر بنا علے ذکر الحبیب مدامتہ ؎
سکرنا بہا قبل ان نخلق الکرم ؎ جب فرشتون نے بحال حیرت عرض کیا خدایا ہم مدت سے تیری
عبادت کرتے ہین اور انسان کو بے سابقہ خدمت یہ رتبہ دیا جاتا ہے ارشاد ہوا انی اعلم مالا تعلمون
وہ مالک مختار ہے جسے چاہے نوازے کسیکی کیا مجال جو اوسکے کام مین دخل دے اور جو چون و چرا
کرے لایسال عما یفعل وہم یسالون کسی فرشتی نے رحم کو خواب مین دیکھا حال دریافت کیا فرمایا
جب نکیرین نے مجھسے سوال کیا تیرا رب کون ہے مین کہا وہ جسنے تم سب فرشتون ہی میرے باپ کو سجدہ کرایا
ایک فرد دوسرے سے کہا اسکی باس سے چلو کہ ہم اس سے سوال کرتے ہین اور یہ سب بنی آدم کی طرف
سے جواب دیتا ہے بالجملہ انسان مجمع کمالات و اشرف مخلوقات ہے اگر نسبت اوسکی اوس
عالم سے کامل ہو جاتی ہو مدبرات امر سے شمار کیا جاتا ہی بلکہ مرتبہ وسکا فرشتون سے بڑہ جاتا ہی کہ وہ اصل
خلقت مین شہوت و غضب سے پاک ہین اور یہ محنت و ریاضت سے اونکو عقل و
شرع کا تابع کرتا ہو باوصف اسکے کہ ظلمات ہیولانیہ اور کدورات مادیہ مین مبتلا ہے اونکی

اقتضا سے بچا ہے ؎ گر اے میکدہ ام لیک وقت مستی ہین ٭ کہ تازیر فلک و حکم پرستارہ کنم ٭
ہان جو لوگ اونکی اقتضا پر عمل کرتے ہین اور حکم شرع پر نہین چلتے اونکا حال وہ مانند
چارپایون کے ہین کہ اپنی تکمیل اور فضائل کی تحصیل سے کام نہین رکھتی بل ہم اضل سبیلا بلکہ اونسے
بھی زیادہ گمراہ اور بدتر ہین کہ وہ استعداد ضایع کرتے ہین اسلیے مدار کار تہی طلب پر ہے سگ اصحاب
کا مطلوب عمدہ تھا قیمت اوسکی شیرون سے بڑہ گئی بلعم باعور نفس کی پیروی کی کتنونسی بدتر ہوگیا
شیخ رکن الدین قوسی سروسی نقل کرتے ہین حکم صفت پر ہے نہ صورت پر دار آخرت مین یہ حکم ظاہر ہوگا بلعم کو
کتے کی شکل پر اور ظالم کو بھیڑی اور متکبر کو چیونٹی کی صورت پر مسخ کرینگے مولی علی اپنے لشکریون سے
فرماتے ہین یا اشباہ الرجال ولا رجال ہر چند تمہاری شکل و صورت مردونکی سی ہے مگر در حقیقت مرد نہین
بہرہ نہین کہتے اہل یہ ہے کہ انسان مین فرشتون اور چارپاؤن اور درندونکی صفات جمع ہین اگر
فرشتون کی صفت غالب آتی ہے اونکے گروہ مین داخل ہوتا ہے اور جو صفت بہائم
یا سباع کی بڑہ جاتی ہے اونکی عادت اختیار کرتا ہے یا کلون کحاتا کل الانعام فرق اسقدر ہے
کہ اونسے مواخذہ نہین اور اسپر حرام مین عذاب ہے اور یکروہ مین عتاب و فضول حلال
مین طول حساب علامہ بیضاوی شافعی انما المشرکون نجس کی تفسیر مین لکھتے ہین
کہ مشرکین کتونکے مانند نجس العین ہین کسی بزرگ نے اسجملہ ایک نکتہ بدیعہ اور لطیفہ پسندیدہ کہا ہے
کہ مبدء بدن کا زمین اور روح انسانی آسمانی ہے اور آسمان و زمین تعمیل حکم الہی مین
مستعد و سرگرم ہین پس جو آدمی اپنے مولی کی نافرمانی کرے انسانیت سے خارج ہے
کہ جب حکم اخلاق باطل ہوا مرکب بھی نرہا مگر یہ اونکے طور پر ہے جنکے نزدیک انسان جسم و جان
سے مرکب ہے اور جنکے طور پر انسان عبارت روح سے اور بدن بمنزلہ مرکب
ہے جب اقتضای روح پر عمل نکیا مرتبہ انسانیت سے قطعاً خارج ہوگیا یہ حال اوسکا ہی
جو مقتضای انسانیت مین قصور کرے پس اوسکا حال کیا ہوگا جو اوسکے خلاف پر چلے
وہ چارپاون اور درندون سے قطعاً بدتر ہے کہ ہر جان دار یہان تک کہ آتو اور کدہا اوسکو
جس سے بقای اوسکی مربوط ہے تلاش کرتا ہے اور یہ اسباب اپنی موت اور فنا کی
ڈہونڈتا پھرتا ہے کوا جسے اینٹ اوٹھاتے دیکھتا ہے فورًا بھاگ جاتا ہے شیطان

اور نفس امارہ شب و روز اسباب اسکی ہلاک کے جمع کرتے ہین اور یہ اصلا خبر نہین کرتا طاؤس مین
ایک عیب ہے جب اوسے دیکھتا ہے روتا ہے اسمین ہزار عیب ہین اور اپنے حال پر ہرگز تاسف
نہین کرتا العزیز جانور ایک طرف عناصر بھی اپنی جنس کی طرف دوڑتے ہین اور تو باوصف شعور
و ادراک کے وطن اصلی کیطرف کسی وقت متوجہ نہین ہوتا آسمان اوسکے حکم سے
شق ہوگا اور پتھر خوف سے پھٹ جاتا ہے تو نافرمانی سے باز نہین آتا اور قہار مطلق سے خوف نہین کرتا
فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ تیرے دل پر صادق ہے اور فجلہم اذ افکرت فیہم + حمیر و گلاب او ذباب +
تیرا حال کس مطابق ہے یا مقتضاے انسانیت یعنے مطلوب حقیقی کے طلب مین محنت و مشقت
اختیار کرنا دعوی انسانیت سے دست بردار ہو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باین مرتبہ کسقدر محنت و ریاضت
کرتے اکثر اوقات غار حرا مین تشریف لیجاتے اور اپنے مالک کی یاد مین مشغول رہتے
جب مرتبہ استعداد و قابلیت کا نہایت کو پہونچا بقول ابن اسحق ماہ رمضان اور اکثر مورخین
و محدثین کے نزدیک ماہ ربیع الاول مین اکتالیسویں برس ولادت سے جبریل امین وحی لائے اور
اقرا سے مالم یعلم تک پڑہایا یہ سورہ مدثر کی پانچ آیتین نازل اور رسالت کا مرتبہ حاصل ہوئی
آپ قریش سے پوشیدہ دعوت اسلام کی کرتے کہ حکم آیا فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین
ظاہر کر جس بات کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور مشرکون سے منہ پھیر لے پھر تو حضرت رسالت نے بتون کی علی الاعلان
مذمت شروع کی کفار نے یہ حال دیکھکر آپکی عداوت و ایذا پر کمر چست باندہی اور مسلمانونکو طرح طرح
تکلیف دی عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت حبشہ کو ہجرت کی اور جو مسلمان مکہ مین رہے انواع ظلم و ستم
مین مبتلا ہوئے العزیز نعمت و راحت ہر سیکو دیتے ہین مگر بلا و مصیبت دوستون کی لئے مخصوص ہے
ے اے کشتہ اسیر در بلایت + آن کس کہ زند دم ولایت + جز جان و دل و جگر نیم +
در گردش چرخ اسیرانیت + عشاق جہان شدند والہ + در عالم عز و کبریایت +
امام غزالی روایت کرتے ہین موسی نے ایک مرد صالح کو دیکھا کہ زمین پر اینٹ سرہانے رکھے
سوتا ہے خطاب باری مین عرض کیا الہی یہ بندہ تیرا ضائع ہے اسکے پاس کچھ نہین جواب ہوا اسی سے
جسکی طرف ہم متوجہ ہوتے ہین دنیا کو ہر طرح اوس سے دور کرتی ہین یہان لگان راہ محبت ہمیشہ رنج و غم مین
رہتے ہین اور انواع مصائب و نوازل ہوتے ہین ے فی طریق العشق انواع البلا +

ایہا القلب الحزین المبتلا ۔ تا نسازی برخود آسایش حرام ۔ کے توانی زد براہ عشق گام ۔
غیر ناکامی درین رہ کام نیست ۔ راہ عشق ست این رہ حمام نیست ۔ الغرض بمقدار عنایت زیادہ ہو اوسیقدر
بلا و مصیبت زیادہ اشد البلاء علی الانبیاء سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رئیس مراوان و سردار
محبوبان ہین اسلیے جو سختی اور بلا کہ ابتدا سے انتہا تک اوس جناب پر گذری زبان قلم اوسکے
بیان سے قاصر ہے ابھی آپ ماں کے پیٹ مین تھے کہ والد ماجد نے انتقال کیا ساتوین برس والدہ
والدہ شریفہ نے بھی جام موت نوش فرمایا عبد المطلب اوس جناب کی پرورش مین بجان
و دل مشغول رہے مگر جب عمر شریف دس برس کی ہوئی اونہون نے بھی رحلت فرمائی اللہ تعالی نے
محبت اوس جناب کی ابوطالب کے دل مین ڈالی کہ اونہون نے پرورش اور خبر گیری مین
بہت کوشش کی جب خدیجۃ الکبری رضہ سے آپ نے نکاح کیا دنیا کی تکلیف اور مشقت
اور فاقہ کشی اور مصیبت فی الجملہ کم ہوئی ایک غم تازہ پیدا ہوا کہ غم ناداری اور فاقہ کشی کا اوسے
اصلا نسبت نہین رکھتا یعنے دل مبارک باقتضاے ہدایت ازلی و سعادت جبلی
اوس عالم کیطرف میل کرنے لگا اور مذہب حق اور طریق معرفت کی تلاش مین مصروف ہوا
اور اوس زمانے مین علم اسکے پیغمبرون کی فترت کے سبب سے باقی نہ رہا تھا کہ جس سے مطلب
حاصل کرتے اور نہ کوئی دلیل اور رہ افکار میسر تھا کہ راہ کا پتا اور نشان دریافت فرماتے اور یہ
کیسی سخت مصیبت ہے کہ آدمی جس امر کا شائق ہو اوسکا پتا نجانے اور کوئی شخص ہمدم
اور رفیق درد غم اوسکے ہاتھ نہ آئے ایک مدت وہ جناب اسی رنج و مصیبت مین مبتلا رہے
اور سوقت ملت ابراہیمیہ سے جو کچھ معلوم ہو سکتا اوسپر عمل کرتے اور کافرون کی صحبت اور
کفر کی مجلسون سے نفرت رکھتے ناگاہ عنایت الہی نے دستگیری فرمائی اور صورت آفتاب
ہدایت کی آئینہ دل مین نظر آئی یعنی انوار اوس عالم کی آپکے دل پر متواتر نازل ہونے لگے پہر تو آپ
خلق سے اعراض فرماکر بفراغ خاطر تنہائی مین ریاضت و عبادت کرتے یہان تک کہ وحی آسمانی سے
مشرف ہوے اور سورۂ اقرء نے نزول فرمایا اب ایک اور امر تازہ پیش آیا کہ جو بار گران پہاڑ
اور درخت اور زمین و آسمان اور عرش اور کرسی سے نہ اوٹھ سکتا آپ کے دوش ہمت پر
رکھا گیا قریب تھا کہ اس بوجھ سے پیٹھ آپکی جھک جاے بلکہ روح مبارک خوف و دہشت سے پرواز

گرے محمین کی روایت مین وارد ہے نزول اقرء کی بعد جب آپ گھر مین تشریف لائے دل
مبارک کانپ رہا تھا فرمایا زملونی زملونی مجھپر کمبل ڈالو مجھپر کمبل ڈالو فرملوہ پھر آپکو بالاپوش ڈالا پوش ڈر رہا تھا جب خوف
کم ہوا فرمایا لقد خشیت علی نفسی مجھے اپنی جان کا ڈر ہے کہ مبادا خوف و دہشت سے
خلل جاے اور صحیح روایتون سے ثابت ہے کہ جسوقت آپ پر وحی نازل ہوتی ایک آواز
مثل آواز جوش دیگ کے آپ کے سینے سے نکلتی اور رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہو جاتا جاڑے
دنون مین پیشانی سے پسینہ ٹپکتا اگر کسی جانور پر سوار ہوتے وحی کے بوجھ سے بیٹھ جاتا اور کوئی
زانو پر سر مبارک رکھنے کی تاب نہ لاتا سوا ناقہ قصوی کے کسی جانور کی طاقت نتھی کہ اوسوقت
آپکو اوٹھا لیتا بیہقی اور احمد روایت کرتے ہین سورہ مائدہ کی نزول کے وقت قریب تھا کہ
ناقہ شریف کا بازو ٹوٹ جائے اسی وجہ سے فتح مکہ کے روز جب مولی علی نے درخواست کی کہ
آپ میرے کندہون پر پاون رکھکر بتون کو کعبہ کی چھت سے اوتار پھینکے اور تصویرین مٹا دیجیے
منظور نہ فرمائی کہ خیر شکستی اور بات ہے اور بار نبوت اوٹھانا اور بات حضرت علی مین یہ قوت کہان
تھی کہ بار گران نبوت اپنے کندہے پر اوٹھاتے لہذا اون سے فرمایا کہ تمہین میرے کندہے پر
چڑھ کر بت گراو اور تصویرین مٹا دو اللہ تعالے فرماتا ہے انا سنلقی علیک قولا ثقیلا بیشک
نزدیک ڈالین گے ہم تمپر ہماری بات کہ وعدہ و وعید اور فرائض وحدود اوسکے سخت ہین
اور عمل اون پر نفس کو شاق اور خلق سے تیس کرانا بہت دشوار اور حضرت فرماتی ہین الی تارکم فیکم الثقلین و بما کتاب اللہ
بیشک مین تم مین چھوڑنے والا ہون دو چیزین تمہاری اول اوسکی کتاب خدا اتجریر بصطرح اس
بار گران کا اوٹھانا دشوار رہا یاد رکھنا اوسکا اور ادا کرنا اوسکے حق کا اوسے بھی زیادہ سخت
اور مشکل تھا جو مصیبت و بلا کہ تبلیغ رسالت مین اوس جناب پر گذری تفصیل اوسکی زبان قلم
سے نہین ہو سکتی جب اپنے دعوے پیغمبری کیا سوا چند ضعیفون کے کہ عنایت ازلی اون کے
ہادی اور دستگیر تھی تمام عالم دشمن جان ہو گیا یہان تک کہ ہم وطن اور رشتہ دار بھی خون
کے پیاسے ہوئے جو شخص آپکی بات سنتا اوسے طرح طرح کی ایذا دیتے اگر ذرہ صدیق اگبر کو اسقدر
مارا کہ مرنے کے قریب ہو گئے اور امیہ بن خلف بلال حبشی کو دوپہر کے وقت گرم ریت پر لٹا کر
اسقدر کوڑے مارتا کہ بیہوش ہو جاتے عمار کے والد یاسر کو کافرون نے شہید کیا اور اون کی

والدہ سمیہ کو دو اونٹون کے بیچ مین رسیون سے باندھکر نہایت بے ادبی سے قتل کیا اسطرح
بعض ضعفا کو انواع عذاب سے شہید کیا اور بعض کو طرح طرح کی ایذا پہونچی ۔ ائمہ معصومین کرام
فرماتے ہین بلا و مصیبت اصل کار ہے سالکان راہ محبت ہمیشہ رنج و غم مین رہتے ہین اور ہر لمحہ
انواع مصائب اور نیرنگ دیدہ ہوتے ہین کسی نے حضرت سے عرض کیا مین آپ کو چاہتا ہون فرمایا
فقیری کے لیے مستعد ہو اور ایک روایت مین ہے میرے دوست پر تنگدستی اسطرح دوڑتی
ہے جیسے الہ اپنے منتہی کو عرض کیا خدا سے محبت رکھتا ہون ارشاد ہوا بلا کے لیے آمادہ ہو خواجہ
جنید خواجہ سری سقطی رح کو انکے انتقال کے وقت پوچھا چلتے وقت فرمایا اسی فرزند نے کہا
ایسی آتش جان سوز کو کب فرو کر سکتا ہے جسکی ایک چنگاری پہاڑ کو جلاکر راکھ کر دیتی ہے
طبیبا خویش را زحمت مدہ چون بہ نحو اہم شند ۔ کہ من اندر سر شوریدہ سودائے دگر دارم ۔ مرا این
تشنگی از بہر آب دیگر ست این را ۔ نمی بینی کہ در بحر دیدہ دریائے دگر دارم ۔ الغرض یہ آگ محبت کی اس
قوم کے سینے مین ٹہر گئی ہے کہ کسیطرح فرو نہین ہوتی ؎ در دلبست در دعشق کہ اندر علاج او
ہرچند سعی پیش نمائی بتر شود ۔ کم او دی القلب قلت حیلتی ۔ کلما داویت جرحا سال جرح ۔
الغرض دوا کیسی اور علاج کسکا یہ وہ مرض ہے کہ ہزار تندرستی اسپر نثار اور یہ وہ بیماری ہے
کہ لاکھ صحت اسپر قربان ؎ مصلحت نیست مرا سیری ازان آنجیات ۔ ضاعف اللہ بہ کل زمان
عطشی ۔ طالبان مولے کو جو لطف اور مزا کہ درد و مصیبت مین حاصل ہوتا ہے عشر عشیر
اوسکا نعمت و راحت مین نہین لہذا اگر کربلا جانا تمہاری تمنا کیا ہے یہی کہتے
کہ قیامت تک میرے سر پر یہی ارہ چلتا رہے اور جو امام حسینؑ سے ارشاد ہوتا کیا چاہتے ہو یہی
عرض کرتے کہ ہمیشہ وہ چھری تیری راہ مین میری گردن پر پھرتی رہے عبد اللہ انصاریؓ والد جابرؓ
کے جب شہید ہوے حکم ہوا اے عبد اللہ کیا چاہتا ہے عرض کیا یہی آرزو ہے کہ پھر زندہ ہو کر
تیری راہ مین شہید کیا جاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین قسم اوسکی جسکے ہاتھ
مین میری جان ہے البتہ مین دوست رکھتا ہون اسبات کو کہ راہ خدا مین قتل کیا جاؤن پھر
زندہ کیا جاؤن پھر قتل کیا جاؤن پھر زندہ کیا جاؤن پھر قتل کیا جاؤن ایک حرف سے کسی نے کہا آدمی دستخط کرتے وقت
کہ منع و عطا کو برابر سمجھے جو بایا غلط ہے جبتک منع کو عطا سے بہتر نجانے عارف نہین کہ عطا مرا

کی بھی ہے اور منع خاص مراد محبوب اور عارف حقیقی وہ ہے کہ مراد اپنی مراد محبوب پر فدا کردی یہان تک کہ اگر محبوب فصل چاہے تو وصل سے بھی دست بردار ہوجاے ۵ میل من سوئے وصال و قصد او سوئے فراق ۵ ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست ۵ اگلی امتون مین ایک عابد تھا کہ ہر وقت عبادت و ریاضت مین مشغول رہتا پیغمبر وقت کو حکم آیا اس سے کہدو ہمنے تجھے دوزخیون مین لکھدیا ہے اسقدر زحمت و تکلیف کیون اوٹھاتا ہے اور زیادہ محنت و ریاضت کرنے لگا اور کہا آجتک سمجھتا تھا کہ مین کارخانہ قدرت مین محض بیکار ہون اب معلوم ہوا ایک شان میرے مولی کی مجھپر وارد ہوگی رہی قسمت اگر شایستہ لطف ہوتا میری مراد اوس سے حاصل ہوتی اب مورد قہر ہون اوسکی مراد مجھسے حاصل ہوگی اور مذہب عشاق مین عاشق کی مراد اگر معشوق سے حاصل ہو اس سے بہتر ہے کہ معشوق اپنی مراد عاشق سے پاے الغیرت کو کیا جاتا ہے کہ درد و مصیبت مین جناب احدیت نے کیا فایدہ رکھا ہے آدمی غذاے لطیف سے اپنی اولاد کو روکتا ہے کہ بیماری اوسکی زیادہ نہ ہو اور معلم درشت خو کے سپرد کرتا ہے کہ اوسکی تنبیہ سے علم و ادب حاصل کرے اسیطرح پروردگار کہ حکیم اور مان باپ سے زیادہ رحیم ہے جو بلا بھیجتا ہے تیر افایدہ اوسمین منظور ہوتا ہے گو تو اوسے اچھا نہ سمجھے عسی ان تکرہوشیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون حدیث مین آیا ہے قیامت کے دن اہل مصیبت کو اسقدر ثواب بیحساب دین گے کہ جو لوگ دنیا مین آرام سے رہتے آرزو کرینگے کاش ہماری کوشت قینچیون سے کتری جاتی اور اس ثواب سے محروم نرہتے وانما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب مفسرین کریمہ ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا کی تفسیر مین لکھتے ہین جناب رسالت مآب بعد نزول اس آیت کے ہنستے ہوئے تشریف لاے اور یارون سے ارشاد کیا خوش ہو کہ حق تعالے نے دنیا کی ہر سختی کے بعد دو آسانی کا وعدہ دیا ہے ایک آسانی دنیا مین اور ایک آخرت مین بمقتضاے مضمون اس آیت کے جناب احدیت نے حضرت رسالت کے سب مصائب دفع کرکے اونکی عوض دنیا مین آسایش و راحت عنایت فرمائی اور آخرت مین وہ مرتبہ بخشا کہ فوق اوسکا بندہ کے لیے متصور نہین جب آپکی والدہ ماجدہ نے انتقال کیا عبد المطلب مان باپ سے زیادہ اونکی کفالت اور پرورش مین مصروف ہوئے

اور جب وہ سرے جناب الٰہی نے ابو طالب کی دل مین محبت آپکی ڈالی کہ اپنی اولاد سے زیادہ تر عزیز سمجھتے تنگدستی اور فاقہ کشی اسطرح دور کی کہ خدیجہ کبریٰ جو عرب کی بڑی سوداگر اور مالدار تھین آپ پر عاشق ہوگئین بعد اسکے کہ آپکے نکاح مین آئین تمام مال اپنا حضرت کے سپرد کیا اور اکابر قریش کو جمع کرکے کہا آج سے یہ مال میرے شوہر کا ہے اوسے اختیار ہے چاہے رکھے اور چاہے لٹا دے فکر راہ کی نہ پانی اور فقدان مطلوب کے راہ تاکنے سے دور فرمائی بلکہ یہان تک سینۂ مقدس کو فراخی اور حوصلہ عالی کو بلندی بخشی کہ اوٹھانا بار گران نبوت کا آسان ہوگیا اور بے وقت علم اگلون اور پچھلون کا آپ نے حاصل فرمایا اور دشمنونکی بدگوئی اور بدزبانی کو اوس خباب سے اسطرح روکا کہ نام نامی آپکا مذمم سے بدلکر مذمم کو گالیان دیتے اور لعنت کرتے آپ فرماتے ہین الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد کیا تم تعجب نہین کرتے کیونکر پھیرتا ہے خدا مجھسے گالی قریش کی اور لعنت اونکی گالی دیتے ہین اور لعنت کرتے ہین مذمم پر اور مین محمد ہون اگر کسی وقت قران کے بھول جانے کا غم دل مبارک پر آیا یا سیکھتے وقت کسی لفظ کے رہ جانے کا خیال گذرتا ارشاد ہوتا ستقرئک فلا تنسی الا ما شاء اللہ وتلوناہ ترتیلا یعنے تمہین اسطرح پڑھا دینگے کہ تم کبھی بھولوگے مگر جسقدر خدا چاہے اور ہم اوسکو ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے ہین تا تمہاری سمجھ مین اچھی طرح آجائے اور جو کبھی خیال آتا کہ اگلی کتابین تحریف وتصحیف سے محفوظ نہین مبادا لوگ اسی بہی بدلدین نسلی دیجائی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بیشک آپ ہمنے ذکر اتارا ہے اور بیشک ہم اسکی نگہبان ہین کہ کسیکو اوسمین دست اندازی نہ کرنے دینگے اگر اپنی قوم کی گمراہی اور انکار پر افسوس کرتے حکم ہوتا فان اللہ یضل من یشاء ویہدی من یشاء فلا تذہب نفسک علیہم حسرات ان اللہ علیم بما یصنعون فہل علی الرسول الا البلاغ فانما علیک البلاغ فذکر انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر لست علیہم بوکیل یعنے تم رسول ہو نہ نگہبان وسلط اور وکیل اور رسول کا کام صرف یہی ہے کہ پیام پہونچادے ماننا نہ ماننا اونکا کام اور راہ دکھانا نہ دکھانا ہمارے اختیار مین ہے تم اپنے کام سے فارغ ہوئے اور حق پیغمبری اور سمجھانے کا ادا کیا حکم انکار اور گمراہی اونکی تمہین کچھ ضرر نہین پہونچاتی ہم اونکے حال سے خوب واقف ہین اگر اونکو گمراہی

مین مبتلا رکھین اور ہدایت نہ کرین تمکو اس حسرت مین اپنی جان کھونا ہرگز نہ چاہیے کہ دانا کا کام دانائی اور حکمت سے خالی نہین ہوتا و لو شاء اللہ لجمعھم علی الھدیٰ فلا تکونن من الجاھلین اگر خدا چاہتا تو انکو ہدایت پر اکٹھا کرنا پس مت ہو تو جاہلون سے اور جو انکی ایذا رسانی اور شرارت اور طعن تشنیع اور جدل و کج بحثی سے ناخوش اور غمگین ہوتے طرح طرح سے تشفی اور تسلی دی جاتی کبھی اگلے پیمبرون اور اون کی امتون کے قصے بیان کیے جاتے کہ یہ مصیبت تمہین پر نہین گذری بلکہ ہمیشہ ہر قوم اپنے پیغمبر کو جھٹلاتی رہی اور جیسی تمکو ایذا دی گئی انکو بھی دی گئی اور شیاطین جن و انس انکی عداوت پر متفق رہے اور دشمن اسطرح کے محالات اون سے طلب کرتے نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس قوم کو سمجھایا مگر سوا انکار اور تکذیب کے کچھ جواب نہ پایا اسیطرح ہود اور صالح اور لوط اور شعیب اور ابراہیم اور یونس اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اور سب پیمبرون کے سرکش و مفسد قوم کی تکذیب کرتے رہے و کذالک نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے اور کبھی وعدہ فتح و نصرت سے خوشدل کیا جاتا کہ جب پیغمبر اپنی قوم کی راہ یابی سے ناامید ہونے لگتے ہین مدد آسمانی ظہور فرماتی ہے اور کافرون کو اونکے ظلم و کفر کا مزا ملتا ہے اور مسلمانون کو جو ضعیف و مقہور رہے ہین اونکے ملک و مال کا وارث کیا جاتا ہے قریب ہے کہ تمہارے مخالف بھی ذلیل و خوار ہون اور مسلمان فتح پاین اذا جاء نصر اللہ و الفتح و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا چنانچہ وعدہ الٰہی کے مطابق واقع ہوا تھوڑے عرصے مین بڑے بڑے دشمن حضرت کے طرح طرح کے عذابون اور مصیبتون کے سامنے دم جنم ہوئے ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف وغیرہم بدر کی لڑائی مین مارے گئے اور ابی بن خلف کہ بڑا دشمن حضرت کا تھا آپکے ہاتھ سے احد کے دن زخمی ہوا جو شخص زخم اوسکا دیکھکر کہتا کہ بہت کاری نہین جواب دیتا اے نادان یہ زخم اوسکے ہاتھ کا ہے اگر تمام کافرون کی بدن پہ ہلکا سا ایک پر کا لگا دے ایک بھی زندہ نہ بچیگا اور ایک روایت مین ہے کہ اگر وہ مجھپر تھوک دیتے زندہ نہ رہتا آخر دوزخ کو راہی ہوا اور اسمیل کنڈیون کا گٹھا سر پر اوٹھائے آتی تھی کہ رسی اوسکے گلے مین پھنس گئی اور گٹھا لٹک گیا ہر چند تدبیر کی نہ نکل سکا آخر گلا گھٹ کر اوندھا تڑپ تڑپ کر مر گئی اور سو ہر اوسکا بوسبب بدسہ کی بیماری مین

مبتلا ہوکر واصل جہنم ہوا تین رات دن پڑا رہا یہان تک کہ نفش اوسکی سڑ گئی تھی چوتھے دن مزدورون نے دفن کردی ولید بن مغیرہ مخزومی اور عاص بن وائل سہمی اور اسود بن عبد المطلب بن حارث اسدی اور اسود بن عبد یغوث زہری اور حارث بن قیس کافر کہ آپ پر ہنسا کرتے سخت مصیبتون مین مبتلا ہوکر مرگئے ولید بن مغیرہ کے پاؤن مین کانٹا لگا ہر چند علاج کیا جان برنہوا اور حارث بن قیس ایسی پیاس مین مبتلا ہوا کہ جسقدر پانی پیتا تھا پیاس زیادہ ہوتی پیٹ اوسکا پھول گیا اور العطش العطش کہتا مرگیا اسود بن عبد یغوث کا تمام بدن لوسے اسقدر کالا ہوگیا کہ اپنے دروازے پر سر ٹکرا کر فی النار ہوا کسی نے نہ پہچانا اور دروازہ نہ کھولا کہتا تھا فتانی رب محمد مجھے محمد کے رب نے قتل کیا اسود بن عبد المطلب کسی درخت کے تلے بیٹھا تھا حضرت جبریل نے اوسکا سر پکڑکر پیڑ سے ٹکرایا ہر چند غلام سے کہتا کوئی شخص میرا سر پیڑ سے ٹکراتا ہے جواب دیتا مجھے کچھ نظر نہین آتا آخر اوسی حالت مین واصل جہنم ہوا اور عاص بن وائل کے پاؤن مین بھی کانٹا لگا ہر چند اوسنے نالاش کیا پتا نہ ملا اور پاؤن اوسکا سوجکر اونٹ کی گردن کے برابر ہوگیا اور اوسی صدمے سے مرگیا اور جو باقی رہے تھے مکہ کی فتح ہوتے ہی دین اسلام مین داخل ہوئے سوا ثقیف اور ہوازن کے کہ بعض اون مین سے بھی غزوۂ حنین وطائف کے بعد مسلمان ہوگئے اور جو مسلمان نہوئے اونکو طاقت مقابلہ کی نرہی چار ناچار اطاعت اختیار کی اور تمام عرب مسلمانون کے قبضے مین آیا اور اس جگہ ایک لطیفہ ہے کہ خدا بیشک اپنا حق معاف کردیتا ہے مگر اپنے دوستون کا حق نہین چھوڑتا اور طریق انتقام کے مختلف ہین کبھی عذاب آسمانی سے ہلاک کرتا ہے جیسا کہ دشمنان نوح وہود ولوط وشعیبؑ کے ساتھ واقع ہوا اور کبھی آفات ارضی اونپر مسلط کرتا ہے مانند غرق وخسف کے اور کبھی اونمین کے عزیز وقریب کو اونکی مخالفت اور انکی حمایت پر مستعد کرتا ہے کہ موجب زیادتی ملال اور خفت کا ہوتا ہے جیسا کہ حضرت یوسف کی برادران رشک وحسد کے رشتہ دار بچے سے کرائی اور کبھی اوسی کا محتاج کردیتا ہے جیسا کہ اونکے بھائیون کو اونکا محتاج کیا کہ غلون کے واسطے آپ کے پاس آپڑے اور کبھی دشمنون کو دشمنون پر مسلط کرتا ہے کفی اللہ المومنین القتال اور مومنین سے اکثر امور حضرت کے دشمنون پر گذرے اور کبھی اپنی قدرت اور بیچارگی کافرون کے معبودون اور مددگارون کی بیان کی جاتی کہ بت بیدست وپا ہین اور شیطان کا مکر ضعیف اونکے فریب بردار

خدا کی فوج جرار پر کہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے کب غالب آسکتے ہین اور کبھی کافرون کے طعن و اعتراض کا جواب آپ کو سکھایا جاتا اور کبھی خود جناب باری اپنے حبیب کیطرف سے جواب دیتا اور کبھی ارشاد ہوتا تم اونکی باتون سے غمگین نہو ہم اسکا بدلا لینگے وطن چھوٹنے کا غم اسطرح دور کیا کہ مدینہ کے لوگ جن سے اصلا شناسائی اور علاقہ نتھا عزیز و قسی زیادہ کام آئے رشتہ دارون نے تو گھر سے نکال دیا اور اونھون نے اپنے گھر اور مال مہاجرین کو تقسیم کیے جیسے شیر مکو حصہ دیتے ہین اور کوئی دقیقہ مراعات و سلوک کا باقی نچھوڑا یہان تک کہ اپنی جان پر تکلیف اوٹھاتے اور اونکی تکلیف نہ دیکھ سکتے یوثرون علی انفسھم ولوکان بھم خصاصۃ اونکی ایثار اور بلند ہمتی کا بیان ہے آب و ہوا اوس شہر کی آپکو اور آپکے ساتھ والون کو ایسی موافق آئی کہ وطن کی آب و ہوا اسکے سامنے ہیچ ہے مانوس تھی بھول گئے بلکہ خدا تعالے نے اوس شہر کی مٹی اور غبار مین یہ تاثیر پیدا کی کہ اکثر بیمارون کو دور کرتا یا انمین آپکی طبیعت وطن کی طرف میل کرتی اور کبھی خواہش اوسکے دیکھنے کی دل مین پیدا ہوتی اسلیے ارشاد ہوتا ہے ان الذی فرض علیک القران لرادک الی معاد یعنی جسنے تمکو ایسی نعمت شریفہ اور دولت عظیمہ سے کہ استعداد بشر اوسکے حاصل کرنے مین قاصر ہے محض اپنے فضل و کرم سے مشرف و ممتاز فرمایا وہ وطن مین بھی پھر پہونچا دے گا اور کیفیت اس پہونچانیکی سورۂ اذا جاء نصر اللہ مین مذکور ہے یعنے وہ پہونچانا اسطرح سے ہوگا کہ تم زور سے فوج و لشکر کے ساتھ وہان جاؤگے اور بڑے بڑے سرکش شہر کے بطوع و رغبت یا بخواری و ذلت تمہاری اطاعت کرینگے اور شہر کی حکومت تمکو حاصل ہوگی کہ جسے چاہوگے اپنی طرف سے حاکم اور صوبہ کردوگے اور تمہارا حکم اوسمین قیامت تک جاری ہوگا اور تمہارا کلمہ پڑہا جائیگا اور ذکر جہاد کی مصائب اور شدائد کی اسطرح دفع کی کہ آپ کا رعب اور خوف دشمنون کے دلون مین ڈالا کہ باوجود کثرت جماعت تقلیل اہل اسلام سے مقابلہ نکرسکتی حضرت فرماتے ہین نصرت بالرعب مسیرۃ شہر اللہ تعالی فرماتا ہے لایقاتلونکم جمیعا الا فی قری محصنۃ ومن وراء جدر یا سھم بینھم شدید ایام محاصرہ قریظہ مین کچھ لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ ہمنے دحیہ کلبی سفید خچر پر سوار قریظہ کیطرف جاتے دیکھا فرمایا وہ جبرئیل تھا کہ اونکے قلعون مین زلزلہ اور دلون مین رعب ڈالنے گیا ہے

باب ۱۱ مسلمانون نے کفار کا بڑا لشکر بھگا دیا اکیلی سلمہ بن اکوع نے بنی فزارہ سے اونٹ حضرت کے

کہ لوٹ لیکے تھے چھین لیے اور ابو فاختہ نے جسکو فارس الرسول کہتے ہین غول مین گھسکر اونکا سردار عبدالرحمن قتل کیا اور کافرون سے بھاگنے کے سوا کچھ نہ بن پڑا باین فضیحت کی ہوا باوجود اسکے کہ تمام عرب مین سخت جرار مشہور تھی مسلمانون کے مقابلہ سے ایسا گھبرائی کہ اپنے مساکن اور مال و متاع اور شہر وطن بے لڑے اونکے حوالہ کرکے شام کیطرف چلی گئی اور خندق کی لڑائی مین کافرون نے اس ارادہ سے مدینہ کو گھیرا تھا کہ اس معرکہ مین مسلمانون کا نام دنیا سے مٹا دینگے عمرو بن عبد کے قتل ہوتی ہی رات مین بھاگ گئے اور بنی قریظہ بھی بے جنگ و جدال اپنے قلعہ سے اوتر آئی اور مسلمانون کے ہاتھ سے ماری گئی حالانکہ ابولبابہؓ نے اونکو حضرت کے ارادہ سے واقف کردیا تھا کہ حضرت بیشک تمہین قتل کرادینگے اسیطرح اللہ نے تمام کافرون پر باوجود اونکی کثرت و شوکت کے حضرت کا خوف اور رعب مسلط فرمایا تھا کہ آپ کا نام لینے سے گھبراتے اور مسلمانون کو دلون کو بان ضعف و قلت ایسا مضبوط کردیا کہ تمام عالم سے لڑنے کو تیار اور مستعد تھے آیکہ بدر کی لڑائی مین اندیشہ تھا کہ شاید انصار ہمارا ساتھ نہ دین اسلیے کہ اونکی عہد مین یہ امر بھی داخل تھا کہ جو شخص مدینہ پر چڑھ آئیگا اوس سے لڑینگے اور جو آپ کسی پر چڑھ کر جائین تو ہمکو اختیار ہی خواہ آپکی ہمراہ لڑین یا نہ لڑین اسواسطے اپنے انصار کا ارادہ دریافت کیا مقداد بن عمرو نے عرض کیا یارسول اللہ ہم وہ نہین کہتے جو بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے کہا تھا فاذہب انت وربک فقاتلا انا ہہنا قاعدون تو جا اور تیرا خدا پھر تم دونو لڑو ہم یہین بیٹھے ہین بلکہ ہم کہتے ہین فاذہب انت وربک فقاتلا انا معکما مقاتلون یعنی خدا کی مدد اور اوسکا پیغمبر ہمارے ساتھ ہو تو بیشک ہم لڑنیوالے ہین یارسول اللہ قسم اوسکی جسنے آپکو پیغمبری اور رسالت سے مشرف کیا اگر آپ حبش کے برکنارہ تک چلین تو ہم مین سے کوئی شخص ساتھ آپکا نہ چھوڑے گا اور سعد بن معاذ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور آپکی پیروی کا اقرار کیا جو مزاج مین آئے کیجئے اگر آپ حکم دین کہ سمندر مین گھوڑے ڈالدو ہم مین سے کوئی انکار نکرے گا الغرض خدا نے تعالے نے آپ کے یارون کو وہ ہمت اور جوان مردی بخشی کہ سوا خدا کے کسی سے نہ ڈرتے اور کافرون کے پہلوانون اور بہادرون کو پشہ سے زیادہ بے حقیقت اور ناچیز سمجھتے۔ اور خدا اور رسول کی محبت مین اپنا گھر اور مال چھوڑنا بلکہ جان عزیز کو اس راہ مین قربان

آدمی بدقت کہولتی بند کرتے بو تکلف اوکیتکر سپہ بنایا اور اسد اللہ الغالب لقب پایا خالد بن ولید سیف اللہ
کے ہاتہ مین ایک معرکہ مین نو تلوار ین ٹوٹین رستم بن زال زابلی جسکی شجاعت اور جوانمردی کا عالم مین
شہور ہے اگر ان حضرات کو مقابل ہو تا زال تا تو ان کی طرح لڑائی کا عہد بہر لڑا اسکا نام نلیتا خدا اسکے
اوسی قدر قامت دیو کا سا تہا لڑائی کا سامان اوسکے پاس تیار تہا اور ایک لشکر عظیم جسمین طوس
و گودرز او رگیو و شیدن وغیرہم دلیران ایران موجود تہے امداد کو حاضر تہا یا نیہہ سہراب کے مقابلہ مین نہایت
پریشان ہوا اور اسفندیار کی لڑائی مین تو لیسا الہیا گہر سے نکلا جاتا تہا اور یہان تو قد نہ قامت نہ زور نہ قوت
نہ سازنہ سامان فوج نہ لشکر ایک جہان دشمن اور ایک عالم بر سر پرخاش باوجود اسکے کبھی ہرگز اوسکے پاس آیا
اور ایسے کارنمایان کیے کہ رستم بہی دیکہتا تو حیران رہ جاتا اے عزیز رستم و سہراب
و سام و نریمان کس شمار مین ہین ملایکہ زمین و آسمان اونکی جرات و جوان مردی دیکہکر
حیران ہین جب حضرت زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود حبیب بن عدی بلغ الارض کی نعش
مشرکون کی سوی پر سے اقتا لاتے ستر سوار قریش کے اونکے پیچہے ہوے زبیر نے نعش زمین پر
رکہدی زمین اوسمین سے نکل گئی اور آپ سوارون سے مخاطب ہوے کہ میرا نام زبیر اور میرے
باپ کا نام عوام اور میری مان صفیہ رسول اللہ کی پہوپی ہے جو جی سے مقابلہ کرو جا ہو لوٹ جاؤ
اسقدر آپکی ہیبت اون پر غالب ہوئی کہ لوٹنے کے سوا کچہ نہ بن پڑا جبریل علیہ السلام
خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا آپکے ان دو یارون کی سا تہ وشتی مباہات کرتے ہین
یعنی ایک وشتہ دوسرے کہتا ہے کہ بہا در ایسے ہوتے ہین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام مال اپنا
خدا کی راہ مین کئی بار خرچ کیا یہان تک کہ ایک دن کملی کو کرتے کی طرح کلیجین ڈال کر اور
اوس مین کانٹے لگا کر حضرت کے خدمت مین آئے جبریل علیہ السلام پیام لائے کہ حق تعالے
ابوبکر کو سلام کہتا ہے اور پوچہتا ہے اس حال مین بہی ہمسے راضی ہے یا نہین صدیق اکبر یہ پیام
سنکر اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئے مگر اوس بیہوشی مین بہی یہی فرماتے تہے انا عن رب راض انا عن
رب راض مین اپنے رب سے راضی ہون مین اپنے رب سے راضی ہون اور امام حسن علیہ السلام نے بہی
خدا کی راہ مین کئی بار سب مال اپنا اور کئی بار ادہا صرف کیا یہان تک کہ ایک جو تا رکہا تو ایک فقیر کو
دیدیا اور عبداللہ بن جعفر وغیرہ کی حکایات مشہور اور کسب سیر اخلاق مین کو رہین حق یہ ہے

کہ بزرگان دین حاتم طائی کا نام صفحہ دنیا سے مٹا گئے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب اور عمر
بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما نوشیروان کی عدالت اہل انصاف کی نظر وں سے گرا گئے اسی طرح
یہ امت تمام کمالات ظاہری و باطنی اور معاملات دینی و دنیوی مین پیشوای خلایق اور ضرب المثل
ہوئی دنیا مین بھی اسنے سب قومون پر حکمرانی کی اور آخرت مین بھی سب سے زیادہ رتبہ پایگی
عبادت و ریاضت و تنویر قلب و تصفیہ باطن و ثمرات مجاہدہ مین وہ باتین حاصل کین
کہ اور امتون نے خواب مین بھی نہ دیکھین اور فراخی ذہن اور تعمق نظر اور قوت علم انکی
اس مرتبہ کو پہونچی کہ علوم جمیع طوائف کو محک امتحان پر رکھا اور اہل علوم کو انکی غلطیون پر
متنبہ کرکے اپنا مشکور و ممنون کیا یہان تک کہ تمام اہل ملل انکی اعتراضات کو اصل پاکر وہ توجیہہ
اصل مذہب سے دست بردار ہوی نصاری شکنہ تثلیث اور یہود و شیعہ اور ہنود و حلول اور فلاسفہ نفی
علم جزئیات و قدم عالم و فنای نفس بعد المفارقہ و توسیط عقول اور مجوس تحلیل محرمات اور ثنوی
خالق خیر و شر کہنے سے باز آگئے اور معاملات دنیا مین بھی اس امت نے وہ باتین حاصل کین
جنکو سیکھکر اور قومین دانشمند اور حکیم اور صناع مشہور ہوگئین جودت طبع سے انواع اطعمہ
و اشربہ و البسہ اور استعمال لذات اور ترتیب مکانات اور ترفہ بوجہ حلال مین وہ انداز نکالی کہ خلق کو
حیرت ہوئی قطع نظر اور دلایل کے اجتماع ایسے عقلا کا اثبات دین اسلام کی لیے کافی ہے
ایسے عقلمند کسی مذہب مین نہین اور جو شاذ و نادر کوئی ذہین اور ہوشیار ہوتا ہے تو وہ اپنے
دین مین محض نہین کرتا ہمہ تن طلب دنیا مین مبتلا اور گرفتار رہتا ہے اگر غور کرے اس دین کی
حقیقت اور اپنے مذہب کے بطلان پر متنبہ ہو گو تعصب سے اقرار نہ کرے علاوہ برین جھوٹ کو اسقدر
فروغ نہین ہوسکتا جب ہمارے حضرت نبوت و رسالت سے مشرف ہوئی چند سکینان عرب
کہ علم و ہنر سے محض ناواقف اور قواعد خشک و بیکار سے مطلق بیخبر تھے ایمان لائے
نہ کوئی بادشاہ زبردست مانند کشتاسب کے انکا شریک حال اور نہ کوئی صاحب زور
و قوت مثل اسفندیار روئین تن کے انکا مددگار ہوا بلکہ تمام عالم اسی فکر مین تھا
کہ کسی طرح اس دین کو مٹا دی خود ہموطن اور رشتہ دار دشمن جان تھے مگر عنایت الہی ہمیشہ انکی شامل اور
تائید غیبی پیدرپے اونپر نازل تھے جسطرف حملہ کرتے غالب ہوتے اور جس قوم سے لڑتے

فتح پائے یہانتک کہ تھوڑے عرصہ مین شام اور روم اور مصر اور ایران پر مسلط اور خزانہ قیصر کسریٰ
اونکے ہاتھ لگا پھر تو سامان ظاہری بھی مہیا ہوا اور تمام عالم نے اونکی اطاعت اختیار کی اور جگہ
اونکا دین پھیلا اور اونکی شریعت کا حکم جاری ہوا اس زمانہ پر آشوب مین بسبب اسکی کہ بعض
ملکونکے مسلمان غیر دینسے دنیا طلبی سیکھکر دین سے غافل ہوگئے اور عبادت و ریاضت سے
اعراض کرکے عیش و عشرت مین مبتلا ہوئی اقبال اونکا جاتا رہا اور معصیت و نافرمانی نے اونکو دام
ادبار مین پھانسا اور غیرونکے قبضہ مین کردیا اور جو اپنے دین پر مضبوط رہے انہی تک
دشمنون پر غالب ہین تھوڑے دن ہوئے کہ رسیون کے باوجود اس کثرت اور زور قوت کے سلطان روم سے
ایسی شکست کھائی کہ آجتک مقابلہ کا نام نہین لیتے اگر اور ملکون کے مسلمان عیش و عشرت مین نہ پڑتے
اور فسق و فجور و گناہ و معصیت اختیار کرتے کبھی مغلوب نہوتے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ
اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ ۞ دیکھو حدیث شریف سے ثابت ہے کہ جو لوگ خدا کے حکم پر
قایم رہینگے اور شریعت پر چلینگے اونکے مخالف قیامت تک اونکو ضرر نہپہونچا سکینگے باقی رہا
مرتبہ آخرت سو مختصر بیان اوسکا یہ ہے کہ اوس روز شہر ارفرشتے جناب رسالت کے
جلو مین ہونگے اور آپ براق پر سوار ہوکر میدان حشر مین تشریف لائینگے تاج شفاعت
سر مبارک پر رکھا اور لباس سبز بہشتی بدن مقدس مین پہنا جائیگا اور ایک نشان آپکے
ہاتھ مین ہوگا کہ آدم اور اونکی اولاد اوسکے نیچے ہونگی آپ آگے آگے اور سب انبیا آپکی پیچھے
ہونگے جب اس جاہ و جلال کے ساتھ پروردگار کے حضور مین پہونچین گے ایک کرسے
نور کی عرش کے قریب بچھائی جاویگی آپ اوسپر جلوس فرمائینگے اور ہر شخص کو مرتبہ اور
مقام اوسکے لائق تقسیم کرینگے اوس روز آپکو بادشاہ حقیقی کے دربار مین نسبت وزارت کے
حاصل ہوگی تمام حساب و کتاب خلق کا آپکے رای پر ہوگا جسکی شفاعت کرینگے بخشا جائیگا اور جو
عرض کرینگے پروردگار منظور فرمائیگا آپ فرماتے ہین مجھے ایک کپڑا بہشت کے
کپڑون سے پہنایا جائیگا پھر مین عرش کے داہنی طرف کھڑا ہونگا کہ میرے سوا کوئی
اوس جگہ کھڑا نہوگا اور دارمی کی حدیث مین آیا ہے خدا کی داہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوگا کہ سب اگلے پچھلے مجھپر

عبطہ کرینگے یعنے یہ چاہین گے کہ کاش ہم بھی وہان تک پہونچتے جسوقت انکی صاحبزادی فاطمہ زہرا رضے اللہ عنہا صراط پر تشریف لیجائینگے منادی پکاریگا اے اہل محشر اپنے سر جھکا لو اور آنکھین بند کرلو کہ فاطمہ بنتی محمد کی صراط سے گذرتی ہین پس آپ بجلی کیطرح صراط سے گذرینگی اور ستر ہزار حورین آپکے ہمراہ ہوئین گی اور اوسدن حضرت کو حوض دیا جائیگا اوسکا پانی دودھ سے سپید اور شہد سے شیرین اور برف سے سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا چاندی سونیکے آب خورے گرد رکھے ہونگے ہوک پیاس کے مارے غول کے غول آئینگے اور حضرت اونکو آب کوثر پلائین گے ایکقطرہ جسکی خلق مین جائیگا تمام دن قیامت کی کہ پچاس ہزار برس کا ہے ہوک پیاس سے محفوظ رہے گا گویا تمام اہل محشر اوسدن آپکے مہمان ہونگے اور اس مصیبت مین آپکی کا منہ تکینگے یہانتک کہ شیخ الانبیا خلیل کبریا حضرت ابراہیم علیہ السلام آپسے کہینگے کہ تم میری اولاد اور میری دعا ہو آج مجھے اپنی امت مین داخل کرلو بشارت ای امت محمدؐ اوس روز تمہین ایسی رتبہ عنایت فرمائین گے دامن دولت تمہارے پیغمبر کا تمہارے ہاتھ مین ہوگا اور وہ تمہاری شفاعت مین مشغول ہونگے ایک گروہ تمہارا نور کے تودون پر بیٹھا ہوگا اور یہ جب بعضون کی ذات چار ارب نوری کہ ورسے ستر ہزار آدمی تمہارے بحساب بہشت مین جاوینگے امام ابو حامد کہتے ہین اونکے لیے میزان کھڑی کرینگے نہ اونکے ہاتھون مین صحیفے دئی جاوینگے مگر ایک کاغذ دیا جائیگا اوسمین لکھا ہوگا ھذہ براۃ فلان بن فلان فقد غفر لہ وسعد سعادۃ لا شقاوۃ بعدھا ابدا یہ فلان بن فلان کا برات نامہ ہے کہ وہ بخشا گیا اور اوسی ایسی سعادت حاصل ہوئی جسکے بعد کبھی شقاوت نہین بعض صوفیہ نقل کرتے ہین کہ امت محمدؐ کا ایک گروہ پرواز اونٹنی سوار ہوکر بہشت کی دیوارون سے اوتریگا فرشتے کہینگے کیا تمہارا حساب ہوگیا کیا تمہارے عمل تل گئے کیا تمنے اپنے نامے پڑھ لیے جواب دینگے کہ ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہین نہ ہمارا حساب ہوا نہ ہماری عمل تلے نہ ہمنے اپنے نامے پڑھے فرشتے کہینگے لو تو لو ابھی یہ سب کام باقی ہین وہ کہینگے تمنے ہمین کیا دیا تھا جسکا حساب چاہتے ہو اوسوقت منادی پکاریگا یہ سچ کہتے ہین مَا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ نیکی کرنیوالون پر کوئی راہ مواخذہ کی نہین العزیز یہ سب طفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور نہ وہ دن ایسی سختی کا ہے کہ آدم سے عیسے علیہ السلام تک پیغمبر نفسی نفسی کہین گے اور مقرب فرشتے

خدا کے خوف سے بیدکیطرح کانپینگی سوا ہماری مولی کے کسیکو مجال شفاعت کی نہوگی تمام اگلے پچھلے آپکی پناہ پھرینگے آپ عمامہ متقدس سر سے اوتار کر سجدہ کرینگے حکم ہوگا یا محمد ارفع راسک وقل یسمع لک وسل واشفع تشفع الحمد اپنا سر اوٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری بات سنی جائیگی اور جو مانگنا ہو مانگو تمہین دیا جائیگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی آپ سر اوٹھاکر عرض کرینگے رب امتی امتی میرے رب میری امت میری امت اوسوقت دریاے رحمت جوش مارینگا اور بحکم فیض الٰہی بحال نور وشور سے جاری ہوگا یہ مرتبہ دیکھکر سب اہل محشر آپکی عظمت اور بڑائیکی معترف ہونگے اور تمام موافق ومخالف آپکی مدح وثنا کرینگے مناسب اسی مقام کی آپکا نام محمد رکھا محمد کے معنی بکثرت اور بار بار سراہا گیا

ع مقام تو محمود و ذاتت محمد ✦ بدینسان مقامے ترا کہ دارد ✦ دوسرا باب کریمہ ورفعنا لک ذکرک کی تفسیر مین جل جلالہ وعم نوالہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرماتا ہے اور اونچا رہنے تیرے لیے تیرا ذکر کہ تیرا نام اپنے نام کے ساتھ اذان واقامت ونماز وخطبہ وکلمہ طیبہ کلمہ شہادت بلکہ عطسہ اور ذبح کے سوا ہر معاملہ وطاعت مین نزدیک کیا اور بہشت کے ہر قصر وغرفہ اور دیوار ودر واور پردہ اور گستاق عرش معلی اور اوراق سدرۃ المنتہی پر لکھا ساتون آسمان مین کوئی مکان ونام نامی سے خالی نہین ہر جگہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی ضرور ہے قرآن مجید مین جگہ کوئی امر اہم اپنی طرف نسبت کیا وہان رسول مقبول کو بھی یاد فرمایا تمام عالم کیطرف آپکو مبعوث کیا اور اپنی محبت و وطاعت کو آپکی طاعت ومحبت پر موقوف کیا ایمان بے آپکی تصدیق کے تمام نہین ہوتا حالانکہ یا لا الٰہ الا اللہ کہے جبتک محمد رسول اللہ کو نمانے کچھ کام نہین آتا بلکہ آپکی یاد عین خدا کی یاد ہے ابو العباس احمد بن سہل بن عطاء بغدادی کی نزدیک آیہ کریمہ سے یہی مضمون مراد ہے انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین سدرۃ المنتہی سے تجاوز نہین کرسکتے اور آپ مقام قاب قوسین تک پہونچے جمال پروردگار کا بچشم سر دیکھا اور کلام الٰہی بیواسطہ سنا خود پروردگار تقدس وتعالی آپ پر درود بھیجتا ہے اور مسلمانون کو ارشاد فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اے ایمان والو درود بھیجو اوسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ابھی وہ محبوب خدا اور مقبول کبریا بلکہ عالم وآدم پیدا نہوا تھا کہ اوسکے پیغمبری اور رسالت کا چرچا عالم بالا مین ہوا

ع آدم سرد تن بہ آب وگل واشت ✦ کو حکم بملک جان ودل واشت ✦ پیدا کرد

زمین و آسمان اور خلقت زمان و مکان صرف واسطے شہرت جناب کے ہے اگر خالق کو اپنی شان ظاہر کرنا منظور نہوتا عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان ارواح و فرشتے جن و انس بہشت و دوزخ کچھ نہ بناتا لولاک لما خلقت الدنیا ازل مین اوس جناب کو خطاب ہوا انت المختار المنتخب و عندک مستودع نوری و کنوز ہدایتی امین اجلک البسط البطحی و ارفع السماوات اجعل الثواب و العقاب و الجنۃ و النار تو برگزیدہ اور منتخب ہے اور تیرے پاس ہی میرے نور کی امانت اور میری ہدایت کی کنجیان تیرے واسطے بچھاتا ہون زمین اور بلند کرتا ہون آسمان اور بناتا ہون ثواب اور عذاب اور بہشت اور دوزخ اوور ارشاد ہوتا ہے اے محمدؐ مین نے کوئی شخص تجھ سے زیادہ بزرگ پیدا نہ کیا دنیا کو صرف اسلیے بنایا کہ تمہارا مرتبہ پہچانین اگر تمہین پیدا نہ کرتا دنیا کو نہ بناتا تنبیہ یہ مضمون کریمہ وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون سے منافی نہین و مان مستثنیٰ منہ عمل ہے اور بیان حقیقی علم یعنے فائدہ تخلیق منجملہ اعمال عبادت اور منجملہ علوم تصدیق آنحضرت ہے اور اشتمال اس تصدیق کا توحید کو ظاہر ہے لکھا ہے جب وہ سر کمنون یعنے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مستدلہ پر جلوہ گر ہوا فوراً مانند ستون بلند ہوکر حجاب عظمت تک پہونچا اور جناب الٰہی مین سجدہ کرکے الحمد للہ کہا خطاب ہوا لذلک خلقتک و لہذا خلقتک محمد امتنک ابدا الخلق و لیک اعظم الرسل اسی واسطے مین نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمد رکھا تجھسے خلق کی ابتدا اور تجھپر رسولون کو ختم کرون گا پھر اوس نور کو چار حصے کیا پہلے سے لوح دوسرے سے قلم پیدا کیا قلم نے زمین اور آسمانون کی پیدائش سے پچاس ہزار برس پہلے لوح پر لکھا ان محمدا خاتم النبیین بینک محمد خاتم پیغمبرون کے ہین اور معالم التنزیل مین ابن عباس سے روایت ہے کہ لوح محفوظ کے شروع مین لکھا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ دینہ الاسلام و محمد عبدہ و رسولہ من آمن باللہ عزوجل و صدق بوعدہ و اتبع رسلہ اوخلہ الجنۃ اور یہ اول مرتبہ طور مناقب شریفہ کا ہے قبل اسکے کون جانتا ہے کہ بیان کرے کسی نے اوس جناب سے پوچھا آپ کو منصب نبوت کب سے حاصل ہے فرمایا جب خدا نے عرش بنایا اور آسمان و زمین کو پھیلایا اور عرش اور ثمانی حاملون کے کندھون پہ رکھا اور سوئے ساق عرش پر قلم قدرت سے لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ٭ صدر عالم آفتاب داور دین ٭ قدر او را عرش اعظم چون زمین ٭ در ازل منشور او ختم البشر ٭ در ابد مشہور ختم المرسلین ٭ ایکبار صحابے نے عرض کیا آپ کب سے پیغمبر ہوے فرمایا جبکہ آدم بین الماء

روح وجسد کے تھے دوسری حدیث مین آیا انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمجدل فی طینتہ گذشتہ و رسرائے بنوت بساط خود پہ آدم ہنوز رخت نیا وردہ از عدم ۔ قال اللہ تعالے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم یعنے جب عہد لیا خدا نے پیغمبرون سے کہ جو مین تمھین کتاب وحکمت دون پہر تمہارے پاس وہ پیغمبر آئے جو تمہاری پیغمبری اور کتابون کی تصدیق کرے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ تو تم اوسپر ضرور ایمان لاؤ گے اور اوسکی مدد کرو گے پہر ارشاد ہوا اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری کیا تمنے اقرار کیا اوس شرط پر میرا ذمہ لیا قالوا اقررنا عرض کیا ہمنے اقرار کیا ارشاد ہوا فاشھدوا ایک دوسرے پر گواہ رہو وانا معکم من الشاہدین اور مین بھی تمہارے ساتھ گواہون سے ہون ہر چند گواہی اونکی کافی تھی مگر چونکہ یہ معاملہ محبوب کا تھا اسلیے فرمایا کہ اس معاملہ کا مین بھی گواہ ہون جسطرح حضرت یوسف کو دودھ پیتے بچے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ کی گواہی سے لوگون کی بدگمانی سے نجات بخشی جب حضرت عائشہ پر بہتان اوٹھا خود اونکی پاک دامنی کی گواہی دی اور سورۂ آئیتین نازل فرمائین اگر چاہتا ایک ایک درخت وپتھر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی طہارت اور پاکی پر خود گواہی دین اور عزت واعتبار اون کا بڑہائین جب قلم پیدا ہوا جناب الٰہی نے حکم دیا لکھ قلم اس خطاب کی ہیبت سے ہزار برس کانپتا رہا پہر عرض کیا اے میرے رب کیا لکھون حکم ہوا اکتب توحیدی لکھ میری توحید قلم نے لوح پر لکھا لا الہ الا اللہ پہر ارشاد ہوا لکھ دستور العمل سب امتون کا کہ اولاد آدم سے جو خدا کی طاعت کریگا بہشت مین جائیگا اور جو نافرمانی کریگا دوزخ مین پڑیگا القصہ قلم فرحسب الحکم یہی مضمون سب امتون کی نسبت لکھا جب اس امت کی نوبت آئی قلم نے لکھا امت محمد صلعم سے جو خدا کی طاعت کریگا بہشت مین داخل ہوگا اور جو نافرمانی کریگا چاہتا تھا لکھے دوزخ مین پڑیگا ناگاہ خطاب آیا ادب یا قلم اوٹھا قلم ادب کر قلم یہ خطاب سنکر ہیبت سے شق ہوا پہر وست قدرت سے قط لگا اور حکم ہوا لکھ امۃ مذنبۃ ورب غفور امت گنہگار ہے اور پروردگار بخشنے والا یعنی اگرچہ وہ گناہ کرتے ہین مگر ہم اون پر نظر رحمت رکھتے ہین اودہر سے خطاب ہے اور ادہر سے عفو وعطا ای گنہگاران امت غور کرو تمہارا مالک تمپر کیسا رحیم مہربان ہے موسیٰ علیہ السلام کو بآن عصمت وطہارت حکم ہوتا ہے لن ترانی اور تم کو باوجود لوث معصیت خطاب ہوتا ہے اوعنی اسبب گلگم آدم علیہ السلام کو بسبب ایک خطا کے بہشت سے باہر لائے

اور بکوا بوجود ہزارون گناہون کے بہشت مین لیجائین گے مگر اس جگہ سے فضل و بزرگی ہماری انبیا پر لازم نہین آتی کہ بحال اصلی و طفیلی مین فرق ظاہر ہے ہم ہرگز اس عنایت کے لائق نہین یہ سب طفیل ایک صاحب دولت کا ہے کہ تمام پیغمبرون کا سردار اور خدا کا پیارا ہے آدم علیہ السلام کو خطاب ہوتا ہے لولا محمد ما خلقتک ولا رضا ولا سما اگر محمدؐ نہوتا تجھے پیدا نہ کرتا اور زمین و آسمان نہ بناتا وہب بن منبہ کہتے ہین جب آدمؑ پیدا ہوے بہشت کے دروازے پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول عرض کیا الٰہی کیا تونے کسیکو مجھسے زیادہ بزرگ پیدا کیا فرمایا ہان اور وہ تیری اولاد مین ہے اگر وہ نہوتا مین تجھے نہ پیدا کرتا روایت ہے جب نور مقدس آپ کا آدم علیہ السلام کی پیشانی مین رکھا گیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی یہ نور کیسا ہے خطاب ہوا یہ نور اوس پیغمبر کا ہے کہ سب پیغمبرون کا سردار اور تیری اولاد مین بہتر ہے رفتہ رفتہ اوس نور نے آدم علیہ السلام کے تمام اعضا مین سرایت کی اور اون کا جسم نور کا پتلا بن گیا پھر نور واسطے تعظیم اوس نور کے حق جل و علی نے آدم علیہ السلام کو فرشتون سے سجدہ کرایا اور اسماء مخلوق سکھا کر ملاء اعلی کا اوستاد بنایا اور اون سے اوس نور کی حفاظت کا عہد نامہ لکھایا آدم علیہ السلام اکثر اوقات ایک آواز خوش اپنی بیٹھہ سے سنتے تھے عرض کیا الٰہی یہ آواز کیسی ہے جواب ہوا یہ تسبیح خاتم الانبیا کی ہے تیری پشت سے پیدا کرون گا اور اصلاب طیبہ طاہرہ مین رکھونگا بعض روایات مین اسقدر زیادہ ہے کہ پھر آدمؑ نے عرش کیطرف دیکھا نام حضرت کا خدا کے نام کے ساتھ لکھا پایا عرض کیا الٰہی یہ کون ہے جسکا نام تونے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے ارشاد ہوا یہ پیغمبرون کا سردار اور تیرا فرزند ہے جب آدمؑ بہشت سے باہر آئے عجب طرح کی وحشت مین مبتلا ہوے ناگاہ جبریل نے پکار کر کہا اللہ اکبر

اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ ان کلمات کی برکت سے وحشت اونکی جاتی رہی مگر اپنے قصور پر رات دن روتے اور توبہ و استغفار کرتے تھے دیدہ العزیز غور کر ابو البشر جنکو پروردگار عالم نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور فرشتون سے سجدہ کرایا تشریف ان اللہ اصطفی آدم سے مشرف اور خلعت و علم آدم الاسماء کلہا سے ممتاز فرمایا بہشت اونکو جاگیر بخشی اور فہرست رسولون کی اونکے نام سے شروع کی ایک ناقرمانی کے سبب روز و شب روتے اور شرم

آسمان کی طرف آنکھ نہ اوٹھائے تو رات دن گناہ کرتا ہے اور ایک ساعت بھی اپنے حال پر نہین روتا تو معین و مغفرت مین مشغول ہے اور زمین تو آسمان تیرے اثم مین گریان و ملول اگر تمام جہان کے آنسو جمع کیے جائین اونکے آنسوون کے برابر نہو سکین گے تب آدم علیہ السلام اپنی حالت پر تین سو برس روئے مگر رحمت الٰہی اونکی طرف متوجہ نہوئی ہر چند توبہ کرتے قبول نہوئی حیران تھے کیا کرین ناگاہ خیال آیا تب نے عرش کے در و ازے پر لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ معلوم ہوتا ہے محمد سے زیادہ کوئی شخص خدا کو پیارا نہین کہ اون کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا ہے اوسکو اپنی بخشش کا وسیلہ کیا چاہیے یہ تصور فرما کر جناب الٰہی مین عرض کیا الٰہی بالطفیل محمد کے اوسکے باپ پر رحم فرما حکم ہوا اے آدم تو نے محمد کو کسطرح پہچانا عرض کیا الٰہی مین نے بہشت مین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا اس سے ثابت ہوتا ہے وہ تجھے سب خلق سے زیادہ پیارا ہے کہ تو نے اوسکا نام اپنے نام کے پاس لکھا ہے خطاب آیا اے آدم مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر تو محمد کے وسیلے سے سب زمین و آسمان والون کے گناہ بخشوانا سب کو بخش دیتا اور شفاعت تیری اونکے حق مین قبول فرماتا اے آدم وہ تیری اولاد مین سب سے پہلا پیغمبر ہوگا اور تجھے اوسکے طفیل پیدا کیا ہے تو کینیت اپنی ابو محمد کر جب آدم نے حوا سے ارادہ قرب کیا خطاب ہوا ہے اوائے مہر ماندہ نہ لگانا عرض کیا الٰہی اسکا مہر کیا ہے حکم ہوا یہ کہ تو محمد پر دس بار درود بھیجے نقل ہے کہ حوا کے ایک حمل سے دو بچے ہوتے مگر شیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین ہین تنہا پیدا ہوے آدم علیہ السلام کو حکم ہوا شیث سے اسبات کا اقرار لے کہ وہ اوس نور پاک کی حفظ مین قصور نہ کرے اور کسی بدکار عورت کو نہ دے آدم علیہ السلام نے بموجب حکم الٰہی شیث سے اقرار لیا اور آسمان کی طرف سر اوٹھا کر عرض کیا اے معبود پیدا کرنے والے عرش کے اور روشن کرنے والے آفتاب کے تو نے مجھے موافق اپنے علم ازلی کے پیدا کیا اور اوس نور سے کہ میری بزرگی اور بڑائی جسکے سبب سے ہی مشرف فرمایا اب وہ نور میرے فرزند شیث کے پاس گیا الٰہی تو اوسکی حفاظت کرنا اور اس عہد کا گواہ رہنا جبرئیل علیہ السلام فرشتون کے ساتھ آئے اور کہا پروردگار تمکو سلام کہتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ شیث سے ایک عہد نامہ لکھوا اور اوسپر ان فرشتون کی گواہی لکھو آدم علیہ السلام نے عہد نامہ لکھایا اور اوسکو خدا بتعالٰی اور فرشتون کی

گواہی سے مزین فرمایا اور سوغات شیث کے لیے ایک خلعت بہشتی اونرا اور اون کا نکاح بحکم الٰہی بیضاسے کہ حسن ظاہری و باطنی مین بے نظیر تہین ہوگیا جب زمانہ آدم علیہ السلام کی رحلت کا قریب آیا۔ شیث علیہ السلام سے فرمایا اے فرزند تو بعد میرے خلیفہ ہوگا عباد تقوی اور رعوہ وتقی کو نہ چہوڑنا یعنے جب خدا کا ذکر کرے محمد کو بہی یاد کرنا کہ مین نے اونکا نام بہشت کے ہر قصر اور غرفی اور پیڑہی اور اوراق سدرۃ المنتہی اور ساق عرش معلے پر لکہا دیکہا اور ساتون آسمان مین کوئی مکان متبرک اون کے نام مبارک سے خالی نپایا شیث علیہ السلام جبتک دنیا مین رہے اوس نور کی حفظ و تعظیم اور آپ کی تعریف و توصیف مین مشغول رہے اسیطرح ہر زمانی مین انبیا اور رسل آپکی مدح و ثنا کرتے رہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر ہوے دست دعا بامید اجابت اوٹہاکر خطاب الہی مین عرض کیا یا الہی میرے فرزندون مین اونمین سے ایک رسول مبعوث کر کہ اونکو تیری آیتین سنائی اور کتاب و حکمت سکہائی اور اونکو پاک کرے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا صاحب القاب کریمہ ان من شیعتہ لابراہیم مین ضمیر کو حضرت کی طرف راجع کہتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام ہر چند باعتبار زمانے کے مقدم ہین مگر معنی آپ کے تابع ہین کہ پیروون کے مانند اوس جناب کی مدح و ثنا اور کمال تمنا کے ساتہہ دعا کرتے ہین حضرت فرماتے ہین کیا تم اس بات سے راضی نہین کہ ابراہیم اور عیسی تم مین ہون لکہا ہی یا ۱۲ پیغمبرون نے دعا کی خدائے تعالے ہمکو امت محمد مین داخل فرمائے کہتے ہین ایکبار لشکر اسلام کسی غار کے متصل ٹہہرا تناگاہ اوس غار سے ایک آواز دردناک پیدا ہوئی کہ کوئی شخص کہتا ہے اللھم اجعلنی من الامۃ المرحومۃ المغفورۃ المستجاب لہا المبارکۃ دریافت کیا تو الیاس پیغمبر تہے اور موسی علیہ السلام دعا کرتے ہین اللھم اجعلنی من امۃ احمد اباب مجہے احمد کی امت مین داخل کر ایکبار اون کو خطاب ہوا اے موسی جو احمد کو نہ مانے گا اوسکا ٹکانا دوزخ ہے عرض کیا الہی احمد کون ہے فرمایا وہ تمام خلق کا سردار ہے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے مین نے اوسکا نام عرش پر اپنے نام کے ساتہہ لکہا اور جبتک اوسکی امت نہ داخل ہوے بہشت کو سب مخلوق پر حرام کیا عرض کیا الہی اوسکی امت کون ہین فرمایا وہ لوگ کہ ہر بلندی و پستی پر میری حمد کرین گے اور ہر حال مین میری طاعت پر کمر بستہ ہین گے اپنے ٹانہہ پاون اور منہ پاکیزہ رکہین گے دن کو روزہ رکہین گے اور رات کو عبادت کرین گے مین اونکی تہوڑی عبادت

قبول اور فقط کلمہ توحید پر بہشت برین مین داخل کرون گا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی مجھ اور امت کا پیغمبر کر ارشاد ہوا کہ اونکا پیغمبر اونہین مین سے ہوگا عرض کیا مجھے اوس پیغمبر کی امت مین کر حکم ہوا تو زمانے مین اوس سے مقدم ہے وہ تیرے بعد آئے گا مگر بہشت مین تجھ اور اوسے اکٹھا کرونگا نطق مفہوم مین روایت ہے ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کیا الٰہی تیرے نزدیک میری امت سے بھی کوئی امت زیادہ بزرگ ہے کہ تو نے اونپر ابر سایبان کیا اور من وسلویٰ نازل فرمایا خطاب ہوا اے موسے محمد کی امت سب امتون سے افضل ہے عرض کیا الٰہی مجھے اونکی صورت دکھاوے فرمایا تو اونکو نہین دیکھ سکتا مگر اونکی آواز سنتا ہون پھر جناب باری نے اس امت کو ندا کی سب نے ایک دفعہ آواز دی لبیک اللھم لبیک العزیز اہل کرم کا دستور ہے کہ جسے بلاتے ہین خالی ہاتھ نہین لوٹاتے کریم حقیقی نے امت محمدی کو اوسوقت اس انعام سے مشرف کیا انا رحمتی سبقت غضبی وعفوی سبق عقابی فداعطیتکم من قبل ان تسئلونی واجبتکم قبل ان تدعونی وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی من جاء منکم یوم القیمۃ بشہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدی ورسولی ادخل الجنۃ وان کانت ذنوبہ اکثر من زبد البحر جزین نیست کہ میری رحمت میری غضب سے اور میرا عفو میرے عذاب سے زیادہ ہے تمکو مین نے مانگنے سے پہلے دیا اور تمہاری دعا سے پہلی اجابت کی اور زنافرمانی کرنے سے پہلے تمہین بخش دیا جو میرے پاس قیامت کے دن اس بات کی گواہی کے ساتھ کہ خدا کے سوا کوئی معبود سچا نہین اور محمد میرا بندہ اور رسول ہے آئے گا اگرچہ اوسکے گناہ دریا کی جھاگ سے زیادہ ہون بہشت مین داخل ہوگا تعدید اے گنہگاران امت اپنے پروردگار کی اس عنایت ورحمت پر نثار ہوجاؤ تو بجا ہے اور اپنا جان ومال اوسکی محبت اوطاعت مین قربان کرو تو روا انصاف کروایسے مہربان مولیٰ کی فرمان برداری لازم ہے یا نافرمانی شہر کا حاکم جسکو دس روپیہ مہینے کا نوکر رکھتا ہے وہ رات دن اوسکی فرمان برداری مین مستعد رہتا ہے اور اوسکا حکم اپنی خواہشون پر مقدم رکھتا ہے اگر صبح کو بلاتا ہے رات بھر نیند نہین آتی اور جو کوئی کام سپرد کرتا ہے تعمیل سے پہلے اچھی طرح روٹی نہین کھائی جاتی اور تمام جہان کا مالک تمبر طرح طرح کے احسان کرتا ہے کہ سلطنت ہفت کشور اونکے مقابل اصلا قدر وقیمت نہین رکھتی مگر تم اوسکی فرمان برداری نہین کرتے وہ فرماتا ہے نماز پڑھو تم نہین پڑھتے وہ کہتا ہے روزہ رکھو تم نہین رکھتے وہ ارشاد

کرتا ہے زکوۃ دو تم نہین دیتے وہ فرماتا ہے حج کرو تم نہین کرتے وہ گناہون سے منع کرتا ہے
تم باز نہین آتے اس سے زیادہ آفت اور سخت شرارت یہ ہے کہ اپنے قصور پر شرمندہ بھی
نہین ہوتے اور گریبان مین مُنہ نہین ڈالتے بلکہ اپنی بے قصوری ظاہر کرتے ہو یا کتے ہو کر نوکر
آقا کے کام مین مستعد نرہے یا اوسکی نافرمانی کرے آقا اوسے موقوف کردے اور خدا تو
ارحم الراحمین ہے ہم کسیقدر نافرمانی اور گناہ کرین وہ ہمکو اپنی رحمت سے بخشدے گا اور نہین
جانتے کہ وہ قہار مطلق بھی ہے اوسکے غضب سے کسیکا غضب زیادہ سخت نہین اور اوسکی مار سے
کسی کی مار زیادہ کڑی نہین کیا تمہارے نزدیک نوکری سے موقوف ہونا دوزخ کے عذابون اور
وہان کی مصیبتون سے زیادہ سخت ہے جو وہان کے احوال و شدائد سے واقف ہے تمام دنیا کی
عیش و عشرت اور مال و دولت کو اون سے نجات پانے کے لیے چھوڑ دینا سہل سمجھتا ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر ان علوم نبوت خدا کے قہر کی کلمہ پڑھتے نیری کیا حقیقت ہے جو قہر الٰہی سے نہین
ڈرتا العیاذ باللہ آدمی کو اوسکی نادانی نے دھوکا دیا خدا کے کرم پر بھروسا کر بیٹھا اور اوسکے قہر و انتقام کا
اندیشہ نکیا آپ فرماتے ہین الاحمق من اتبع نفسہ ہواہا و تمنی علی اللہ احمق وہ ہے جسکا نفس اپنی
خواہش کی پیروی کرے اور خدا سے آرزو بخشش کی رکھے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین
الٰہی بہت لوگ تیری شماری پر مغرور ہین اور بہت تیرے احسان سے استدراج مین گرفتار
تو کریم بھی ہے اور قہار بھی اور حلیم بھی ہے اور منتقم بھی حق جل و علیٰ فرماتا ہے فخلف من بعدھم
خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ہذا الادنی ویقولون سیغفر لنا پھر پیدا ہوی اون کے بعد
اولاد کہ کتاب کی وارث ہوئی۔ مال اس دنیا کا یعنے رشوت لیتے ہین اور کہتے ہین قریب ہے
کہ ہم بخشے جائین گے والنعم ماقال العلمی ؎ کام دوزخ کے کیے جنت کا ہے امید وار ؎ قصر
جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے ؎ سلیمان بن عبد الملک بادشاہ نے ابو حازم سے کہ بڑے دیندار
عالم تھے پوچھا قیامت کے دن بندہ اپنے مالک سے کسطرح ملے گا فرمایا نیک اسطرح جیسے
کوئی بہت مال اسباب کما کر سفر سے آتا ہے تمام گھر والے اوسکے آنے سے خوش ہوتے ہین اور اوسکی عزت
اور عزت کرتے ہین اور گنہگار اوس غلام کی طرح کہ اپنے آقا کا مال برباد کر بھاگا اور آقا کے سپاہیون
نے گرفتار کر کے حضور مین حاضر کیا ہتھکڑیان پاؤن مین اور ہتھکڑیان ہاتھون مین پڑی ہین

اور طوق کے بوجھ سے سر نہین اوٹھا سکتا ہر طرف سے اوسپر نفرین اور ملامت ہوتی ہے
ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم سلیمان نے کہا اگر ہماری اعمال پر مدار ہے تو رحمت پروردگار
کی کہان ہے فرمایا اوسکا پتا قرآن مین موجود ہے ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین رحمت خدا کی
نیکون سے نزدیک ہے سلیمان اسقدر رویا کہ رنگ بدل گیا اور ابو حازم سے کہا خاموش
کہ میرا پتہ خوف سے پھٹا جاتا ہے العزیز جب تو غفلت اور نافرمانی کرتا ہے شیطان زبان حال
کہتا ہے کیا مجھے نہین جانتا مین وہ ہون کہ مسند مدرلیس میرے گنبد ہفت آسمان پر رکھی گئی
اور خطبہ اوستادی ملائکہ کا میرے نام پر پڑھا گیا ادنی نافرمانی اور غفلت سے اس حال کو
پہونچا یا تاج اخلاص اپنے سر پر رکھ یا طوق ادبار گلے مین ڈال اور میرا شریک حال ہو کیا لطف کی
بات ہے تو خدا کی قدرت پر بھروسا کر کے زہر نہین کھاتا اوسکی رحمت پر بھروسا کر کے زنا کرتا
ہے اور شراب پیتا ہے اور نماز ترک کرتا ہے کہ مضرت اوسکی زہر کی مضرت سے بہت زیادہ ہے
بلکہ درحقیقت تیرا یہ دعوی کہ مین خدا کی رحمت پر بھروسا کرتا ہون اور اوس سے مغفرت کی امید
رکھتا ہون عذر بدتر از گناہ ہے جو لوگ خدا سے امید رحمت رکھتے ہین خدا تعالے اون کا
پتا قرآن مین دیتا ہے ان الذین امنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون
رحمۃ اللہ جو لوگ ایمان لائے اور خدا کی راہ مین اونہون نے اپنے گھر چھوڑے اور کافرون سے
لڑے یہ لوگ رحمت الہی کی امید رکھتے ہین ظاہر ہے آدمی جس سے امید رکھتا ہے اوسکی نافرمانی
کرتا ہے گناہ کرتا اور حکم الہی بجا لانا علامت ناامیدی کی ہے نہ امید کی فرد ورد و آنے کی امید
بدون بھر محنت کرتا ہے اور چوکیدار تھوڑے پیسون کے لیے رات بھر جاگتا ہے تو بھی اگر خدا
سے امید رکھتا ہے اوسکی بندگی اور عبادت سے نہ گھبرا تا وہ خود فرماتا ہے انہا لکبیرۃ الا
علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون بیشک نماز گران ہے مگر خاشعین
پر جو گمان رکھتے ہین کہ اپنے رب سے ملین گے اور اوسکی طرف پھر جانے والے ہین حقیقت رجا
کی دو امر ہین منحصر ہے ایک یہ کہ گناہون سے توبہ کرے اور خدا سے بخشش کی امید رکھے اللہ تعالی
فرماتا ہے ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما جو برا کام یا اپنے نفس پر ظلم
کرے پھر خدا سے بخشش چاہی اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے دوسرے یہ کہ کمال اخلاص روز و شب

اوسکی یاد اور عبادت مین مشغول رہے اور سمجھے کہ یہ عبادت ہرگز اوسکی درگاہ کے لائق نہین
مگر وہ کریم و مہربان ہے اوسکے کرم سے امید ہے کہ رد نکرے وہ کہتا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
جبکہ مجھے اپنی معرفت عنایت کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مین پیدا کیا تو اوسکے فضل
سے امید ہے کہ قیامت کے دن سخت نہ پکڑے گا ؎ تو بعلم ازل مرا دیدی ٭ و دیدی آنگہ بعیب نخریدی
من بہ آن عیب تو بعلم ہمان ٭ رد مکن آنچہ خود پسندیدی ٭ وہ اس امت پر بہت مہربان ہے اور
مہربان سے بہ اندیشہ نہین کہ سخت پکڑے وہ ارشاد فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ اے محمد اون سے کہہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمھین دوست رکھیگا
سبحان اللہ ہمارے حضرت کا یہ رتبہ ہے کہ آپ کا پیرو بھی خدا کا پیارا ہے مگر اس بات پر مغرور ہونا
محض بیجا کہ اپنے مُنہ سے آپکو پیرو کہلانا اور بات ہے اور حقیقت مین پیرو ہونا اور بات خدا تعالے
اپنے حبیب کی پیروون کی صفت بیان کرتا ہے فسا کتبہا للذین یتقون ویوتون الزکوۃ والذین ھم
بآیاتنا یومنون الذین یتبعون الرسول النبی الامی قریب ہے کہ مین اوسے اونکے لیے لکھون جو پرہیزگاری
کرین گے اور زکوۃ دین گے اور ہماری آیتون پر ایمان لائین گے وہ لوگ کہ رسول نبی امی کی پیروی
کرین گے شعیا علیہ السلام کو خطاب ہوا مین نے زمین و آسمان کی پیدائش کے روز ٹھیرایا کہ پیغمبری
دوسری قوم مین کرون گا اور رعایا کو بادشاہت اور ذلیلون کو عزت اور ضعیفون کو قوت
اور فقیرون کو تونگری اور جاہلون کو علم اور بے پڑھون کو حکمت عنایت فرماؤن گا اور توریت
مین آیا ہے احمد بہت ہنسنے والے نہایت قتل کرنے والے اونٹ پر سوار ہوئین گے اور عمامہ
پہنین گے فایدہ بہت ہنسنے اور نہایت قتل کرنے سے مسلمانون کو سانہ خوش خلقی اور کافرون
کے خونریزی اور اہل محبت کے نزدیک تبسم سے عاشقان جان نثار کو قتل کرنا اور عمامہ پہننے
سے عمامہ کا سر اچھوڑنا مراد ہے اور توریت مین یہ بھی آیا ہے اے نبی ہمنے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانے والا اور بے پڑھون کے لیے پناہ تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے مین نے
تیرا نام متوکل رکھا نہ سخت گو ہے نہ درشت خونبار اورون مین چلانے والا نہ بدی کے بدلے بدی
کرے گا بلکہ معاف کرے گا اور بخشدے گا اور درگذر فرمائے گا دنیا سے انتقال نہ کریگا جب تک
اللہ تعالے ٹیڑھے دین کو اوسکے سبب سیدھا نہ کرے بانیطور کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین اور نہ کہولین

اس کلمے کی سبب سے اندھی آنکھین اور بہرے کان اور غافل دل اور راہ بھین ہے امت اوسکی حامد ہین کہ ہر جگہ خدا کی حمد کرتے ہین اور ہر بلندی پر تکبیر کہتے ہین اپنے اطراف پر ازار باندھتے ہین اور وضو کرتے ہین جہاد اور نماز مین اسطرح صف باندھتے ہین شہادی یعنے موذن اون کا جوف آسمان مین اونہین مذاکرتا ہے رات مین آواز اونکی مانند آواز زنبور شہد کے ہے مولد اوسکا مکہ اور ہجرت گاہ اوسکا طابہ اور ملک اوسکا شام کذافی المعالم امت موسی علیہ السلام پر انعام الہی ہوا کہ مین تمہارے واسطے زمین کو مسجد اور طہور کرتا ہون اور سر پر سکینہ نازل فرماتا ہون اور حفظ توریت کی قدرت عنایت کرتا ہون بنی اسرائیل نے کہا ہم سکینہ کی طاقت نہین رکھتے اور کلیسا کے سوا اور جگہ نماز نہ پڑہین گے اور توریت کی تلاوت دیکھی کر کرینگے ارشاد ہوا ترجیب ہے مین اسے اونکے لیئے لکھون جو پرہیزگاری کرین گے اور زکوٰۃ دین گے اور ہماری آیتون پر ایمان لاوین گے وہ لوگ کہ اوس رسول نبی امی کی پیروی کرینگے جسے اپنے پاس توریت اور انجیل مین لکھا پاوین گے وہ اونہین اچھے کام کا حکم دے گا اور بری بات سے منع کرے گا اور پاک چیزین اونکے لیے حلال اور ناپاک چیزین اوپر حرام کرے گا اور اون سے اونکے بوجھ اوتارے گا اور سختیان کہ اونپر تھین دور فرماے گا پس جو لوگ اوسپر ایمان لائے اور اوسکی عظمت اور نصرت کی اور اوس نور کی جو اوسکے ساتھ اوتارا گیا پیروی کے وہی لوگ فلاح پانیوالے ہین وذلک قولہ تعالی فسا کتبہا للذین یتقون ویوتون الزکوٰۃ الایہ اور اسمعیل علیہ السلام پر وحی ہوے ستلد غیطیلامۃ غطیفہ یعنے تیسری اولاد مین ایک بڑا شخص ایک بڑی امت کے لیے پیدا ہوگا اور صحیفہ شعیا علیہ السلام مین ہے کہ وہ خواہش کی طرف نہ جھکے گا اور سخت دلیل نیک کردار کو بھی خوار نہ سمجھے گا اور صدیقون کو وہ فوت دے گا وہ رکن متواضعین کا ہے اور نور خدا کا کہ کبھی نہ بجھے گا غافل دلون کو زندہ کرے گا اور اندھی آنکھین اور بہرے کان کھولے گا اور بخشوع کوے گا کسی کو نہ ملے گا فایدہ منتفع زبان سریانی مین بمعنے محمد ہے اور زمر امیر داود علیہ السلام کے چھ البتہ مین فرمایا ہے اے جبار اپنی تلوار لٹکا کر ناموس و شرایع پیرے مانند کی ہیبت سے مقصود ہین فایدہ کریمہ وما انت علیہم بجبار مین نفی جبار یعنی تکبر ہے اور دعاے داود مین وارد خدایا ہمارے واسطے اوس پیغمبر کو کہ فترت کے بعد مبعوث کرے یعنے طریقہ انبیا قایم کرے صبوت زبور کتب احبار کہتے ہین انکیدن لشکر سلیمان علیہ السلام کا ہوا

پر جاتا تھا تا گاہ مدینہ پر گذرا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہ شہر پیغمبر آخرالزمان کا ہجرت گاہ ہے خوشی ہے اوسکے لیے جو اوپر ایمان لائے اور اونکی پیروی کرے پھر بیت اللہ کی طرف سے گذرے بیت اللہ رویا حکم آیا کیون روتا ہے عرض کیا ایک پیغمبر تیرے پیغمبرون سے اور ایک گروہ تیرے دوستون سے اسطرف گذرا لیکن نہ مجھمین اونماز پڑھی اور بت میرے گرد پوجے جاتے ہین ارشاد ہوا مت رو مین تجھے سجدہ کرنے والون سے بھر دون گا اور تجھمین نئی کتاب اوتارون گا اور نبی آخرالزمان کو پیدا کرون گا کہ مجھے سب پیغمبرون سے زیادہ پیارا ہے اور تجھمین ایسے لوگون کو مقرر کرون گا جو مجھے پوجین گے اور اپنی بندون پر نماز فرض کرون گا کہ تیری طرف مُنہ کرین گے جیسے گدا اپنے گھونسلے کی طرف اور تیرے شوق مین روتے جائین گے جیسے اونٹنی اپنے بچے کی اور کبوتر اپنے بیضہ کی طرف اور تجھے بتون اور بت پرستون سے پاک کرون گا وہب بن منبہ کہتے ہین مین نے اکہتر کتابون مین لکھا دیکھا کہ تمام آدمیون کی عقل حضرت کی عقل سے وہ نسبت رکھتی ہے جیسے اکیلا ریت کا تمام ریگستان کے مقابلے مین اور بیشک آپکی عقل سب آدمیون پر غالب اور آپکی رائے سب سے افضل ہے اور انجیل مقدس مین آپکی صفت اس مضمون کے ساتھ وارد ہے اوسکے ہاتھ مین لوہے کا قضیب ہے کہ اوس سے جہاد کرے گا اور اوسکی امت بھی اسطرح قتال کریگی اور عیسی علیہ السلام کو خطاب ہوا سن اور خبردار ہو اے بیٹے پاک عورت کواری بتول کی مین نے تجھے بے باپ کے پیدا کیا نشانی واسطے سارے جہان کے پس میری ہی پرستش اور مجھی پر بھروسا کر اور اہل سود ان سے کہدے کہ مین ہی ہون اللہ زندہ قائم رہنے والا کہ ہمیشہ رہون گا تصدیق کرو اوس نبی امی کی کہ صاحب اونٹ اور قمیص و دستار اور نعلین اور ردا وہ کالے بال اوسکے پیچھے حمدار اور پیشانی اوسکی کشادہ آنکھین سیاہ پلکین جھکین بھوین لمبین ناک بیچ مین اونچی رخسارہ پر چھوٹی داڑھی گھنی سینہ اوسکا مثل چاندی کے اور خوشبو اوسکی مانند مشک کے گردن اوسکی گویا چاندی کی صراحی ہے اور حکم ہوا اے عیسی ایمان لاؤ اور میری امت محمد پر اگر مین اوسے پیدا نہ کرتا بہشت و دوزخ نہ بناتا جب مین نے عرش پانی پر قائم کیا پہلے تھا اور میرا اگر مین اوسے پیدا نہ کرتا بہشت و دوزخ نہ بناتا جب مین نے عرش پانی پر قائم کیا پہلے تھا اور میرا اگر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھدیا اس کلمہ کے لکھنے سے ساکن ہو گیا عیسی علیہ السلام فرماتے ہین تمہارے پاس فارقلیط یعنے حق باطل کو جدا کرنے والا آئے گا کہ کوئی بات اپنی طرف سے نہ کہے گا وہ کہے گا جو خدا اوسے فرمائے گا اور تجھسے تیرے حق کے ساتھ سرگوشی کریگا

اور تمہیں باتون اور حادثون سے تمکو آگاہ کرے گا اور یہ خبر کتاب یوحنا مین جسے بسمائی پوحنی انجیل کہتے ہین اس مضمون سے وارد ہے کہ تمہارے لیے میرا جانا ہی سودمند ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن فارقلیط تمہارے پاس نہ آئے گا پس اگر مین جاؤن گا تو اوسے تمہارے پاس بھیجون گا اور جب وہ آئے گا جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دے گا بسبب گناہ کے کیونکہ وہ مجھپر ایمان نہ لائے الآخر فایدہ فارقلیط یونانی لفظ ہے کئی معنے مین مشترک کہ سب ہمارے حضرت پر صادق ہین اول تسلی دینے والا دوم شفاعت کرنے والا سوم وکیل چہارم بہت سراہا گیا اور یہی معنی محمد کے ہین پنجم بہت سراہنے والا کہ معنے احمد ہین اصل انجیل عبری مین لفظ احمد وارد سنا یونانی مترجم نے اوس کا ترجمہ بہ لفظ فارقلیط کیا اور زامون کا ترجمہ کرنا مترجمین اہل کتاب کی عادت مین داخل ہے چنانچہ یہی لفظ نسخہ عربیہ ۱۸۳۱ء مین بعینہ لکھا ہے باقی مترجمون نے اوسکا یہی ترجمہ کڑالا کسی نے تسلی دہندہ کسی نے شافع کسی نے وکیل لکھا مگر وہ ترجمہ جو اسما و رسما حضرت پر صادق اور لفظ قرآن سے مطابق ہے یعنے بہت سراہنے والا نہین لکھتے طرفہ تماشا ہے کہ مسیحی کتب مقدسہ کی تحریف سے صاف انکار کرتے ہین اور اون کے مترجمین اپنک بازنہین آتے اسی خبر مین صاحب نسخہ ۱۸۳۱ء نے عجیب کام کیا ہے کہ جس جگہ ضمیر مذکر کی فارقلیط کی طرف راجع ہے وہان ضمیر مونث لایا ہے تا اس خبر کو روح القدس پر جمائے اور نسخہ ۱۸۳۱ء والوں بجایے فقرہ اگر مین نروم ان تسلی دہندہ نبرد شما نخواہد آمد کے جلد ۱ یعقوب تمکو فہمایش کرتا کیون نہو واہ شاباش ایمان دار ایسے ہی ہوتے ہین اب مسیحی علما انصاف کی عینک اپنی آنکھون پر لگا کر دیکھین کہ ہمارے اس دعوے کی یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ وما ہو من عند اللہ اونہین کی دستاویز سے کیسی ٹکر کری ہوئی فعل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا مگر کسی نے کیا خوب کہا ہے منصف آدمی کی عقل کھو دیتا ہے یہ دونون دانشمند مطلق نہ سمجھے کہ حضرت عیسے کے اس کلام سے کہ وہ جب آئے گا جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دے گا بسبب گناہ کے کیونکہ وہ مجھپر ایمان نہ لائے صاف ظاہر ہے کہ فارقلیط حضرت عیسی کے منکرون پر ظاہر ہوگا اور اونکی تصدیق اور منکرون کی تکذیب کرے گا اور روح بقول بسایون کے ایک گوشی مین صرف حواریون پر ظاہر ہوئی نہ ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی علیہ السلام کی تصدیق اور یہود کو اونکے زمانے پر ملزم کیا اسیطرح سیاق وسباق خبر مین بہت شواہد اس امر کی کہ یہ خبر ہمارے حضرت کی بابت ہے

ہین یہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ اکہون مخالف سکیڑون برس سے آپکی صفت وثنا اپنی کتابون سے مٹانے مین کوشش کرتے ہین ہزارون آدمیون کتب مقدسہ کی اسی غرض سے بدل ڈالین جسجگہ آپکا نام پایا نکالڈالا اور جو فقرہ آپ پر صادق سمجھا دور کردیا کسی جگہ کوئی لفظ بڑہادیا کہ مضمون بدل جاے حضرت کے حالات پر صادق نہ رہے اور بعض جگہہ الفاظ مقدم و موخر کردیے تا مطلب خبط ہوجاے مگر بقول شخصے ؎ کرے حسن کو کوئی کسطرح ماند ہ چھپی ہے کہین خاک ڈالے سے چاند ہ اب بھی اسقدر ثنا وصفت ہمارے مولی کی عہد جدید اور قدیم کی کتابون مین موجود ہے کہ اوسکے بیان کے واسطے ایک دفتر چاہیے کسیقدر صولت مضیم اور استفسارات مین مذکور ہے جسکا جی چاہے اون مین دیکہہ لے ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہین جسوقت آپکا نامہ نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس پہونچا پڑہتے ہی ایمان لایا اور کہا اشہد ان الا الہ الا اللہ واشہد ان محمد ا رسول اللہ بیشک یہ وہ نبی ہین جنکے پیدا ہونے کی عیسیٰ نے بشارت دی تہی اگر بادشاہت کا جگڑا میرے تعلق نہوتا تو مین اون کی خدمت مین حاضر ہوکر کفش برداری اختیار کرتا جب نامہ نامی ہرقل بادشاہ روم کے پاس گیا اوسنے ابوسفیان سے کہ ملک روم کو تجارت کے واسطے گیا تہا آپکی عادت اور احوال دریافت کرکے ترجمان سے کہا اس سے کہہ کہ تو اوسکو عالی نسب بتاتا ہے اور پیغمبر قوم کے اشراف ہی ہوتے ہین اور تو کہتا ہے اوسکے بزرگون مین کوئی بادشاہ نہ گذرا اگر اون مین کوئی بادشاہ ہوتا مین سمجہتا کہ اپنے بزرگون کا ملک چاہتا ہے اور تو نے اوسکے اتباع ضعفا بتائے اور یہی لوگ پیغمبرون کے اتباع ہوتے ہین اور تو اوسکو قبل از نبوت متہم بکذب بتاتا ہے جس حالت مین وہ خلق پر جہوٹ بولنا گوارا نہ کرتا خدا پر کب افترا کریگا اور تو کہتا ہے اوسکے دین سے ناخوش ہوکر کوئی شخص مرتد نہین ہوتا اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے جبکہ اوسکی لذت دل مین آجاتی ہے اور تو کہتا ہے اوسکے پیرو بڑہتے جاتے ہین اور ایمان بڑہتا جاتا ہے جبتک کامل نہین ہوتا اور تو کہتا ہے ہمنے اوس سے مقابلہ کیا کبہی ہم فتح پاتے ہین اور کبہی وہ فتح پاتا ہے اور پیغمبرون سے اسیطرح امتحان کیا جاتا ہے انجام کو وہی منجاب ہوگا اور تو کہتا ہے وہ عہد نہین توڑتا اور پیغمبر عہد نہین توڑتے اور تو کہتا ہے ہم مین اوس سے پہلے کسی نے یہ دعوی نہ کیا اگر ایسا ہوتا مین سمجہتا اوسکی پیروی کرتا پہر ابوسفیان سے پوچہا وہ تمہین کس بات کا حکم دیتا ہے جواب دیا نماز اور زکوۃ اور صلہ رحم

اور پارسائی کا کہا اگر یہ ابیان سچ ہے تو بیشک وہ سچا پیغمبر ہے اور مین جانتا تھا کہ وہ پیدا ہوگا مگر تم مین سے گمان نہ کرتا تھا اور جو مجھے اپنے پہونچنے پر یقین ہوتا تو بیشک مین اوس سے ملتا اور جو مین اوس تک پہونچتا تو اوس کے پاؤن دھوتا اور بیشک اوسکا ملک یہانتک پہونچے گا بعض روایات سے ثابت ہے ہرقل نے نامۂ مبارک پہونچنے سے پہلے اپنی قوم سے کہا تھا آج کی رات مین نے نجوم سے دریافت کیا کہ بادشاہ مختون ظاہر ہوا لوگ سمجھے ہونگے مین کوئی شخص پیدا ہوگا جب ائمہ مقدس پہونچا اور بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ مختون آپ ہین اپنے دوست کو کہ رومیہ مین رہتا تھا اور علم مین اوسکا ہمسر یہ حال لکھا اوسنے بھی لکھا کہ بیشک آخر زمانی کا پیغمبر پیدا ہوا پھر ہرقل نے روم کے سرداروں کو ایک محل مین جمع کیا اور محل کے دروازے بند کرا کے اون سے کہا اے لوگو اگر اپنی فلاح اور رہبائی اور سلطنت کا قائم رہنا چاہتے ہو اس پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لاؤ اہل روم یہ کلام سنکر وحشی گدہون کی طرح کودنے لگے جب بادشاہ نے اون کو اسلام سے متنفر دیکھا کہا مین تمہین آزماتا تھا کہ تم اپنے دین پر کیسے مضبوط ہو یہ سنکر سب راضی ہوگئے اور بادشاہ کو سجدہ کیا منقول ہے جب نجران کے ایلچیون نے سرور انس وجان سے ارادۂ مباہلہ کیا عاقب اون کے سردار نے کہا تم جانتے ہو کہ محمد سچے پیغمبر ہین اور جب پیغمبر قوم پر دعا کرتا ہے فوراً عذاب آتا ہے صبح کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ زہرا اور حسنین اور علی مرتضی کو ساتھ لے کر مباہلہ کے لیے تشریف لے گئے اوسوقت ابوالحارث نے قوم سے کہا اے لوگو مین ان صورتون کو دیکھتا ہون اگر دعا کرین گی پہاڑ ہلا دین گی ان سے مباہلہ کروگے تو بیشک ہلاک ہوجاؤگے آخر کار اونہون نے مباہلہ سے انکار کیا اور جزیہ دینا اختیار آپ فرمانے لگے اگر وہ مباہلہ کرتے سب بندر اور سور ہوجاتے اور جنگل سے اون پر آگ برستی اور برس دن مین نصاری کا نشان زمین پر نہ رہتا فایدہ تفسیر بیضاوی مین ہے کہ مباہلہ بالضم والفتح بمعنی لعنت اور اصل مین بمعنی ترک ہے اور معالم مین ہی الابتہال الالتعان بقال علیہ بہلۃ اللہ ای لعنۃ پس مباہلہ بمعنی باہم لعنت کرنے کے ہین اور طریق اوسکا یہ ہے کہ متخاصمین اہل وعیال کے ساتھ ایک جگہ جمع ہوکر کہین جو ہم دونون سے جھوٹا ہو اوسپر خدا کی لعنت جب نجران کے ایلچیون نے مسلمہ کو صید مین آپ سے جھگڑا کیا حکم آیا ممن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابنآءنا وابنآءکم

ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین پھر جو جھگڑا کرے تجھسے اسبات مین بعد اسکے کہ پہونچ چکا تجھے علم تو کہدو آؤ ہم اپنے بیٹون اور تمہارے بیٹون اور اپنی عورتون اور تمہاری عورتون اور اپنی جانون اور تمہاری جانون کو بلائین پھر مبالہ کرین پھر خدا کی لعنت جھوٹون پر ڈالین آنحضرت سے اہل عبا کی بزرگی بخوبی ثابت ہوئی کہ جناب سرور کائنات نے اون حضرات کو تمام اہلبیت سے خاص کیا اور حسنینؑ کو اپنا فرزند اور مولی علی کو انفسنا مین شریک ٹھہرایا گویا ہمارے حضرت اور مولی علی اس مباہلہ مین اصل اور فحامالنبات توحید مین شریک تھے اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ نہایت نہین کتاب شاہد الفتوح صاحب تحفہ اثنا عشریہ مین لکھتے ہین جارود بن منذر نصرانی نے خدمت عالی مین عرض کیا قسم اوسکی جسنے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہمنے آپکی توصیف انجیل مین لکھی پائی اور مریم کی بیٹی نے آپکے ظہور کی بشارت دی طائف سے لوٹتے وقت آپ عتبہ اور شیبہ کے باغ مین ٹھیرے اونہون نے تھوڑے خوشے عداس نصرانی کے ہاتھ کہ اون کا غلام تھا بھیجے آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر تناول فرمائے عداس متعجب ہوا کہ اس شہر کے لوگون کا یہ دستور نہین آپنے اوسکا وطن پوچھا عرض کیا نینوی فرمایا وہ گاؤن ایک نیک آدمی یعنے یونس پیغمبر کا ہے عرض کیا آپ اونکو کیونکر جانتے فرمایا وہ میرا بھائی تھا مین بھی پیغمبر ہون اور وہ بھی پیغمبر تھا عداس یہ بات سنکر آپکے پاؤن پر گرا اور ہاتھ پاؤن چومنے لگا عتبہ و شیبہ نے اوس سے اس تعظیم و توقیر کا سبب پوچھا کہا اے میرے مالکو زمین مین کوئی آدمی اس شخص سے بہتر نہین اونہون نے وہ بات کہی کہ پیغمبر کے سوا کسی کو معلوم نہین ہوسکتی اور بعض روایات مین آیا عداس نے کہا مین نے تمہارا وصف توریت انجیل مین پایا اور مدت سے تمہارے مبعوث ہونے کا منتظر تھا کتنے ہین ابتدا عروج عیسی علیہ السلام کے جبکہ لوگون نے دین حق چھوڑکر کفر و شرک اختیار کیا اہل حق نے آپس مین مشورہ کیا اگر ہم ان ظالمون سے ڈرکر گھر جائین گے تو دین کی نگہبانی کون کرے گا بہتر یہ ہے کہ اوس نبی کے آنے تک جسکا عیسی نے وعدہ کیا ہے زمین مین متفرق ہوجاؤ یہ مشورہ کرکے بعض جنگلون اور بعض تنہا مکانون مین جا بیٹھے اون مین سے جو آپ کے وقت تک زندہ رہے آپ پر جان لائے اسیطرح ہمود آپکے ظہور سے پہلے اوس جناب کی نبوت اور بڑائی کے معترف تھے بالاتفاق آپکی صفت و ثنا کرتے اور لوگون کو بشارت دیتے اور کہتے جبتک وہ نبی جسکا ذکر توریت مین ہے اور اوسکا نام محمد ہے مبعوث نہوگا ہم اپنا دین نہ چھوڑین گے

جب مشرک اونکو ستاتے یہ دعا کرتے اللھم انصرنا بنبی اخرالزمان المنعوت فی التورۃ الھی ہماری مدد کر ساتھہ پیغمبر آخرالزمان کے جسکی نعت توریت مین ہے قال تعالی فکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا اور پہلے سے منکرون پر فتح چاہتے تھے حاکم اور بیہقی اور ابونعیم روایت کرتے ہین خیبر اور مدینہ کے یہود جب عرب کے مشرکون یعنے جہینہ اور غطفان اور بنی اسد وغیرہ سے مقابلہ کرتے کہتے اے اللہ ہمارے پروردگار ہمکو بحق احمد پیغمبر امی کے جسکے بھیجنے کا اس زمانی مین تونے وعدہ کیا ہے اور بحق اوس پہلی کتاب کے کہ تو اوسپر اوتارے گا دشمنون پر ہمکو مدد دی اور اوس دعا کی برکت سے ہمیشہ فتح پاتے جب حضرت پیغمبر ہوے بعض یہود آپکے حالات توریت اور رابنیا کی ارشادات سے مطابق دیکھکر مسلمان ہو گئے جیسے حضرت ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم اجمعین اللہ تعالے اونکو آپکی پیغمبری کا گواہ قرار دیتا ہے اولم یکن لھم ایۃ ان یعلمہ علما وبنی اسرائیل کیا نبوتی اونکے لیے نشانی کہ جانتے ہین اوسے بنی اسرائیل کے عالم اور راہون کی تعریف اور ثنا کرتا ہے لیسوا سواء من اہل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ اٰنآء اللیل وھم یسجدون سب اہل کتاب ایک سے نہین ایک گروہ حق پر ہے پڑھتے ہین خدا کی آیتین رات کی ساعتون مین اور وہ سجدہ کرتے ہین کلبی اور ضحاک اور ربیع کہتے ہین قوم موسی امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون کی تفسیر مین کہتے ہین یہ لوگ ملک چین کے پیچھے دریائی رگیک کے کنارے رہتے ہین اونکے ملک مین رات کو مینہ برستا ہے اور دن کو کھلجاتا ہے یہ سجدہ کرتے ہین اور سب اسودہ اور مال مین برابر ہین جبریل امین شب معراج اوس خباب کو وہان لے گئے اور اونسے کہا انہین پہچان لو کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وہ سب ایمان لائے عرض کیا ہمکو موسی نے حکم دیا تھا کہ جسنے جو شخص محمد کو پائے اونکو میرا سلام پہونچائے آپنے موسی علیہ السلام کے سلام کا جواب دیا اور اونکو حکم کیا کہ ہفتہ کی تعظیم چھوڑو اور جمعہ اختیار کرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور اپنے ملک کے سوا دوسری جگہ نہ ہو اور اونکو قرآن کی دس سورتین سکھائین اور شریعت کی باتین بتائین سعادت ازلی نے جبکی مدد فرمائی اون کا یہ حال ہوا اور جبکو مالک حقیقی نے روز ازل اشقیا مین لکھدیا اونہون نے کہا اگر یہ پیغمبر ہماری قوم مین پیدا ہوتا بیشک ہم ایمان لاتے یعقوب کی اولاد دوسری قوم کی اطاعت اور فرمان برداری کیسطرح گوارا کرے بعض کہتے یہ وہ نبی نہین جسکا ذکر توریت مین ہے حالانکہ آپکی پیغمبری اور رسالت پر خوب یقین رکھتے تھے فلما

جاد ہم ما عرفوا کفروا بہ پھر جب اونکے پاس وہ پیغمبر آئی جسے پہچان لیا تو اوس سے منکر ہوئے فلعنۃ اللہ علی الکافرین پس کافرون پر خدا کی لعنت ہے نقل ہے جب کہ یہود فونہ کما یعرفون ابناءھم نازل ہوئی عبد اللہ بن سلام نے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے کہا بیشک ہم اہل کتاب حضرت کو اپنی اولاد سے زیادہ پہچانتے ہین کہ اولاد مین شک ہے شاید عورت نے خیانت کی ہو اور آپکی پیغمبری مین اصلا شک نہین جلالین مین عبد اللہ بن سلام سے منقول ہے مین نے حضرت کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور بعض تفاسیر مین ہے انکیدن اونہون نے سلمہ اور مہاجر سے کہا کیا تم نہین جانتے خدا نے ابراہیم سے فرمایا تھا اسمعیل کی اولاد سے ایک پیغمبر پیدا کرون گا اوسکا نام احمد ہوگا جو اوپر ایمان لائے گا راہ راست پائے گا اور جو اوسے نہ مانے گا ملعون ہو جائیگا سلمہ یہ سنکر مسلمان ہوئے اور مہاجر دولت ایمان سے محروم رہا آیۃ الذی رمن یرغب عن ملۃ ابراہیم الا من سفہ نفسہ ولقد اصطفیناہ فی الدنیا وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین سلمہ بن نفیس کہتے ہین ایک یہودی کہ محلہ بنی عبد الاشہل مین رہتا ہماری مجلس کی طرف گذرا اور ہمسے بہ آواز بلند کہا اے مشرکو بت پرستو تم نہین جانتے موت کے بعد کیا ہوگا مرنے کے بعد سب زندہ ہونگے اور بہشت و دوزخ اور میزان حاضر لائین گے اور اعمال کا حساب کیا جائیگا اور ہر شخص کو اوسکے اعمال کا بدلا دیا جائیگا خدا کی قسم اگر اوسدن کی آگ کے بدلے مجھے جلتے تنور مین ڈالین اور اوسکا منہ بند کردین خوشی سے گر پڑون میرے اس کلام کی دلیل ایک پیغمبر ہے کہ عنقریب مکہ کی طرف سے یہان آئے گا اور جو کچھ مین کہتا ہون تمپر ثابت کر دے گا جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے وہ یہودی ایمان سلایا ہمنے اوسے ملامت کی کہ تو اوسدن ہمسے کیا کہتا تھا کہا مجھے یاد ہے لیکن یہ وہ پیغمبر نہین جسکا مین ذکر کرتا تھا فتح الباری مین بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضہ مذکور ہے ایک یہودی مکہ مین شملہا قریش سے کہا کیا تم مین آج کوئی لڑکا پیدا ہوا کہا ہم کو معلوم نہین کہا دیکھو تحقیق آج کی رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے اوسکے دونون مونڈہون مین نشانی ہے یہ سنکر لوگون نے دریافت کیا تو معلوم ہوا عبد اللہ بن عبد المطلب کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے یہودی اونکے ساتھہ آمنہ کے پاس گیا آمنہ نے اونکو دکھایا جب یہودی نے علامت نبوت کو دیکھا بیہوش ہوکر گر پڑا اور کہنے لگا نبی اسرائیل سے نبوت گئی اے معشر قریش قسم خدا کی تم کو وہ سلطنت حاصل ہوگی کہ مشرق و مغرب سے تجاوز

کرتے گی بیہقی دلائل النبوۃ مین روایت کرتے ہین ایک لڑکا یہودی کا آپکی خدمت کیا کرتا جب وہ بیمار ہوا آپ عیادت کو گئے اور اوسکے باپ کو دیکھا اوسکے سر کے قریب توریت پڑہتا ہے فرمایا تجھے قسم دیتا ہون خدا کی جسنے توریت موسیٰ پر اوتاری تو میری نعت اور صفت اور میرا مخرج یعنے وقت بامکان ظہور توریت مین پاتا ہے کہا نہین جو ان نے کہا یارسول اللہ خدا کی قسم ہم آپکی نعت و صفت و مخرج توریت مین پاتے ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور آپ خدا کے رسول ہین تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے بعد فتح جنگ بدر کے یہود بنی نضیر نے اقرار کر دیا یہ وہی نبی ہین جنکا ذکر توریت مین ہے مگر بسبب حسد و عناد کے ایمان نہ لائے معالم التنزیل مین نقل کیا ہے تبع حمیری شاہ یمن جسنے خانہ کعبہ کو اول لباس پہنایا اور سمرقند بسایا مدینہ شریف پر چڑہ آیا مدینہ کے لوگ دن بھر لڑتے اور شام کو اوسکے لشکر مین کہا نا بھیجتے بادشاہ اون کی اس مروت سے بہت متعجب ہوا اکبدن کعب اور اسد دو عالم مدینے کے اوسکے پاس گئے اور کہا اے بادشاہ یہ شہر ایک بڑے پیغمبر کا ہے کہ مکہ مین پیدا ہوگا اور اسطرف ہجرت کرے گا نام اوسکا محمد ہے تبع نے بسبب تعظیم حضرت کے المدینہ سے لڑائی موقوف کی بلکہ بت پرستی چھوڑ کر احبار کا دین اختیار کیا آخر غزنا اوسکی قدرت بچشم عبرت دیکھکر تبع اور جسیب بنجار اور زید بن عمرو موحد الجاہلیۃ قبل از وجود باجود صرف آپکے اوصاف سنکر ایمان لائے ہین اور ابوجہل اور ابولہب اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف اور امیہ اور عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث اور کعب بن اشرف وغیرہم ہزارون معجزات اپنی آنکھون سے دیکھتے اور قرآن آپکی زبان سے سنتے مگر مسلمان نہوئے سلمان فارسی بغیر دیکھے اوس جناب پر عاشق ہوئے مدت ہا آپ کے شوق مین شہر شہر پھرے کبھی یہود کا دین اور کبھی نصاریٰ کا مذہب اختیار کرتے آخر مراد کو پہونچے اور مشرکان مکہ باوجود قرابت و ہم وطنی پردہ غفلت گوش دل سے نہ اٹھا سکے نہ آنکھ سے دیکھنے اور آپکی باتین سنتے مگر ایمان نہ لائے حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم یاسر خباب کہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست ہمہ سب آیند طرف ابوطالب جنہون نے آپکی خدمت اور فرمان برداری مین عمر بسر کی قصیدہ لکھا اور آپکی تعریف مین قصیدہ لکھا دولت ایمان سے مشرف نہوئے جب آپنے اونکے انتقال کے وقت کلمہ شہادت تلقین کیا جواب دیا مین تمہین سچا جانتا ہون مگر لوگ کہین گے موت کی تکلیف سے گھبرا کر مسلمان ہو گیا اور ایک روایت مین ہے

کہا حضرت النار علی العار مین نے دوزخ کو عار پر اختیار کیا العزیز وہ قادر قہار ہے جسے چاہے کعبہ مین محروم رکھے کہ ایمان کی خوشبو اوسکے مشام جان مین نہ پہونچی اور جسے چاہے بتخانے مین محبت اور شوق اپنا عنایت کرے کہ بے اختیار زنار توڑکر مسجد کیطرف دوڑے ۱۲ منہ وبیگانہ خواند من ما ذر بتکدہ بیارد وگوید کہ آشنا ست نوح اور لوط علیہما السلام کی عورتین جہنم کو جاتی ہین اور فرعون کی بی بی بہشت مین آرام فرماتی ہین ابوجہل جسکی سرکشی اور عناد ضرب المثل اور شہرہ آفاق ہے عکرمہ اوسکا بیٹا لشکر اسلام کا سردار ہے اور ولید جسکے آٹھ عیب خدا نے قرآن مین بیان فرمائے خالد اوسکا فرزند خدا کی تلوار ہے العزیز اس تقریر سے یہ غرض کہ نسبت بزرگون سے بے اون کی پیروی اور اتباع کے کام نہین آتی نہ یہ کہ فرمان برداروں کو نسبت سے بزرگی حاصل نہین ہوتی حضرت کے جن رشتہ دار ولی اور یارون نے اپنا جان ومال اوس جناب پر نثار کیا اور رہ مولی مین اپنا گھر اور شہر چھوڑ دیا اگر ہم سونے کا پہاڑ خدا کی راہ مین خیرات کرین انکے ایک صاع جو کے برابر رتبہ نہین رکھتا کہتے ہین جب سیود بنی قریظہ محصور ہوئے اونکے سردار کعب بن اسد نے کہا اے قریظہ تمکو ایسا سخت معاملہ پیش آیا جسکا سوا تین باتون کے کچھ علاج نہین یا محمدؐ کی تصدیق اور اطاعت کرو خدا کی قسم تم خوب جانتے ہو کہ وہ سچے پیغمبر ہین اور اونکی نعت توریت مین مذکور ہے اور اونکی خبر ابن جواس نے بھی کہ اعیان احبار اور اجلۂ علماے توریت سے تھا مکر وہ تھی کہ وہ نبی اس گاؤن مین ظاہر ہوگا اور وصیت کی تھی کہ اوسکی اطاعت اور فرمان برداری کرنا اور اوسکو میرا اسلام پہونچانا اب مکابری اور عناد کو چھوڑو اور اون پر ایمان لاؤ قوم نے کہا ہم توریت پر دوسری کتاب کو نہ جمع نہ دینگے تب طرفہ کہ عالم حبر نصاری کا تھا جب وہ یہ کلمے سے اونکو تقصیر نے واسطے بیان حال جناب رسالت کے اوسکے پاس بھیجا یا تھا آپکے پیغمبر ہونے کا حال سنا کلیسا مین کہ وہان سب سردار روم کے جمع تھے جاکر کہا اے لوگو یہ پیغمبر عربی پر ایمان لایا یہ وہی پیغمبر ہین جنکی عیسی نے بشارت دی تھی اور اون کی صفت ونعت اگلی کتابون مین لکھی ہے تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی سب لوگ دوڑ پڑے اور اوسی طرح الٹا لا اسیطرح اگلے پیغمبر اور اونکی امتون کے علما ہر زمانہ مین آپکی نبوت کی گواہی دیتے اور مدح ونعت کرتے یہانتک کہ آپ مرتبۂ رسالت سے مشرف ہوئے جو لوگ کہ آئینہ دل اونکا زنگ حسد وعناد سے پاک تھا فوراً ایمان لائے اور بنی عامل

کہنے لگے تشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وتشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ چنانچہ جبرئیل
آپ پیغمبر ہوئے صدیق اکبر رض سے فرمایا میں پیغمبر ہوا عرض کیا میں ایمان لایا اور جنکے دل سیاہ
اور کان بہرے اور زبان گنگ اور آنکھیں اندھی ہیں بحکم صم بکم عمی فہم لا یرجعون نور عرفان
اور دولت ایمان سے محروم رہے ہزاروں معجزے دیکھے مگر مسلمان نہوئے ؎ گزنہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ ✽ اور جو کہ محبت دنیا اور تقلید آبا سے کفر و شرک میں مبتلا تھے اور حسد عناد
اور عصبیت و فساد اونکے دلوں میں متمکن تھا انہا بعض سمجھانے اور بعض معجزات یا آپ کی اخلاق وعادات
دیکھنے سے مشرف با یمان ہوئے یہاں تک کہ تھوڑے دنوں میں یہ دین متین دور دور پھیل گیا
اور ایک عالم آپ کا کلمہ پڑھنے لگا پانچوں وقت نام نامی آپ کا اذان و اقامت میں پکارا جاتا ہے
ساتوں آسمان کے فرشتے عالم بالا میں اور ہفت کشور کے باشندے اطراف زمین میں اوس جناب
پر درود بھیجتے ہیں اور شرق و غرب و جنوب و شمال کے لوگ منارون اور منبر و مذکر خیراون کا کرتے
ہیں ایک عالم اونکے دریائے محبت میں ڈوبا ہوا ہے اور ایک جہان اونکے نام نامی کو حرز جان اور
وظیفہ کرتا ہے شب معراج تمام پیغمبر اور فرشتے آپکی تعریف کرتے تھے اور سب حور و غلمان اون کی
محبت کا دم بھرتے تھے خود مالک حقیقی آپکی مدح و ثنا کرتا ہے اور اوس جناب کو کمال تعظیم اور تکریم
کے ساتھ یاد فرماتا ہے ؎ یا آدم ست با پدر انبیا خطاب ✽ یا ایہا النبی خطاب محمد ست ✽ بسبب
شہرت اور ناموری اوس جناب کی اس عالم اور اوس عالم میں ہے کسی مقرب فرشتے اور اولوالعزم
رسول کو حاصل اور جو رفعت اور بزرگی آپکو عنایت ہوئی کسی نبی ولی کو میسر نہیں قطعہ سیمرغ روح
ہیچکس از انبیا نرفت ✽ جائیکہ تو ببال کرامت پرید ✽ ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ ست ✽ آنجا کہ جا
نیست تو آنجا رسیدہ ✽ اور یہ شہرت آپکی ہر روز ترقی پر ہے کمالات انبیا و ملائکہ محدود ہیں مگر تعین
و تحدید کو سر پردہ کمال محمدی کے گرد گذر نہیں قال اللہ تعالے وللآخرۃ خیر لک من الاولی اسیواسطے
کہتے ہیں جو شہرت آپکو قیامت کے دن حاصل ہوگی اس عالم کی شہرت اوسے اصلا نسبت نہیں رکھتی
اوس روز ستر ہزار فرشتے آپکے جلو میں ہونگے سب اگلے اور پچھلے آپ ہی کا منہ تکینگے اور دامن
پکڑینگے انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین خدا کے خوف سے کانپینگے اور آپ بفراغ خاطر عرش بریں
پر کرسی پر قریب عرش کے پروردگار کے حضور میں بیٹھینگے کسی کی کیا مجال جو اس مقام کی کیفیت بیان

کرے اور محب محبوب کے معاملے مین دخل دے ؎ قلم بشکن بیاہی زینہ کاغذ سوزدم درکش ؎
حسن این قصہ عشق ست دراز فرصتی گنجد ؎ بالجملہ آیت مین رفعت ذکر سے شہرت مراد ہے چنانچہ
دوسری جگہہ صاف ارشاد ہے اَنا اعطینٰک الکوثر اسی ذکر کثیر اور لفظ ماضی مفید معنی استمرار ہے
یعنے آپکی شہرت دائمی اور استمراری ہے اور ایراد صیغہ متکلم مع الغیر واسطے افادہ اس مضمون کے
ہے کہ میرے پیغمبر ہمیشہ تمہارا ذکر خیر اور اپنی امت کو تمہاری محبت و طاعت کی وصیت اور میرے فرشتے
ہمیشہ تمہاری تعریف اور توصیف اور ثنا و مدحت کرتے رہتے ہین وجہ ایراد اس صیغے کے یہ ہوکہ وہ صفر متکلم
کی عظمت پر دلالت کرتا ہے اور عظمت منعم عظمت نعمت کو مقتضی ہے اور لفظ لک سے بھی اس مضمون
کی تاکید ہوتی ہے گویا ارشاد ہوتا ہے تم اس نعمت عظمی اور دولت کبریٰ یعنے شرح صدر اور رفع
ذکر کو حقیر نہ سمجھو کہ ہم بآن عظمت ہم جیسے مفرد کو حقیر چیز نہ دین گے اور مقام امتنان مین اوسے
ذکر نہ کرین گے اور لو سط اوسکے فعل و مفعول مین اہمام قبل الایضاح ہے کہ مفید مبالغہ ہے یا اسجگہہ
تشویق سامع کے لیے ہے کہ جیسے شے اشتیاق اور طلب کے بعد میسر ہوتی ہے زیادہ لذت بخشتی ہے
یا نفس جب ایک معنے کو دو صورت مختلف مین پاتا ہے بہت لطف اوٹھاتا ہے اور جو مضمون
اہمام کے بیان کیا جاتا ہے اوسے دل اچھی طرح قبول کرتا ہے اور لام لک لام تو لقولہ تعالےٰ اقم الصلوٰۃ
لذکری و امثال ذلک کے مقابل ہے گویا فرمایا تو ہر طاعت و عبادت میری ہے واسطے کہ مین
جو کچھ کرتا ہون تیرے لیے کرتا ہون بعض مخاطبات مین وارد ہے اَنا وانت وما سوی ذلک خلقت
لاجلک اَنا وانت وما سوی ذلک ترکت لاجلک یعنے پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرمایا مین ہون اور تو اور جو کچھہ اسکے سوا ہے مین نے تیرے واسطے پیدا کیا اور اس
جناب نے جواب مین عرض کیا مین ہون اور تو اور جو کچھہ اسکے سوا ہے مین نے تیرے واسطے
چھوڑ دیا اور لام لفظ لک مین واسطے افادہ معنی نفع کے ہے یعنے شہرت کبھی آدمی کو ضرر کرتی ہے
کہ رجوع خلق اوسے کام سے باز رکھتی ہے اسلیے کہتے ہین الشہرۃ آفۃ والخمول راحۃ شہرت
آفت ہے اور گمنامی راحت اور کبھی نہ مفید ہوتی ہے نہ مضر جیسا کہ شہرت بھی ذیل سے ظاہر ہے
سو یہ شہرت دونون قسم سے جلیلہ بلکہ کمال نافع ہے کہ آپکے حال سے جو واقف ہو جاتا ہے
آپ پر درود بھیجتا ہے اور اپکی پیروی کر کے سعادت دارین حاصل کرتا ہے اور بحکم من احیا

کلھا احیا الناس جمیعا اور من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا او سکے اعمال کا ثواب اوس جناب کو بھی ملتا ہے واللہ در ابو صیری حیث قال ؎ والطرق فی میزانہ اثنانہ ؎ فاقدر اذن قدر النبی محمدؐ ؎ یا نفع اتباع کا تابع کو حاصل ہوتا ہے مگر معاملہ تابع کا متبوع کی طرف نسبت کیا جاتا ہے کہتے ہین کہ بادشاہ نے قتل کیا اور فلان ملک کو کر لیا حالانکہ جلاد او سکے حکم سے قتل کرتا ہے اور فوج لڑتی ہے پروردگار قدوس و تعالے فرماتا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر باوجود اسکے کہ حضرت گناہون سے پاک ہین یا حرف لام واسطے تخصیص کے ہے اور رد و رقسم ہے بلا استحقاق مختص بہ نحو اجعل للفرس اور مع الاستحقاق کقولھم المال لزید اور بسبب اس مقام کے قسم ثانی ہے گو بازشاد ہوتا ہے یہ اختصاص اتفاقی نہین بلکہ موجبات و مستلزمات شہرت تمہاری ذات مقدسہ مین موجود اور اوسکے لیے مخصوص ہین واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ہذا التحقیق ما تفردت بہ واللہ علیم حکیم **تفسیر ایات کریمہ و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے تفسیر مین** قال اللہ تعالے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ ارک مین سے رحمۃ مفعول لہ ہے یا حال ای ذا رحمۃ قال علیہ السلام انما انا رحمۃ مھداۃ پہلی صورت مین معنی آیت کے ہین خلق پر تمہاری بڑی مہربانی ہے جو تمکو پیغمبر کیا اور اون کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے بھیجا اور دوسری تقدیر پر یہ معنے ہین ای محمدؐ نہ بھیجا تمکو پیغمبر مگر مہربان سارے جہان پر اور عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہین کہ ہر فرد اوسکا وجود صانع پر علامت اور اوسکی کسی خاص اسم و صفت کا مظہر ہے گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ جو شے ہمارے کسی اسم و صفت کی مظہر ہے وہ تمہاری رحمت سے بھی بہرہ ور ہے انگیز عالم امکان مین کوئی چیز ایسی نہین کہ آپکی رحمت سے مستفیض نہو کمالات موجودات کے وجود پر متفرع ہین اور وجود عالم کا آپکے طفیل سے ہے اگر آپ نہوتے عالم نہوتا لولاک لما خلقت الدنیا اور انبیا کے حق مین ارشاد ہوتا ہے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ نہ بھیجا ہمنے کوئی رسول مگر بزبان قومہ نہ زبان اوسکی قوم کے تا وہ لوگ بہ آسانی اوسکی بات سمجھین اور اوس سے فایدہ حاصل کرین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نہ بھیجا ہمنے تمکو مگر رحمت سارے جہان کے لیے کہ تمام عالم تمہاری ذات پاک سے فایدہ اوٹھائے اکبر فرماتے ہین صدر اول مین سے کسی نے پوچھا خدا تعالے نے مجھے رحمۃ للعالمین کہا تمہین میری

رحمت سے کیا فائدہ حاصل ہوا عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنے انجام سے ڈرتا تھا جب آپ پر قرآن
اوترا اور پروردگار نے اوسمین میری تعریف کی ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین تعریف
میرا رائل اور اپنی حسن عاقبت پر مجھے اطمینان حاصل ہوا پیغمبرون کو آپکی ذات پاک سے یہ فائدہ
ہوا کہ آپ اور آپکے پیرو اون کی تصدیق کرتے ہین اور قیامت کے روز اونکی گواہی دینگے
اور اونکی تصدیق اور دشمنون کی تکذیب کرینگے اور فرشتون کو یہ فائدہ ہوا کہ آپ پر درود بھیجتے
ہین اور بسبب اوسکی رحمت الٰہی کے مورد ہوتے ہین آپ فرماتے ہین جو مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے
خدا بمقابلے اوسپر دس بار اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور ارواح کو یہ فائدہ حاصل ہوا کہ آپ نے
اوس عالم مین اون کو ہدایت فرمائی اور راہ معرفت دکھائی پس دین فطری ہر شخص کا اسلام ہے
بعض اوسپر قائم رہتے ہین اور بعض تقلید آبا یا بسبب انہماک فی الدنیا کے کفر و شرک مین مبتلا ہوجاتے
ہین اوسوقت سپر شفاعت ہدایت کرتی ہے جو قبول کرتا ہے نجات پاتا ہے اور جو نہین مانتا
اپنے پاؤن سے دوزخ مین جاتا ہے اور زمین کو آپکے وجود یا وجود سے یہ فائدہ ہوا کہ کفر و شرک
سے پاک ہوئی اور نور ایمان کا چار طرف اوسکے پھیل گیا جہان بتخانے تھے مسجدین بن گئین جگہ جگہ
ناقوس بجتے تھے اذانین ہونے لگین خدا کا نام اوسپر ہر جگہ پکارا جاتا ہے نماز روزہ اور ریاضت
وعبادت کا ہر طرف چرچا ہے ؎ آنجا کہ بود نعرۂ فریاد و شرکان ۔ اکنون خروش نعرۂ اللہ اکبر ست
منافقون کے حق مین رحمت آپکی یہ ہے کہ آپکا کلمہ پڑھ کر جان و مال اپنا بچا لیتے ہین اور قتل و غارت
سے محفوظ رہتے ہین اور کافرون کے حق مین رحمت آپکی یہ ہے کہ بسبب آپکے استیصال سے محفوظ
رہے اگلے پیغمبرون کے وقت مین جو لوگ کفر و شرک کرتے تھے فوراً ہلاک ہوجاتے نوح علیہ السلام
کی قوم طوفان مین غرق ہوئی اور عاد کو ہوا اور ثمود کو صیحہ نے ہلاک کیا اصحاب مدین پر جبرئیل علیہ السلام
نے ایک چیخ ماری کہ سب مرگئے اور اصحاب سبت بندر بن مسخ ہوگئے قوم لوط علیہ السلام کو جبرئیل
علیہ السلام نے اپنے پرون پر اوٹھا کر آسمان کے نزدیک کیا اور وہان سے اولٹ دیا فرعون
کو دریائے نیل مین ڈبو دیا اور قارون زمین مین دھنس گیا بنی اسرائیل مین ایک قوم بندر اور
بعض انبیا علیہ السلام کی امت سے ایک جماعت سور ہوگئے شدائد کے سبب ہلاک ہوا اور ابرہہ
کا لشکر ایک قسم کے پرندون نے ہلاک کیا آپکی وقت کے کافر طرح طرح کی سرکشی کرتے ہین مگر حکم

ہوتا ہے ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اللہ اوپر عذاب نہ کرے گا جب تک ای رحمت عالم تو
اون مین ہے اور آنحضرت ایک شبہ اکثر اوقات مخالفین مین گذرتا ہی کہ اپکی شریعت مین جہاد فرض ہے
اور قتل و غارت فہر و غضب سے ناشی ہوتا ہے نہ رحمت و شفقت سے جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ جناب
روز بعثت سے وقت وفات تک خلق کی ہدایت و رہنمائی اور نصیحت و خیر خواہی مین مشغول رہے
یہی چاہتے جسطرح ہوسکے لطف و نرمی یا جبر و تہدید سے خلق کو راہ پر لائین اور دوزخ سے بچائین
دیکر بہشت مین پہونچائین حتی کہ ملک و مال نہ آگے یا کافرون سے اونکی ایذا رسانی
حاضر ارکاہ بدلا لیا جاے بلکہ یہ مطلب تہا کسطرح خلق خدا عذاب دوزخ اور اوس عالم کی
مضرتون سے نجات پائے عجب اللہ من قوم یقادون الی الجنۃ بالسلاسل آپ فرماتے ہین تم پروانہ
کے مانند آگ پر گرے پڑتے ہو اور مین تمہارا کمر بند پکڑے روک رہا ہون وقالوا ہم حتی لا تکون
فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ اسیواسطے کہتے ہین دوزخ کو پیدا کرنا عین رحمت ہے کہ خلق اگر بہشت
کی لالچ مین نہ آے گی اوس سے ڈر کر گناہ چہوڑ دے گی باپ جب اپنے بیٹے کو بیجا کام مین
مصروف دیکھتا ہے طرح طرح سے تنبیہ کرتا ہے اور استاد شفیق مار مار کر شاگردون کو پڑہاتا
لکہاتا ہے تنبیہ باپ اور استاد کے بیٹے یا شاگرد کے حق مین عین رحمت ہے نہ دشمنی و عداوت
مگر باپ اور استاد جب اپنے بیٹے یا شاگرد کو نصیحت کرتا ہے اور وہ اوس نصیحت کو عداوت
جانتا ہے اور احسان کے عوض اوسکی دشمنی اور ایذا پر کمر باندہتا ہے تو اوسوقت وہ ناصح شفیق
اوس محسن کش احمق کی شکل سے بیزار ہوجاتا ہے اور اوسکی نصیحت اور خیر خواہی سے دست بردار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات دن اونکو نصیحت کرتے اور جسقدر آپ مہربانی فرماتے وہ مردود
زیادہ بیزار ہوتے ہر وقت ندامت اور عداوت اور ایذا اور جنگ و جدال کے ساتہہ پیش آتے
لیکن آپ اونکی نالائق باتون اور ایذا رسانی اور تمرد و سرکشی پر اصلا التفات نفرماتے اور اونکی بھلائی اور نجات
ہی چاہتے ایکبار صحابہ نے گذارش کیا یا رسول اللہ دعا کیجیے خدا مشرکون کو نکو عارت کرے فرمایا مین لعنت کرنیوالا نہین بہیجا گیا
بلکہ رحمت بناکر بہیجا گیا ایکدن عرض کیا یا رسول اللہ ثقیف کو تیر دین ہمکو بلا دیا اور پیر دعا کیجیے کہا خدایا ثقیف کو ہدایت فرما
طفیل بن عمرو دوسی نے اپنی قوم کی شکایت کی اور اونکے حق مین بد دعا چاہی فرمایا اللھم اہد
دوسا واٹت بہم خدایا دوس کو ہدایت فرما اور اونکو یہان لا آنجنگ احدمین کافرون نے آپکے چچا

امیر حمزہ کو شہید کیا اور دندان مبارک سنگ ستم سے توڑا آپ خون چہرۂ مقدس سے پاک کرتے اور کہتے اللھم اہد قومی فانھم لا یعلمون خدایا میری قوم کو ہدایت فرما کہ وہ جانتے نہین جب آپ طائف کو تشریف لے گئے وہان کے لوگون کو نصیحت کی مگر اونھون نے ہرگز نہ مانا اور اپنے غلامون اور نوجوانون سے اسقدر پتھر پھکوائے کہ پاؤن آپ کے خون سے رنگین ہوگئے جبرئیل آپ کی خدمت مین آئے اور عرض کیا اے محمدؐ خدا بتعالے نے تمہاری قوم کا کلام سنا اور اونکا ظلم وستم دیکھا فرشتہ پہاڑون کا تمہاری خدمت مین بھیجا ہے جو چاہیے اسے حکم دیجیے پہر اوس فرشتے نے آپکو سلام کیا اور کہا اے محمدؐ خدا بتعالے نے مجھے آپکا فرمان بردار کیا ہے اگر آپ حکم دین تو دونون پہاڑ مکہ کے اوٹھا کر انکے سر پر ماردن کہ بسب ہلاک ہوجائین فرمایا مین نہین چاہتا کہ یہ لوگ ہلاک ہون بلکہ امیدوار ہون خدا بتعالے انکی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے جو اوسکی وحدانیت کا اقرار کرین اور بندگی بجا لائین بشارت اے امت محمدؐ تمکو بشارت ہو کہ تمہارے نبی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دشمنون کا ہلاک ہونا گوارا نہین کرتے تمہارا دوزخ مین جانا اور ہلاک حقیقی مین مبتلا ہونا کب گوارا فرمائین گے ؎ دوستان را کجا کنی محروم تو کہ با دشمنان نظر داری اور احسانات آپکے خاص اس امت پر کہ حصر اور شمار سے زیادہ ہین دو قسم ہین اول مخصوص بعض افراد جیسے قتادہؓ کی بیٹی آنکھ اور ابو رافعؓ کا ٹوٹا پاؤن آپکے ماندگی برکت سے اچھا ہوگیا اور عبد الرحمن بن عوفؓ کے مال اور انس بن مالکؓ کے مال وعیال مین برکت ہوئی اور ابو بکرؓ کو سانپ نے کاٹا آپنے لعاب دہن لگا دیا زہر نے اثر نہ کیا اور جابرؓ کا بہت قرض تھوڑے خرمون سے ادا کر دیا دوسری قسم تمام افراد امت کو شامل ہے کہ پروردگار عالم نے بطفیل آپکی اس امت کو روز ازل بہتر بن امم لکھدیا اور اوسکا مرتبہ سب امتون سے زیادہ کیا ہزارون کرامتین اور نعمتین آپکی سبب سے امت آئین اور دوزخ سے بوسیلہ اونکے رہائی پائی اجتماع ہمارا جمعہ ہوا اذان واقامت ونماز پنج گانہ باین ہیئت اور سورۂ فاتحہ اور آمین اور ماہ رمضان اور روز جمعہ اور دوام غلبہ اور نیم اور ہیبت خوبیان اور آسانیان اور کمالات بطفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے واسطے خاص ہوئی اور ہیبت پاک پیغمبرین جو اگلی امتون پر حرام تھین ہمارے لیے حلال ہوئین بلکہ غنیمت ابدی اور نعمت الٰہی ہمپر تمام ہوئی اور ہمارے دین مین کسیطرح کی

تنگی نہ ہی قیامت کے دن انشاء اللہ تعالے اعضاء وضو ہماری نورانی ہونگے اور ہم سب امتوں سے
اونچے نشان پر بیٹھیں گے آور ہماری گواہی سے پیغمبر اپنے منکرون اور دشمنون پر غالب آئین گے
اور صدقہ اور خیرات کا ثواب بعد مرنے کے اس امت کو پہونچتا ہے آور خطا و نسیان و اکراہ پر اٹھنے
مواخذہ نہیں اور قحط عام و خسف و مسخ سے محفوظ و مامون ہیں آور سوا انکے ہزارون خوبیان
اور بزرگیان اس امت کو آپکے طفیل عنایت ہوئین کہ اگلی امتون سے کسیکو نہ ملین اور سب سے
بڑی دولت جو عنایت ہوئی آپکی شفاعت ہے اس سے زیادہ مہربانی و عنایت کیا ہوگی کہ آپ وقت
ولادت سے روز وفات تک ہم گنہگارون کی شفاعت اور غمخواری مین مشغول رہتے ہم آرام سے
سوتے ہین اور آپ ہماری بخشش کے لیے رات کو جاگتے ہم عیش و عشرت مین مشغول ہین اور وہ
جناب ہماری فکر مین گریان و ملول رہتے اور اب بھی ہماری خیر خواہی مین مصروف ہین ہمارے
اعمال جناب کی حضور پیش کیے جاتے ہین نیکیون پر شکر کرتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین
آپ فرماتے ہین حیاتی خیر لکم ممماتی خیر لکم میرا جینا اور مرنا تمہارے لیے بہتر ہے قیامت کے دن عمہ
سر مبارک سے اوتارینگے اور بہ کمال عجز و نیاز جناب باری مین عرض کرینگے رب امتی امتی اللہ عزوجل
فرماتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم بیشک آپکے
پاس رسول تم ہی سے جسپر تمہارا مشقت مین پڑنا گران ہے تمہاری بھلائی پر حریص مسلمانون پر مہربان
ہے مہربان جب وہ رحمت عالم پیدا ہوئے پروردگار کو سجدہ کیا اور امتی فرمایا کہتے ہین جسوقت
اپکو قبر مبارک مین اوتارا ہونٹون کو جنبش تھی فضل بن قاسم بن عباس نے لبہاے مبارک سے کان
لگا کر سنا آہستہ آہستہ فرماتے تھے رب امتی امتی شب معراج جب مرتبہ قاب قوسین اور ادنی

سے مشرف ہوے اور سوقت بھی ہمکو دعا و سلام کے ساتھ یاد فرمایا السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین
روایت ہے کہ جب مولی علی نے صدیق اکبر کو قبر مین اوتارا بے اختیار رفرہ مارا لوگون نے سبب
پوچھا فرمایا مین نے وہ دیکھا جو ہمکو نظر نہ آیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ابوبکر
کی قبر پر کھڑے ہین اور فرماتے ہین الہی میری امت کے بوڑھون کو طفیل ابوبکر کے بخشدے کہتے ہین
ایکبار حکم ہوا کہ امت کی بخشش تمہارے رات کے جاگنے پر موقوف ہے یعنے اگر آدھی امت کی بخشش
چاہتے ہو آدھی رات اور چوتھائی کی تو چوتھائی رات اور تہائی کی تو تہائی رات اور ساری امت کی بخشش

منتظر رہے تو ساری رات جاگو آپنے تمام رات جاگنا اور نماز مین کھڑا رہنا اختیار کیا یہانتک
کہ پاے مبارک پر ورم آگیا انس بن مالک کہتے ہین مین نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ قیامت کے
دن آپ میری شفاعت کرین فرمایا مین کرنے والا ہون عرض کیا آوسدن آپکو کہان ڈہونڈون
فرمایا صراط پر عرض کیا وہان نہ پاؤن تو کہان تلاش کرون فرمایا میزان کے پاس عرض کیا
وہان بھی نہ پاؤن تو کہان ڈہونڈہون فرمایا حوض کوثر پر کہ ان تین جگہہ سے کہین نہ جاؤن گا۔
توجیہ تخصیص ان مواقع کی شاید اس نظر سے ہے کہ امت کو ان جگہون پر دستگیری کی زیادہ
حاجت ہوگی صراط پر اسلیے کھڑے ہونگے کہ امت کی اوس جگہہ دستگیری کرکے دوزخ سے
بچاین حوض کوثر پر اسلیے کھڑے ہونگے کہ امت کے پیاسون کو پانی پلاین اور میزان پر اسواسطے
کہ امت کے اعمال اپنے روبرو تلوا ئین گے اگر کسی کی برائیان غالب ہون شفاعت کرکے بخشوائین
مرفوعًا روایت ہے قیامت کے دن سب پیغمبر اپنے اپنے منبرون پر بیٹہے ہونگے مین خدا کے حضور
کھڑا ہون گا حکم ہوگا کیا چاہتا ہے عرض کرون گا حساب امت کا جلد کردے پھر حساب امت کا ہوگا
بعض خدا کی رحمت اور بعض میری شفاعت سے بہشت مین جائین گے اور مین شفاعت کرتا ہون گا
یہانتک کہ مجھکو جتنی اونکی رہائی کی عنایت ہوگی جنکے حق مین دوزخ کا حکم ہوچکا یہانتک کہ داروغہ
دوزخ کا کہے گا اے محمد تمنے غضب پروردگار کا اپنی امت مین اصلا نہ چھوڑا ۵ ہر کرا پیغمبر
پیشوا باشد ۱۲ نا امید از خدا چرا باشد ۱۲ چون نشان شفاعت کبری ۱۲ یافت با ہم امت بعنوی
امتان باگناہ گا رہیا ۱۲ بتو دارند امید وار ہیا ۱۲ بزاز طبرانی ابونعیم مرفوعًا روایت کرتے ہین مین
اپنی امت کی شفاعت کرون گا یہانتک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا مین کہون گا
اے رب مین راضی ہوا اور آپ فرماتے ہین میرے بعد میری امت پر آپس کی خونریزی اور اگلی
امتون کے آفات سے جو کچھ آنے والا تہا مجھے دکہایا گیا مین نے خدا سے سوال کیا قیامت کو لوگی
شفاعت کی اجازت دے اللہ تعالے نے قبول فرمایا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایکرات حضرت

رات بہر کھڑے اور اس آیت کو پڑہتے رہے ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم
اگر تو اونپر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور جو تو اونکو بخشدے تو بیشک تو غالب
حکمت والا صحیح مسلم مین ہے ایکروز آپ نے یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا رب انہن اضللن کثیرا من الناس من

تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم خدایا اونہون نے بہت لوگون کو بہکا دیا پس جسنے میری پیروی کی وہ میرے ساتھہ ہے اور جسنے میری نافرمانی کی تو بیشک تو بخشنے والا ہے رحم کرنے والا اور یہ قول عیسی علیہ السلام کا پڑہا فان تعذبہم فانہم عبادک الآیہ پھر کہا اللھم امتی امتی اور رونے لگے خطاب آیا سنر میک فی امتک ولا نسوءک بیشک ہم تجھے تیری امت کے معاملے مین راضی کرینگے اور غمگین نہ کرین گے دیلمی نے روایت کیا آپنے بعد نزول اس آیت کے ولسوف یعطیک ربک فترضی بیشک تجھے تیرا رب اسقدر دے گا کہ تو اوس سے راضی ہو جائے گا فرمایا مین ہرگز راضی نہونگا جبتک ایک ایک امتی بہشت مین داخل نہ کرون کا نقل ہے امام محمد باقر مسجد کوفہ مین وعظ کہتے تھے اثنائے بیان مین فرمایا اے کوفیو تم کہتے ہو یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم کہدو اے میرے گنہگار بندو اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو بیشک خدا سب گناہ بخشدیتا ہے بیشک وہ بخشنے والا رحم والا ہے اور اہل البیت کے نزدیک یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی بیشک تجھے تیرا رب اسقدر دے گا کہ تو راضی ہو جائیگا اس آیت مین حضرت سے راضی کرنے کا وعدہ فرماتے ہین اور آپ راضی نہوئین گی جب تک سب امت نہ بخشوا ئین ہدایۃ العزیز مقام محبت اس قسم کی باتون کی گنجائش رکہتا ہے علاوہ برین وہ جناب مامور بشفاعت ہین اور اصرار بندۂ مامور کا مولی کے امر پر غایت انقیاد اور کمال فرمان برداری پر دلالت کرتا ہے اگر بادشاہ کسی خاص مقرب کو حکم دے کہ ہماری حضور مین گنہگارون کی شفاعت کیا کرے اور وہ مقرب اس کام مین اصرار کرے اور اونکے بخشوانے کے لیے الحاح وزاری کرتا رہے عقل سلیم کے نزدیک یہ فعل اوسکا طریقہ رضا وتسلیم کے خلاف نہین بلکہ عین تعمیل حکم ہے بعض علما اس مطلب کو نہ سمجہے ظاہر پر نظر کرکے اس نقطہ سے منکر ہوگئے حالانکہ خدائے کریم ابراہیم علیہ السلام کی نسبت فرماتا ہے یجادلنا فی قوم لوط ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے حق مین دیکھو جا ولہ نہ راضی ہونے سے کہین زیادہ ہے اللہ تعالے نے ہم گنہگارون کا ماتہہ آپکے ماتہہ مین دیا اور ہماری مغفرت آپکی شفاعت پر موقوف کی آپ ہماری شفاعت مین کسطرح اصرار نہ کرین اللہ تعالے فرماتا ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما یعنے اگر وہ جب اپنے

جانون پر ظلم کر کے تیرے پاس آئین پھر خدا سے بخشش چاہین اور بخشش چاہی اونکے لیئے رسول
تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائین تنبیہ اس آیت سے تین مطلب ثابت نفیس ثابت
ہوئے اول وعدہ قبول شفاعت کہ تو اونکی بخشش چاہیگا تو ہم اونہین بخشدین گے دوم توسل
مقبولان خدا سے موجب حصول مدعا ہے جو بات اونکے وسیلے اور واسطے سے حاصل ہوتی ہے ویسی
نہین ہوسکتی چنانچہ لفظ جاؤک اس مضمون کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت کی خدمت مین
حاضر ہوا مغفرت مین اثر تمام رکھتا ہے حکایت نفسیر مدارک مین نقل کیا بعد دفن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک بادیہ نشین آیا اور قبر مبارک پر گر کر خاک پاک اوسکی اپنے سر پر ڈالی اور کہا یا رسول اللہ
آپنے فرمایا تو ہمنے سنا اور جو آپ پر اوتارا گیا اوسمین یہ آیت ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیۃ
مین نے اپنے جان پر ظلم کیا اور آپکے پاس حاضر ہوا اور خدا سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہون آپ
میرے رب سے میری بخشش چاہین قبر مبارک سے ندا آئی قد غفر لک تو بخشا گیا حکایت محمد بن
حرب ہلالی سے منقول ہے مین قبر مبارک کے قریب بیٹھا تھا ایک بادیہ نشین آیا جب زیارت سے
فارغ ہوا کہا اے خیر الرسل خدا تعالی نے تیپر سچی کتاب نازل کی اور اوسمین فرمایا ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیۃ مین اپنے گناہون سے استغفار کرتا آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور آپکی
شفاعت چاہتا ہون راوی کہتا ہے بعد اس واقعہ کے مین نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے
ہین اوس بادیہ نشین سے ملاقات کر اور بشارت دی کہ حق تعالے نے میری شفاعت سے گناہ
اوسکے بخشدیے حکایت منقول ہے ایک بادیہ نشین نے قبر شریف کے قریب کھڑے ہو کر
کہا خدایا تو نے ہمین بندون کی آزاد کرنے کا حکم دیا یہ تیرا حبیب ہے اور مین تیرا بندہ اپنی حبیب کی
قبر پر بھی دوزخ سے آزاد فرما ہاتف نے آواز دی اے شخص تو صرف اپنی آزادی چاہتا ہے سب
خلق کی کیون نہ چاہی جا ہمنے تجھے آزاد کیا ان الملوک اذا شابت عبیدہم بدنی رقہم اعتقوہم
عتق ابرار ہا وانت یا سیدی اولی بذا کرما قد شمت فی الرق فاعتقنی من النار حکایت
کہتے ہین حاتم اصم جب روضہ مقدسہ پر پہونچے کہا الٰہی ہم زیارت قبر پیغمبر سے مشرف ہوے اس
مقام شریف سے ہمین محروم مت پھیر ندا آئی ہمنے تجھے زیارت قبر حبیب کی اجازت بدون قبول کیے
ندی بلکہ ہمنے پہلے تجھے قبول کر لیا جب اس دولت سے مشرف کیا پھر جا اور جو زاد سفر ہے ساتھ مین

کہ تم سب بخشے گئے حکایت منصور دوانقی جب حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا امام مالک رح سے پوچھا دعا کے وقت قبلہ کی طرف منہ کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف فرمایا اپنا منہ حضرت سے کیوں پھیرتا ہے وہ تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا خدا کی جناب میں وسیلہ ہیں انکی طرف منہ کرکے درخواست شفاعت کی کر وہ تیری شفاعت جناب الٰہی میں کریں گے اور یہ آیت پڑھی ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیۃ سوم یہ آیت پروردگار کی کمال عنایت پر دلالت کرتی ہے کہ ہمیں ایسے مہربان پیغمبر کی امت میں کیا پھر ہماری محبت اور ہماری مغفرت کی خواہش انکے دل میں پیدا کی پھر اوس سے وعدہ کیا اگر تم گنہگاران امت کے لیے استغفار کروگے تو میں انکی توبہ قبول کروں گا اور اوپر رحم فرماؤں گا چنانچہ وہ جناب بمقتضای اوس محبت کے ہمارے لیے ہر روز ستر بار استغفار کرتے اور خدا کی رحمت سے امید واثق ہے کہ استغفار آپکی ہمارے حق میں قبول فرمائے اور ہمارے گناہ بخشدے کہ کریم جس سے وعدہ کرتا ہے وفا فرماتا ہے ولعم ما قیل ؎ اللہ کریم ست و رسول او کریم ۔ صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم ۔ ایکروز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری میں عرض کیا الٰہی میری امت کا حساب میرے تعلق کر سوا میرے اونکے گناہوں سے کوئی خبردار نہو حکم آیا اے محمدؐ وہ تیری امت اور میرے بندے ہیں میں تجھسے زیادہ مہربان ہوں میں اونکا حساب اور کے تعلق نہ کروں گا تاکہ تو بھی اونکے گناہوں سے خبردار نہو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کو منادی ندا کرے گا اے امت محمدؐ میں نے اپنا حق تمہیں معاف کیا تم اپنے حق ایک دوسرے کو معاف کرو اور بہشت کو چلے جاؤ الغرض اگرچہ گناہ حد سے بڑھ گئے مگر فتوای لاتقنطوا من رحمۃ اللہ سب گنہگاروں کے واسطے کافی ووافی ہے اور لاتیاسوا من روح اللہ سب مغلسوں کے لیے دستاویز کامل بخشنے والا موجود ہے پھر ہراس کس بات کا ہے اگر تو خرابات ہوا میں قبیلہ ہے ملائکہ معصومین مصلائے قدس پر بیٹھے تیرے حق میں استغفار کرتے ہیں ویستغفرون لمن فی الارض اور جو تو لوث معصیت سے آلودہ ہے وہ ہی کرم تیرے پاک کرنے کے لیے پھیر رہے ہیں اس لطف وکرم کو دیکھ کہ تو ظلم کرتا ہے اور وہ رحم سے فضل ہوتا ہے ان ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم ایکبار عتاب کرتے ہیں تو بیس مرتبہ مہربانی فرماتے ہیں اور جو ایکبار رحمت کی ستاتے ہیں تو دس طرح تیرے دل مجروح پر مرہم تشفی کا رکھتے ہیں کبھی کہتے ہیں

نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم میرے بندون کو خبر دے کہ مین ہی بیشک بخشنے والا مہربان ہون اور کبھی فرماتے ہین ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا بیشک اللہ سب گناہ بخشدیتا ہے کبھی ارشاد ہوتا ہے کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ تمہارے پروردگار نے رحمت اپنی پر مقرر کی اور کبھی کہتے ہین رحمتی وسعت کل شی میری رحمت ہر چیز کو عام ہوی ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو بہت رووٴ اور تھوڑا ہنسو اور روتے اور ماتم کرتے جنگل کو نکلو وحکم آیا میرے بندو تم میری رحمت سے کیون ناامید کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین خدا کی رحمت سو حصے ہے ایک حصہ دنیا مین اور ننانوے آخرت مین العزیز اوسدن کوئی ہلاک نہوگا مگر جو ازل مین ہلاک ہوا اوس روز خدا اپنے بندون پر اسقدر رحمت کرے گا کہ شیطان بھی بار بار گردن اوٹھاکر دیکھے گا شاید آج مجھے بھی بخشدین گے اور میرے گناہون سے بھی درگذر فرمائین گے ایک اعرابی نے حضرت سے عرض کیا قیامت کے دن حساب بندون کا کون لے گا فرمایا خدا تعالیٰ اعرابی یہ سنکر ہنسا اور کہنے لگا خدا تعالےٰ کریم ہے اور کریم جب قدرت پاتا ہے معاف فرماتا ہے اور جب حساب کرتا ہے سختی نہین کرتا آپنے فرمایا اعرابی فقیہ ہے سچ کہتا ہے خدا سے زیادہ کوئی کریم نہین کسی لڑائی مین ایک لڑکا قید آیا وہ دھوپ مین کھڑا تھا ماں اوسکی حمیہ سے دوڑی اور گود مین اوٹھاکر چھاتی سے لگا لیا صحابہ یہ حال دیکھکر حیران ہوئے آپنے فرمایا خدا تعالیٰ تم پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے یہ بات سنکر ایسے خوش ہوئے کہ کبھی نہوئے تھے العزیز انصاف کر ایسے مالک مہربان کی نافرمانی کرنا اور اوسکا حکم نہ بجا لانا کیسی سخت بے حیائی ہے اگر اس احسان فراموشی پر اوسنے نظر قہر فرمائی یقین جان تراٹھکانا کہین نرہا کہ جسطرح رحم وکرم اوسکا بے انتہا ہے قہر وغضب بھی اوسکا نہایت نہین رکھتا فرشتے مقرب اور پیغمبر اولوالعزم اوسکے خوف سے تراتے ہین اور بڑے بڑے عارف وعالم اوسکے قہر سے بید کی طرح کانپتے ہین آدم علیہ السلام ایک خطا پر تین سو برس روئے عمر بھر شرم سے آسمان کی طرف منہ نہ کیا اگر تمام عالم کے آنسو جمع کیے جائین آدم علیہ السلام کے آنسو زیادہ نکلین حضرت داوٴد پیغمبر ہمیشہ آدھی رات عبادت کرتے اور آدھی رات سوتے جب سے خطا مین مبتلا ہوئے سوتا کبھی موقوف کیا جب کھانا کھانے اسقدر روئے کہ آنسو کھانے مین مل جاتے روتے روتے آنکھون مین ناسور ہوگئے اور آنسوؤن کے بہنے سے رخسارون مین خار پڑ گئے جب سے روزہ رکھا

انا منادی ندا کرتا آج داؤد اپنے حال پر روتے جاتے ہین جسے نوحہ اونکا سنا ہو جنگل کو جائے
آدمی بستیون سے اور پرند گھونسلون سے اور وحشی جنگلون سے اور دام و دد پہاڑون سے
آتے آپ اول اپنے مالک کی ثنا کرتے پھر بہشت و دوزخ کا ذکر فرماتے اور اپنی خطا پر اسقدر
روتے کہ لوگ اونکے رونے پر خوف خدا اور خوف دوزخ سے روتے روتے مر جاتے ایکدن
تیس ہزار آدمی مر گئے اور رونڈیان آپکو پکڑی رہین کہ اعضا بدن کے خوف خدا سے بہ نہ جائین
یحیی بن زکریا علیہما السلام جنگل مین جاکر رویا کرتے ایکروز حضرت زکریا آپکے پیچھے گئے دیکھا کہ پیاس
سے بے تاب ہین اور نہر اردن مین پاؤن ڈالے کہہ رہے ہین الٰہی قسم تیری عزت کی جنبک تو
مجھے میرا ٹھکانا نہ بتلا دے گا پانی نہ پیون گا اور اسقدر روئے کہ منہ کا گوشت گلکر گر پڑا حضرت
ابراہیم علیہ السلام خدا کے خوف سے شب و روز کانپا اور رویا کرتے جب نماز کو کھڑے ہوتے جوش
دل کی آواز ایک میل تک جاتی ایکروز جبریل علیہ السلام پیام لائے خدا تعالے فرماتا ہے اے ابراہیم
اسقدر کیون روتا ہے کہین تونے کہ دوست کو دوست سے ٹوٹتے دیکھا ہے کہا ہی جبریل
جسوقت اپنی خطا پر نظر کرتا ہون سب دوستی بھول جاتا ہون صدیق اکبر رضی نے باوجود اوس قرب
و منزلت کے ایک پسند سے کہا کاش مین تجسا ہوتا اور آدمی نہ پیدا کیا جاتا ابوذر کہتے ہین کاش مین
بھیڑ ہوتا کہ کاٹا جاتا عمران بن حصین کہتے ہین کاش مین راکھ ہوتا کہ آندھی مجھے اوڑا لیجاتی ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کہا کرتین کاش مین سراد نبا ہین نام و نشان نہوتا اور صدیق اکبر رضی
فرماتے اے لوگو روؤ اور جو رونا نہ آئے بزور رونے پر متوجہ ہو لکھا ہے ایکبات آپ نماز مین قرآن
پڑھتے تھے جب اس آیت پر پہونچے ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ اسقدر
روئے کہ صبح ہوگئی اور آنسو آنکھ سے جاری تھے کسی نے پوچھا آپ اسقدر کیون روتے ہین فرمایا
بہشت ہمارے جان و مال کی قیمت ہے شاید قیامت کے روز پروردگار تعالے اس جنس ناکارہ
کو کہ جسمین ہزارون عیب اور نقصان ہین بحکم خیار عیب رد فرمائے اور روہ قیمت کامل کہ اس
بیع کی حیثیت سے کرورون درجہ زائد ہے عنایت نہ کرے کیسا خیارہ ہو ۵ فدسی نہ دانم
چون شود سودائے بازار خریدار او فقد آمرزش بکف من جنس عصیان و رنجل ۶ عمر بن الخطاب
کہ مشرف بہ تشریف لو کان بعدی نبی لکان عمر ہین قرآن سنکر اکثر بیہوش ہو جاتے کہ لوگ اونکی

عیادت کو آتے اور روتے روتے اونکے منہ پر دو خط سیاہ پڑ گئے تھے اکثر فرمایا کرتے کاش
عمر پیدا نہوتا ایکدن راہ مین جاتے تھے کوئی شخص قرآن پڑھ رہا تھا جب اس آیت پر پہونچا ان عذاب
ربک لواقع بیشک تیرے رب کا عذاب البتہ واقع ہوگا مجھ سے اور تیرے اور دیوار سے تکیہ لگا کر دیر تک
بیٹھے رہے لوگ اوٹھا کر لے گئے مہینہ بھر بیمار رہے کسی نے منصور بن عمار کے سامنے یہ آیت پڑھی
یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ونسوق المجرمین الی جہنم وردا کہکر فرمایا مین متقی نہین مجرم ہون
ایکبار پھر سناوی اوسنے پھر ویہی ایک چیخ ماری اور انتقال فرمایا عطا سلمی نے خوف الہی سے چالیس برس
آسمان کی طرف نگاہ نہ کی ایکدن نگاہ اوٹھ گئی دہشت سے گر پڑے عطا کہتے ہین اگر آگ
بھڑکائی جاے اور منادی ندا کرے جو اس آگ مین گر جاے ہمیشہ کو فنا ہو اور حساب روز قیامت
سے نجات پائے واللہ مجھے ایسی خوشی ہو کہ آگ مین گرنے سے پہلے شادی مرگ ہو جاے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جنکی عصمت سے زمین و آسمان آراستہ ہوا اور خلعت سلطنت دارین اونکے
نام نامی پر تپہ ہا گیا خدا کے عدل سے اسقدر ڈرتے کہ اگر ایک ذرہ اونکے درد و غم کا خلق پر چمکتا
کسی کے دل مین خوشی کی بو نہ آتی ہر روز ستر بار تلوار کلاہ خواجگی سر سے اوتارتے اور ہزار عجز و
نیاز سے استغفار کرتے ؎ جگر خون می شود زین یاد ہا را ہا ز استغفرک حق فرمود ما را ؎ اے نیچے
تو نے سنا پیغمبرون اور صدیقون کا خدا کی خوف سے کیا حال تھا تجھے باوجود اس خطا کاری
اور روسیاہی کے کس بات پر اطمینان ہے کہ قہار مطلق کی نافرمانی کرتا ہے اور اوسکے قہر و غضب
سے نہین ڈرتا عمر تیری چالیس برس سے زیادہ ہوئی مگر عاقبت کی کچھ فکر نہ کی وقت وہ آیا کہ آبدیدہ ہو
وضو کر کے بہ کمال عجز و زاری اپنے مالک سے عرض کرے الہی تو غفار ہے اور مین گنہگار گنہگار کا ٹھکانا
تیرے در کے سوا کہان ہے الہی اب یہ روسیاہ تیرے در پر آپڑا محروم مت رکھ کہ اگر تو اوسے
محروم کرے گا کہین کا نہ رہے گا ؎ الہی عبدک العاصی اتاک ؎ مقرا بالذنوب قد دعاک ؎
فان تغفر فانت لذاک اہل ؎ وان تطرد فمن یرحم سواک ؎ اگرچہ مجھسے بندگی نہوی مگر تیرا بندہ ہون
تیری بے نیازی سے خائف اور تیری بندہ نوازی کا شرمندہ ہون الہی اگرچہ طاعت میری ناقص
ہے مگر اجر کامل عنایت فرما کہ تو کریم ہے اور کریم دیتے وقت نقصان خدمت پر نظر نہین کرتا الہی
میرے گناہون پر نظر نکر اپنے فضل و کرم کو دیکھ کر اون سے کہین زیادہ ہے ایکقطرہ تیرے دریائے

کرم کا ہزارون دفتر معصیت کے رہو سکتا ہے ؎ گناہ من اگر از حد بیرون ست ✤ ہزاران بار زان
فضلت فزون است ✤ اگر باشد دو صد خرمن گناہم ✤ توانی سوختن از برق آہم ✤ اگر باشد
ز عصیان صد کتابم ✤ توانی شستن از چشم پر آبم ✤ الٰہی اگرچہ گناہ میرے حد سے گذر گئے لیکن
تیرے رحم و کرم کے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتے ؎ خدایا رحمت دریاے عام ست ✤ وزانجا
قطرہ مارا تمام ست ✤ اگر آلایش خلق گنہگار ✤ فرو شوئی از ان دریا بیکبار ✤ گر دہ تیرہ آن دریا
زمانی ✤ وزد روشن شود کار جہانی ✤ الٰہی تو فرماتا ہے الیفر زند آدم جبتک تو مجھسے دعا کرے گا
اور بخشش کی امید رکھے گا مین تیرے گناہ بخشتا رہونگا اور جو تیرے گناہ آسمان تک پہونچین گے
اور پھر مجھسے بخشش چاہے گا مین بخشدون گا اور مجھے کچھ پرواہ نہین اگر تو زمین کے برابر گناہ کریگا
اور شرک کریگا مین زمین کو برابر تیرے لیے بخشش کرون گا اور مجھے کچھ پرواہ نہین سو
سینے بہت گناہ کیے اب شرمندہ ہوکر تیرے در پر حاضر ہوا اور تجھسے مغفرت چاہتا اور امید بخشش
رکھتا ہون الٰہی مین نے سنا ہے قیامت کے دن دو شخص دوزخ سے نکالے جاینگے تو
فرمائے گا جو اپنے گذرا انکے فعل کا بدلا تھا مین بندون پر ظلم نہین کرتا ان دونون کو پھر دوزخ
مین لے جاؤ ایک جھپٹ کر دوزخ کی طرف چلے گا اور دوسرا ٹھہر کر حکم ہوگا انہین پھیلاؤ
اور سبب اس شتابی اور توقف کا دریافت کرو پھلائے گا خدایا اسقدر تکلیف و مصیبت نا فرمانی
سے اوٹھا چکا تھا اب ہی تعمیل حکم مین تاخیر کرنا دوسرا عرض کرے گا الٰہی مین تجھسے یہ توقع
نہ رکھتا تھا کہ مجھے دوزخ سے نکالکر پھر ڈالے گا حکم ہوگا انہین بہشت مین لیجاؤ جنہے قصور دونون کا
معاف کیا آے میرے رب مین تجھسے یہ امید نہین رکھتا کہ تو باوصف اس فضل و کرم کے مجھسے گناہ پر
مواخذہ کرے گا الٰہی مین نے کیمیاے سعادت مین دیکھا ہے کہ سینے یحیٰی بن اکثم کو خواب مین دیکھا
پوچھا خطاب باری نے تجھسے کیا کیا کہا جب مین گیا مجھسے فرمایا اے شیخ تو نے یہ کام کیا اور سوءت
کمال ہراس اور خوف مجھپر غالب ہوا عرض کیا مجھے عبد الرزاق صمعی نے زہری سے اونہون
نے انس سے اونہون نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے جبرئیل سے
جبرئیل نے تجھسے خبر دی کہ تو فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی مین بندہ سے وہ کرتا ہون جو کچھ بندہ
مجھسے امید رکھتا ہے اور مین تجھسے امید رحمت و کرامت کے رکھتا تھا نہ یہ کہ مجھے حساب مین سخت

پڑے گا فرمایا جبریل نے سچ کہا میرے پیغمبر نے سچ کہا انس نے سچ کہا زہری نے سچ کہا معمر نے سچ کہا
عبدالرزاق نے سچ کہا مین نے تجھپر رحم کیا یحیی کہتے ہین بہر رحمت و کرامت کا خلعت مجھے عنایت ہوا
اور بہشت کے خادم میرے سامنے کھڑے ہوے اوسوقت مجھے ایسی خوشی ہوئی کہ کبھی نہوئی تھی تو
اے میرے مولی اے میرے مالک اے میرے پالنے والے مجھے انواع نعمت اور کرامت سے نواز ہوے
اے رحیم اے کریم اس گنہگار روسیاہ بندے نے یہ روایت ایک عالم کی کتاب مین دیکھی اور یہ بات
تیرے رحم و کرم سے کچھ بعید نہین کہ تو سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اور جو چاہے کر سکتا ہے مین بھی
تجھسے رحم و کرم کی امید رکھتا ہون اور جانتا ہون کہ تو مجھے حساب مین نہ پکڑیگا یحیی بن اکثم
کیطرح مجھے خلعت کرامت و رحمت کا عنایت کر اور روز حشر سے محفوظ رکھہ بہشت مین داخل فرمانا
مجھے بھی اونکی طرح خوشی حاصل ہو وذلک ہو الفوز الکبیر وانت علی ما تشاء قدیر **چوتھا باب**
آپ کے حسن ظاہری کے بیان مین قال اللہ تعالے یاایہا النبی انا ارسلناک
شاہدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اے نبی ہمنے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانیوالا اور خدا کی طرف اوسکے حکم سے بلانے والا اور چراغ چمکتا **فایدہ**
علمانے اس جگہ چار وجہ تشبیہ کی بیان فرمائین **اول** جسطرح چراغ سے تاریکی دور ہوتی ہے
اور مکان روشن ہوجاتا ہے اسطرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے کفر و شرک
کی تاریکی دور ہوے اور تمام عالم نور ایمان و عرفان سے منور اور روشن ہوگیا **دوم** جس گھر
مین چراغ ہوتا ہے اوسمین چور نہین جاتا اسطرح جس دل مین حضرت کی محبت کا چراغ روشن
ہے وہ دل متاع ایمان یعنے شیطان اوسپر قابو نہین پاتا **سوم** چراغ کا نور خانہ تیرہ کو روشن
کرتا ہے اور آپکی محبت کا نور دل تیرہ کو روشنی بخشتا ہے **چہارم** جس گھر مین چراغ ہوتا ہے وہان
بیٹھنے سے جی نہین گھبراتا اسطرح جسدلمین حضرتکی یاد ہو غم و الم اوسکی پاس نہین آتا اور بعض مفسرین سراج منیر
کو آفتاب سے تفسیر کرتے ہین اور کریمہ تبارک الذی جعل فی السماء بروجا وجعل فیہا سراجا وقمرا منیرا کو اس تفسیر
کی دلیل ٹھہراتے ہین اس تقدیر پر وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ جسطرح سورج کا نور تمام عالم مین محیط ہی اسطرح
سارا جہان آپکو نور سے منور ہوا اور جسطرح خدا تعالے نے ستارونکو مسافرونکی رہنمائی کیواسطے بنایا اور آفتاب کو
اسباتین کا بھی تمہارا فرمایا اسطرح انبیا علیہم السلام کو گمراہونکی ہدایت کیواسطے بھیجا اور تمہارے حضرت کو اسباتین کا تمام مصطفے

تمام فضائل اور کمالات میں اونسے افضل و اکمل کیا والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ یعنے اے محمدؐ قسم تیری روے درخشان کے کہ صبح کے مانند روشن و تابان ہے اور قسم تیرے زلف مشکین کی کہ رات کی طرح سیاہ ہے ما ودعک ربک وما قلی نہ چھوڑا تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن پکڑا تجھ مانند لنا علیک القرآن لتشقی طاکے عدد ۹ اور ر کے پانچ ہیں نو اور پانچ چودہ ہوتے ہیں یعنے اے چودھویں رات کے چاند جیسے تجھپر قرآن اسلیے نازل نہیں کیا کہ تو مشقت میں پڑے والنجم اذا ہوی ماضل صاحبکم وما غوی شفا میں امام جعفر صادقؒ سے نقل کرتے ہیں نجم سے ذات پاک اور دل مبارک مراد ہے ملا علی قاری اوسکی شرح میں کہتے ہیں آپکا دل بھی نور ہے اور بدن بھی نور بلکہ سب انوار اوس سے روشن ہیں آپنے دعا کی اللھم اجعلنی نورا اور خدا عزوجل نے اوسمیں نور فہم دیا تو بدن شریف کے نور ہونے میں کیا شبہہ رہا پس معنی آیہ کے یہ ہیں قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اونکے دل کے وہ گمراہ ہوے اور نہ بے راہ چلے جو لوگ راہ درست محبت سے واقف ہیں لطف اس قسم کا جانتے ہیں کہ جسطرح محب اپنے محبوب کی قسم کھا کر اوسے آرام دیتا ہے یہاں بھی وہی قاعدہ ہے گویا ارشاد ہوتا ہے مجھے اپنے پیارے محمدؐ کی قسم ہے وہ ان باتوں سے پاک اور منزہ ہے اور سلمی تفسیر حقائق میں طارق اور نجم ثاقب سے بھی ذات بابرکات مراد لیتے ہیں ملا علی قاری فرماتے ہیں اول عام پھر خاص سے بغیر کر تفخیم شان کے لیے ہے اور اس مضمون کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ ہدایت بجمیع اصنافہا آپکی طرف راجع ہے امام المحدثین محمد بن اسمعیل بخاری اور مسلم بن حجاج نیشاپوری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازہر اللون یعنے رنگ آپکا کمال روشن تھا کان عرقہ اللولو گویا آپکا پسینہ موتی ہے اذا مشی تکفا جب چلتے پاؤں بقوت اوٹھاتے یعنے دلیرون اور راقیوں کی طرح مامسست دیباجۃ ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کوئی دیبا و حریر حضرت کی ہتیلی سے زیادہ نرم نہ چھوا اور کوئی مشک و عنبر آپکی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہ سونگھا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان میں نے حضرت کو شب ماہ میں دیکھا فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء خافہ ہو احسن عندی من القمر پھر مین نے شروع کیا کبھی آپکو دیکھتا اور کبھی چاند کو اور آپ پر سرخ دھاری دار حلہ تھا پس ناگاہ مجھے حضرت چاند سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوئے تھے ابوہریرہ کہتے ہین ارئیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجھہ یعنے مین نے کوئی شے حضرت سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھی گویا آفتاب انکے چہرہ مین رواں ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی منقول ہے جب حضرت ہنستے دیوارین روشن ہوجاتین اور آپکے دانتون کا نور دھوپ کی طرح اوپر پڑتا بعض صحابہ سے منقول ہے خوشی کیوقت چہرۂ مبارک اسقدر چمکتا کہ دیوارون کا عکس اوسمین نظر آتا اور ابن عباس فرماتے ہین اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ جب آپ کلام کرتے یہ معلوم ہوتا گویا نور آپکے اگلے دانتون سے نکل رہا ہے بعض صحابہ کہتے ہین اگر تو حضرت کے چہرے کو دیکھتا تو یہ معلوم ہوتا گویا آفتاب طلوع کرتا ہے ایکبار عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ خوبصورت ہین یا یوسف فرمایا مین یوسف زیادہ ہون اور وہ خوب گورے تھے نکتہ نمک کا خاصہ ہے ہر چیز کو اپنے مزے پر لے آتا ہے اور جس کھانے مین پڑتا ہے اوسے مزہ دار کردیتا ہے اسلیے حکیم مطلق نے اوس بادی برحق کو ملیح کیا ایک عالم کو اپنی کیفیت سے متکیف اور مذاق معرفت سے بہرہ مند و مشرف کرین یہ روایت صحیح ثابت ہوا حضرت جس سے مصافحہ کرتے خوشبو مشک کی اوسکے ہاتھ سے آتی اور جس بچے کے سر پر ہاتھ رکھتے اوسکے سر سے عرصہ تک خوشبو بخوبی جس گلی سے گذرتے لوگ خوشبو سے پہچانتے کہ ہمارے حضرت اسطرف سے تشریف لے گئے ہین ام سلیم انکا پسینہ شیشے مین جمع کرتین اور کپڑون مین لگاتین مشک اور عطر سے زیادہ خوشبو پاتین ایک عورت کو تو ڈر پسینہ عنایت ہوا جب کپڑون مین لگتی تمام گھر مہک جاتا یہان تک کہ لوگ اوسکے گھر کو بیت مطیبہ کہتے اور کبھی پشت تک اوسکی اولاد مین خوشبو باقی رہی جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایکدن حضرت نے اپنا ہاتھ میرے رخسار کو لگایا اسطرح خوشبو اور ٹھنڈی محسوس ہوئی گویا ابھی صندوقچہ عطر فروش سے نکلا ہے وائل بن حجر کہتے ہین مین نے حضرت سے مصافحہ کرکے اپنا ہاتھ سونگھا مشک سے زیادہ خوشبو آئی منی محمد بن سعید بن مطرف نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے رخسار پر بوسہ دیا بیدار ہوئے تو تمام گھر مہک رہا تھا اور اوس رخسار سے آٹھ دن تک مشک کی

خوشبو آتی رہی اور سید قمر الدین اورنگ آبادی خواب مین مصافحہ شریف سے مشرف ہوے
مدت تک مشک کی خوشبو انکے ہاتھون سے محسوس ہوتی رہی ؎ زنسیم جانفزایت تن مردہ زندہ
گردد ۔ نزکدام باغی ای گل کہ چنین خوش ست بویت ۔ سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے مین
بیمار تہا حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور اپنا ہاتہ میری پیشانی پر رکہا پہر میرے منہہ
اور سینہ پر پہیرا اوسدن سے اپنے دست مبارک کی سردی اپنے جگر مین پاتا ہون مسور بن شداد
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین مین نے حضرت کے ہاتہہ کو ہاتہہ لگا یا ابریشم سے زیادہ نرم اور
برف سے زیادہ سرد پایا روایت ہے آپنے قتادہ بن نعمان کے منہہ پر ہاتہہ پہیرا اونکا چہرہ ایسا
روشن ہوگیا کہ ہر چیز کا عکس اوسمین نظر آتا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین
آپکا حسن عالم سے نرالا تہا اور رنگ بدن نہایت روشن جو آپکا وصف کرتا چودہوین رات کے
چاند سے تشبیہ دیتا اور پسینہ آپکا چمک اور صفائی مین موتی کے مانند اور خوشبو مین مشک اذفر
سے بہتر تہا کعب بن مالک کہتے ہین جب آپ خوش ہوتے یہ معلوم ہوتا کہ آپکا منہہ ٹکڑا ہے چاند کا
کسی نے براء بن عازب سے پوچہا کیا آپ کا منہہ تلوار کے مانند چمکتا تہا فرمایا نہین بلکہ چاند کیطرح
ابن ابی ہالہ کہتے ہین آپکی گردن مانند چاندی کے صاف تہی علامہ قسطلانی کہتے ہین یہ سب
تشبیہات راویون کی سمجہہ پر واقع ہین ورنہ درحقیقت چاند اور سورج اور آئینہ کو اوس جمال
باکمال سے کچہہ نسبت نہین ؎ شہسوار من کہ آئینہ دار حسن اوست ۔ تاج خورشید بلندش
خاک نعل مرکب ست ۔ جمال یوسفی کہ عالم اوسپر شیدا ہے اور نظیر ثانی اوسکا جہان مین ناپیدا
حسن محمدی کا ایک شمہ تصور کیا چاہیے اذا ہو قد اعطی شطر الحسن سے یہ مراد ہے کہ اوس حسن خداداد
کا ایک پرتو عالم پر چمکا اوسمین سے ایک حصہ یوسف علیہ السلام کو ملا باقی تمام جہان مین تقسیم
ہوا ماہ خورشید و زہرہ و مشتری مین وہی نور درخشان ہے اور زمین و آسمان و عرش
و کرسی اوسی کے پرتو سے روشن فروزان اوسی کی فیض سے چمن دنیا تازہ و سیراب ہے اور
اوسی کی آب و تاب سے گلشن جنت سرسبز و شاداب پروانہ اوسی کی جملگ شمع مین پاتا ہے
کرو دل و جان سے اوپر نثار ہے اور مرغ چمن اوسی کا رنگ گل مین دیکہتا ہے کہ فراق گلذار اوسی
ناگوار ۔ جملہ ارواح و اجسام ظل اوس جمال سراسر نور کے اور تمام انوار ارضی و فلکی عکس اوس نور

سراپا ظہور کے ہین ۔ اے روضۂ بہشت نگر کویت حکایتے ۔ شرح جمال حور زر رویت روایتے
انفاس عیسیٰ از لب لعلت لطیفتے ۔ آب خضر ز نوش دہانت کنایتے ۔ ہر چند اوسکا عکس
ہر رنگ مین چمک رہا ہے مگر حقیقت ماہیت اور اک عقول سے برتر اور ورا ہے صانع باکمال
نے اوس جمال کو اپنے دیکھنے کے واسطے بنایا اور اپنی محبوبیت کے واسطے پسند فرمایا عقول البشر یہ
کی کیا تاب جو اوسے اور اک کرین اور اوسکی حقیقت ماہیت دریافت کرسکین تشبیہ آفتاب کو
کب دیکھ سکتا ہے اور سایہ نور کے مقابل کب آسکتا ہے علامۂ قرطبی کہتے ہین آپ کا جمال
کسی پر ظاہر نہوا اگر ظاہر ہوتا کوئی شخص دیکھنے کی تاب نہ لاتا اور ثابت ہے کہ جبریل امین خدمت
سید المرسلین مین بصورت دحیۂ کلبی آیا کرتے صورت اصلی اون کی کسیکو نظر نہ آئی ایکبار ابن عباس
نے دیکھا تھی بسبب شرف صحبت و قرابت حضرت کے اوسوقت محفوظ رہے مگر آخر عمر مین اندھے
ہوگئے اگر خود بہشت کا ایک کنکر دنیا مین ظاہر ہوجاتا اوسکی روشنی نور آفتاب کو اسطرح محو کردیتی جیسے آفتابکی روشنی ستارونکو
چھپا دیتی ہے پس صورت محمدی کہ ہزار درجہ صورت جبریل و جمال حور سے روشن تر اور لطیف تر ہے کسطرح نظر آئی اور اوسے
دیکھنے کی کون تاب لائے ۔ کیا منہ ہے آئینہ کا تری تاب لاسکے ۔ خورشید پہلے آئینہ تو بھسم ہوا سکی
مگر ہر شخص اوس جمال باکمال کو اپنے حال کے موافق دیکھتا انکیدن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا اے شاہ بنی ہاشم دنیا مین کوئی شخص آپ سے زیادہ خوبصورت نہ پیدا ہوا فرمایا تو سچ
کہتا ہے ابوجہل نے کہا مجھے تمسے بدشکل زیادہ کوئی نظر نہین آتا فرمایا تو سچ کہتا ہے صحابہ نے تعجب
سے کہا یا رسول اللہ یہ کیا فرمایا ارشاد ہوا ہر شخص مجھے اپنے ایمان کی موافق دیکھتا ہے یعنے
ابوبکر کی نگاہ مین تمام جہان سے زیادہ خوبصورت اور ابوجہل کو سب سے بدصورت معلوم ہوتا ہے ان
واللہ در ہین قال ۔ ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند ۔ بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک ۔ اگر چشم
ظاہر اوسے دیکھ سکتی رویت مین تفاوت نہوتا اور یہ تفاوت اس سبب سے نہین کہ مرئی مین
تغیر یا اوسکے ظہور مین تصور ہے بلکہ درحقیقت دیکھنے والے کا نقصان اور اوسکی نظر مین قصور
ہے اگر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ اس مقام سے ایک اور دقیقہ بھی حل
ہوتا ہے کہ وہ جمال باکمال خواب مین بھی بقدر ایمان و استعداد خواب دیکھنے والون کے مختلف
احوال پر نظر آتا ہے یہ خواب جھوٹا نہین ہوتا جسنے دیکھا بیشک حضرت کو دیکھا مگر دیکھنے دیکھنے مین

وق کے لایخفی علاوہ برین کوئی محب نہین چاہتا کہ محبوب کا حسن دوسرے پر کماحقہ ظاہر اور جو
ادا میرے ساتھ ہے کوئی اور بھی اوسمین شریک ہو مثل الیہ تبتیلا بقیہ تمام عالم سے انقطاع کلی
کرکے میری طرف ٹوٹ رہ اور کسی سے کام نہ رکھ انا وانت واسوی ذلک خلقت لاجلک ہین ہون
اور نہ اور جو کچھ میرے اور تیرے سوا ہے مین نے تیرے لیئے پیدا کیا ہے انیزیہ ہرچند حقیقت اوس
جمال دلربائی دریافت نہین ہوسکتی لیکن بحکم الایدرک کلہ لایترک کلہ بقدر اپنی استعداد کے مدعا
تمنا اوسکی موجب سعادت ہے اگر رعایت ادب اور پاس شریعت ناتمہ سے نہ دین اور یہ امر نہایت
دشوار ہے ؎ بر کفی جام شریعت بر کفی سندان عشق ۔ ہر ہوسناکے نداند جام وسندان باختن
آب قلم روزبان تصویر مطلب مین مشغول ہوتا ہے ؎ ان لمت یا بیج الصبا یلوعنا الی ہبب الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا الہنی المحترم ۔ من خدہ بدر الدجی من وجنتہ شمس الضحی ۔ من ذاتہ نور الہدی
من کفہ بحر الکرم ۔ سر انور سر سپہر آلہی ۔ مخزن اسرار نامتناہی ۔ درج گوہر نبوت برج سپہر فت
سب سے بلند و بالا ۔ سپہر اوسکا دیکھا نہ سنا ۔ فرد رسالت اوس سے پیدا ۔ اور آفسر شفاعت
اوسپر زیبا ۔ سرفرازان عالم اوسکی سرکار مین فرق اراوت زمین آنکسا پر رکھتے ہین ۔ اور
سرشاران بادہ نخوت اپنی سرکشی اور خودسری سے توبہ کرتے ہین ؎ تاج خورشید ہمیشہ ہے
اوسی سے پرنور ۔ سر تسلیم خمکیے رہتے ہین سر اوسکے حضور ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ
وآلہ ۔ جبین نور آگین لوح سیمین یا مشرق خورشید ہے اور لوح سیمین جبین بیاض
بیت ابرو یا مطلع ہلال عید ۔ ماہ سیمین عذار اوسکی صفائی کا نبذہ ۔ اور زیر مغربی آفتاب اوسکی
زنگینی سے شرمندہ ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ ابروی دلنشین لوح جبین
کی زین ۔ مطلع بحر سعادت ۔ موج بحر لطافت ۔ مدرسۂ صباحت ۔ حرم حریم ملاحت ۔ بیت
حد کبریا ۔ جوہر آئینہ مصفا ۔ سفینۂ نجات نوح ۔ کلید ابواب فتوح ۔ فلک پر خم اوس محراب کعبہ
کے گرد طواف کنان ۔ اور ہلال عید اوس طاق حرم پر جان و دل سے قربان ۔ دل زاہد اوسکو مسجد
عافیت مین چلہ نشین ۔ اور کمان دار فلک اوسکے حضور سر بزیر زمین ۔ تیر قضا اوسکے اشارہ
پر چلتا ہے ۔ اور سینۂ ماہ دوہفتہ اوسکے تیر محبت سے خستہ ۔ تودۂ خاک سے قاب قوسین
تک اوسکی شہرت ہے ۔ اور گاو زمین سے اسد فلک تک نشانۂ تیر محبت ؎ ہر مہینہ مین بانعکس

سہ تو او سکا ۔ زیب طاق حرم کعبہ ہی پر تو او سکا ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔
مرگان دلستان اعراب قرآن ہین ۔ بارگ جان مشتاقان ۔ جوہر آئینہ عارض تابان شعاع
خورشید رسی درخشان ۔ سحر اے عرب او شوخ مشکفام کی خوشبو سے رشک تاتار ۔ اور گریبان
سحر او س نار شعاعی کے سود اے محبت مین تار تار ۔ کماندار چرخ او سکے تیر محبت کا گھائل ۔
اور نیزہ باز فلک او سکے پیکان عشق سے سبمل ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔
چشم سرگین اور دیدۂ سرگین ۔ گنجینہ نگاہ حق بین ۔ آئینہ تجلی رب العالمین ۔ نرگس گلزار جمال
مرآت حسن لایزال ۔ نمینندہ جمال کبریا ۔ ناظورۂ دیوان اصطفا ۔ مخزن انوار و اسرار ۔ منظور نظر
اولی الابصار ۔ قرۃ العین حور عین ۔ چشم و چراغ اہل دین ۔ نور عیون اہل نظر ۔ روشنی چشم
ابو البشر ۔ چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ کہ چشم فلک کو بہ این گردش لیل و نہار نظیر او سکا
نظر نہ آیا ۔ اور آہوئے حرم نے چین و ختن تک ڈھونڈا کہین مثل او سکا نہ پایا ۔ بادام سے او سے
تشبیہ دینا سراسر بے معنی ۔ اور آہوی ختن کی آنکھ سے مشابہ کہنا عین خطا و نادانی ۔ آہوان
چین اگر او س دیدۂ نرگسین کے سامنے آئین چو کڑی بھولی ہین ۔ او غزالان چین اگر وہ چشم سرگین کبھو پائین
عمر بھر انتک حسرت آنکھون سے سہا ئین ۔ ابر گہربار او سکی سیر چشمی کا کارپرداز ۔ اور کماندار فلک
او سکی تیر نظر پر قربان ہونے کو لبیک ۔ گنہگاران امت کو او س سے چشم شفاعت ۔ اور سعید ستان
عالم کو چشمداشت عنایت ہے چراغیکہ تا او نیفروخت نور ۔ نہ چشم جہان روشنی بود و دور ۔
سواد فلک گشت گلشن بدو ۔ شدہ روشنا چشم روشن بدو ۔ آئینہ ناز انع او س چشم خدا بین
کا سرمہ بصیر ہے ۔ اور کریۂ باطنی او سن دیدۂ سرگین کا کحل الجواہر ۔ نامگ کو چہ خلد دنیا مین دکھاتی
ہے ۔ اور کہکشان فلک کو راہ بتاتی ہے ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ شعرا
کا زلف عنبر کی تعریف مین قافیہ تنگ ہے ۔ اور شبہ نیز فکر کا او سکے میدان مدحت مین
پاے خرام لنگ ۔ نہ او سے افعی پیچان کہہ سکین ۔ نہ شب ہجران سے تشبیہ دے سکین ۔ کہ بہان
ادب سے سر مو تجاوز خلاف ایمان ہے ۔ اور بال بھی بے باکی سراسر اندھیرا اور وبال جان ۔ بلکہ
تشبیہ او ن بالون کی شب قدر سے بھی بے جا ہے او ر تخیل او ن زلفون کی لیلۃ البرات سے سراسر
خطا ۔ بنفسل تر و لیدہ مو کو او س طرۂ شائستہ سے کیا مناسبت ۔ او ر مشک ختن کو او س گیسوے

عنبرین سے کیا مشابہت ہے کہ مشک خون طلبیات ہے ۔ اور روہ لام اسم ذات سایہ اوس زلف سیہ فام کا سینۂ ماہ مین نمایان ہے ۔ اور دماغ عشاق خیال نکہت ہوئے عزت سنبل و ریحان ہے دماغ از تمار ہوئے او تمار ست ۔ نگہ را بلغ روی او بہار ست ۔ شہباز فکر اس جگہ دام حیرت مین گرفتار ہے کہ ماہتاب سنبلہ مین جا سکتا ہے ۔ اور ابر آفتاب پر آسکتا ہے ۔ مگر یہ طرفہ ماجرا ہے ۔ کہ رات دن کیجیے ہے واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی ہے کیا زلف کا قرینہ ہے روئے جناب سے ۔ البر یزد امن شب قدر آفتاب سے ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ روی روشن زلف سیاہ مین نمایان ہے ۔ یا نور بصر مردمک چشم سے درخشان ۔ ماہ دو ہفتہ پر نور عارض سے تابان ۔ شمس بازغہ او سکے مدرسۂ تنویر مین شمسیہ خوان ۔ لعل بدخشان کا اوسکی رنگینی سے دم فنا ۔ اور گلستان ارم کا مرصر خجالت سے زنگ ہوا ۔ اوس عارض پر نور کے عشق مین زنگ رخسار سحر فق ہے ۔ اور سینۂ ماہ شق ۔ مرآت خیال کو سکتا ۔ چراغ صبح سمسکتا ۔ سطیح گلنار ارسرد ۔ زنگ شفق زرد ۔ دل شبنم افسردہ ۔ روے گل پژمردہ ۔ دریاگریان ۔ مرجان بے جان ۔ آئینہ حیران ۔ خورشید سرگردان ۔ شمع چراغ سحر ۔ عقیق خون در جگر ۔ لالہ خونین کفن ۔ قمری طوق غم بگردن ۔ یاقوت بیدم ۔ لعل زیر بار غم ۔ بید بیخیا دست بر دل ۔ ندر وجیے نیغ سنبل ۔ بلبل کو اوس گلستان خوبی کی یاد مین سبق بوستان فراموش ۔ اور مرغ چمن اوس گل رنگین کے شوق مین روز و شب نالان و مدہوش ۔ آئینہ حلب پر اگردہ سرعرب عکس افگن ہو سوز محبت سے گلجاے ۔ اور ورق گل پر اگر وصف عارض رنگین زیب رقم ہو پیرہن مین بنولانہ سمائے ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ ریش سطر گرد رخسارہ انور ۔ ہالہ قمر یا جدول قرآن ہے ۔ اور خط مبارک مصحف عارض پر نسخہ لوح محفوظ یا حاشیہ صحیفہ ایمان ۔ خط شفاعت اوسے کہنا زیبا ۔ اور فرمان بخشش امت سمجھنا روا ۔ اوسکے بال سپید اوسمین نمایان ہین ۔ یا شعاع خورشید تاریکی شب مین تابان ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ نگاہ ماہ دو ہفتہ تابش دندان پر کام نہین کرتی ۔ اور نظر مہر تابندہ کی اون کی چمک دمک پر نہین شہرتی ۔ ماہتاب اونکے خیال مین رات بھر تارے گنتا ہے ۔ اور آفتاب سودائے محبت مین تمام دن تسکے چنتا ہے

نہ او سنین دانہ انار سے نسبتیہ دے سکین ۔ اور نہ تسبیح ثریا اور عقد پروین کہہ سکین بلکہ ؎
دندان رشک در دہن دہن رشک درج ہے ۔ بیضیٔ آفتاب ہین اور ایک برج ہے ۔
یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ دہن رشک چمن اسرار الٰہی کا خزینہ ۔ مروارید دندان کا گنجینہ ۔ پھول اوس گل رعنا کی مشابہت سے تنگفتہ دل ۔ اور غنچہ اپنی نارسائی سے دلتنگ اور منفعل ۔ کہ نہ ہرار رنگ لاتا ہے ۔ مگر مداح دہن او سے مسئلہ نہین لگاتا ۔ تنگی دہان زبان الفعال العقل والدین کی صفت ہے ۔ اور مناسب حال مردان میدان فراخی و وسعت ۔ نور دہن رشک عدن سخت العشر سے نزیا تک منجد اور آوازہ اوس شگاف قلم صنع کا تحریر و تقریر سے باہر ۔ جوہری فلک اوس کان جواہر کے شوق مین مغموم ۔ اور دہن خوبرویان او سکے مقابل کالمعدوم ۔ بلبل خوش نوا نثار طرز تکلم ۔ اور گل رنگین او قتیل جلوہ و تبسم ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ زبان چشمہ حیوان کی موج روح افزا ہے ۔ یا دائرہ دو ہلال لب مین ایک خور رشید جلوہ زا ۔ یوسف مصری اوسکی مدحت سے شیرین دہان ۔ اور مطلع سدرہ اوسکی نعت مین شکر فشان ؎ حلاوت چاشنی گیر از زبانش ۔ بشیرینی متوطف از بیانش ۔
یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ لب نوش آگین غیرت انگبین ۔ اور لعل نوشین رشک قند شیرین ۔ ورق ورد احمر ۔ آب روی گوہر ۔ جان لعل و مرجان ۔ روح گلزار رضوان ۔ لطافت موج طراوت ۔ طراوت جویبار لطافت ۔ نامہ اعمال اوسکی آب خضر سے جانفزا تر ۔ اور ہر کلمہ اوسکا معجزہ مسیح سے افضل و برتر ۔ آب شیرین فرات اوسکی حسن و صفائی کے آگے پانی بھرتا ہے ۔ اور شکر لبون کا اوسکے سامنے اپنی گفتار شیرین سے دل کھٹا ؎ کوثر کا اشتیاق ہین اوسکے یہ حال ہے ۔ گویا وہ تشنہ لب ہے یہ آب زلال ہے ۔
یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ گوش حق نیوش ۔ قطب فلک سے ہمدوش ۔ اور دُر یتیم اوس کان صباحت کا حلقہ بگوش ؎ اس کان کی ثنا نہین ممکن زبان سے ۔ دیکھا نہ آنکھ نے نہ سنا جسنے کان سے ۔
یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ یعنی الف ابجد اول ہے ۔ یا کل طوبی کا پھل ۔ جوہر آئینہ رو ۔ تیر کمان ابرو ۔ کمان یا دام جنت ۔ موضع نزول رحمت ۔ شاخ نہال عربانی ۔ نصف معصف کی نشانی ۔ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ

گروں انور جوارہ نور ہے ✤ یا صراحی بلور ✤ شانہ ایک ایک شان و شوکت بین یگانہ ✤
زور و قوت بین یکتائے روزگار ✤ لشکر کشی کو سر دست نیار ✤ جس سے ناتہ ملائے ✤
سلطنت دارین عنایت فرمائے ✤ ؎ مجملے چہ گویم کہ بازندہ پیل ✤ بیکدست گوہر دگر دست
تیغ ✤ بہ گوہر جہان را بیارا ستہ ✤ بہ تیغ از جہان داد و دین خواستہ ✤ پانچہ موج دریا ہے
کرم ہے ✤ اور رد سنگیر عاصیان الم ✤ الف الطاف و اکرام شناسی انعام ✤ مفتاح
باب رحمت ✤ کلید ابواب جنت ✤ یہ بیضا اوس گلدستۂ فردوس کا ہو اخواہ ✤ اور دست
اندیشہ اوسکے دامن تنا سے کوتاہ ✤ پنجۂ خورشید رات دن پہرتا ہے مگر پنجہ مبارک کا ہمسر
شش جہت اور ہفت کشور مین نا ہنیں آتا ✤ اور سو سن دہ زبان ہر چند شش و پنج
کرتا ہے لیکن دونون عالم مین ایک شے کو بھی اوس مربع نشین چار بالش کیتائی کی تشبیہ
کے قابل نہیں پاتا ✤ مہ نو ناخن کی صفائی سے شرمسار ✤ اور ناخن بہ پیراو سکی عقدہ کشائی
پر نثار ✤ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ ✤ سینہ مہر گنجینہ ✤ حسن و صفا کا خزینہ ✤
لوح محفوظ ہے یا مرآت تجلی ✤ صورت علم لدنی کا آئینہ یا سیم فردوس کی تختی ✤ خط سیاہ
اوس سینہ صاف پر کھینچا ہے ✤ یا دست قدرت نے دست آویز محبت ورق آفتاب پر لکھا
ہے ✤ شکم مبارک تخۂ ریحمین ہے ✤ یا لوح صندلین ✤ الماس کا پرچہ ✤ یا چاند کا ٹکڑا ✤
آئینہ مصفا اوسکی صفا سے حیران ہے ✤ کہ پشت مبارک اوس شکم صاف سے صاف عیان ہے
؎ ہے سواد بدر سے شان شکم صاف اوسکے ✤ چشم اختر ہی جھپک جائے وہ ہے ناف
اوسکی ✤ ناف جباد رہا سی لطافت کا گرداب ✤ یا تجر صفا کا گوہر خوش آب ✤ کاخ تجلی کا روزن
سہ سہ ✤ یا حسن و صفا کی چشم نیم وا ✤ ؎ یا ناف پاک شاہ سا اک جام نور ہے ✤ جسمین
زلال چشمۂ آب بلور ہے ✤ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ ✤ طبع نازک اگر بار کمر بینی
بکمر چست باندھے اور بال کی کہال کے عقدہ کو کمر مبارک نہ کھول سکے ✤ اوس سر یا اقبال
کو بال کہنا وبال ✤ اور اوس باعث ایجاد کو غفلتاً سمجھنا محال ✤ بلکہ تسبیر از روئے مجموعہ ہستی
کہنا بجا ہے ✤ اور رشتۂ حیات مشتاقان لکھنا نہ بیجا ✤ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ
مہر نبوت پشت مقدس پر مختوم ہے ✤ اور زمام خدا الوضعین مرقوم ؎ نئے انداز کی یہ مہر ہوئی

عالم گیر ۔ ایک سکہ مین کہدا نام شہنشاہ و زیبد ۔ شاخ نسرین ساق سیمین پر فدا ۔ اور گل کا
اوسکی ریگینی دیکھکر دم ہوا ۔ شمع اگر اوس مہر طلعت کو دیکھلے روشنی اوسکی کافور ہوجاے
اور سکندر اگر اوس مرات تجلی کا وصف سن لے آئینہ اپنا طاق دل سے گرائے ۔ سروران عالم
قدم مبارک آنکھون سے لگاتے ہین ۔ اور ارباب بصیرت خاک پاسے کحل الجواہر بناتے ہین ۔
بنای دین اوسکی ثبات سے قائم و استوار ۔ اور طاوس طناز اوخرام ناز مین اشکبار ۔ ؎ حسن رفتار
زمانہ سے جدا اوسکا ہے ۔ چرخ پامال نشان کف پا اوسکا ہے ۔ پشت قدم خسارۂ حور ہے صاف ۔
اور کف بالوح بلوت شفاف ۔ نکہت جسم مشکبو سے مشام جان معنبر ۔ اور دماغ تر سیان
معطر ۔ اور شمیم گیسوی عنبرین سے صحن کعبہ رشک چمن ۔ اور کوچہ ہاے مدینہ غیرت گلشن ۔
رنگ صفا آئین اوس تن سیمین کا نور دیدہ صفائی ۔ اور آئینہ جمال کبریائی ۔ رنگ روی نور شید
روبرو اوسکی زرد ۔ اور گرم بازاری آفتاب حضور اوسکے سرد ۔ یاد قامت مین سیمنہ گلشن سے
آہ سرو بلند ۔ اور سرو آزاد زنجیر محبت مین پابند ۔ شمشاد کی کیا بنیاد جو اوسکے سامنے سر اوٹھاے ۔
اور نخل طوبی مین کیا شاخ جو اوس نونہال خوبی سے ہمسری کا دعوی کرے ۔ ہزار داستان چمن ۔
اگر اوس قامت موزون کا وصف سن پائے ۔ ہزار شاخین مصرعۂ شمشاد مین نکالے ۔
اور قمری سجع سخن اگر اوس غیرت طوبی کو دیکھے الف سرو کو صفحۂ خاطر سے مٹائے ۔
وہ قامت زیبا اور قد رعنا نخل میوہ بہار ہی ۔ یا نہال خورشید بار ۔ رونق نونہالان چمن ۔ زینت
اقبال گلشن ۔ نونہال باغ ارم ۔ الف اسم اعظم ۔ ؎ اس اک الف سے ارض بھی ہے
اور سما بھی ہے ۔ دنیا کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی ہے ۔ یا ایہا الشاقون نبور جادہ صلوٰۃ علیہ آلہ
سایۂ بلند پایہ اوس قد زیبا کا غنقاء قاف نایابی ہے یا سرمۂ چشم عدم ۔ اور ظل
ہمایون اوس سایہ خدا کا عین بنور یا نور عین نیر اعظم ۔ ماہ منور کے قریب اندھیرا
کسی نے دیکھا ہے ۔ اور مہر انور کے پاس سایہ کب آسکتا ہے ؎
فتادہ سایہ زان خورشید رخ دور ۔ کہ با ہم راست نا یا ظلمت و نور ۔ اگر جسم نورانی
کیواسطے سایہ فرض کیا جائے ۔ تو نور کے سوا کیا نظر آئے ۔ اگر وہ سایہ دیدۂ اہل بصیرت
مین نہ سماتا نور معرفت اونمین نظر آتا ۔ اور جو وہ ظل ہمایون آئینہ مہر و مہ مین منعکس نہوتا آسمان

اوسنین انکھ کا تارا نہ بنانا ۔ مقام اوس قامت سراپا عظمت کا اس سے بہ تر اور اعلےٰ ہے
کہ ہمسر اوسکا پایا جائے ۔ اور مرتبہ اوس جسم مبارک کا اس سے بہت بالا ہے کہ پیرو اوسکا کہیں
افتادہ نظر آئے ۔ بابیا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ اللھم صل علی محمد نور الھدےٰ
وبدر الدجیٰ وسلم تسلیما پانچوان باب آپکے حسن باطنی کے بیان مین واضح ہو یہ بیان
نہایت نہین رکھتا ؎ وانی لا استطیع کنہ صفاتہ ۔ ولو ان اغصانی جمیعا تکلم ۔ کسی نے ام المومنین
محبوبہ سید المرسلین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے التماس کیا حضرت کے اخلاق سے مجھے خبر
دیجیے فرمایا تو دنیا کی سب چیزین کون سے عرض کیا دنیا کی سب چیزین کون شمار کر سکتا ہے
فرمایا حق تعالےٰ متاع دنیا کو قلیل اور خلق محمدی کو عظیم فرماتا ہے جبکہ متاع دنیا شمار مین نہین
آسکتی تو آپکے خلق عظیم کا بیان کس سے ہو سکتا ہے سچ فرمایا مسلمانون کی ماں نے خدا اوسکو جزاے
خیر دے اور اعلی علیین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے مشرف کرے
جبکہ پروردگار آپکی خلق کو بڑا فرمائے تو بشر کی کیا مجال کہ اوسکا بیان کر سکے ؎ وصف خلق
کسے کرد آن ست ۔ خلق را وصف او چہ امکان ست ۔ آپ فرماتے ہین مجھے اللہ تعالےٰ نے
واسطے اتمام مکارم اخلاق ومحاسن افعال کے بھیجا ہے اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہین آپ تمام
عالم سے زیادہ خوبصورت اور خوش سیرت تھے بعض صحابہ سے منقول ہے مین نے کوئی شخص
حضرت سے زیادہ تبسم کرنیوالا یعنی خوش مزاج نہ دیکھا انیز زہد ورع وعفت وحیا اور خوف ورجا اور رحم وکرم
اور شجاعت وسخا اور صبر وشکر اور تسلیم ورضا اور تواضع وتقوی اور خوش وخوشخوئی اور کلام ورویش اور شدت وبہجت
انجام امور معاش ومعاد وسیاست وتدبیر منزل اور سب قول وفعل اوس جناب کے ایسی خوبی
کے ساتھ تھے کہ آج تک نظیر اوسکا پیدا نہوا حد الت کہ رعایت اوسکی تمام اخلاق مین ضروری ہے آپکی
عادات واخلاق مین اسدرجہ مرعی تھے کہ مافوق اوس سے متصور نہین بالفرض اور معجزات ظہور مین
نہ آتے تو آپ کے سچے ہونے پر گواہی آپکی صورت وسیرت کی کہ دو گواہ عادل ہین کفایت کرتی
ہزارون منکر صورت مبارک دیکھکر کہتے لیس ہذا وجہ الکذابین یہ منہ جھوٹون کا سا نہین اور بہت
مخالف آپکے اخلاق وعادات دیکھکر ایمان لائے صاحب مواہب نقل کرتے ہین کہ آپنے حنین کے دن
استدعا اونٹ اور بکریان دینکی صفوان بن امیہ سے باوجود اوس دشمنی اور عداوت کے کیا

مین گواہی دیتا ہون ایسی بخشش پیغمبر کے سوا کوئی نہین کر سکتا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان
محمدا رسول اللہ اور عکرمہ بن ابی جہل آپکے کمال عفو پر نظر کرکے ایمان لائے علامہ مجد الدین
صراط المستقیم مین لکھتے ہین ایک یہودی کا آپ پر کچھ قرض آتا تھا اوسنے تقاضا کیا فرمایا صبر کر
ابھی وعدے کا دن نہین آیا اوسنے کہا اے اولاد عبد المطلب وعدہ خلافی تمہارا پیشہ ہوگیا صحابہ نے یہ
بے ادبی دیکھکر برہم اور اوسکے قتل پر آمادہ ہوئے آپنے انکو روکا اور فرمایا حلم کرنا چاہیے
یہودی نے کہا اے خدا کے سچے رسول مین پیغمبری کی سب نشانیان آپ مین پاتا تھا صرف یہی
بات باقی تھی کہ پیغمبر سے جسقدر جہل اور بے ادبی کے ساتھ پیش آتے ہین وہ اوسکے مقابلے مین
عفو اور حلم کرنا ہے سو اس بات کی آزمائش کے لیے یہ بے ادبی مجھسے واقع ہوئی اور یہ صفت
بھی آپ مین پائی اب مجھے آپکی پیغمبری مین کچھ شک نرہا اور مین ایمان لایا جب عبد اللہ بن ابی
کرمنافقون کا سردار اور بڑا دشمن سید ابرار کا تھا واصل جہنم ہوا آپنے بدرخواست اوسکے بیٹے
کے کہ مسلمان کامل تھی اپنا قمیص مبارک کفن کے واسطے عنایت فرمایا اور جنازہی کی نماز پڑہی یہ
حال دیکھکر ہزار آدمی ابن ابی کی قوم سے مسلمان ہوئے الغرض جو شخص تعصب چھوڑکر آپکے حالات
واخلاق وعادات مین بنظر انصاف فکر کرے بے تامل ایمان لائے کہ وہ جناب ایسے لوگون مین
کہ بکریان چرانے کے سوا کچھ نہ جانتے اور عقلاے زمانہ اونمین وحشی سمجھتے پیدا ہوے اور اونمین
مین پرورش پائی نہ کبھی طلب علم کے لیے باہر گئے اور نہ کسی دانشمند کی صحبت بیٹھے نہ پڑہا لکھا
نہ کسی نے آپکی تادیب وتہذیب مین سعی کی بلکہ لڑکپن ہی مین یتیم اور بیکس ہوگئے باینہمہ ایک
کتاب عجیب وغریب فصاحت وبلاغت ومتانت مین عدیم المثل اور بے نظیر جمیع علوم وحکمت
کو متضمن اور تمام مصالح معاش ومعاد کو مشتمل کہ فصحاے عالم اور دانایان زمانہ بر تقدیر اجتماع
واتفاق اوسکے ایک چھوٹی سورت کے معارضے سے عاجز ومجبور ہوئے خلق پر پیش کرکے
علی الاعلان دعوے کیا لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا یعنے اگر سب جن وانسان ملکر مثل اس قرآن کا لانا چاہین نہ لاسکین
اگرچہ بعض اونکا بعض کی مدد کرے سوا اسکے انواع علوم کہ ایک شمہ اون کا کتب متداولہ مین
مذکور ہے آپکی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئی اور مصالح خلق مین وہ قواعد اور ضوابط

مقرر فرمائی کہ مخالفین بھی اونکی خوبی سے انکار نہین کرسکتے ظاہر شرع کی تفصیل سے تمام عقلا اور فضا
عاجز ہین دقائق واسرار احادیث کون بیان کرسکتا ہے اگر اسلام تسلم یا اسکے مانند کسی چھوٹی سی
حدیث کی تفصیل کیجاوے ایک دفتر لکھنا پڑے ہر ذی عقل جانتا ہے یہ کمالات کسب سے
حاصل نہین ہوسکتی اور اتصاف ساتھ ایسے اخلاق وعادات کے بے تعلیم الٰہی اور تادیب غیبی محالات
سے ہے آپ فرماتے ہین ادبنی ربی فاحسن تادیبی ترکہین سے وہ جناب ایسی عادات واخلاق
کے ساتھ مہذب ہوئے کہ کوئی شخص ہزارون برس کی ریاضت ومشقت کے بعد ایک شمہ اونکا
حاصل نہین کرسکتا حلیمہ کہتی ہین آپ بچپن مین ہی سب بری خصلتون سے کہ بچون مین ہوتی ہین مجتنب رہتے
اور جو چیز ہاتھ مین لیتے بسم اللہ کہکر سیدہی ہاتھ مین لیتے اگر لڑکے کھیلنے کو بلاتے فرماتی مجھے کھیلنے کی لیے
نہین پیدا کیا ہے ایکروز حلیمہ نے مہرہ یمانی کا ہار دفع نظر کیوا سلئے گلے مین ڈالا آپنے اوتار کر پھینکدیا
اور فرمایا یہ اجانوں میرے ساتھ ہے اور ہمیشہ شرک کی رسمون اور کفر کی مجلسون سے
احتراز فرماتے اور کفار احیانا کسی ایسی تقریب مین بلاتے تشریف نہ لیجاتے بلکہ خلق کی
صحبت ومخالطت سے نفرت رکھتے خلوت وتنہائی پسند فرماتے غار حرا مین جاکر عبادت کرتے
یہان تک کہ منصب رسالت پر سرفراز ہوئے پھر تو نبوت سے آپکے اخلاق وعادات کو
اور بھی رونق ہوئی اور ہدایت ازلی کہ روز ولادت سے درپردہ مربی تھی ظاہر وبرملا تربیت فرمانے لگی
یہان تک کہ سب خوبیون مین اوس جناب کو کمال حاصل ہوا اور کوئی دقیقہ تہذیب وتکمیل کا
باقی نہ رہا اور یہ کمال عنایت پروردگار کی اس امت بابرکت پر ہے فیما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت
فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک امت کو لازم ہے سب اخلاق وعادات مین نبی پیغمبر کی
پیروی کرین اور اتباع سنت ملحوظ رکھین تا سعادت ابدیہ اور دولت سرمدیہ حاصل ہو
اور یہ ایک نور عظیم ہے خدای کریم اپنے فضل عمیم سے اس فقیر اور سب مسلمانون کو توفیق
عنایت فرمائے پوشیدہ نہ رہے کہ وہ جناب کسی وقت اور کسی حالت مین خدا کی
یاد سے غافل نہوتے اسلئے کہ امر ونہی بیان احکام شرع اور وعدہ وعید اور
ترغیب وترہیب اور دعا وسوال کھانا پینا اوٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا چلنا پھرنا
اور تمام افعال واقوال اوس جناب کے صرف خدا ہی کیواسطے تھے اور باوجود

اگر بظاہران امور مین مشغول ہوتے باطن آپکا ہر وقت خدا کیطرف متوجہ رہتا اور کوئی کام آپکو ذکر الٰہی سے مانع نہوتا و لنعم ما قیل ؎ او ہر مخلوق کا شامل او و ہر اللہ سے واصل + خواص اوس برزخ کبریٰ مین تہا حرف شد دکان + عایشہ صدیقہؓ فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کو ہر وقت یاد کرتے یہان تک کہ عالم خواب مین بہی دل مبارک انتظار وحی مین بیدار رہتا یہی وجہ ہے کہ آپکا وضو سونے سے نجاتا اور جو خواب دیکھتے سپید صبح کی طرح ظاہر ہوتے اور انواع عبادات بجالاتے مگر نماز کو تمام عبادات سے عزیز سمجھتے اور فرماتے میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز مین ہے بعض اوقات پای مبارک نماز کی کثرت سے سوج جاتے علی الخصوص نماز تہجد سفر و حضر مین ترک نکرتے اور باآنکہ امت پر فرض نہین نہایت تحریص اور ترغیب فرماتے اور نماز مین ایسی آواز سینۂ مبارک سے محسوس ہوتی جیسے دیگ جوش مارتی ہے اور اس عبادت کو نہایت خشوع اور خضوع کے ساتہ ادا کرتے جو خوشی اور راحت آپکو نماز مین حاصل ہوتی کسیوقت اور کسی عبادت مین نہ ملتی جب آتش شوق سینہ پر سکینہ مین بڑہکتی فرماتی ارحنا یا بلال بالصلوٰۃ یعنی ای بلال اذان کہہ وضو کے لیے پانی لا کہ باطن کو تسکین اور دل کو راحت ہو آپ فرماتے ہین حبب الی الطیب والنساء وجعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ مجہی خوشبو اور عورتین محبوب ہین اور ٹھنڈک میری آنکھونکی نمازمین کی گئی الغرض نماز بارگاہ بنیاز اور مقام مناجات دراز ہے بکر بن عبد اللہ کہتے ہین اے فرزند آدم جب تو ذی استیذان خدا کو حضور رجا اور بترجمان اوس سے کلام کیا چاہے تو اچہی طرح وضو کرکے محراب مین داخل ہو اگر مصلی جانی کسکی حضور بلایا جاتا ہون دنیا و متاع دنیا ایک نماز کے شکرانہ مین تصدق کرے منادیان حضرت اعلیٰ ہر روز پانچ بار تجہے اوسکی حضور بلاتے ہین حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور تو ایک بار بہی نہین جاتا قیامت کو اگر دریا خون کا آنکہون سے بہایگا ایک رکوع اور سجدہ کی الجازت نہ دینگے ذہبت الدنیا وبقیت الاعمال فی اعناقہم آج بدیہ کام کی تیرے اختیار مین ہے جسوقت اذان کی آواز کان مین پہونچے سب کام چہوڑ او بیتابانہ مسجد کیطرف دوڑ سلف جب بانگ سنتے سب کام چہوڑ دیتے یہان تک کہ اگر کوئی ہانڈی چولہے پر چڑہا ہوتا اور ٹہایا ہوتا نہاتا ہوتا اور کہانا کہانے والے فی اگر دودہی ہانڈی مین ڈالی ہوتی

نہ نکالتا اور بعد فراغ نماز کے نماز آیندہ کے تہیہ مین مشغول ہوتے وضو کے لیے پانی بہر رکھتے
اگر احیاناً متاع دنیا کا نماز مین خیال آجاتا وہ مال اس خیال کے کفارہ مین خیرات کرتے سلیمان
علیہ السلام کے نماز عصر گھوڑون کی سیر مین قضا ہوئی سب گھوڑے قتل کرڈالے قیامت کو
پہلے حساب نماز کا ہوگا اگر اوسمین پورا اوترا فہوا ورنہ کسی نیکی پر نظر ہوگی کہ جسطرح بی راس
مال نفع نہین ملتا اوسکے نماز کوئی عبادت قبول نہین ہوتی صحیح حدیث مین آیا ہے من ترک صلوٰۃ العصر
فقد حبط عملہ جو نماز عصر ترک کرے اوسکے عمل اکارت ہون اسیواسطے بزرگان دین اس عبادت
پر نہایت اہتمام رکھتے سرورق اسقدر نماز پڑہتے ہے کہ پاؤن سوج جاتے شیخ فریدالدین
گنجشکر حالت نزع مین ایک نماز تین بار پڑہتے اور جب غشی سے افاقہ ہوتا کہتے نماز نہین پڑہی
پھر پڑہتے اور سلطان المشائخ انتقال کے وقت بار بار نماز پڑہتے لوگ کہتے آپنے نماز پڑہ لی
فرماتے اور پڑہون گا سعید بن مسیب اور حسن بصری رح کی اگر نماز قضا ہوجاتی بہ آواز بلند انا للہ
وانا الیہ راجعون کہتے اور لوگ برسم تعزیت اونکے پاس جاتے زندگی انکون کی نماز پر تھی اور
زندگی ہماری لہو ولعب پر ہے بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ۔ امام غزالی مرفوعاً روایت
کرتے ہین خدا کے نزدیک بعد توحید کے کوئی فریضہ نماز سے بہتر اور دوست زیادہ نہین ورنہ
فرشتون کو اوسمین مشغول کرتا وہ سب نماز مین مشغول ہین بعض رکوع مین اور بعض سجود مین
اور بعض قیام مین اور بعض قعود مین فرق اسقدر ہے فرشتے ایک ایک رکن ادا کرتے ہین
لہذا اپنے مرتبے سے تجاوز نہین کر سکتے وما منا الا لہ مقام معلوم بخلاف انسان کے کہ نماز اوسکی
ہیئت مجموعی رکھتی ہے اور ترقی درجات کا سبب ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے جو شخص اچھی طرح
وضو کرکے باراوہ نماز گھر سے نکلے وہ نماز مین ہی جب تک نماز کی ارادہ رکھتا ہے ہر قدم پہ
ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پہ ایک گناہ معاف ہوتا ہے الغرض نماز افضل عبادات
ہے کسی نے حضرت سے عرض کیا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا نماز وقت پر ادا کرنا لہذا جو
تاکید نماز کی شرع مین ہے کسی عبادت کی نہین حکم روزے اور حج اور زکوٰۃ کا جبریل کی معرفت
آیا جب نماز فرض کرنا منظور ہوا حضرت عزت نے جناب رسالت کو اپنے حضور بلاکر حکم دیا کہ
بادشاہ احکام اپنے صوبون کو لکھ بھیجتا ہے اور جس حکم کا اہتمام زیادہ منظور ہوتا ہے حضور مین

بلا کر بالمواجہ حکم فرماتا ہے تیرا یہ رتبہ نہیں کہ براق تیرے گھر بھیجیں اور اپنے حضور بلا کر بالمواجہ
حکم دیں جو حکم صاحب معراج شب معراج لائے اوسکی تعمیل میں شب و روز مصروف رہا اول
بصورت بندوں کے قدم نیاز پر کھڑا ہوا آخر دوستوں کی طرح مجلس میں بیٹھنے کی اجازت
ملے گی اگر حقیقت اس دولت کی تجھے حاصل ہوئی تو سینہ تیرا مقابل کعبہ کے رہے گا اور دل تیرا
مشاہدہ پروردگار اور لذت دیدار میں مستغرق ہو جائے گا اور نور تیرے نماز کا سراپردہ عزت
کے گرد جولانی کرے گا اور قدر تیری حضرت عزت میں اسقدر بڑھ جائیگی کہ فرشتے تحفہ بھیجا کرینگے
اور تیرے مقام کی آرزو تمنا اسی کو معراج روحانی کہتے ہیں آسمان و زمین و خاک و سبزہ
اس سے زیادہ عنایت کیا ہوگی کہ ہر روز تجھے پانچ بار اپنے حضور بلائیں اور دربار خاص میں
بیٹھنے کی اجازت دیں سلطنت ہفت کشور اس دولت بے زوال کے آگے برگ کاہ سے حقیر تر
اور دنیا و مافیہا اس نعمت عظمیٰ کے سامنے پرِ پشہ سے ناچیز زیادہ ہے آے نادان تجھسے زیادہ
احمق اور کم ہمت کون ہے۔ دنیاے فانی کے لیے ہزار طرح کی محنت و مشقت گوارا کرتا ہے
اور چار رکعت نماز سے کہ دونوں جہان کی عزت و دولت ہے دل چراتا ہے اور سینکڑوں
حیلے اور بہانے بناتا ہے قیامت کے دن یہ حیلے بہانے کیا کام آئینگے اور اوسکے حضور یہ
جھوٹے عذر کب سنی جائینگے شریعت نے سب حیلے مٹا دیے اور عذر کا علاج بیان فرمایا
درمختار وغیرہ کتابوں میں لکھا ہے جو کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے یا بقدر ستر عورت کپڑا نہ پہنچ کر
پڑھے مسئلہ جو شخص سجدہ پر قادر نہیں یا سجدہ کرنے سے خون زخم سے جاری ہو جاتا ہے
اوسکے حق میں سجدہ کا اشارہ کفایت کرتا ہے اور قعود قیام سے اولیٰ ہے مسئلہ فتاوی
ابو اللیث میں مذکور ہے جس عورت کے پیٹ سے آدھے بچے سے کم باہر نکلا ہے نفاس نہیں
ترک نماز سے گنہگار رہوگی اپنے بچے دیگ رکھدے یا گڑھا کھودے اور اسطرح بیٹھکر نماز
پڑھ لی کہ بچہ کو ایذا نہ پہنچے مسئلہ جسکو دونوں ہاتھ شل ہوں اور کوئی وضو اور تیمم کرنیوالا نہ ہو اپنے منہ اور بازو کو دھو کر
اگر نماز ادا کرے مسئلہ جسے بیٹھنے کی طاقت نہو لیٹ کر پڑھے اور چت لیٹنا کروٹ پر لیٹنے سے اولیٰ ہے انیز نماز قضا
نماز حاضر نماز کو کوئی عذر چھوڑا ہے ہر حال میں مگر جو کسی عذر کی نماز ترک کرے وہ نہ خدا اور رسول سے اصلا
نہیں شرمائے قیامت کے دن ایک نماز کو بدلے تمام دنیا دینا چاہیں گے قبول نہ کیجائے گی اور جو ہزار برس

دینگے نجات نہ ملیگی جو غلام سرکش اپنے مولی کا فرمان نہ بجالاوے اور ایسے بادشاہ
قہار کے حکم پر شیطان اور نفس امارہ کی حکم کو ترجیح دے مستحق رحمت و نجات ہے
یا مستوجب قہر عذاب ابن ماجہ ابودرداسی روایت کرتے ہین کہ میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کسیکو خدا کا شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تیرے ہاتھ پاؤن ٹکڑے ٹکڑے
اور تو جلایا جاوے اور ایک نماز فرضہ بھی ترک نکر کہ جو شخص عمداً نماز ترک کریگا اوسکی بخشش خدا کی ذمہ نہین
اور شراب مت پی کہ شراب سب برائیون کی کنجی ہے اور حدیث مین ہی جو شخص نماز قائم رکھے نماز
اوسکی قیامت کے دن اوسکے لیے نور اور دلیل اور نجات ہوگی اور جو اوسکی محافظت نکریگا نہ اوسکی لیے
نور نہ دلیل نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا
فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بے نماز پیغمبرون اور خدا کا دشمن ہے اور خدا اوسکا
دشمنان خدا کے ساتھ ہوگا اللہ تعالے فرماتا ہے فویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون
اون نمازیون کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین نماز مین کسل اور سستی علامات
نفاق سے شمار کیے گئی اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالی کاہلون کا یہ حال ہے
تارکون کا کیا حال ہوگا اور آیات تکذیب سے ٹھہری واذا قیل لہم ارکعوا لا یرکعون ویل
یومئذ للمکذبین جب اونسے کہا جاوے رکوع کرو رکوع نہین کرتے خرابی ہے اوس دن
جھٹلانیوالونکے لیے دوسری جگہ اس سے زیادہ تصریح ہے اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین
نماز قائم رکھو اور مشرکون سے مت ہو جاؤ جب حکم تحویل قبلہ صادر ہوا صحابہ نے سعد بن زرارہ بخاری اور
براء بن معرور سلمی کے نماز کا جو اس حکم سے پہلے مر گئے تھے حال پوچھا جواب آیا کان اللہ
لیضیع ایمانکم دیکھو خدا نے نماز کو ایمان فرمایا اور ارشاد ہوتا ہے فان تابوا
واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین یعنی اگر وہ توبہ کرین اور تمار قائم رکھین اور
زکوٰۃ دین تو تمہارے دینی بھائی ہین امام غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اذا رأیتم الرجل یعتاد المسجد فاشہدوا لہ بالایمان جب کسیکو مسجد
مین جانیکا عادی دیکھو اوسکے ایمان کی گواہی دو اور امام بخاری مرفوعاً روایت کرتے ہین
من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ

فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کیطرف استقبال کرے اور ہمارا ذبیحہ کھاوے تو شخص مسلمان ہے اوسکے لیے خدا اور اوسکے رسول کا عہد ہے تم اوسکی عہد مین خفر نہ کرو یا تجمیل نماز ارکان ایمان اور ترک نماز علامات کفر و نفاق سے ہے لہذا آیہ این بھی امتحان دوست دشمن کا سجدے سے ہوا اور آخر کو بھی اسی سے ہوگا مسلمان قیامت کے دن سجدہ کرین گے اور کافر نہ کرسکین گے حضرت فرماتے ہین جب بندہ سجدہ کرتا ہے شیطان کہتا ہے اے خرابی اوسے سجدے کا حکم ہوا بجالایا اور بہشت کا مستحق ہوا مجھے حکم ہوا مین نے انکار کیا اور مردود رضی ہوگیا العزیز ابلیس نے ایک سجدہ نہ کیا لعنت ابدی مین مبتلا ہوا جو ہزارون سجدے ترک کرتا ہے اوسکا کیا حال ہوگا جو شخص رکوع سجدہ اچھی طرح نہین کرتا خدا اوسکی طرف نظر رحمت نہین فرماتا اوسکی نسبت وارد ہوا انا تخاف لومتہ لائم ذلک لمن علی غیر الفطرۃ ای غیر دین محمد ہم ڈرتے ہین اگر تو اسی حال پر مرے گا دین محمد پر نہ مرے گا یعنے مرتے وقت تیرے ایمان جانے کا اندیشہ ہے جو نماز نہین پڑھتا اوسکا ایمان کسطرح رہے گا حدیث مین آیا ہے بین العبد و بین الکفر الا ترک الصلوٰۃ دوسری حدیث اس مضمون سے وارد ہے من ترک صلوٰۃ متعمدا فقد کفر جہیقی روایت کرتے ہین الصلوٰۃ عماد الدین او بعض فقہا اسقدر اور بڑھاتے ہین من اقامہا اقام الدین و من ترکہا ہدم الدین ابو یعلی نے بسند حسن ابن عباس رض سے روایت کیا اسلام کے گو شعبے اور دین کی پونجین ہین ہین کہ اسلام اون پر بنایا گیا جو اون مین سے ایک ترک کرے کافر ہے جابر گواہی اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہین اور فرض نماز اور روزہ رمضان اسی جگہ سے امام احمد بی نماز کو کافر کہتے ہین اور امیر المومنین عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو درداء اور اسحٰق بن راہویہ اور عبد اللہ بن مبارک اور نخعی اور حکم بن عتیبہ اور ایوب سختیانی اور ابو داؤد طیالسی اور زہیر بن حرب وغیرہم رض کا بھی یہی مذہب ہے ترمذی اور حاکم نے بر شرط شیخین بسند صحیح ابو ہریرہ رض سے روایت کی اصحاب رسول صلعم اتنک نماز کے کسی عمل کے ترک کو کفر نہ سمجھتے اور امام مالک رض اوسکے قتل کا حکم دیتے ہین اور بعض علماے مالکیہ و شافعیہ کہتے ہین اوسکی غسل نہ دیا جاے اور نماز جنازہ کی نہ پڑھی جائے اور قبر اوسکے ذلت کے واسطے زمین کے برابر رکھین کہ اوسکے

ایسی عمدہ فرض کو ذلیل سمجھا اور اوا نہ کیا امام اعظم اور ابو یوسف اور محمد اور زہری اور رمزی اور رحافظ ابو الحسن علی بن مفضل مقدسی رح فرماتے ہین بی نماز کو قید کرین اور جو نوبہ نہ کرے تو تمام عمر قید رکھین تذہیل اس زمانہ مین لوگ رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہین کرتے اور رکوع کے بعد سیدھے کھڑے نہین ہوتے اور سجدون کے بیچ مین نہین بیٹھتے حالانکہ حدیث مین وارد ہے جو شخص سیدھی نماز پڑھے اور رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہ کرے ایک نماز بھی اوسکی قبول نہو اور اصحاب سنن اربع نے ابو مسعود انصاری سے بایں لفظ روایت کی لا تجزی صلوٰۃ لا یقیم الرجل فیھا صلبہ فی الرکوع والسجود آپکے سامنے ایک شخص نے بلا رعایت ان امور کے نماز پڑھی فرمایا پھر پڑھ تیری نماز ادا نہوئی کئی بار پڑھی اور یہی حکم ہوا عرض کیا یا رسول اللہ کسطرح پڑھون فرمایا جب نماز کے لیے کھڑا ہو وضو اچھی طرح کر پھر قبلہ کی طرف منہ کر پھر تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ جو تجھے آسان ہو پھر رکوع کرے تو خوب اطمینان سے ٹھیر اور جب سر اوٹھائے خوب سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ مین خوب توقف کر پھر سجدہ سے سر اوٹھائے تو اطمینان سے بیٹھ اور بعض آدمی جمعہ مین کاہلی کرتے ہین آونکی نسبت وارد ہے خدا اونکے دلون پر مہر کردے گا اور نماز کے جماعت کے حق مین فرمایا ولیصل آتا ہے اونکے گھر جلادون اور فرماتے ہین اگر عورتون اور بچون کے خلیکا خوف نہوتا تو جو لوگ عشا کے وقت جماعت مین حاضر نہین ہوتے اپنے غلامون سے اون کے گھر جلوا دیتا سلف صالح کی اگر کبیرہ اولی فوت ہوتی تو تین دن اور جو جماعت نہ ملتی تو سات روز ایسا غم کرتے جیسے کوئی اپنی عزیز کی ماتم داری کرتا ہے سعید بن مسیب کہتے ہین تیس برس سے اذان مسجد مین سنتا ہون یعنے شوق جماعت مین اذان سے پہلے مسجد مین جا بیٹھتا ہون وارد ہے ایک گروہ قیامت کے روز چمکتے تارے کی مانند محشور ہوگا فرشتے کہین گے تم کیا عمل کرتے تھے جواب دینگے بجز دستی اذان کے سب کام چھوڑ دیتے اور طہارت مین مشغول ہوتے دوسرا گروہ چاند کیطرح چمکتا ہوگا فرشتے اوسکا عمل پوچھین گے وہ کہین گے ہم وقت سے پہلے طہارت کر لیتے تیسرے کے منہ آفتاب کی طرح چمکتے ہونگے وہ کہین گے ہم اذان سے پہلے مسجد مین پہونچتے اور یہی آیا ہے جسکا محل مسجد مین لگا رہتا ہے خدا اوسی عرش کے سایہ مین جگہ کرے گا جسدن اوسکے سوا کوئی سایہ نہوگا عارفین کہتے ہین اگر بندہ کو خزانہ اور بہشت مین مخیر کرین نماز اختیار کرے کہ بہشت اوسکے

داخل ہونے پر نماز کرے گی شیخ صوفی نے کسی عالم سے پوچھا بہشت مین نماز بھی ہوگی جواب دیا
وہ عیش و آرام کا مقام ہے نماز کا وہان کیا کام ہے کہا ایسی بہشت سے جسمین نماز نہین ہمکو
کچھ کام نہین ہوئی ملی فرماتے ہین اگر مین بہشت اور مسجد مین مخیر کیا جاون مسجد اختیار کرون کہ
وہ حق خدا کا اور بہشت حظ نفس ہے تنبیہ جو شخص نماز اوس صفت کے ساتھ کہ مشہور اور
کتب فقہ مین مذکور ہے ادا کرے نماز اوسکی شرعًا بلا ریب صحیح ہے لیکن حقیقت اور روح نماز
کی یہ ہے کہ حقیقت ارکان و شرائط کی جسطرح ہمنے اپنے تفسیر مین نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ
لکھے بجالائے جو غفل کے اندھے کہتے ہین حقیقت نماز کی ہمکو حاصل اور نیت حاضر نہین تو نماز پڑھنے
سے کیا فایدہ محض نادان اور جاہل ہین یہ نہین جانتے کہ تعلق دل ابتدای کار مین قدرت سے
خارج ہے اور تکلیف مقدر بوسعت ہین تعمیل حکم چاہیے قبول کرنا اوسکے اختیار مین ہے نمرد اور
سرکشی سے کہ ترک تعلیم مین پائی جاتی ہے نجات ہوگی اور رفتہ رفتہ معقیقت بھی حاصل ہو جائے گی دس
برس کی عمر مین لڑکا مار کے ڈر سے نماز پڑھتا ہے پھر عادت پھر عبادت ہو جاتی ہے پھر اگر خدا چاہتا ہے
جذبہ غیبی یا مرشد کامل کی توجہ سے حقیقت اور روح نماز کی بھی حاصل ہوتی ہے پہلے قدم مین
کوئی منزل طے نہین ہوتی اور قلم نامہ مین لیتے ہی یا قوت رقم خان نہین ہو جاتا نزرگون سے جو
اس قسم کے کلمات مذکور ہین مراد اون سے ترغیب حقیقت نماز ہے نہ یہ کہ جبتک حقیقت نہو
نماز ہی نہ پڑھے اسیطرح بعض نادان شیطان کے سپرد کہتے ہین ہم حقیقت نماز ادا کرتے ہین
صورت سے ہمین کیا کام شریعت واسطہ وصول ہے جو منزل مین پہونچ جاتا ہے اوسی راہ سے
کام نہین رہتا جواب اوسکا یہ ہے حقیقت نماز بدون اس صورت کے حاصل نہین ہوسکتی پس
صورت بے حقیقت ناقص اور حقیقت بے صورت باطل ہے کہ بے اتباع شریعت نامہ نہین آتی
شریعت مانند نیو کے اور حقیقت مثل دیوار کے ہے دیوار جسقدر بلند ہوتی ہے بنیاد کی طرف احتیاج
بڑھتی ہے اور نیو کے خراب ہونے ہی دیوار بھی گر جاتی ہے احکام شریعت بمنزلہ درخت کے ہین اور
معارف طریقت و حقیقت مشابہ پھل کے جبتک درخت قایم ہے ثمر بھی متوقع ہے درخت سوکھ جانے
ثمر کہان سے آئے اصل یہ ہے کہ شیطان جب آدمی کو کشف و کرامت سے خوش پاتا ہے اس قسم کے
فریب دیتا ہے اکثر سادہ لوح اوسکے دام مین آجاتے ہین اور نماز روزہ چھوڑ دیتے ہین نہین جانتے

شیطان اوسنین اپنا ساکیا چاہتا ہے اونسے بھی یہی کہا تھا کہ جب مین فرشتون کا اوستاد ہو گیا آدم خاکی کو سجدہ کرنے کی کیا حاجت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے زیادہ قرب و معرفت کسے حاصل ہے باوجود اسکے اسی صورت کے سامنہ نماز پڑہتے یہانتک کہ پائے مبارک پر ورم آجاتا اور اسقدر روزے رکھتے کہ لوگون کو گمان ہوتا اب افطار نہ کرینگے اور کبھی ملے کا روزہ رکھتے یعنے دو دو تین تین دن افطار نہ کرتے مگر بسبب کمال شفقت کے امتکو اس فعل سے منع فرماتے لست کمثلکم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقین مین تم جیسا نہین رات کو اپنے رب کے پاس ہوتا ہون وہ مجھے کہلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے اور روزی کی افطار مین تعجیل کی تاکید فرماتے اور سحر کہانے مین تاخیر کرتے اور اوسوقت چوارے کہانا پسند فرماتے اور افطار کے باب مین وارد ہے روزہ دار تین چوارون سے افطار کرے اگر تر یلین خشک کہائے اور جو خشک بھی نہ یلین پانی سے کہولے فایدہ وجہ اسکی اطباے قلوب پر نیکوبی ظاہر کہ حکیم مطلق نے مدینہ کے چوارون کو تریاق سموم اور دافع جملہ امراض وسموم کیا حدیث سے ثابت عجوۂ عالیہ کہ ایک قسم خرمائے مدینہ کی ہے تمام بیماریون سے شفا ہے اور زاشتا اوسکا تریاق کا فائدہ بخشتا ہے لیکن فائدہ اوسکا اطباے ابدان کے طور پر یہ ہے کہ وقت خلا کے شیرین چیز کہانا بدن کو فائدہ زیادہ بخشتا ہے اور تمام قوے وحواس خصوصًا قوت باصرہ کو بہت فایدہ پہونچاتا ہے اور جو کہ ملک حجاز مین سوا چوارون کے اور شیرینی نہین ہوتی اور طبیعت اوس ملک کے لوگون کی اوس پر درست پاتی ہے تو استعمال اوسکا اونکے لیے زیادہ نافع اور مناسب ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور افطار کے وقت پڑہتے اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت اور بعض روایات مین یہ کلمات وارد ہین الحمد للہ ذہب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالے اور کوئی عید روزے سے خالی نہ چھوڑتے مگر شعبان مین بہ نسبت اور مہینون کے زیادہ روزے رکھتے اور روزے کا یہ ایسا مہینہ ہے جسکے رتبے سے لوگ غافل ہین رجب اور رمضان کے بیچ مین اوسمین لوگونکے اعمال خدا کے حضور پیش ہوتے ہین مین چاہتا ہون کہ میرے اعمال روزے کی حالت مین عرض کیے جاہین اور شش عید کے روزون کے لیے فرماتے جو شخص رمضان کے روزے رکھکر عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھتا ہے تمام برس کے روزون کا ثواب پاتا ہے فایدہ وجہ

اسکی یہ ہے کہ بحکم من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا کی ہر نیکی کا ثواب لا اقل دہ کو نہ ملتا ہے اور سال کے تین سو ساٹھ دن ہین اور چھتیس کو دس مین ضرب دینے سے بھی تین سو ساٹھ حاصل ہوتے ہین اسی وجہ سے ایام بیض یعنے ہر مہینہ کی چودہ پندرہ سولہ کے روزون کے واسطے بھی ایکسال کے روزون کا ثواب موعود ہے اور روزۂ عاشورہ اور سوا روز عید کے عشرۂ ذی الحجہ کے روزے رکھنے اور سوا سال حج کے عرفہ کے دن ہمیشہ روزہ رکھنے اور یہ روزہ عاشورہ سے افضل ہے کہ اوسمین سال بھر اور اسمین دو سال ایک برس پہلے اور ایک برس آیندہ کے گناہ بخشے جاتے ہین اور دوشنبہ اور پنجشنبہ کو روزہ کے لیے پسند فرمایا ہے اور اکثر اوقات گھر والونسے پوچھنے کچھ کمانے کے لیے ہے اگر نہوتا روزہ رکھ لیتے اور جمعہ کی تخصیص روزہ کے لیے مکروہ سمجھتے کہ یہ دن عید کا ہے اور ہر رمضان مین دس دن اعتکاف کرتے جس سال انتقال فرمایا بیس دن اعتکاف کیا اور اعتکاف عشرۂ اخیر رمضان مین سنت موکدہ ہے لاکھون آدمی مدت اوسکی دس روز سمجھتے ہین اور اسقدر عرصہ تک مسجد مین رہنا دشوار جانکر اس دولت عظمیٰ سے محروم رہتے ہین اسمین شک نہین کہ دس روز افضل ہین مگر امام محمد رح کے نزدیک اعتکاف ایک ساعت مین بھی ادا ہو جاتا ہے اور یہی مذہب مفتی بہ اور مطابق ظاہر الروایۃ کے ہے اسطرح بعض اشخاص رشتہ داروں کی خبر گیری اور دیگر مصارف خیر مین روپیہ صرف کرتے ہین لیکن زکوۃ کے نام سے ایک جنہین دیتے اگر بحساب زکوۃ روپیہ علیحدہ کرکے اور اوسمین سے جن رشتہ داروں اور سائلون کو زکوۃ دینا درست ہے دین اور مصارف زکوۃ سے جس نیک کام مین صرف کرنا ہو کرین تو یہ مصارف بھی جاری رہین اور زکوۃ بھی سہل طور پر ادا ہو جائے وجہ اس محرومی کی یہ ہے کہ ہمہ تن دنیا مین مصروف ہین دین کا کچھ بھی خیال ہوتا تو کسیوقت اوسکی تحقیق مین مشغول ہوتے اور جو بات نہ معلوم ہوتی علما سے دریافت کرتے اونکی صحبت سے سہل طور پر آخرت کی مصیبتون سے نجات حاصل ہوتی اور تھوڑی سی محنت مین عقبے کی بہت نعمت ہاتھ آتی وہ دولت تمہاری چھین نہ لیتے اور نہ ایسا بوجھ ڈالتے جو تمسے نہ اوٹھ سکے بلکہ نرمی و آسانی تمہارے دل کی بھاری کھو دیتے اور تمہارا ہاتھ پکڑکر بہشت کی راہ پر پہونچا دیتے تمنے تو دنیا کی نازو نعمت کو بہشت اور اوسکی رنج و مصیبت کو دوزخ

سمجھ لیا ہے کہ ہر وقت اوسی کی فکر مین رہتے ہو آخرت سے کچھ کام نہین رکھتے خود جانتے ہو
نہ اور سے پوچھتے ہو جو جی مین آتا ہے کرتے ہو کبھی وعظ کی مجلس یا عالم کی خدمت مین نہین جاتے
بلکہ اس قسم کی باتون سے کہان ہو اور کسیکی خاطر سے کوئی بات سُن لیتے ہو تو اوسپر عمل نہین کرتے
افسانۂ بیہودہ سمجھتے ہو باوجود اسکے دعوے ایمان کا کئے جاتے ہو سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعوے
آئے مفلسو کسی صاحب دولت کا دامن پکڑو کہ راحت دارین حاصل ہو اور اے مریضو کسی طبیب
حاذق کا علاج کرو کہ شفای کامل پاؤ ایک نسخہ اطبای جوہر علوی کا تمام امراض باطن کھو دیتا ہے
یہ نسخہ سدیدی اور نفیسی مین نہین اور یہ علاج قانون اور اقسرائی سے علاقہ نہین رکھتا انگبین
چیونٹے ضعیف سے یہی ہو سکتا ہے کہ دامن کیونہ نیز پہ کا پکڑکر ہوا مین پہونچے اگر بے اسکے جانا چاہے
ہزار برس مین نہ پہونچ سکے کوئی گھیت بے توجہ خورشید کے نہین پکتا اور کسی درخت خودرو
مین مزہ دار پھل نہین آتا جاہل ہین عبادت مین مرتکب ایسے امور کا ہوتا ہے کہ وہ عبادت اوسپر
وبال اور موجب نکال ہو جاتی ہے مانند اوس شخص کے کہ قصد اوسکا مشرق مین ہو اور منہ
کو جائے جسقدر چلے مطلوب سے دور پڑے یا مثل اوسکے کہ سفر حج مین زاد النفقہ کھوٹا روپیہ
لے جائے راہ مین سوا ندامت و خجالت کے کچھ ہاتھ نہ آئے اگر صرافی جانتا یا کسی صراف کو
دکھا لیتا کبھی اس بلا مین نہ پڑتا ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا
اسے مست شراب غفلت تو اپنی دولت و ثروت پر نظر کرکے اونکی صحبت سے عار کرتا ہے حالانکہ
خدا کے نزدیک علم سے زیادہ کسی کی عزت نہین ابن مبارک کہتے ہین جو شخص علم حاصل نہین کرتا
مجھے تعجب آتا ہے کہ اپنی عزت کس کام مین سمجھتا ہے اور عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہین عالم بامل کو
کہا اور دن کو علم سکھائے ملکوت آسمان مین عظیم یعنے بڑا شخص کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین فضل عالم کا عابد پر ستر درجے ہے اور قیامت کے دن علما کی دوات کی
کی سیاہی شہیدون کے خون پر غالب آئے گی اور عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر کے روزے
اور شب داری سے بہتر ہے اور علما میری امت کے سب پیغمبرون سے شریف تر ہین اور قیامت
کے دن علما کو حکم ہوگا تم میرے نزدیک فرشتون کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت
قبول ہوگی اور جو شخص طلب علم مین واسطے زندہ کرنے اسلام کے مرجائیگا اوسمین اور پیغمبرون مین

سوا درجۂ نبوت کے بہشت مین کوئی درجہ نہوگا اور جو شخص ایک باب علم کا اور دون کے سیکھنے کے لیے سیکھتا ہے اوسے ستر صدیقون کا ثواب دیا جاتا ہے اور جو طلب علم مین سفر کرتا ہے فرشتے اپنے بازو دون سے اوسپر سایہ اور مچھلیان دریا مین اور آسمان و زمین اوسکے حق مین دعا کرتے ہین اور خدا جسے بھلائی چاہتا ہے اوسی کو دین مین دانشمند کرتا ہے اور بیشک فرشتے اپنے بازو رضائے طالبعلم کے لیے بچھاتے ہین اور سب زمین و آسمان والے اور مچھلیان پانی مین عالم کے لیے استغفار کرتے ہین اور بیشک فضل عالم کا عابد پر ایسا ہے جیسے چودھوین رات کے چاند کی بزرگی سب ستارون پر اور بیشک علما وارث انبیا کے ہین اور ابو ذر رضہ کی حدیث مین ہے علم کی مجلس مین حاضر ہونا ہزار رکعت نماز اور ہزار بیمارون کی عیادت اور ہزار جنازے پر حاضر ہونے سے بہتر ہے اور خدا کے نزدیک دین مین دانشمندی سے زیادہ کوئی چیز افضل نہین اور ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے اور ترمذی کی حدیث مین ہے بیشک اللہ اور اوسکے فرشتے اور سب زمین و آسمان والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ مین اور یہانتک کہ مچھلی یہ سب درود بھیجتی ہین علم سکھانے والے پر جو لوگون کو بھلائی سکھاتا ہے مولائے علی فرماتے ہین عالم روزہ دار شب دار مجاہد سے افضل ہے انگیزیز اس سے زیادہ بزرگی کیا ہوگی کہ یہ صفت جناب حدیث کی ہے ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد ہوا اے ابراہیم مین علیم ہون ہر علیم کو دوست رکھتا ہون یعنے علم میری صفت ہے اور جو میری صفت پر ہے میرا محبوب ہے پھر علم اشرف صفات حمیدہ اور کمال پسندیدہ ہے جو شخص اوسے خوار سمجھے عقل و دانش سے بے بہرہ ہے ؎ نور سے جیکے کہ روشن ہے جہان ✦ نیم شب تو اوسکو کرتا ہے گمان ✦ خلق ہے خفاش وہ شمس الضحیٰ ✦ ہوا سے معلوم اوسکا حال کیا ✦ جیکے دل مین حلاوت ایمان کی ہے وہ قدر اوسکی جانتا ہے ؎ قصہ شمع اندل پروانہ پرس ✦ حال گل از بلبل دیوانہ پرس ✦ عندلیب مست داند قدر گل ✦ چند را از گوشۂ ویرانہ پرس ✦ سرور دو جہان خیکی خاک پا تاج سلاطین عالم ہے مسجد مین تشریف لائے وہان دو غول بیٹھے تھے ایک مذاکرۂ علم اور دوسرا تشغل و ذکر مین مشغول تھا آپ پہلے گروہ مین بیٹھے اور فرمایا دونون مجلسین اچھی ہین مگر مجلس علم افضل ہے اور مین بھی تعلیم کے لیے مبعوث ہوا پس تیری کیا حقیقت ہے کہ علما کی صحبت سے

عارف کرتا ہے بزرگان دین فرماتے ہین بہتر امیرون اور بادشاہون مین وہ شخص ہے جو علما کی صحبت اختیار کرے اور بدتر علما و مشائخ مین وہ ہے جو امیرون اور بادشاہون کے گھر جائے اور انکی خوشی کے لیے امر دین مین رعایت کرے محمد بن سلیمان بادشاہ خمادین سلمہ کی خدمت مین گیا اور اونکے حضور باادب بیٹھکر عرض کیا کیا سبب ہے تمہارے دیکھنے سے میرے دل مین ہیبت آتی ہے فرمایا جس عالم کا علم سے مقصود خدا ہے تمام جہان اوس سے ڈرتا ہے اور مقصود جسکا دنیا ہے وہ سب سے خوف کرتا ہے چالیس ہزار درم پیش کیے کہ انہین صرف کیجیے فرمایا جتنے ناحق لیے ہین انہین پھیر دے قسم کہائی کہ وجہ حلال یعنے مال میراث سے مین نے پائے ہین فرمایا مجھے حاجت نہین کہا اور فقرا کو تقسیم کر دیجیے فرمایا شاید لوگ مجھے ملعون کہین مسلمانون کو کیون گمنگا رکرون ہشام بن عبد الملک بادشاہ جب مدینہ شریف مین آیا طاؤس کو بلایا جو تاکہارے فرش کے اوتار السلام علیک یا ہشام کہکر بیٹھ گئے ہشام نے نہایت خفا ہوکر کہا تنے پانچ بے ادبی کین اول لب فرش تک جوتا پہنکر آئے دوسرے میرا نام لیا تیسرے بے حکم میرے سامنے بیٹھ گئے چوتھے میرے منہ پر بوسہ نہ دیا پانچوین امیر المومنین نہ کہا فرمایا مین پانچ بار بیٹھ کے دروازہ تک جتا پہنکر جاتا ہون اور خدا مجھ سے پانچون مین ناراض ہوگا تیرے فرش تک جوتا پہنا آیا کیا غضب ہوا اور سلیمان تیری اس سے راضی نہین مین امیر المومنین کسطرح کہتا اور پروردگار تقدس و تعالے اوسکو دوستون کا نام لیا یا داود و یا یحیی یا عیسے اور دشمنون کو کنیت کے ساتھ ذکر کیا ہے ابا لہب و امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے سوا اپنی عورت اور لڑکے کے کسیکا منہ چومنا جائز نہین تیرے منہ پر کیونکر بوسہ دیتا اور دربار مین اسلیے بیٹھ گیا کہ مین نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جو دوزخی کو دیکھنا چاہے اوسے دیکھے جو بیٹھا ہے اور لوگ اوسکے سامنے کھڑے ہین ہشام یہ سنکر شرمندہ ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ نصیحت کیجیے فرمایا حضرت امیر المومنین علی ع فرماتے ہین دوزخ مین پہاڑون کے برابر سانپ اور اونٹون کے برابر بچھو اوس امیر کی انتظار مین ہین کہ عدل نہین کرتا فائدہ تینون روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرنا اور ہر بار آپ کو امیر المومنین کہنا اسلیے ہے کہ ہشام حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور آپکی خلافت سے منکر تھا سلیمان بن عبد الملک بادشاہ نے ابو حازم سے پوچھا موت کو ہم کیون مکروہ سمجھتے

ہین فرمایا اسلیے کہ تمنے دنیا کو آباد اور آخرت کو ویران کیا اور آبادی سے ویرانہ مین جانا ناگوار ہوتا ہے طریقہ سلف صالح کا بادشاہون اور امیرون کے ساتھ یہ بتا جو شخص ایسا کرے اور امر بالمعروف ونہی منکر پر قدرت رکھے اوسے اونکے گھر جانا مضائقہ نہین اسیطرح منطق وفلسفہ بہ نیت تکمیل قوت فہم کتاب وسنت ودقائق واسرار شریعت وطریقت پڑہنا اور جسکی یہ نیت ہو پڑہنا بعض متاخرین کے نزدیک جائز ہے اور حاجت سے زیادہ حرام جو لوگ شب وروز اوسمین مشغول رہتے ہین اور علم دین سے کام نہین رکھتے نہ اونمین تو اب علم کہ قرآن وحدیث مین موعود ہے حاصل ہوا اور نہ تعظیم علم کے مستحق بلکہ شیطان نے اونمین شکار اور راہ حق سے پھیر کر فلسفہ کی گمراہی مین ہلاک کیا ہے کہ عمر عزیز اپنی ضائع کرتے ہین اور علوم دین کی طرف متوجہ نہین ہوتے ؎ چند خوانی حکمت یونانیان ۔ حکمت ایمانیان راہم بخوان ۔ دل منور کن بہ انوار حق چند باشی کاسۂ لیس یوملی ۔ ورس گر قربت نباشد زو غرض ۔ لیس ورسانہ بمش المرض ۔ فکر کم ان کان من غیر الحبیب ۔ انکم فی النشاۃ الاخری نصیب ۔ امام جلال الدین سیوطی اور نووی اور ابن صلاح وغیرہم بیشمار علمائے دین ان علوم کو حرام کہتے ہین حافظ سراج الدین قزوینی حنفی نے اونکی تحریم مین ایک کتاب لکھی اوسمین ذکر کیا کہ امام غزالی رح نے بھی تحریم کی طرف رجوع کی لکھا ہے یہ امام اجل ان علوم کو چھوڑکر علم حدیث مین مشغول ہوے یہانتک کہ انتقال کے وقت بخاری شریف سینہ پر تھی اشباہ النظائر مین فلسفہ کو حرام لکھا اور منطق کو اوسمین داخل کیا امام فخر الدین رازی نے بکثرت ان علوم مین بعد امعن کے بعد انہوا بفاندہ ہونا علوم فلسفہ کا بیان کرکے فرماتے ہین جو میرا سا تجربہ کرے اوسے میرے سے معرفت حاصل ہو شہرستانی سے منقول ہے فلاسفہ ومتکلمین سے سوا حیرت وندامت کی مین نے کچھ نہ پایا ایک فاضل متبحر ان علوم کے مرنے وقت کہتے تھے اوس علم سے جو مین نے حاصل کیا ہوا اس باتکو کہ ممکن مرجح کی طرف محتاج ہے کچھ نہ جانا اور افتقار وصف سلبی ہے مرا ہون اور کچھ نہین جانتا یہ حال متقدمین علمائے اسلام کا ہے جو فلسفیات مین اثبات عقائد اسلام ورد اوہام فلاسفہ کے لیے مشغول ہوے رہے برحال اونکے جو ان علوم کو مقصود بالذات بلکہ علم کو اونمین منحصر جانتے ہین اس زمانہ مین اکثر لوگون کو دین کی باتون اور علوم دین کا شوق نہ ہا اگر کسیکو ہوتا ہے تو یہ حضرات اوسے راہ حق سے

بہکا کر راہ افلاطون و ارسطو پر لگاتے ہین وہ بیچارہ اونکے دام فریب مین آکر مقصود سے محروم رہتا ہے طالب حق کو لازم کہ ان علوم کو بقدر ضرورت حاصل کرکے ہمہ تن علوم دین مین مشغول اور عبادت و ریاضت و وعظ و نصیحت مین مصروف رہے خصوصاً حج اور زکوٰۃ کی نہایت تاکید کری کہ ہندیون نے اسلام کے چار رکن سے ان دو کو بالکل چھوڑ دیا گویا اونکے نزدیک فرائض نماز و روزہ ہی مین منحصر ہین ہزارون روپیہ بیفایدہ ناچ گانے مین صرف کرنا اور بیٹا بیٹی کی شادی مین اوٹھا دینا آسان اور ایک پیسا زکوٰۃ کے نام پر دینا زکوٰۃ قاف سے گران ہے اور یہ بات نقصان ایمان پر دلالت کرتی ہے علما فرماتے ہین زکوٰۃ کو زکوٰۃ اسلیے کہتے ہین کہ وہ دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے یعنے اوسکے صحت ایمان پر گواہی دیتی ہے اور صدقہ اسلیے کہتے ہین کہ صدق دعوی ایمان پر دلیل ہے اسلیے کہ جب روپیہ کی دل پر ہوتی ہے آدمی ہزار بار زبان سے دعوٰی انقیاد و محبت کا کرتا ہے مگر روپیہ بے انقیاد و محبت قلبی صرف نہین کیا جاتا ہے کذاب اور جھوٹے مدعی ایمان و محبت کے اس امتحان مین ثابت قدم نہ رہے ہزارون احکام سخت نماز اور روزہ اور حج اور جہاد کے اوٹھائے مگر ایک روپیہ زکوٰۃ کے نام سے صرف نہ کرسکے قارون مدعی ایمان کا تہا زکوٰۃ نہ دیسکا نفاق اوسکا ظاہر ہوگیا آخر اس حرکت کی شامت نے اوسے مع مال کے زمین مین دہسا دیا اسیواسطے طریقت مین حکم ہی اوسکا بہ اعتبار دعوے کے مختلف ہوا عوام کے حق مین اسقدر کافی ہے کہ ایک سال کے بعد دو سو روپے سے پانچ روپیہ اداکرین اور خواص جو اتنہ آئے اوسکی راہ مین صرف کرین ایک شخص اہل صفہ سے مرگیا اوسکے پاس ایک دینار نکلا حضرت نے فرمایا وہ اس دینار سے دانع دیا جائے گا اسلیے کہ اہل صفہ کو دعوے قطع علائق اور تجرد کا تہا اونکے حق مین ایک دینار رکہنا بھی وبال ٹہہرا کسی نے شبلی رح سے پوچہا کہ زکوٰۃ کسقدر ہے فرمایا فقہا کے مذہب مین دو سو درہم سے پانچ درہم اور حمادیہ کے مذہب مین دو سو درہم سے ایک درہم بھی رکہنا جائز نہین سب خدا کی راہ مین صرف کرنا اور اسکے شکر مین جان بھی دینا چاہیے یہ فرقہ جان و مال اپنا راہ خدا مین وقف کرتا ہے آگے فقیر مالا بد و منہ ہر آ سگے بیان اونکے حال کا ہے اگر کوئی شخص کامل کا مال لے خوش ہو کہ حجاب درمیان سے اوٹھا اور ایک مسلمان بھائی کا کام نکلا یہی وجہ ہے کہ انبیا کی میراث نہین جو باقی

رہتا ہے بیت المال میں داخل ہوتا ہے کہ وہ بھی مسلمانوں کا ہے البتہ یہ مرتبہ کہ خاص بارگاہ احدیت کا ہے اگر نارسائی بخت سے حاصل نہیں حکم فقہ تو بجا لاتے جفاکار نا شکرے پیاسے شرم نہیں آتی جب پیدا ہوا کیا لیکر آیا تھا اور جیتک ناداں رہا ایک وقت کا کھانا بھی تیری قدر نہیں نہ تہار و کرہا مانگا تو نصیب ہوا خدا نے محض اپنے فضل و کرم سے بلا استحقاق تیرے تجھے مال عنایت کیا سال بہر بعد چالیسواں حصہ اوسکے نام پر نہیں دیا جاتا اس سے زیادہ ہٹ دھرمی اور ناشکری کیا ہوگی اللہ تعالے فرماتا ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات واللہ لا یحب کل کفار اثیم گھٹاتا ہے خدا سود اور بڑھاتا ہے صدقے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ہر بڑے ناشکر گنہگار کو یہ آیت باواز بلند پکارتی ہے کہ زکوۃ نہ دینا اور سود لینا بڑی ناشکری ہے اور سخت احمق ہے جو یہ سمجھے کہ زکوۃ سے مال کم ہوتا ہے درحقیقت اوس سے بڑھ کر کوئی تجارت نہیں قطع نظر اجر آخرت زکوۃ سے مال و دولت میں زیادتی ہوتی ہے اور سود سے مال تلف ہو جاتا ہے کہ بیاج کھانے والا اکثر روپیہ کی لالچ سے سود روپیہ لوگوں کو قرض دیتا ہے اور وہ اصل بھی مار لیتے ہیں پھر نالش میں صرف کرتا ہے یا تو مقدمہ ہار جاتا ہے اور جیتتا ہے تو جائداد مدعا علیہ کے ہاتھ نہیں آتی اور زر دعوے کے ساتھ خرچ بھی برباد ہوتا ہے یا چور مال اوسکا چور لیجاتا ہے یا کسی ہنگامہ میں لٹ جاتا ہے یا حاکم ڈانڈ لیتا ہے یا اوسکی اولاد میں کوئی شخص ایسا پیدا ہوتا ہے کہ سب مال اوباشی میں اڑا دیتا ہے بعض اکارزمین میں رہ جاتا ہے چلتے پھرتے مر جاتے ہیں کسی سے کہتے نہیں پاتے یا مدفون ہو جاتے ہیں بہر حال تھوڑے زمانے میں اوس مال کا نشان نہیں رہتا ہزاروں لاکھوں بیٹھے سا ہو کا رگذرے گرئی اونکا نام بھی نہیں لیتا بخلاف اہل سخاوت کے کہ اکثر اونکے مال میں برکت اور اونکی اولاد میں فراغت رہتی ہے اور یا نصرف مال نہ رہے اثر اونکی سخاوت و کرم کا اور حرمت و تعظیم اونکی اولاد کی اور نامور ی اونکی دنیا میں اور ثواب آخرت میں باقی رہتا ہے یہانتک کہ اگر ایک روپیہ خدا کے نام پر صرف کرنے سے سات سو تک دہان موجود ہیں واللہ یضعف لمن یشاء واللہ واسع علیم اور بیباک خوار ہر ایک کی نظر میں ذلیل و خوار ہے ساہو کاروں کے گھر لاکھوں روپے ہوتے ہیں مگر کسی کی نظر میں اونکی عزت نہیں افسوس کہ اس زمانہ پر آشوب و فساد میں اکثر اہل اسلام میں گرفتار ہیں بلا

سود لیتے ہین اور اوسکا نام تونیر اور کرایہ اور نفع رکھتے ہین نہین جانتے کہ کوہ کو مشک کہنے سے حقیقت اوسکی نہین بدل جاتی اور بہت لوگ محض نادانی اور جہالت سے خرابی مین پڑے ہین بیع و شرا اور اکثر معاملات اونکے موافق شرع کے نہین بعض اوقات نہین نادانستہ سود ہو جاتے ہین خصوصًا زمیندار کہ رعایا سے کٹونی غلہ وغیرہ کی کرتے ہین اور یہ محض ربوہ ہے اگر بیع سلم کرین کچھ اونکا خرچ ہو مگر اوسکے شرائط دریافت کرنے کی کسے فرصت اور کسے غرض کچھ خوف خدا اور روز جزا دلمین ہوتا تو احکام شرع کی فکر کرتے سود کی آفت اور آخرت کی مصیبت گوارا نہ کرتے اللہ تعالے نے جیسے سخت بات سود کی نسبت فرمائی دوسرے گناہ کے لیے نہین ائی جب بھی سے لوگون نے اگلے سود کا قرضدارون سے مطالبہ کیا حکم آیا فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ اگر تم نہ کروگے تو اعلام کردو خدا و رسول سے لڑائی کا یعنے اگر سود سے دست بردار نہین ہوتے تو خدا اور رسول سے لڑنے کو مستعد ہو جاؤ اور نہون نے کہا ہمین خدا سے لڑنے کی طاقت نہین کیا اس زمانہ کے احمق خدا رسول سے لڑنے کی انہین طاقت پاتے ہین جو بجز خوف و خطر سود کھاتے ہین یا رزاق مطلق کی روزی اسی مین منحصر جانتے ہین کہ سود نہ کہائین گے تو روٹی کیونکر کھائے گی اور دولت کسطرح بڑہے گی نہین دیکھتے اگلے زمانے مین مسلمان سود نہین کہاتے تھے اور اب بھی بہت لوگ اس سے محفوظ ہین وہ کسطرح جیتے ہین اور دولت و ثروت کہان سے حاصل کرتے ہین اور یہ جو بعض لوگون نے ٹہہرا رکہا ہے کہ اس ملک مین کفار سے سود لینا روا ہے حرمت اس فعل کی نصوص قاطعہ سے ثابت اور اس ملک کے دار الحرب ہونے مین کلام ہے گو بعض علما دار الحرب سمجھین کیا یہ ملک صرف سود کے مسئلے مین دار الحرب ہے باقی احکام مین دار الاسلام ہزارون اباحت پسند اس مسئلے کو دستاویز ٹہیرا کر گمراہ ہوئے اور جب ہندو سے ملنے مین محنت و مشقت نا اٹہائی پڑی تو مسلمانون سے بھی لینے لگے ان نادانون سے پوچھو کہ اولا امور مین بھی علما کے ارشاد پر عمل کرتے ہو یا نہین سود لینا تو مولوی عبد الحی کے فتوے سے جائز ٹہہرا زکوۃ کی معافی کا پروانہ کہان سے آیا جسکے باب مین حق تعالے نے فرمایا والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور اوسے خدا کی راہ مین خرچ نہین کرتے اونکو بشارت دے ساتہہ دکہہ دینے والے

مارکے یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنے اون سے کہا جاے گا یہ وہ ہے جو تمنے جمع کیا اپنے جانون کے لیے پس چکھو جو تم جمع کرتے تھے اور جسکی نسبت امیر المومنین ابوبکر صدیق نے فرمایا قسم خدا کی اگر عرب مجھے ایک بکری کے بچے کی زکوۃ کہ حضرت کو دیتے تھے نہ دینگے تو مین اس بات پر اون سے جہاد کرون گا اور حدیث بخاری سے ثابت ہے جو آدمی اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے گا قیامت کو خدا اوس مال کو سانپ بنا کر اوسکے گلے مین طوق کر دے گا وذلک قولہ تعالے ولا تحسبن الذین یبخلون بما اتاہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ اسیطرح آپ نے اوقات اس عبادت کی تاکید فرمائی اور زکوۃ لینے مین مصلحت جانین یعنے محتاجون اور اہل مال کے لحاظ رکھتے اور جو آپ کے پاس زکوۃ لاتا اوسکے حق مین دعا کرتے اور ہجرت کے بعد آپنے ایک حج کیا جسے حج الوداع کہتے ہین اس سفر مین ایک لاکھ چوبیس ہزار یا ایک لاکھ چوالیس ہزار آدمی ہمراہ تھے اور ہجرت سے پہلے کئی حج کیے جس سال حج فرض ہوا فوراً ارادہ کیا مگر بسبب بعض ضرورتون دنیویہ کے بجا نہ سکے امیر المومنین صدیق اکبر رض کو امیر الحاج کر کے روانہ کیا اور عمرہ آپ سے بعد ہجرت کے تین ۳ بار ثابت ہے مگر جو کہ سال حدیبیہ آپنے عمرے کا ارادہ کیا اور بسبب مزاحمت کفار کے نہو سکا ثواب عمرے کا مسلمانون کو حاصل ہوا اسے بعض علما نے چوتھا عمرہ شمار کیا اور فرمانی ہمیشہ نماز عید کے بعد کرتے اور فرماتے قربانی کرنے والا ذی الحجہ کا چاند دیکھکر ناخن اور بال کم نہ کرے تعجب ہے لوگ اس امر سے واقف نہین باوجود اسکے کہ صحیح حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے اور بعض علمائے مذہب امام احمد اسی حدیث سے استدلال کر کے قص الشعار و قطع اظفار اندنون مین حرام کہتے ہین اور فرماتے ذبح کرنے مین احسان کرو یعنے تیز چھیار سے ذبح کرو کہ تکلیف نہ پہونچے اور ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح نہ کرو اور جبتک سرد نہ ہو جاے کھال نہ اوتارو اور فضل مجرم کے لیے بھی یہی حکم فرمایا ہے کہ احسان کرو نے تکلیف نہ پہونچاؤ اور تیز ہتیار سے قتل کرو دیکھو حضرت ایک جانور کو دوسرے کے

سامنے ذبح کرنے سے اور گنہگار کو تکلیف کے ساتھ قتل کرنے سے منع فرماتے ہیں اور بزبان بد انجام آپکے نواسی کے سامنے اونکے فرزندوں اور بھائیوں اور عزیزوں کو ذبح اور بے گناہوں کو بے آب و دانہ ہزار تکلیف و ایذا کے ساتھ شہید کرتے ہیں اور صدقہ فطر کا نماز عید سے پہلے دیتے اور صدقہ خانہ کو بہت دوست رکھتے اور محتاج کو دیکر اسقدر خوش ہوتی جیسے بخیل مال کے ملنے سے خوش ہوتا اور جو خرچ کرتے اوسکو بہت نہ سمجھتے اور جو مانگتا اوسے دیتے انکار نہ فرماتے بخاری نے اپنے صحیح میں روایت کیا آپنے کبھی سائل کے جواب میں لا نہ فرمایا ما قال لا قط الا فی تشہدہ ولولا التشہد لکانت لا ولغم ما نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز ولیکن در تشہد اشہد ان لا الہ الا اللہ اگرچہ موجود نہوتا یا سائل کے لیے مصلحت نہ دینے میں سمجھتے سکوت فرماتے یا لائم باتوں سے ایسا راضی کر دیتے کہ دینے سے زیادہ خوش ہو جاتا اور دیتے وقت ہرگز اندیشہ نہ کرتے کہ صبح کہاں سے آویگا بلکہ رات کو دینار و درہم نہ رکھتے اگر وہ جاتا بے صرف کیے گھر میں نہ لاتے ایکرات چند دینار رہگئے تھے تمام شب بے چین رہے پہلی رات کسی محتاج کو بھیجدیے اور فرمایا میرا کیا حال ہوتا اگر یہ دینار چھوڑ کر مر جاتا اور فرماتے اگر کوہ احد برابر میرے پاس سونا ہو میں نہ چاہوں کہ کچھ باقی رہے سوا اوسکے کہ ادائے قرض کے لیے رکھوں جب آپنے رحلت فرمائی ایکدن کا کھانا گھر میں موجود نہ تھا اور زرہ شریف آپکی ایک یہودی کے یہاں کسی سیر جو کے بدلے گروی تھی تیس سے نوے ہزار درم آئے بسمجد کی چٹائیوں پر رکھوا دیے اور تقسیم شروع کی ظہر تک ایکبا قی نہ رہا کسی نے سوال کیا فرمایا ابتو میرے پاس کچھ نہیں بازار میں جاکر جو چیز چاہے میرے نام سے خرید کر لا جب کچھ آنا آئے گا ادا کر دوں گا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالے آپ کو آپکی قدرت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا پھر قرض کا بوجھ کیوں گوارا کرتے ہیں یہ بات پسند نہ آئی اور چہرہ مبارک پر ناخوشی کے آثار ظاہر ہوئے ایک انصاری نے کہ اوسوقت حاضر تھے گذارش کیا آپ بے تکلف دیجیے اور عرش کے مالک سے محتاج ہونے کا اندیشہ نہ کیجیے یہ سنکر ہنسے اور خوشی چہرہ مبارک پر معلوم ہوئی اور فرمایا مجھے یہی حکم ہے آگے کہتے ہیں ایک سائل کو

اسقدر بکریاں دیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں گھر بیچ کٹری نہیں اور اپنی قوم سے جاکر کہا
اے قوم ایمان لاؤ محمد ایسے عطا کرتے ہیں کہ فقیری سے اصلا نہیں ڈرتے ایک لڑکے نے
عرض کیا میرے بیان آپ سے جبہ مانگتی ہے فرمایا ایکساعت کے بعد آنا پھر آکر عرض کیا یہی جبہ
جو آپ پہنے ہیں عنایت کیجیے اوسیوقت عنایت کیا حالانکہ دوسرا جبہ نہ تھا جب نماز کا وقت
آیا بلال نے اذان دی آپ مسجد میں نہ گئے اصحاب گھبرا کر خدمت والا میں حاضر ہوئے اوسی
حال کو دریافت کرکے نہایت پریشان خاطر آیتہ آئے لاتجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا
کل البسط فتقعد ملوما محسورا خلاصہ مطلب یہ ہے اے میرے حبیب تم بخیل نہ کرو مگر اسقدر
بھی نہ کہ لوگ تمہارے ہاتھ پر کپڑا نہ رہے یہانتک کہ باہر نکلنے اور اصحاب کی ملاقات سے
معذور ہو جاؤ حنین کے دن سائلوں نے اسقدر ہجوم کیا کہ آپ مجبور ہوکر درخت سے ٹیک گئے
اور لوگ ردا مبارک اتارے گئے فرمایا میری چادر مجھے دو اگر بقدر اس درخت کے
ٹہنیوں کی چار پالی میرے پاس ہوں سب تمکو بانٹ دوں اور تم مجھے بخیل اور کذاب اور
جبان نپاؤ گے اکثر اوقات اپنا کھانا محتاجوں کو کھلاتے اور آپ بھوکے رہ جاتے اور باوجود
اس ایثار و سخاوت اور عطا کے محتاجوں کی اسقدر خاطر کرتے کہ دینے سے زیادہ آپ کی
باتوں سے خوش ہوتے اور خلق کو حال و مقال سے سخاوت کی ترغیب و تحریص کرتے یہانتک
کہ سخت بخیل آپکا حال دیکھکر سخی ہو جاتا بلکہ جو شخص آپکی خدمت اور صحبت میں رہتا تھوڑے
دنوں میں اس صفت کا کمال حاصل کرتا الغرض سخاوت سے زیادہ کوئی دولت اور بخل سے
زیادہ کوئی آفت نہیں حدیث میں ہے تم ظالم کو بخیل سے بدتر سمجھتے ہو اور سخا کے نزدیک
بخل ظلم سے بدتر ہے وہ اپنی عزت اور عظمت کی قسم کھاتا ہے کہ کسی بخیل کو بہشت میں نہ جانے
دوں گا آدمی ہزار محنت اور لاکھ کاہش سے مال جمع کرتا ہے اور کروڑ حسرت کے ساتھ
چھوڑ جاتا ہے وارث بلکہ کبھی غیر چار دن میں بے رنج و ملال اوڑا دیتے ہیں دنیا اور اسکی طلب اور
فکر میں برباد ہوئے اور آخرت میں ہر طرح کا گرفتار پس یہ ہے خسر الدنیا والآخرۃ ذلک
ہو الخسران المبین الحمد جناب رسالت مآب کو نہایت مکروہ سمجھتے ایکدفعہ آپنے دیکھا
ایک شخص زنجیر کیطرح کپڑے کھا رہا ہے آلہی کیوجہ اس گھر کے سر گناہ بخشدے فرمایا کیا گناہ

ہے عرض کیا میرا گناہ زمین اور آسمان اور عرش سے بڑا ہے مال میرے پاس بہت ہے
لیکن فقیر کو آتے دیکھکر یہ سمجھتا ہون گویا آگ میرے سامنے آتی ہے فرمایا مجھسے الگ ہو کہین
تو اپنی آگ مین مجھے نہ جلا دے قسم اوسکی جسنے مجھے ہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے اگر تو کعبہ
و مقام کے بیچ مین ہزار برس نماز پڑھی اور اسقدر روے کہ تیرے آنسوؤن سے نہرین جاری
ہو جائین اور اونپر درخت جم اوٹھین اور بنجل نہ چھوڑے بیشک تیرا ٹھکانا دوزخ ہے
آپ فرماتے ہین ان فی الجنۃ شجرۃ فی الجنۃ من کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم تزل تلک الغصن
حتی یدخلہ الجنۃ و فی النار شجرۃ من کان بخیلا اخذ بغصن منہا فلم تزل تلک الغصن حتی یدخلہ
سخاوت بہشت مین ایکدرخت ہے جو سخی ہے اوسکی ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے یہ ڈالی اوسے
نہین چھوڑتی یہانتک کہ بہشت مین داخل کر دیتی ہے اور بخیل دوزخ مین ایکدرخت ہے جو
بخیل ہے اوسمین سے ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے وہ ڈالی اوسے نہین چھوڑتی یہان تک
کہ دوزخ مین داخل کر دیتی ہے اور آپکی عادت تھی اپنے نفس کے واسطے کسی پر غصہ نہ کرتے
انس کہتے ہین دس برس آپکی خدمت مین رہا کبھی کسی خطا پر ہون نہ فرمایا ایک اعرابی
نے چادر مبارک اس زور سے کھینچی کہ اوسکا نشان کندھے پر بن گیا اور کہا اے محمد مجھے
کچھ دو آپنے اوسکیطرف دیکھکر ہنس دیا اور جو حاضر تھا عنایت کیا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
مین آپکو عادل نہین پاتا فرمایا وائے تجھ پر میرے بعد کون عدل کریگا جب چلا صحابہ سے ارشاد
کیا اسے بلا لو حنین کے دن ایک انصاری نے کہا مین یہ تقسیم خدا کے واسطے نہین دیکھتا فرمایا
اللہ میرے موسیٰ بھائی پر رحم کرے اس سے زیادہ ایذا دی گئی اور صبر کیا لونڈی غلام پانی
برتنون مین آپکے پاس لاتے اور درخواست کرتے کہ آپ ان مین اپنا ہاتھ ڈالدین آپ اونکی
خاطر سے جاڑے کی شدت مین بھی انکار نہ کرتے اور اونکے برتنون مین ہاتھ ڈالدیتے جس
یہودیہ نے آپکو زہر دیا تھا جب اوسنے اقرار کیا کہ مین نے آپکے قتل کے لیے یہ حرکت کی تھی صحابہ
نے اوسے قتل کرنا چاہا آپنے چھوڑ دیا ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا جبرئیل علیہ السلام نے
خبر دی مگر آپنے اوسے کچھ نہ کہا اور یہ امر صرف اپنے حقوق مین تھا خدا کے حق مین نرمی
نہ کرتے سوا جہاد کے آپنے کبھی کسی شخص کو نہ مارا اور اپنے نفس کے واسطے کسیکو ایذا نہ پہونچائی

اور غصہ نہ فرمایا خدا اے کریم آپکی خوبی تعریف فرماتا ہے اور مسلمانوں پر اپنا احسان جتاتا
ہے فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک بسبب رحمت
الٰہی کے تو نرم خو ہوا اونکے لیے اور جبتو درشت خو سخت دل ہوتا تو تیرے اس پاس سے
پریشان ہو جاتے تعجب اوقات صحابہ نے درخواست کی کہ کفار پر دعا کیجیے فرمایا میں لعنت
کرنیوالا مبعوث نہوا بلکہ رحمت بھیجا گیا تجھے میں لعنت اور بددعا کے واسطے نہیں بھیجا گیا بلکہ
رحمت کے لیے آیا ہوں اور باوجود اس قرب و منزلت اور علو مرتبت کے کہ پیغمبروں کے سردار
اور معصوموں کے پیشوا اور رسل اور ابد میں مامون العاقبۃ اور مبشر بہ انواع کرامت تھی
زمین و آسمان اور آدم و عالم اونکی واسطے پیدا ہوا اور مرتبہ محبوبیت مطلقہ اور شفاعت کبریٰ کا
اونہیں دیا گیا خدا کے خوف سے اسقدر کانپتے کہ تمام عالم کا خوف جمع کیا جاوے اونکے
خوف سے برابر نہو سکے غم عالم کا آپکے دل میں تھا مگر اثر حزن و ملال کا چہرۂ مبارک پر ظاہر نہوتا
ہمیشہ کشادہ رو اور بشاش نظر آتے صبح کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹھتے صحابہ جاہلیت کے قصے
آپکے سامنے بیان کرتے اور شعر پڑھتے اور ہنستے آپ بھی اونکے ساتھ ہنستے اکثر اوقات
تبسم فرماتے اور کبھی نحک گر قہقہہ آپ سے ہرگز ثابت نہیں آواز رونے میں بھی آواز بلند
نہوتی ہاں نماز میں ایک آواز جوش و گریہ کے مانند ہانڈی سے سنی جاتی اکثر خدا کے خوف سے
یا اوسکی محبت و شوق باسماع قرآن یا نماز شب میں یا امت کے لیے رونے ایکبار نماز میں
رونے اور کہتے تھے اللھم لقد فی ان لا فقد بھم و انا فیھم وھم یستغفرون ونحن نستغفرک خدایا
تو مجھسے وعدہ کرتا ہے یہ کہ تو اونپر عذاب نہ کرے گا جبتک میں اونمیں ہوں اور وہ استغفار
کرتے ہیں اور ہم تجھسے استغفار کرتے ہیں اور اپنی صاحبزادی حضرت ابراہیم اور اپنے نواسی
یعنی حضرت زینب کی بیٹی کی وفات اور زید اور جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت پر بھی رونا
آپ سے ثابت ہے اور کبھی دوستوں سے مزاح فرماتے مگر کوئی بات بیموقع اور فحش اور جھوٹ
اور بغیر زبان پر نہ لاتے ایکدن کسی سے فرمایا میں تجھے اونٹ کے بچے پر سوار کرونگا اونسے
کہا بچے پر کسطرح چڑھ سکوں گا فرمایا ہر اونٹ اونٹ کا بچہ ہے اپنی پھوپی صفیہ رضی اللہ عنہا سے
کہا کوئی بڑھیا بہشت میں نہ جائیگی یہ سنکر وہ بہت بے قرار ہوئیں اور رونے لگیں فرمایا

جوان ہو کر سنبت مین جائین گی کیا تو نے نہ سنا کہ خدا نے فرمایا انا الشاہ ان الشاہ المجلنا ہن
ابکار اکسی عورت نے عرض کیا میرا شوہر آپکو بلاتا ہے فرمایا تیرا شوہر وہی ہے جسکی آنکھ مین سپیدی
ہے وہ گھر جاکر شوہر کی آنکھین چیر کر دیکھنے لگی اوسنے کہا کیا دیکھتی ہے کہا مجھے حضرت نے خبر
دی ہے کہ تیری آنکھ مین سپیدی ہے کہا سپیدی سب کی آنکھ مین ہوتی ہے ایکبار زاہر بن
حزام کو پیچھے سے آکر دبوچ لیا اونہون نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے منہہ پھیر کر دیکھا تو حضرت
نے اپنی ہتھیلی ہلانے لگے تا بدن مقدس سے اچھی طرح مس ہو فرمایا اس غلام کو کوئی لیتا ہے
عرض کیا یارسول اللہ مین متاع کاسد ہون مجھے کون خریدے گا فرمایا مگر تو خدا کے نزدیک
کاسد نہین ذہیل انہین زاہر کے لیے وارد ہے زاہر ہاویہ تنہین ہمارا ہے اور ہم اوسکے
شہری ہین کردہ گاؤن کی چیزین آپکے لیے لاتے اور آپ اونہین شہر کی چیزین خرید دیتے
اسید بن حضیر رضہ کہتے ہین مین لوگون سے باتین کرتا تھا اور میرے مزاج مین چہل تھی کہ لوگون کو
ہنساتا آپ نے میرے خاصرہ مین لکڑی چبوئی مین نے کہا مجھے بدلا دیجیے فرمایا لے عرض کیا
مین برہنہ تھا آپنے پیراہن شریف اوتارا مین نے کشیہ مبارک چوم کر کہا یارسول اللہ میرا یہی
مطلب تھا مدینہ مین ایک شخص تھا کہ آپ سے اکثر ہنسا کرتا بازار سے ہر چیز خرید لاتا اور بطور
ہدیہ حضور مین پیش کرتا جب آپ قبول کر لیتے مالک مال کو خدمت شریف مین بلا لاتا اور کہتا
تیرا مال حضرت کے صرف مین آیا ہے آپ سے قیمت لی لی آپ تبسم فرماتے اور قیمت اوسکی
ادا کرتے ایکدن انس کے بھائی کو کہ خورد سال تھا چڑیا سے کھیلتے دیکھا اوسکی کنیت ابوعمیر
مقرر کی اور فرمایا یا عمیر ما فعل النغیر ایکدن انس نرہ تیتر جسے عربی مین خمرہ کہتے ہین لائے
اوسدن سے اوسکی کنیت ابوخمرہ شہر اوی عبدالرحمن بلی کو بہت چاہتے اونہین ابوہریرہ کہنے
لگے ایک شخص کو عورتون کے مجمع مین کھڑا دیکھا فرمایا کیا کرتا ہے عرض کیا یارسول اللہ مین بدکار
نہین مگر اپنے سرکش گھوڑے کو تسکین دیتا ہون پھر جب اوسے دیکھتے فرماتے اب بھی وہ گھوڑا
سرکشی کرتا ہے یا نہین صحیحین مین منقول ہے کہ آپ اشجع الناس تھے دنیا مین آپ سے زیادہ
کوئی بہادر پیدا نہوا جنگ حنین مین سب لشکر سبیدان سے ہٹ گیا ابوبکر و عمر وعلی اور
سفیان بن حارث وغیرہم چند صحابہ آپکے پاس رہے کفار نے اپکو گھوڑے آدمیون کے تئین

دیکھکر لہہ کیا اور چار طرف سے تیرون کا مینہ برسا دیا اوسوقت وہ جناب بے خوف وہراس
حملہ کرتے اور فرماتے انا النبی لاکذب انا ابن عبد المطلب جب کافر بہت قریب آگئے
سواری سے اوترے اور مٹھی بھر خاک اون پر پھینک کر فرمایا شاہت الوجوہ یہی آنکھون مین
پہونچی اور منہ اونکے پھر گئے ایکر وز اہل مدینہ کو خوف پیدا ہوا لوگ دریافت کرتے چلے آپ
ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے آگے بڑہ گئے جب لوٹے فرمایا خوف نہ کرو مین نے
کچھ نہ دیکھا اور اس گھوڑے کو دریا پایا اسیطرح جو سخت معاملہ پیش آتا حضرت سب سے آگے
رہتے اور سب سے پہلے دشمن پر وار کرتے علی کہتے ہین جب لڑائی سخت ہوتی ہم آپکے
پناہ پکڑتے اور آپ سب سے بڑہ کر دشمنون سے مقابلہ فرماتے بڑا بہادر ہم مین وہ تہا جو
لڑائی کے وقت حضرت کے قریب ہوتا کہ آپ سب سے زیادہ دشمن سے قریب ہوتے تہے اور
وجہ اس جرأت کی ظاہر ہے کہ آپکو تقدیر پر یقین کامل رکہتے اور دون کا یقین آپکے برابر نہین کہ
اوسقدر جرأت کرسکین روایت ہے جنگ احد مین آپکے پاس ایک تلوار تہی اور یہ شعر
لکہا تہا ؎ فی الیمین مارد فی الاقبال مکرمۃ ✻ والمرد بالیمین لا بجبن عن القدر ✻ نامردی مین
عار ہے اور بڑہنے مین بزرگی اور آدمی نامردی سے قضا و قدر سے نہین بچ سکتا اور کوئی
شخص غصہ کے وقت آپکے سامنے نہ ٹہیر سکتا اور اوس جناب کے عتاب کی تاب نہ لاتا مجبوقت
آپکو غصہ آتا دونون ابرؤن مین ایک رگ جسے رگ غضبی کہتے نظر آتی اوسوقت کسیکو بات
کرنے کی مجال نہوتی اور آپ کے زور و قوت کو کوئی پہلوان نہ پہونچتا بڑے بڑے زبردست
اوس جناب نے زیر کیے اور وہ جناب دنیا سے نہایت بے رغبت تہے اوسکی مذمت و تحقیر
کی طرف اصلا التفات نہ کرتے اور فرماتے مالی والدنیا مالنا والدنیا الا کراکب استظل
ساعت بشجرۃ ثم راح و ترکہا یعنے مجہے دنیا سے کیا کام ہے اور میری اور دنیا کی یہ مثال ہے
جیسے ایک سوار سایہ درخت کے تلے ٹہیرا پہر چلدیا اور اوسے چہوڑ دیا اور دعا کرتے اللہم
احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین الہی مجہے مسکین رکہہ اور مسکین مار
اور مسکینون کے گروہ مین اوٹہا اور فرماتے فقیری اور جہاد میرا پیشہ ہے جو اوسے دوست
رکہے وہ مجہے دوست رکہتا ہے اے بلال اسا نہین کو منحوس کرکہ نہ مرے تو مگر محتاج

اے عائشہ اگر تو قیامت کو مجھے ملنا چاہی فقیرانہ طریقہ سے زندگی بسر کر اور تونگروں سے دور رہ اور پیوند کیا ہوا کپڑا پہنا تو اس محبت فقیر دوستی بہشت کی کنجی ہے وہ قیامت کو خدا کے نہیں دوستوں میں شمار کیا جاوے گا اے عائشہ بندہ مومن محتاج دولت کا ہے دنیا میں محتاج بنایا تھا بلکہ اس واسطے کہ آج تمہیں کرامت کا خلعت بخشوں جس سے تمکو کہلایا یا کپڑا دیا ہوا سے بہشت میں لے جاؤ کہ میں تمہارے واسطے اسے بخشا آسمیل پر وحی ہوئی اسی اسمیل مجھے شکستہ دلوں کے پاس تالاش کر عرض کیا الٰہی وہ کون ہیں فرمایا درویشان صابر و قانع کسینے بشر حافی سے کہا میں محتاج ہوں اور عیال بہت ہیں آپ میرے حق میں دعا کیجیے فرمایا جسوقت عیال تجھسے روٹی مانگتے ہیں اور تیرے دلپر اداری کا صدمہ ہوتا ہے اوسوقت میرے واسطے دعا کر دعا تیری میری دعا سے بہتر ہے اکیدن آپنے ہاتھ سے کسی چیز کو ٹہایا صحابہ نے گذارش کی یہاں کوئی چیز نہیں آپ کسی ٹہاتے ہیں فرمایا دنیا میرے پاس آتی ہے اور اپنا نفس مجھپر عرض کرتی ہے اوسے ٹہاتا ہوں ایک شب عائشہ نے آپکے بچنے نرم کیجو بنا بھجایا رات بھر کروٹیں لیتے رہے صبح کو فرمایا یہہ کیجو نا لے جاؤ اور روغن کسی لاؤ اللہ تعالیٰ اسرافیل کو آپکے پاس بھیجا کہ چاہو پیغمبری اور بادشاہت اختیار کرو اور چاہو پیغمبری اور بندگی فرمایا مجھے بندگی منظور ہے بادشاہت مطلوب نہیں ایکبار جناب الٰہی سے پیغام آیا اے محمد اگر کہو تو مکہ کے پہاڑ تمہارے لیے سونے کے ہو جائیں عرض کیا نہیں اے رب اکیدن مجھے بھوکا رکھ کہ تیرے حضور عاجزی کروں اور دوسرے روز پیٹ بھر کھلا کہ تیرا شکر بجالاؤں تو یاں کہتے ہیں فاطمہ نے حسنین کو گہنا پہنایا اور دروازے پر ٹاٹ کا پردہ لٹکایا ناخوش ہوئے جب جناب سیدہ کو یہ خبر پہونچی پردہ پھاڑا اور گہنا اوتار کر حضرت کے پاس بھیجدیا آپنے مجھسے فرمایا اے نوبان یہ گہنا فلاں شخص کو دے مجھے منظور نہیں کہ میری آل دنیا کا فرا اوٹھائے ایکبار کچھ کفار قید ہو کر آئے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ چکی پیتے پیتے تھک گئی تھی یہ خبر سنکر حضرت کے پاس گئیں کہ شاید میرا حال دیکھکر لونڈی عنایت فرمائیں آپ اوسوقت تشریف نہ رکھتے تھے جب یہ صاحبزادی فاطمہ کے گھر گئے اور فرمایا سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو خادم سے زیادہ تیرے کام آئے گا اکیدن ازواج مطہرات نے تنگی معاش کی شکایت کی آپ اسقدر ناخوش

ہوے کہ مہینہ بھر اونکے پاس نہ گئے حکم آیا یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن ترون اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما آے نبی اپنی عورتون سے کہہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اوسکی آرائش کا ارادہ کرتی ہو تو آؤ تمہین فایدہ دون اور چھوڑ دون اچھا چھوڑنا اور جو خدا اور اوسکے رسول اور دار آخرت کا ارادہ کرتی ہو تو بیشک خدا نے تم مین سے نیکی کرنیوالیون کے لیے بڑا اجر تیار کیا ہی آپنے پہلے عائشہ صدیقہ سے یہ مضمون بیان فرمایا اونہون نے کہا مین نے خدا اور رسول اختیار کیے پھر سب نے اونکی پیروی کی اور دنیا کی طلب سے ہاتھہ اوٹھایا عائشہ کہتی ہین ایکروز مین نے حضرت کے پیٹ پر ہاتھہ پھیرا بھوک کے سبب سے گرہا پڑ گیا تھا یہ حال دیکھکر مجھے رونا آیا عرض کیا میری جان آپ پر قربان اگر آپ پیٹ بھر کھاتے کیا نقصان ہو فرمایا اے عائشہ میرے الوالعزم بھائی پیشتی کر گئے اور خلعت کرامت کے مستحق ہوے اگر مین دنیا کا لطف اوٹھاؤن اونکا مرتبہ کسطرح پاؤن آپ فرماتے ہین جسقدر مین خدا کی راہ مین ڈرایا گیا کوئی نہ ڈرایا گیا اور جسقدر مین نے ایذا اوٹھائی کسی نے نہ اوٹھائی تیس رات دن تک مجھے اور بلال کو کھانا جاندار کا نہ ملا مگر جسقدر ہمارا کہ بلال اپنی بغل مین چھپالاتا عائشہ فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی پیٹ بھر نہ کھائی اور کپڑے آپ کے پیوندون کی کثرت سے مندے کے مانند ہو گئے تھے جاڑے گرمی دونون مہینہ بھر آگ نہ جلتی اگر کوئی انصار یہ کچھہ بھیجدیتے کھا لیتے نہین تو پانی اور چھوارون پر دن کاٹ لیتے محب الدین طبری روایت کرتے ہین رات کو جب آپ پر بھوک غلبہ کرتی بار بار مسجد مین جاتے اور نماز پڑھتے جب انتقال ہوا تیس صاع جو کے بدلے زرہ شریف آپکی ایک یہودی پاس گروی تھی اور آپ کے دونون کپڑے دس درہم سے زیادہ کے نہوتے کبھی المبیت سے پوچھتے کچھہ کھانے کو ہے عرض کرتے یا رسول اللہ آپ گھر کے مالک ہین مالک کو اپنے گھر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے آپ کیا لائے تھے جو ہم بھی پاتے یہ سنکر تبسم فرماتے اور باہر چلے جاتے جابر رافع کہتے ہین ایکدن کوئی مہمان آپکے گھر آیا کچھہ موجود نہ تھا مجھسے فرمایا فلان یہودی کے جب اور شہر آتا بطریق بیع سلم موجدہ غرہ ماہ رجب لا یعنی نے اوس سے آٹا مانگا کہا خدا کی

جبتک حضرت میرے پاس کوئی چیز گرو نہ کرینگے نہ دونگا مین نے حال عرض کیا فرمایا خدا کی
قسم مین زمین و آسمان مین امین ہون اگر وہ دیتا مانہ کرتا غیر میری زرہ لے جا اور
اوسے رہن کرکے آئو الآیت آئی لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم
فیہ و رزق ربک خیر و ابقی اسکے معنی اور اذکر اپنی آنکھین اوس متاع کیطرف جو ہمنے اون کو
دی جو بڑی ہین اون سے آراستہ زندگی دنیا کی تاہم اونہین اوسمین آزمائین اور تیرے رب کا
رزق بہتر اور باقی تر ہے ابوہریرہ کہتے ہین ایکدن آپ بے وقت گھر سے نکلے ناگاہ ابوبکر
و عمر بھی آگئے فرمایا تم اسوقت کیون باہر آئے عرض کیا بھوک کے مارے فرمایا مجھے بھی بھوک
نے گھر سے نکالا ابوطلحہ کہتے ہین ہمنے آپکے سامنے بھوک کی شکایت کی اور پتھر پیٹ سے کھولکر
دکھائے ہمارے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا تھا اور آپ کے شکم مبارک پر دو بندھے تھے کہتے ہین
غزوۂ خندق مین صحابہ کرام پیٹ سے پتھر بلند کر خندق کھودنے ایکدن حضرت نے کپڑا شکم
مبارک سے اوٹھایا تین پتھر بندھے تھے معلوم ہوا تین دن سے کچھ نہین کھایا اور خندق کھودنے
مین یارون کے شریک ہین ایکروز آپنے ابن عمر سے فرمایا اے عمر کے بیٹے مین نے تین دن سے
کچھ نہین کھایا اگر مین خدا سے قیصر اور کسریٰ کا ملک مانگتا بیشک مجھے عنایت فرماتا اے ابن عمر
کیا حال ہوگا جب تو اون لوگون کو دیکھے گا کہ سال بھر کا کھانا جمع کرینگے اور یقین اون کا
ضعیف ہوگا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے حضرت کو دیکھا کہ چٹائی پر لیٹے ہین نشان
اوسکا بدن مبارک پر بن گیا ہے اور ایک چمڑے کا تکیہ جسمین چھوارے کی چھال بھری تھی سرہانے
رکھا ہے یہ حال دیکھکر مجھے رونا آیا عرض کیا یا رسول اللہ قیصر اور کسریٰ کیسی ناز و نعمت مین ہین
اور آپ خدا کے رسول اس تکلیف و محنت مین فرمایا اے عمر اون کے لیئے دنیا اور ہمارے لیئے
آخرت ہے وہ اپنی نیکیون کا بدلا دنیا مین پاچکے ایکبار کسی عورت نے ایک نرم بچھونا
آپکو بھیجا فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے عرض کیا فلان عورت نے آپکے لیئے بھیجا ہے فرمایا اوسکے
پاس بھیجدے خدا کی قسم اگر مین چاہون تو خدا سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ کردے
نعمان بن بشیر کہتے ہین تم بافراغت کھاتے پیتے ہو اور مین نے تمہارے پیغمبر کو دیکھا ہے
کہ دنون نے بے مزہ خراب سوکھے چھوارے بھی پیٹ بھر نہ کھائے بعض صحابہ سے منقول ہے تم

دنیا مین مبتلا ہو گئے چپاتی نان کھاتے ہو اور بے سالن کے لطف نہین سمجھتے دن کے کپڑے رات کے کپڑون سے صاف بناتے ہو حضرت کے وقت مین یہ بات تھی ابو ہریرہ ایک قوم پر گذرے کہ بکرے کا بھنا گوشت کھا رہی ہے آپ سے بھی کھانے کے لیے کہا فرمایا مین کبھی کھا ون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور پیٹ بھر جو کی روٹی کبھی نہ کھائی ایکدن فاطمہ ٹکڑا روٹی کا لائین پوچھا کیا ہے عرض کیا ایک روٹی پکائی تھی بے آپکی کھائی گئی فرمایا اے فاطمہ تین دن بعد یہ ٹکڑا تیرے منہ مین گیا ہے مسروق سے منقول ہے کہ آپنے عائشہ سے فرمایا اے عائشہ دنیا محمد اور آل محمد کے لائق نہین اللہ تعالے اولی العزم پیغمبرون سے اسلئے راضی ہے کہ اونہون نے اپنی خواہشون کو روکا اور دنیا کی تکلیفون پر صبر کیا اور مجھے بھی وہی چاہتا ہے جو اون سے چاہا اور حکم کرتا ہے صبر کر جیسا اولو العزم پیغمبرون نے صبر کیا امام غزالی کیمیائے سعادت مین لکھتے ہین عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اون سے کہا اے باپ میرے آپ اچھا لباس پہنیے اور اچھا کھانا رفقا کے ساتھ بیٹھکر کھایئے آپنے فرمایا اے بیٹی عورت اپنے شوہر کا حال خوب جانتی ہے کیا تجھے یاد نہا کہ کئی برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اہل و عیال کو دو سرے وقت کھانا میسر نہوا فتح خیبر تک آپنے پیٹ بھر چوارے کبھی نہ کھائے ایکروز خوان کھانیکا سامنے لائے نہایت خراب تھا آپکو کراہت آئی فرمایا اسے ہٹا لو ہم کھانا زمین پر رکھ لینگے ہمیشہ دوہری کملی بچھاتے ایکدن کسی نے چار تہ کرکے بچھا دی فرمایا آرام سے رات کی نماز مین خلل پڑتا ہے کپڑے جب میلے ہو جاتے گھر مین دھو لیتے بلال اذان کہتے مگر آپ اونکے سو کہنے تک باہر نہ آسکتے کہ دوسرا جوڑا پاس نہ تھا ایکروز دوسرا کپڑا نہ پایا ایک ہی کپڑے سے تمام بدن لپیٹ کر باہر تشریف لائے یہ کہکر عمر رضی اللہ عنہ اسقدر روئے کہ روتے روتے بیہوش ہو گئے عمران بن حصین کہتے ہین حضرت کے ساتھ فاطمہ کے گھر گیا آپنے دروازے پر آواز دی فاطمہ نے کہا تشریف لایئے فرمایا اور وہ بھی جو میرے ساتھ ہے عرض کیا یا رسول اللہ ایک پرانا کمل میرے پاس ہے بدن چھپاتی ہون تو سر کھل جاتا ہے آپنے اپنا تہ بند اونکو دیا اوسے اوڑھ کر ہمکو بلایا آپنے فاطمہ سے فرمایا الیفرزند عزیز کیا حال

ہے عرض کیا سخت بیمار اور بھوک کی سختی مین گرفتار ہون آپ روے اور فرمایا بیٹے میری
ذکر مین نے بھی تین دن سے کچھ نہین کھایا اور مین تجھسے خدا کو زیادہ پیارا ہون
اگر چاہون تو خدا مجھے دے مگر مین آخرت اختیار کرتا ہون پھر اپنا ماتھہ فاطمہ کے کندھے
پر رکھکر فرمایا تجھے بشارت ہو کہ تو بہشت مین سب عورتون کی سید ہے مریم اور آسیہ
اپنے زمانے کی عورتون کی سردار ہین اور تو اپنے زمانی کی عورتون کی سردار ہے بہشت
مین تم تینون کو بکلف مکان ملین گے کہ کسی شغل اور خلل اور رنج کو اون مین دخل نہ دینگے
اے فاطمہ غنیمت سمجھ کہ مین نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا جو دنیا مین بندہ اور آخرت مین
سردار ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا اون مین
کسی پاس چادر تھی ایک کپڑا ہوتا اوسے اپنی گردنون مین لپیٹ لیتے بعض کا نصف
ساق اور بعض کا ٹخنون تک پہونچتا اور ماتھہ سے اوسے سمیٹے رہتے کہ کہین ستر ظاہر
نہو جاے ایکروز عبدالرحمن بن عوف نے روزہ رکھا بعد افطار کے کھانا لایا گیا فرمایا
مصعب بن عمیر مجھسے بہتر تھے جب شہید ہوے کفن نہ ملا ایک چادر مین لپیٹا سر ڈھکتے پاؤن
کھل جاتے اور پاؤن ڈھکتے سر کھل جاتا حمزہ مجھسے بہتر تھے کہ شہید ہوے ہمین دنیا کی فراغت
حاصل ہوئی ہم ڈرتے ہین مبادا ہماری نیکیون کا بدلا دنیا مین دیا گیا ہو پھر رویا اور
کھانا اوٹھا دیا الفقیر دنیا خدا کی دشمن ہے خدا کی دوست اوسکے دشمن سے محبت نہین رکھتی
اور دنیا فانی اور آخرت باقی ہے عقلمند فانی کو باقی پر اختیار نہین کرتے خواجہ سفیان ثوری
کہتے ہین جو شخص تمام آسمان و زمین والون کے برابر عبادت کرے اور دنیا سے محبت
رکھے قیامت کو نہ اٹھا ینگے یہ وہ شخص ہے جو خدا کی دشمن سے محبت رکھتا تھا ولید بن
مسلم کہتے ہین مین نے جناب رسالت کو خواب مین دیکھا عرض کیا دین کس سے حاصل کرون
فرمایا سفیان ثوری سے کہ قدر دنیا کی اوسکے دل مین مطلق نہین کسی نے عامر بن قیس کو دیکھا
کہ ساگ اور روٹی کھا رہے ہین کہا آپنے اسپر قناعت کی مگر بنے ایسے لوگ دیکھے کہ اس سے
بھی کم پر قناعت کرتے ہین فرمایا وہ کون ہین کہا جنھون نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا ایک حاکم
کہتا ہے جو تیرے پاس ہے پہلے اور کے قبضے مین تھا اور بعد تیرے اور کے قبضے مین ہو جائیگا

ایسے بیوفا کے لیئے اپنی جان ہلاک نہ کر یقین جان کہ سرمایہ دنیا کا ہوا و ہوس ہے اور سود و نتیجہ
اوسکا ماویہ و دوزخ قال اللہ تعالے فاما من طغی و آثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ہی المادی
ایک کامل فرماتے ہین بنے دنیا کو چار عیب سے چھوڑ دیا آرام اوسمین کم ہے اور غم بہت ہے
اور شریک اوسکے بُرے ہین اور جلد فنا ہو جاتی ہے الغرض دنیا خود عیب ہے اور تمام عیبونکے
مُرجب الدنیا راس کل خطیئۃ جو شخص دنیا سے دل لگاتا ہے تمام عمر رنج و غم مین رہتا ہے
ہزار کاہش اور محنت سے حاصل کرتا ہے اور لاکھ آرزو اور حسرت کے ساتھ چھوڑ جاتا ہے
وارث چار دن مین بے رنج و ملال اوڑا دیتے ہین اور حساب اوسکی گردن پر ہوتا ہے قیمتی
مخمل اور قباے اطلسی اور دوشالۂ کشمیری اور جھاڑ اور فانوس باغ و مکان اوسکے غیر کے
قبضے مین ہے اور یہ صدہا من خاک کے نیچے کفن پہنے اندھیرے مکان مین پڑا ہے نہ کوئی اوسکی
خبر لیتا ہے اور نہ فریاد سنتا ہے کچھ ساز و سامان اوس گھر کے لیے تیار نہ کیا تھا کہ آج کام

آتا قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون
صنعا اوس سے زیادہ خسارہ کیا ہے انسان مال و دولت ہزار مکر و فریب و حیل و دغا
و محنت و مشقت سے حاصل کرے ابھی اوس سے متمتع نہو کہ حاکم کے پیادے اوسے پکڑ لیجاتے ہین
اور دشمن فرصت پاکر مال اوسکا اپنے تصرف مین لاتے ہین اسپر مدعیون کا ہجوم اور مکر و فریب
و حیل و دغا کا مواخذہ ہے اور وہ چین اوڑاتے ہین تو اب اس مفلس و بے نوا کے پاس
مال ہے کہ دیگر مدعیون کو راضی کرے اور نہ کوئی عذر کہ حاکم کے غصے سے بچائے خسر الدنیا
والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین ؎ طلبکار این دار زنا پایدار ٭ چو دزدی بود بستہ
بر پاے دار ٭ چو آخر کند عیش شبرین تباہ ٭ زاول بباید گرفت انتباہ ٭ اے غافل مال
تجھے اپنے حال سے خبر نہین مال و دولت اپنا جانتا ہے کل معلوم ہو جاے گا کہ کسکا ہے
اور کسکی عیش و آرام کے لیے اپنے سر پر تونے وبال لیا ہے الغرض دنیا ہزار مکر و حیلے سے
اپنی طرف کھینچتی ہے جب رغبت اوسکی آدمی کے دل مین کامل ہو جاتی ہے اور کیطرف
متوجہ ہوتی ہے مانند بدکار عورتون اور چالاک رنڈیون کے کہ جب بیٹھتی اور اون سے
احمقون کو دام مین پھانس لیتی ہین ہزار استغنا کے ساتھ پیش آتی ہین اور مدعی سے کہتی

بنبل گرم کرتی ہین یحیٰی بن معاذ رازی کہتے ہین عاقل وہ ہے کہ دنیا کے چھوڑنے سے پہلے
اوسے چھوڑ دے اور گور مین جانے سے پہلے سامان درست کرے اور خدا کے سامنے
حاضر ہونے سے پہلے اوسے راضی کرے عیسٰی علیہ السلام نے ایک شخص کو سوتے دیکھا فرمایا
اوٹھ خدا کی یاد کر کہا اس سے زیادہ کیا ہے کہ مینے دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑ دیا فرمایا امید تیرا
سونا بھی اچھا ہے حارث نے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مین سچا مسلمان
ہون فرمایا اپنے ایمان پر کیا علامت رکھتا ہے عرض کیا دل میرا دنیا سے افسردہ ہے
کہ سونا اور پتھر برابر سمجھتا ہون اور گویا بہشت و دوزخ میرے سامنے حاضر ہین فرمایا تو نے
پہچانا جو چاہیئے تھا پھر فرمایا یہ وہ بندہ ہے کہ اللہ نے دل اوسکا روشن کیا ابوذر رضہ
مجلس مین بیٹھے تھے اونکی عورت نے آکر کہا تم یہان بیٹھے ہو اور گھر مین کچھ نہین فرمایا ایک
بڑی گہائی درپیش ہے کہ بدون ہلکے ہونے بوجھ کے اوس سے گذر دشوار ہے عیسٰے
علیہ السلام کے نہ رہنے کا گھر تھا نہ کچھ معاش جنگلون مین پھرتے اور جو ملتا کھا لیتے کسیے کہا آپ
گھر بنائین تو کیا ہو فرمایا لوگون کے پرانے کافی ہین قیامت کو منادی ندا کریگا دنیا سے
بے پرواہی کرنے والے کہان ہین ایدہر آئین اور عیسٰی کی محفل شادی مین حاضر ہون
کسیے سلمان رحمہ اللہ تعالے سے کہا آپ اچھا لباس کیون نہین پہنتے فرمایا مین بندہ ہون
اور بندون کو اچھے کپڑون سے کیا کام قیامت کو اگر آزاد ہو جاؤن گا پہنون گا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین دو بھوکے بھیڑیے بکریون کے غول مین اسقدر خرابی نہین
ڈالتے جسقدر دوستی مال و جاہ کی مسلمان کے دل کو تباہ و خراب کرتی ہے اور نفاق
کو دل مین اسطرح اوگاتی ہے جیسے پانی سبزی کو اور فرماتے ہین دنیا دین کو اسطرح
کھاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو عیسٰے فرماتے ہین دنیا کو خدا مت ٹھہراؤ وہ کہین تمکو اپنا
بندہ نہ کرلے اور خزانہ وہان رکھو جہان اندیشہ نہو اور دنیا مین ہر جگہ اندیشہ ہے پس خدا
کے لیے دو کہ وہان کچھ اندیشہ نہین لے جاؤ یہ مینے تمہارے سامنے دنیا کو خاک مین ملا دیا
تم اوسے مت اوٹھاؤ کہ وہ پلید ہے نافرمانی خدا کی اوس سے ہوتی ہے اور آخرت والے اوسکے
چھوڑے ہوئے کو لفی کہتے ہین جسطرح پانی اور آگ جمع نہین ہوتی دنیا آخرت سے جمع نہین ہوسکتی

ایکروز حضرت عیسے علیہ السلام کسی شہر مین جانیکے تمام شہر مردہ پایا فرمایا یہ لوگ غضب الہی سے مرے ہین کہ بے گور کفن پڑے ہین حواریون نے عرض کیا کاش معلوم ہوتا کس سبب سے انپر غضب نازل ہوا آپ نے اونہین پکارا ایک نے جواب دیا لبیک یا روح اللہ فرمایا تمہارا کیا حال ہوا عرض کیا ہم سب رات کو آرام سے سوئے اور صبح دوزخ مین داخل ہوئے کہ قائم کی اطاعت کرتے اور دنیا کو دوست رکھتے جیسے لڑکا ان کو دوست رکھتا ہے کہ اوسکے آنے سے خوش ہوتا ہے اور جانے سے روتا ہے فرمایا ان مین سے اور دن نے کیون نہ کلام کیا عرض کیا آگ کی لگام اونکے منہ مین دی ہے مین بھی اونکے ساتھ تھا مگر اونمین سے نتھا اب دوزخ کے کنارہ پر ہون دیکھیے کیون بچون یا نہ بچون کسی نے حضرت عیسی علیہ السلام سے عرض کیا ہمکو نصیحت کیجیے فرمایا دنیا سے دشمنی رکھو کہ خدا تعالے کے محبوب ہو جاؤ کسی نے کہا آپ پانی پر چلتے ہین ہم چلین تو ڈوب جاین فرمایا اسلیے کہ تم دنیا کو اچھا جانتے ہو اور میرے نزدیک خاک اور سونا برابر ہے امام غزالی یحیی بن معاذ سے روایت کرتے ہین دنیا شیطان کی دکان ہے جسنے اوسمین سے کچھ لیا شیطان نے اوسکا دامن پکڑا اور ہم دونیا جب پہلی بار بنائے گئے ابلیس نے اونہین چوکر آنکھ نہ رکھا اور کہا جو تمسے محبت رکھے خالص بندہ میرا ہے اے عزیز جناب احدیت نے طرح طرح کی خوابیان دنیا اور خوبیان آخرت کی بیان کین اور صاف فرمادیا جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گا اوسکا ٹھکانا دوزخ اور جو آخرت اختیار کرے گا اوسکا ٹھکانا بہشت ہے باوجود اسکے تو دنیا کو آخرت پر اختیار کرتا ہے کیا تجھے خدا کے فرمانپر اعتماد نہین یا تیرے نزدیک دوزخ بہشت سے بہتر ہے اگر یہ بلا اپنے آرام کے واسطے گوارا کرتا ہے سخت نادانی ہے ہر عاقل جانتا ہے کہ دنیا کے حاصل کرنے مین ہزار طرح کی دقت اور زحمت ہوتی ہے اگر نہ حاصل ہو تو ندامت اور جو حاصل ہو تو مرتے وقت اوسکے چھوڑنیکی حسرت ہوتی ہے اور جو روپیہ کی آسائش کے لیئے اپنے سر پر وبال لیتا ہے تو دشمنون کا بیگار ہی ہے جبتک تو اپنا کام چھوڑکر اونکے کام مین مصروف ہے تجھسے دوستی ظاہر کرتے ہین جب اعضا مین فتور اور رخنہ تنگدستی مین قصور ہوگا دشمن ہو جاین گے اور تیرے مرنیکی خواہش کرینگے تو تنگ مین گرفتار اور موت کے کشمکش مین مبتلا ہوگا وہ مال و متاع پیشمہ

کرتے پھرینگے تو ہزاروں من خاک کے نیچے ہوگا وہ محلوں مین بیٹھے چین کرینگے تو ہوا کو
ترسے گا وہ خسکی ٹٹیون مین پنکھے لگا کے بیٹھے ہونگے تو اندھیرے مین پڑا ہوگا وہ مشعل اور
فانوس روشن کرینگے کبھی تیرا خیال نہ آئے گا نہ تیرے قبر پر جائینگے قیامت کو ایک نیکی
طلب کرے گا ہرگز نہ ملیگی ایسے بیمروتون اور بیوفاؤن کے لیے اپنے سر پر بالینا دانائی سے
بعید ہے مسلمہ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز بادشاہ سے وقت ازکی رحلت کے عرض کیا
اے امیر المومنین تمہارے تیرہ بیٹے ہین انکے واسطے کچھ نہ چھوڑا سب مال اپنا خدا کی راہ مین
صرف کردیا فرمایا اگر وہ خدا کی فرمانبرداری کرینگے خدا انکو کفایت کرتا ہے اور جو نافرمانی
کرینگے تو ایسون نا بکار اولاد کا مجھے کیا غم ہے سچ ہے نا خلف اولاد مار آستین ہے اوسکی پرورش
جان کو ضایع کرتی ہے قال اللہ عزوجل انما اموالکم واولادکم فتنۃ سو اسکے نہین کہ مال تمہارے
اور اولاد تمہاری فتنہ ہے اور فتنہ عورتون کا اوس سے بھی بدتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کیا گیا ہین اپنی امت مین کوئی فتنہ عورتون سے زیادہ نہین چھوڑتا
اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالے نے شیطان کے مکر کو ضعیف فرمایا ان کید الشیطان کان
ضعیفا اور عورتون کے حق مین وارد ہوا ان کیدکن عظیم تمہارا مکر بڑا ہے ظاہر ہے انسان
شیطان کو دشمن جانتا ہے اور دشمن کی بات دل پر کم اثر کرتی ہے اور کم مانتا ہے اور عورت
سے محبت رکھتا ہے اور محبوب کی ہر بات دل کو بھاتی ہے اور اوسکی خوشی ہر حال مین چاہتا
ہے لاکھ طرح علما قرآن حدیث سے سمجھا ئین کہ خدا اور رسول کا حکم کسی کی خوشی کے لیے تالف
نہین ہے مگر جب گھر کی بی بی نے شیخ سدو کا بکرا بدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میان کو کرتا
ہے ایمان رہے یا نہ رہے کہتا ہے ہم خوب جانتے ہین کہ ان رنگ منڈھا کتنا گناہ ہے
اور رگناہ کی سزا دوزخ اور دوزخ مین بڑے بڑے سانپ بچھو اور رکھانے کو زقوم اور
پینے کو حمیم ہے مگر کیا کرین بی بی نہین مانتی سب رشتہ دار اور ماں باپ ایک طرف ہین مگر میان
جورو کے طرفدار ہین کچھ پروا نہین کہ ماں باپ کی نافرمانی کیسا گناہ ہے اور قطع رحم پر کیا وعید
نازل ہوئی ہے وجہ شرعی تخلیف دینا اور اوسکی خبر گیری مین قصور کرنا بھی جائز نہین سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ہمیشہ کشادہ رو رہتے اور ہر روز بعد نماز عصر

اونکے گھر جاتے اور احوال پوچھتے اور فرماتے خیرکم خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلی اچھا تم مین وہ ہے جو اپنے اہل سے اچھا ہے اور مین تم سب مین اپنے اہل سے اچھا ہون اور حجۃ الوداع مین فرمایا مرد اپنی عورت کا حق پہچانے عورتون سے سلوک اور احسان کرو اور اونکے معاملے مین خدا سے ڈرو لیکن بیجا تکلیف نہ دو مگر حضرت عائشہ سے زیادہ محبت وخصوصیت سب کہتے اسلیئے اونکو محبوبہ رسول اللہ کہتے ہین مسروق تابعی جب اون سے حدیث نقل کرتے ہین تو حدثتنی الصدیقۃ بنت الصدیق حبیبۃ رسول اللہ المبراۃ من السماء اور راوقات عزیز اپنی طب روحانی اور علاج امراض قلب مین صرف کرتے اور مرض قلب گناہون کی تاریکیون سے عبارت ہے کہ اونکے سبب سے ثبات واستقامت دل کہ صحت اوسکی ہے جاتی رہتی ہے اور غلبہ اور دوام اونکا موقوف اور ذوق ذکر کو کہ حیات حقیقی ہے زائل کرتا ہے اوسوقت آدمی مردہ سے بدتر ہوجاتا ہے انک لاتسمع الموتے اور ماانت بمسمع من فی القبور اسی موت کی طرف اشارہ ہے اور جو کہ اس بیماری کا ضرر بیماری بدن کے ضرر سے سخت تر ہے کہ وہ موت کے بعد زائل ہوجاتی ہے اور یہ ہمیشہ رہتا ہے مقصود بالذات دین مین معالجہ دل کا اور اصلاح باطن کے مفاسد بعضوی سے قرار پایا سب پیغمبر اور رسول اسی معالجہ اور اصلاح کے لیے بھیجے گئے لیکن آپکی شریعت اس امر مین اتم واکمل اور افضل واشمل ہے جو تحقیق اور تفصیل اور انضباط اور تنقیح اوسکی اس شریعت مین ہے کسی مین نہین حفظ صحت دل اور ازالہ امراض باطن کے لیے آپنے ہزارون قاعدے اور سیکڑون ضابطے ایسے مقرر کیے کہ کسی دین ومذہب مین نہین پائی جاتی اور اسوجہ سے کہ امراض جسم عبادت کو مانع ہین گاہ گاہ اونکے ازالہ کیطرف بھی توجہ فرماتے مگر چونکہ نظر اس فن کیطرف تبعاً واقع تھی اکثر اوقات اون بیماریون کی علاج پر کہ ملک عرب مین کثیر الوقوع ہین اقتصار کرتے اور وہان کے باشندون اور آب وہوا خصوصاً اہل مدینہ کے مزاجون اور احوال کی رعایت فرماتے چنانچہ بخار کے لیے ٹھنڈا پانی پینا اور اوس سے نہانا مفید کہنے اسلیے کہ اوس ملک کے لوگون کو اکثر حیات شدت حرارت آفتاب سے حمی یومی کی قسم سے عارض ہوتی ہین ان کبھی کسی وجہ سے بعض علاج بطور کلیت اور عموم کے ارشاد کرتے مگر انتفاع اون

قواعد وضوابط سے بھی اخلاص اور یقین مریض پر موقوف ہے کہ معالجہ طبیا سے ظاہر فائدہ استقرار ناقص پر کہ منشار خطر ہے مبنی ہے وہاں یقین شرط نہیں بلکہ وہ یقین کے قابل نہیں اور طب نبوی وحی الٰہی اور نور نبوت اور کمال عقل سے صادر ہے جو شخص بصدق نیت و اخلاص قلب و یقین کامل وقبول تام اوسپر عمل کرے قطعاً فائدہ اوٹھائے اور جسکے دل میں شک اور شبہہ ہے وہ یقیناً اوس سے منتفع نہوگا بلکہ عجب نہیں اوسکی بیماری بڑھ جائے چنانچہ ایک شخص کو دست آتے تھے اوسکے بھائی نے کہا شہد پلاوے اوسنے پلایا دست زیادہ ہوگئے حال عرض کیا ارشاد ہوا شہد اور پلا شیرینی یا چوٹی بار جب اوسنے شکایت کی دست زیادہ ہوتے جاتے ہیں فرمایا صدق اللہ وکذب بطن اخیک یعنے اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا کہ شفا قبول نہیں کرتا فائدہ نہ شہد اوسکو بدہضمی کے دست آتے تھے اور آپ بار بار واسطے اخراج مواد فاسدہ کے شہد پلانیکا حکم کرتے جب اسقدر کہ دفع مرض کو کافی ہو پلوا چکے اور دست بند ہوئے فساد بطن پر متنبہ فرمایا چنانچہ جب وہ اس ارشاد سے متنبہ ہوا اور شک اور شبہہ دل سے دور کیا اوسی علاج سے دست موقوف ہوگئے سنجاری اور مسلم نے اس قصے کے آخر میں روایت کیا فبرء یعنے پھر وہ اچھا ہوگیا پس طب نبوی نفع اور بہتر ہیں قرآن سے مناسبت رکھتی ہے کہ قرآن امراض قلبی کو دور کرنے والا ہے لیکن جو شخص اوسپر یقین نہیں کرتا اوسکی بیماری

زیادہ ہوجاتی ہے قال اللہ تعالے وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا اکثر اوقات علاج آپکا ادعیہ اوراذکار اور آیات کے ساتھ ہوتا اور کبھی مفردات اور یہ طبیعی یعنے اجزائے جمادی ونباتی وحیوانی اور کبھی دونوں کی ترکیب سے علاج کرتے مگر معالجہ آپکا مرکبات ومعاجین کے ساتھ نہوتا کبھی واسطے دفع سورت دوا یا کسی اور غرض صحیح کے کوئی چیز زیادہ کرتے اور عمدہ چیز جو اوس زمانے کے بیماروں کو کمال نفع کرتی آپ کی بیمار پرسی اور عیادت تھی اکثر بیمار آپکی صورت دیکھتے ہی اچھے ہوجاتے اور جو صحت مقدر نہوتی آپکی تشفی اور تسلی دینے سے مرض گھٹ جاتا اگر بعض مرجاتا اوسکے جنازے کے ساتھ جاتے اور نماز پڑھاتے اور اوسکے لیے استغفار کرتے اور درجہ حقیقت

ایسی صورت نہار زندگی اور صحت سے بسر ہے ساتہ وہ میرے جنازے کے ساتہ آئے +
اے اجل تیرا قدم مبارک ہوے + اور جس مسلمان کے گھر لڑکا پیدا ہوتا آپکے پاس لاتا
آپ اوسکے حق مین برکت کی دعا کرتے اور چہوارے یا کہجور اور شیرینی چباتے اور کبھی اپنا
تھوک اوسکے مُنہ مین ڈالتے چنانچہ عبد اللہ بن زبیر کے مُنہ مین ڈالا اور یہ ایسی نعمت ہی
جسکا بیان نہین ہوسکتا اور لڑکے کا نام سامون دن رکھنے اور عقیقہ بھی اوسی دن سنت
ہے اور اچھے نام کو پسند کرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالے سب نامون سے عبد اللہ اور
عبد الرحمٰن کو زیادہ دوست رکھتا ہے اور سب نامون سے پہلے حارث اور ہمام اور
سب سے بری حرب و مرہ ہین اور کبھی بڑے نام کو بدل دیتے چنانچہ عاصیہ بنت عمر کا نام جمیلہ
رکھا اور اسیطرح برہ کو جویریہ اور ابجزم کو زرعہ اور حرب کو سلم اور مضطجع کو منبعث اور
بنو زنیہ کو بنو رشدہ اور شعب الضلالہ کو شعب الہدیٰ سے بدلا اور فرمان ہے کہ سعید بن
مسیب کے دادا نے کہا تیرا نام سہل ہے اونہون نے فرمایا سعید کہتے ہین اسی سبب سے
سختی اور شدت آج تک ہم مین باقی ہے اور امت کو تاکید فرمائی نام پیغمبرون کے اچھے
رکھو کہ قیامت کے دن نام لیکر پکارے جائین گے اور ارشاد کیا پیغمبرون کے نام پر
نام رکھو اور کبھی کسی کی کنیت مقرر کرتے چنانچہ عائشہ صدیقہ کی کنیت ام عبد اللہ اور رسول علی
کے ابو تراب مقرر کی فایدہ اس کنیت مین ارباب تصوف نے اشارات دقیقہ اور نکات
بلیغہ ذکر فرمائے ایک اون مین سے یہ ہے کہ تراب اہل توحید و فنا کے وجود سے اشارہ ہے
اور رسول علی سلام اللہ علیہ کی اصل اور مقتدا اور مرجع اور منتہی ہین جسنے مٹی سے یہ خاک
مراد نہین بلکہ وہ لوگ کہ جیتے جی مر گئے اور بسبب نفس کشی کے خاک ہو گئے مراد ہین کہ وہ آپکے
فروع اور پیرو اور زیر تربیت یافتہ ہین اور آپ اونکے اصل اور مجری اور پیشوا اللہ در من
قال سے من حاصل این خطاب گویم + مضمون ابو تراب گویم + خاک اند جماعتے کہ مردند +
ہستی بخدا سے خود سپردند + سر حلقۂ خاکیان علی بود + سر سلسلہ جنابی علی بود + اور وہ جو
عوام مین مشہور ہے آدم من التراب و علی ابو التراب سو ادب سے خالی نہین مقام
پیغمبرون کا اس سے برتر اور اعلا ہے کہ کسی کو اونپر ترجیح دی جاسکے مان یہ کنیت حضرت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کمال بزرگی اور علو مرتبہ پر دلالت کرتی ہے اور اجازت اس امر کی بھی کہ اپنے بیٹے کا نام محمد رکھیں اور اوسکی کنیت ابو القاسم کریں حضرت علی کی خصائص سے ہے چنانچہ اونھوں نے بعد وفات سید کائنات کے حضرت محمد بن حنفیہ کو اس نام اور کنیت سے مشرف کیا اور وں کو نام اور کنیت شریف جمع کرنے کی اجازت نہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں تکلف نہ کرتے جو میسر ہوتا کھا لیتے اور جو پسند نہ آتا چھوڑ دیتے مگر کھانے کو برا نہ کہتے اور کھانے سے پہلے اور اوسکے بعد دونوں ہاتھ بند دست تک دھوتے اور فرماتے برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ یعنے کھانے سے پہلے اور اوسکے بعد وضو کرنا موجب برکت طعام ہے اور کھانا دسترخوان پر رکھکر کھاتے اور کبھی زمین پر رکھنے کو تواضع سے قریب تر ہے اور اسطرح چھوٹے چھوٹے برتنوں میں کئی طرح کا کھانا رکھکر جیسا اہل تکلف و تنعم میں مروج ہے نہ کھاتے اور کھانے وقت تکیہ نہ لگاتے اور فرماتے انما انا عبد آکل کما یاکل العبید و اجلس کما یجلس العبید فرایں نیست کہ میں بندہ ہوں کھاتا ہوں جسطرح بندے کھاتے ہیں اور بیٹھتا ہوں جسطرح بندے بیٹھتے ہیں اور جو نماز کے وقت کھانا تیار ہوتا پہلے کھانا تناول فرماتے کہ کھانے میں نماز کا خیال رہنا نماز میں کھانے کے خیال رہنے سے بہتر ہے اور کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھی اللھم اجعلنا نغدو بشکوۃ نصل بھا لوجہ الجنۃ اور تمہارا کھانا کھانے والے نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے ارشاد ہوا اکٹھے کھایا کرو اور خدا کا نام ذکر کرو تمہارے لیے کھانے میں برکت ہو وہ تمہارے جمع ہوکر کھاؤ اور متفرق نہو کہ بتحقیق برکت ساتھ جماعت کے ہے اور رسیت گرم کھانا نہ کھاتے اور فرماتے وہ بے برکت ہے جسکو خدا نے آگ نہ کھلائی پس ٹھنڈا کرلو اور ساحضرت قناعت فرماتے احیاء العلوم میں مرقوم ہے اگر روٹی تیار ہوجاے سالن کا انتظار نکرے کہ مقصود کھانے سے حفظ قوت ہے نہ تنعم اور رسیت کھانے کو پسند نہ کرتے اور شروع کے وقت بسم اللہ کہتے اور فرماتے بیشک شیطان اپنے لیے کھانے کو حلال کرتا ہے اس سے کہ خدا کا نام اوسپر نہیں لیا جاتا یعنے جو شخص کھانے سے پہلے بسم اللہ نہیں کہتا شیطان اوسکے ساتھ کھاتا ہے لیکن اگر بھول جاے تو بعد کھانے کے بسم اللہ فی اولہ و آخرہ

کہنے کو اسکے کہنے سے وہ ملعون نے کر دیا ہے اور ترمذی نے بسند حسن صحیح روایت کیا کہ
ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ یاروں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے ایک اعرابی
آیا اور دو لقمے میں سب کھانا کھا گیا فرمایا اگر وہ بسم اللہ کہتا یہ کھانا تمکو کفایت کرتا اور
کھانے سے فارغ ہو کے فرماتے الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ غیر مکفی ولا موّدع ولا
مستغنی عنہ ربنا اور یہ دعا بھی وارد ہے الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول
منی ولا قوۃ اور صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا حضرت حق الوسع
تیامن یعنے داہنی طرف سے ابتدا ہر کام میں دوست رکھتے وضو کرنے اور کنگھی کرنے اور جوتا
پہننے میں اور پانی تین سانس میں پیتے اور فرماتے اسطرح پانی پینا خوب سیراب کرنیوالا
اور تندرستی بخشنے والا اور گوارا تر ہے اور ایک سانس میں پینا طریقہ شیطان کا ہے
اور برتن میں سانس مارنی اور پھونکنے سے منع فرماتے کہ تنفس پانے میں فضل بہائم کا ہے
ہر سانس کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہتے اور فرمانے جب کھانا کھاؤ تو
خدا کی یاد سے ختم کرو اور یہ بھی ارشاد ہوا کھانے کے بعد سونے سے دل سخت ہوتا ہے
اور صحیحین میں مروی ہے فرمایا جب شام ہو اپنے بچوں کو روکو یعنے پھرنے اور باہر جانے
سے کہ اسوقت شیطان منتشر ہوتے ہیں پس جب ایک ساعت رات جائے اون بچوں کو
چھوڑ دو اور دروازے بند کرو اور اللہ کا نام یاد کرو کہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا
اپنی مشکوں کے منہ بند کرو اور خدا کا نام یاد کرو اپنے برتن ڈھکو اور خدا کا نام یاد کرو
یعنے رات کو سوتے وقت پانی کا برتن کھلا نہ چھوڑو اور اوسے ڈھکتے وقت بسم اللہ کہو
بالجملہ وہ جناب قولاً و فعلاً ذکر الٰہی کی ترغیب میں مشغول رہتے اور ہر کام خدا کے نام سے
شروع اور اوسکے نام پر ختم کرتے جب کوئی مرغوب چیز حاصل ہوتی الحمد للہ رب العالمین
اور جو کوئی امر مکروہ واقع ہوتا الحمد للہ علی کل حال فرماتے اور ہر طرح کا کپڑا میسر ہوتا پہننے
تکلف پسند نہ فرماتے اور جامۂ شہرت سے منع کرتے اور ارشاد کرتے جو شخص جامۂ
شہرت پہنے گا اوسے جامۂ ذلت پہنائیں گے کہ اوسمیں آگ لگجائے گی اور فرماتے جو شخص
تکبر سے کپڑا زمین پر لٹکاتا چلے گا خدا اوسپر قیامت کے دن نظر رحمت نہ کرے گا بعض

علما کہتے ہین کپڑے سے ازار مراد ہے کہ دوسری حدیث مین تصریح ہے شب نصف شعبان
یعنے شب برات خدا ابتمائی سب کو بخشتا ہے مگر ان باپ کو ناراض کرنے والا اور شرابی اور
ازار لٹکانے والا نہین بخشا جاتا لیکن صحیح یہ ہے کہ کسی کپڑے کو لٹکا کر چلنا درست نہین اور
چاندی کی مہر پہننے کا تہ اور کبھی ہابین چھنگلیا مین پہنتے کندہ اوسکا یہ تھا محمد رسول اللہ
اور یہ مہر آپکی بعد شیخین کے اور اونکے بعد امیر المومنین عثمان کے پاس تھی اونکی خلافت مین
معیقب خادم کے ہاتھ سے چاہ اریس مین گر پڑے ہر چند الاش کی نہ ملی کہتے ہین جسقدر تفرقہ
اور اختلاف کہ آپکی آخر خلافت مین اور اونکے بعد واقع ہوا بسبب اس مہر کے گم ہونے کے تھا
خدا تعالے نے اوس مہر مین مانند مہر سلیمان کے ایک تاثیر رکھی تھی جسکے سبب سے موجب استحکام
امر خلافت تھی اور بعض روایات مین آیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی نگے پاؤن بازار
کو جاتے اور ترکاری وغیرہ خرید کر کے اوٹھا لاتے اسی لیے حضرت بشر حافی نے ہمیشہ نگے
پاؤن پھرنا اختیار کیا اور بعض شعرا نے کہا ہے گنجے کہ زمین و آسمان طالب اوست
گر در نگری ببرہنہ پایان دارند ولیکن صحیح یہ ہے کہ یہ امر حضرت سے بعد نبوت کے ثابت ہین
قبل نبوت کے تکالیف و عسرت کی حالتین واقع ہوا ہے پس جسکے سبب عسرت کے جوتا میسر نہو
اوسکے حق مین نگے پاؤن پھرنا مضائقہ نہین ورنہ بدعت ہے اور جوتا پہننا سنت اور حضرت
کی نعلین مقدس پر دو دال تے مکان بنوانا اور اینٹ پر اینٹ رکھوانا آپ سے ثابت نہین
بلکہ یہ فعل ناپسند فرماتے ایک انصاری نے محل بنایا آپ اودھر سے نکلے دریافت کیا
کسکا محل ہے لوگون نے اوسکا نام بتایا اس اثنا مین وہ بھی آیا اور سلام کیا آپنے منہ پھیر لیا
جب اوسنے معلوم ہوا کہ آپ میرے محل بنانے سے ناخوش ہوئے اوس مکان کو کھود کر زمین
کے برابر کر دیا عین العلم مین لکھا ہے جو شخص مکان نشات گزسے اونچا بناتا ہے فرشتہ کہتا ہے
اے فاسق کہان تک اونچا کرے گا تو ہم بستر پر آرام نہ فرمانے ایکدن کسی نے کچی چارپائی
کر کے بچھا دی رات بھر کروٹین بدلتے رہے نیند نہ آئی دوڑ یا جھپٹ کر اور اکڑ کر اور
اتر کر نہ چلتے اکثر اوقات دونو انو قبلہ رو دونون ہاتھ انو پر رکھکر بیٹھتے پاؤن پھیلا کر
اور یا رون سے طرہ کر نہ بیٹھتے اور کنارہ مجلس پر یا جہان جگہ ملجائی بیٹھ جاتے بالاتیمنی

اور صدر محفل کا ارادہ فرمائے اور ارشاد کرے کوئی شخص مجلس میں نہ بیٹھے مگر ذکر الٰہی کے ساتھ اور اٹھے اپنے کسی مجلس کو خدا کی یاد سے خالی چھوڑے اور جب مجلس سے اوٹھنے فرمائے سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک اور جو کوئی آپ کو پکارتا جواب میں لبیک فرمائے یعنے حاضر ہوں اور ہر شخص سے اوسکی سمجھ کے موافق کلام کرے اور کبھی لغو اور فحش اور کوئی بات بے محل زبان مبارک پر نہ آئی اور کوئی بات آپکی فاسد اور حکمت سے خالی اور مرضی الٰہی کے خلاف منہ سے نہ نکلی آپکے تمام قول و فعل آپکے خدا کی مرضی کے مطابق ہوئی اور غصے کے وقت بھی کوئی بات ناحق آپکی زبان سے نہ نکلی اور کسی کی بات نہ کاٹتے اور آداب مجلس کی رعایت فرماتے اور کلام آپکا فصیح مبین جامع روشن موجز مختصر غیر مخل بالفضول و تقصیر مسلسل متہانہ ایسا متصل کہ سامع ایک کلمہ کو دوسرے سے جدا نہ کر سکے اور نہ ایسا منقطع جیسے بعض لوگ توڑ توڑ کر باتیں کرتے ہیں اکثر اوقات سمجھانے کے واسطے ایک بات کو تین بار اعادہ کرتے اور بے ضرورت کلام نہ فرماتے اکثر ساکت رہتے اور چلا کر بات نہ کہتے اور نہایت آہستہ کہ سامع کے سننے میں نہ آئے اور تھوڑی عبارت میں بہت مضمون بیان فرماتے اور عربی زبان روشن کہتے اور فرماتے بولی اہل بہشت کی عربی ہے اور صحابہ سے امر جہاد اور اور کاموں میں مشورہ کرتے اور ہر وقت اپنی امت کی غمخواری اور شفاعت میں مصروف رہتے اور ہر کام میں امت کے لیے آسانی درست رکھتے یہانتک کہ نماز تراویح صرف اسی خیال سے ترک کی مبادا امت پر فرض ہو جائے اسطرح جس دوام میں اختیار دیے جانے آسان اختیار فرمائے اور رشتہ داروں سے بہت سلوک کرتے اور قطع رحم مکروہ سمجھتے اور ہر ایک سے یہانتک کہ بچوں سے بھی ابتدا السلام کرتے اور محتاجوں اور شکستہ حالوں کو سلام کرنے میں عار نہ کرتے اور فرمائے تھے بہتر اور اچھے تر خلق میں خدا سے وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرے اور مجلس اور گھر میں آنے جانے وقت سلام کرنے کو آنے کا وقت جانے کے وقت سے سزاوار زیادہ نہیں اور ارشاد کرتے اگر دو شخصوں میں درخت یا دیوار حایل ہو جائے پھر باہم ملیں تو چاہیے ایک دوسرے کو سلام کرے اور فرمائے اگر سلام فاش

کرو گے تو تم مین محبت پیدا ہوگی اور لوگ بے ایجاد محبت مین بچا ہین گے اور ایجاد حاصل
نہو گا جب تک خدا کے لیے آپس مین محبت نہ کہین گے آور دو چیز بہتر اور افضل
فرماتے ایک کہانا کھلانا دوسرے ہر واقف و نا واقف کو سلام کرنا اور گھر مین تشریف لاتے
تو اسطرح سلام کرتے کہ جاگتے سن لیتے اور سوتے بیدار ہوتے اور اکثر اونٹ اور گھوڑے
پر سوار ہوتے اور اپنی آستین سے گھوڑے کا منہ پونچھتے اور فرمایا بھلائی گھوڑے کی
پیشانی سے بندھی ہے اور خچر عرب کے ملک مین کم تھا ایک خچر مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے
بطریق ہدیہ کے آپکو بھیجا تھا اور سپر سوار ہوتے نام اوسکا دلدل تھا اور سوا اوسکے کئی
خچر اور تھے ایک کا نام فضہ تھا جسے فروہ بن عمرو نے بھیجا تھا اور ایک ابن العلا اور ایک
رئیس دومۃ الجندل نے پیشکش کیا تھا اور آپکے پاس سو بکریان تھین اگر تلوے سے زیادہ
ہو جاتین ذبح کر لیتے اور گیارہ لونڈیان اور تیئیس غلام تھے لیکن آدھے سے زیادہ آزاد کر دیے
تھے اور فرمایا جو شخص ایک غلام یا دو لونڈیان مسلمان آزاد کر دی دوزخ کی آگ سے آزاد ہو جاے
اور ہر عضو بدن اوسکا دو عضو اوسکا ایک عضو کو کفایت کریگا اور پیغمبری سے پہلے ایک شخص بکریان
چرانے پر مقرر ہوے اور فرمایا سب پیغمبرون نے بکریان چرائی ہین فایدہ شاید اسمین
حکمت یہ ہے کہ ریاست چوپانی سے مشابہت رکھتی ہے اور اس فعل سے تواضع اور غمخواری
غربا کی عادت ہوتی ہے اور فقرا اور مساکین اور متواضعون اور ضعیفون کی صحبت مین
اکثر بیٹھتے اور بہ نسبت اغنیا کے اونپر زیادہ مہربانی فرماتے اجیلی فقرا کی صحابہ اپنی تواضع اور مسکینی
غنیمت سمجھتے سو رتبیان را زین معنی خبر نیست بدکہ سلطان جہان باماست آنچہ باو اور
عاجزون سے عاجزی اور رانڈون اور یتیمون کی دلجوئی اور ضعیفون کی مدد فرماتے یہانتک
کہ کہتے ہین معراج کے صبح ایک یہودی کی لونڈی کا بوجہ اپنی پیشہ پر اوٹھا کر اوسکے گھر پہونچا دیا
یہودی نے جو اس جناب کو اس حال سے دیکھا عرض کیا شاید رات آپکو معراج ہوا فرمایا تو نے
کسطرح جانا عرض کیا اگلی کتابون مین دیکھا ہے کہ آخر زمانے پیغمبر معراج کے صبح ایک
منکی کی لونڈی کا بوجہ اوٹھا کر اوسکے گھر پہونچا دینگے تو حیف شاید وہ یہودی کہ مین بمنصب
تجارت یا اور کسی کام کے لیے آیا ہوگا و زنہ سکونت یہود کی مدینہ مین تھی اور معراج مکہ مین

ہوئی یا مراد معراج روحانی ہے کہ قبل اور بعد ہجرت کے بارہا اوس جناب کو حاصل ہوئی اور
جس سے مصافحہ کرتے تا ہتھ اپنا نہ ہٹاتے جبتک وہ سر انہ ہٹاتا اور جسکے پاس بیٹھتے نہ اوٹھتے
جبتک وہ نہ اوٹھتا اور بیمارون ضعیفون کی خبر گیری کرتے جسے سواری کی حاجت ہوتی
سواری عنایت فرماتے اور کبھی اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور بیمارون کو اپنے پیچھے نہ چلنے دیتے
کہ آپ اونکے گہمبان بنے اور کبھی وجہ اسکی یہ بیان فرماتے کہ میری پشت فرشتون کی لیے
چھوڑدو کہ فرشتے اپنی گہمبانی اور خدمت کے لیے آگے پیچھے چلتے اور ہر ایک کی اوسکے مرتبے
کے لائق تعظیم کرتے ایکبار علیہ سعد یہ خدمت مبارک مین آئین آپنے اونکے لیے اپنی چادر
بچھا دی لیکن کسی محتاج کو بسبب اوسکے فقر کے ذلیل نہ سمجھتے اور نہ کسی بادشاہ سے بسبب
اوسکے جاہ و حشمت کے ڈرتے ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیون سے آپکا ہاتھ پکڑے جہان چاہے
لے جاتے ایک عورت نے عرض کیا آپ سے کچھ کام ہے راہ مین بیٹھ گئے اور جبتک وہ
باتین کرتے رہے سنتے رہے اگر وزیر کوئی مسافر آپکے پاس آیا ہیبت سے کانپنے لگا فرمایا
مین بادشاہ نہین ایک قریشیہ عورت کا بیٹا ہون آپ عام طور کہتے ہین جسنے ایکبیوہ اور یتیم
پر سواری جہار کرنے دیکھا نہ آپ کے ساتھ ضرب سختی اور نہ طرد اور نہ الیک اور آپ اپنے
یارون اور گھر والون سے امتیاز کسی کام مین دوست نہ رکھتے آپنے ہاتھ سے کپڑون مین
پیوند لگاتے اور نعلین مقدس گانٹھ لیتے اور گھر مین جہاڑو دیتے اور بکریان دوہ لیتے
اور گھر مین اگر کوئی چیز لگ جاتی اپنے ہاتھ سے دھو ڈالتے اور اپنے ہاتھ سے جانور کو
گھاس دیتے اور رسہ لتے باندھتے غلامون کے ساتھ بازار سے سودا خرید لاتے چھوٹے
بڑے کو سلام کرتے زاندن کا لباس ایک رکھتے جو ضیافت کرتا قبول فرماتے اور جو کھلاتا
کھا لیتے ہر ایک سے تبسم اور کشادہ روئی کے ساتھ کلام کرتے گھر والون کی خدمت کرتے
اور مسجد کے بنانے مین بنفس نفیس شریک ہوئے اور غزوہ احزاب مین میرے فاقے پتھر
پیٹ سے باندھے یارون کے ساتھ خندق کھودنے پر پیہم صحابہ سے رد کا پذیرائی فرمایا
کسی سفر مین بکری ذبح کرنے کی ٹھیہری ایک صحابہ نے کہا ذبح کرنا اسکا میرے ذمہ ہے
دوسرے نے کہا مین گوشت بناؤن گا تیسرے نے کہا مین پکاؤن گا فرمایا مین لکڑیان جمع

سے کبریا ن جرا ئین اگر وہ تجھ کی بڑائی کبر اور خود بینی سے حاصل ہوتی تو پیغمبر ہی اوسکو نہ ملتی کا وس
داؤد سیاب اور نمرود و شداد و فرعون و ہامان اس مرتبہ کے لائق ہوتے امام عزالی فرماتے
ہین جو شخص تکبر کے دل پر نظر کرے کوئی سنڈاس اوس سے بدتر نہین ظاہر اوسکے عورتون
کے مانند آراستہ اور باطن اوسکا کتون کی طرح موذی اور ناپاک ہے طاؤس نے ایک شخص
کو دیکھا کہ اترا تا چلتا ہے فرمایا یہ اوسکی چال نہین جو اپنے باطن کے حال سے واقف ہے
کہ کسقدر گندگی اوسمین بھری ہے تطرب نے مہلب بن صفرہ کو اس چال سے دیکھا فرمایا یہ چال
خدا کو ناپسند ہے کہا مجھے نہین جانتا مین کون ہون فرمایا جانتا ہون اول تو ایک گندہ پانی
تھا اور آخر مردار ہو جائے گا اور اب بھی سیکڑون پلیدی تجھمین بھری ہین ایک حکیم کسی
منصور کے گھر گیا تھوک کی حاجت ہوئی اوسکے منہہ پر تھوک دیا وہ بہت خفا ہوا کہا مجھے
اسوقت تھوکنے کی ضرورت تھی بہت خیال کیا تکبر کے منہہ سے کوئی جگہہ بدتر نہ پائی امام
الطریقہ خواجہ بایزید بسطامی رح فرماتے ہین بیس برس عبادت کی اکیدن غیب سے
آواز آئی اے بایزید خدا کے خزانے طاعتون سے بھرے ہین اگر اوس سے لاحق چاہتا ہے
تو تواضع اختیار کر انگریز بڑائی اور عظمت ذات واجب کے لیے خاص ہی ممکن کے حق مین
کوئی کمال بندگی اور ریاضت سے بڑھ کر نہین خاک کہ زہر ظلمت سے کمتر ہے کیا رتبہ رکھتی ہے
کہ نور مطلق کی صفت اپنے لیے ثابت کرے آج ہر شخص غرور و پندار مین گرفتار ہو کل سب
عزتین اوسکی عظمت و جلال کے سامنے پست اور سب کمال نقصان اور تمام ہستیان نیست

نظر آئین گی کل شئی ہالک الا وجہہ ملائکہ مقربین سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا اور انبیا و مرسلین
ما عرفناک حق معرفتک و ما عبدناک حق عبادتک کے سوا اس جگہہ دم نہین مار سکتے جو غلام
سرکش اپنے سوے کا مان سر پر رکھا اور اوسکے تخت پر بیٹھا چاہے مردود بارگاہ اور
مستوجب غضب ہے ذق انک انت العزیز الکریم حدیث قدسی مین آیا ہے کبریا بھری چادر اور
عظمت بھری ازار ہے جو مجھسے ان دونون مین جھگڑے گا دوزخ مین جائے گا انگریز
کہان تو اور کہان یہ صفت ذرا اپنی حقیقت دیکھہ ایک ناپاک پانی سے پیدا ہوا اوسوقت
کچھ قدرت نہ رکھتا تھا اور اب بھی ایک مکھی بیٹھہ تجھے ایذا دے کر اوڑ جائے تو اوس سے

بدلا نہین لے سکتا اور صورت و شکل کا یہ حال ہے اگر دودہ ڈر سنہ نہ ہوے اپنی صورت شکل
آپ کراہت و نفرت آے ایک خیمہ چمڑے کا نشڈاس پر تنا ہے پیٹ مین گوہ اور موت
اور ناک مین رینٹھہ اور کان مین میل بھرا ہے بلکہ بچشم انصاف دیکھیے تو وہ گوہ موت
ایک نفیس چیز تھی کہ تیرے جسم نے اوسے خراب کیا ہے باوجود ان خرابیون کے کس بات
پر ناز کرتا ہے یہ حسن و جمال ظاہری اور قوت و طاقت نہایت سریع الزوال ہے عرض دو روز
تک بھی وفا نہین کرتا چار دن مین جوڑ ہڈیون کے ڈھیلے ہو جائین گے اور پٹھے جگہ جگہ
اور بال سپید ہو جائین گے اور چہرے پر جھریان پڑ جائین گی اور دانت گر جائین گے آنکھ مین
روشنی نہ رہے گی اور سب اعضا بیکار ہو جائین گے چمڑا قبر مین گل جائے گا اور گوشت
خاک یا حیوانون کی خوراک ہو جائے گا یوسف زلیخا و شیرین و لیلی جنکے حسن و جمال کے
اکناف عالم مین ایک دھوم ہے اب کہان ہین جو تو باقی رہے گا اور رستم و سہراب و سام
و نریمان جنکی زور و قوت کا جہان مین ایک شور ہے کدہر گئی جو تو بچائے گا اسوقت اگر ایک
رگ بدن کی بگڑ جائے یا کانٹا پاؤن مین لگے سب زور و قوت ہوا ہو جائے سب پر کیون ناز
کرتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے
جو زیادہ پرہیزگار ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسکے عمل اچھے نہونگے
اوسے نسب فائدہ نہ بخشے گا باپ دادا کا کمال اولاد مین نہین آتا قریش اسمٰعیل و ابراہیم کی اولاد
مین سے ہزارون اون مین مردود و کافر ہوے بنی اسرائیل پیغمبرزادگی پر ناز کرتے سیکڑون
سور اور بندر ہو گئے کنعان حضرت نوح پیغمبر کی طرف پر نہ تھا ہر چند اونہون نے سفارش
کی قبول نہ ہوئی آخر طوفان مین غرق ہو گیا نوح اور لوط پیغمبر کی عورتین دوزخ مین گئین
اور آسیہ فرعون کی بی بی بہشتی ہوئین محمد بیٹا کعب بن اشرف کا نابی ذی وقار اور عمرو
بیٹا سعد بن ابی وقاص کا لشکر اشقیا کا سردار ہے عبرت سے دیکھہ قدرت رب رووف
ظلمت سے نور نور سے ظلمت نمودہ ہے ۔ آدم شناسان کیان آتش پرست اور بلال و صہیب
و سلمان خدا شناس بلال حال خسارہ کا ایمان و سلمان فارسی چہرہ ایقان سے اگر کہ ورنہ شی
کو بلال اور لاکھہ کسری کو سلمان اور سہرا قیصر کو صہیب پر قربان کرین بجا ہے ابو جہل کعبہ

ہین مردود اور اولیس یمن ہین مقبول ہے حسن بصری بلال از حبش صہیب از روم سلمان از فارس
مکہ ابوجہل ابولہب ابوسفیان سے آپ ہمیشہ سلمان و صہیب و عمار و خباب و بلال کے ساتھ صحبت
رکھتے قریش کے سردارون نے کہا ہمین ان محتاجون کے پاس بیٹھنے سے شرم آتی ہے
انہین اپنے پاس سے ہٹا دیجئے فرمایا ہان انصار و المومنین ہین مسلمانون کو ہکانے والا نہین اور
بغوی کی روایت ہین ہے اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری نے کہا اگر آپ صدر
مجلس ہین بیٹھین اور بلال و صہیب و عمار و خباب و سلمان وغیرہ جہان اونکے بیٹھنے کا موقع
ہے بیٹھا کرین تو ہم آپکی مجلس ہین حاضر ہوکر دین کی باتین سیکھا کرین حکم آیا ولا تطرد الذین
یدعون ربہم بالغدوۃ والعشی یریدون وجہہ مت ہکال اونکو جو ذات اپنے رب کو پکارتے ہین
اور اسکی رضا چاہتے پس آپنے اونکی استدعا قبول نہ فرمائی اور ہمیشہ ان مسکینون کے ساتھ بیٹھتے
اور فرمایا میری زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے اگر زندگی تمہارے ساتھ ہو گا تو مسکینو نکو ایسا فخر حاصل ہوتا کہ
دو جہانین نہ سہار دوسرے کی کیا مجال جو اونسے امتیاز چاہے اور اونکی خاک قدم سے حاکر ہی موسی علیہ السلام نے جناب الہی مین
عرض کیا یارب ابن اطلب حدا یا تجھے کہان ڈہونڈون فرمایا عند المنکسرۃ قلوبہم شکستہ دلونکے پاس
عرض کیا مجھسے زیادہ شکستہ دل کوئی نہین فرمایا تو مین وہان ہون جہان تو ہے کسیسے ایک بزرگ
سے پوچھا تمہارا نسب کیا ہے فرمایا اول نطفہ تھا آخر مردار ہو جاؤنگا پھر تو از دو مین عمل
تولے جائین گے اگر نیکی غالب ہوئی تو بزرگ اور رجعت ہی زائد ہوئی تو ایک نالائق خوار ذلیل
ہون گل وجاہ دنیا مار آستین ہے اوسپر ناز کرنا اور اترانا ایسا ہے جیسے ایک شخص مجلس
عشرت تیار کرے اور کٹنی ایک ضعیفہ کو ژن کو کہ پیپ اور لہو اوسکے بدن سے بہتا ہو بنا
سنوارکر اور لباس مکلف پہنا کر اور عطریات ملکر اوسکے پاس لائے اور وہ رات کی تاریکی
اور شراب کی مستی مین حسینہ اور جمیلہ سمجھکر کمال رغبت کے ساتھ مباشرت کرے صبح کو جب بیدار ہو
اور خمار شراب کا اوترے صورت ناپاک اوسکی نظر آئے اور بدن اور کپڑے اپنے انواع
نجاسات سے ملوث پائے سے بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ۔ کہ باکہ باخت عشق در شب
دیجور ۔ علاوہ برین یہ مال وجاہ کہ ہزار محنت و مشقت سے ہاتھ آیا وہ حال سے خالی نہین
یا یہ تجھے چھوڑ دے گا یا تو اسے چھوڑ کر چلا جائے گا واضرب لہم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلنہ من السماء

من السماء فاختلط به نبات الارض فاصبح هشیما تذروه الریاح امام جعفر صادق فرماتے ہین
اے فرزند آدم اوس شئے کی موت پر کہ پہر تیرے پاس نہین آسکتی کیون تاسف کرتا ہے اور اوسکے
ہونے پر جسے موت تیرے قبضے مین نہ چہوڑے گی کیون خوش ہوتا ہے ایک حکیم کہتا ہے
جو دنیا پہ فخر کرے گا موت کے وقت اپنی غلطی پر پشیمان ہوگا اور جو مضبوط مکانون پہ
فخر کرے گا قبر کی تنگی دیکہکر اپنی خطا پہ متنبہ ہوگا اور جو مال پر فخر کرے گا حساب کے وقت
اوسکی برائی سمجہے گا اور جو گناہ کرکے خوش ہوگا دوزخ کا عذاب دیکہکر اپنی حماقت پر
نادم ہوگا ایک حکیم سے کسی نے تکبر کیا کہا اگر تو گھوڑون پہ فخر کرتا ہے تو وہ اچہے ہین
تجہے کیا اور جو ہتیارون پر اتراتا ہے تو اونکی خوبی تجہمین نہ آجاے گی اور جو باپ دادا
پر فخر کرتا ہو تو اونکی صفات تجہمین موجود نہین ہیں تجہکو زیبا حال ہی ایسا علم معاملات دنیا و صفت مذمت کے بارہ مین کہ کیا کہتے ہین
جو شخص آفات عبادت سے آگاہ ہے ہر طاعت مین اسقدر خالف رہتا ہے کہ عاصی معصیت

مین نہین رہتا رابعہ کہتی ہین استغفر اللہ من قلۃ صدق فی قولی استغفر اللہ علی ہم وحلیہ
اونکے حق مین وارد نہین جو شراب پیتے اور زنا کرتے ہین بلکہ اونکی جو خازو روزہ و صدقہ
وزکوۃ ادا کرنے اور اوسکے روہونے سے ڈرتے ہین اول شیطان بندی کو عبادت سے
منع کرتا ہے جب بندہ کہتا ہے دنیا فانی ہے اور سفر دراز درپیش ہے بے توشہ زاد
کسطرح قطع ہوگا تو کہتا ہے جلدی کیا ضرور ہے ابہی عمر بہت ہے عبادت کر لینا جب بندہ
کہتا ہے موت میرے اختیار مین نہین اور وقت اوسکا معلوم نہین شاید ابہی مرجاؤن
اور حسرت عبادت کی گور مین لے جاؤن تو کہتا ہے عبادت مین جلدی کر کہ نامہ اعمال
مین نیکیان زیادہ ہوجائین جب بندہ کہتا ہے دو رکعت نماز خشوع و خضوع و وقار
وسکون کے ساتہہ جبت رکعتون سے جو جلد جلد پڑہی جائین بہتر ہے کہتا ہے نماز ابہی طرح
ادا کر کہ دیکہنے والے تجہے اچہا سمجہین جب بندہ کہتا ہے مجہے خدا سے کام ہے اوسکی عبادت
اورون کے دکہانے کے لیے کرنا نری بے حیائی ہے کہتا ہے اگر یہ تجہے خلق سے کچہ کام نہین
مگر وہ خود ظاہر کرے گا اور لوگون کے دل مین تیری قدر و منزلت بڑہائے گا جب بندہ
کہتا ہے دنیا کی قدر و منزلت بیکار ہے مجہے عزت آخرت کی درکار ہے تو کہتا ہے اسقدر

مشقت نہ کر اگر ازل مین تجھے بہشتی کیا عبادت کی کیا حاجت اور جو دوزخی کیا تو اوس سے
کیا فائدہ حاصل ہوگا بندہ کہتا ہے کہ عبادت و ریاضت میرے حق مین بہرحال مفید ہے
اگر بہشتی ہون تو مرتبہ بڑھے گا اور خدانخواستہ دوزخی ہون تو عذاب کم ہوگا اسلئے کہ
خدا محنت کسی کی رائگان نہین کرتا اور سوقت شیطان لاچار ہوجاتا ہے اور نفس سے کہ اوسکا
اوستاد ہے مدد چاہتا ہے کہ اوسے عیب کی گہاٹی مین ہلاک کرے انسان کو چاہئے کہ جسوقت
یہ سرکش اترائے کہے اے نفس تیری نماز اگرچہ لاکھ اخلاص کے ساتھ ہو اس سے زیادہ نہین
جیسے کوئی مفلس نادار شہی بہرجو بادشاہ کے حضور بھیجے خدائے تعالے تیرے اس حقیر
تحفہ کی پروا نہین رکھتا من تنک کے قناعت نیز کی لقمہ نان اگر عجز و نیاز کے ساتھ پیش کریگا
غالب ہے کہ اپنے فضل و کرم سے قبول کرے گا اور جو ذرا گردن اوٹھائی تیرے سر پہ
مارے گا تنور ہی تنور آہ پہ بادشاہ کی خدمت کرتا ہے اور اوسکی سواری کے ساتھ دوڑتا ہے
اور راہ سکے دشمن سے لڑکر جان کھوتا ہے بادشاہ حقیقی ہر آن کروڑون نعمت عطا کرتا ہے
اگر دو رکعت نہار نقصان و عیب کے ساتھ اوسکے واسطے پڑہین کیا کمال کیا اور کیون
اترآتا ہے آہ علم پر اترانا تو محض جہالت ہے اگر علم رکھتا شیطان اور نفس کے فریب مین نہ آتا دانا
کہین نادان کا دھوکا کھاتا ہے حضرت فرماتے ہین آفۃ العلم الخیلاء آفت علم کی اترانا ہی مثال
تیری اوس مریض کے مانند ہے کہ دوا اپنے مرض کی جانتا ہے اور استعمال نہین کرتا آہا ایسا
جاننا کچھ کام آتا ہے نجات اسمین ہے کہ ہوائے نفس کا خلاف کرے خدا فلح من تزکی وہی اسکے
عین العوئی نہ اسمین کہ جانے اور زبان سے کہے کہ ہوائے نفس کا خلاف چاہیے اگر تو اپنی
حقیقت سے واقف نہین تو دعوے علم بیجا ہے جو آپ کو پہچانے گا کیا جانے گا اور جو واقف
ہے تو اوروں کی تعریف و ستائش پہ کیون پھولتا ہے لیس الخبر کالمعاینۃ اگر کوئی تجھے
شیخ و مخدوم کہے فریفتہ نہو اور یہ دعا پڑہ اللھم اجعلنی خیرا مما یظنون ولا تؤاخذنی بما یقولون
واغفر لی مالا یعلمون و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی النبی الکریم
صاحب الخلق العظیم وآلہ واصحابہ اجمعین چھٹا باب خصائص سترانیہ کے بیان مین
بادشاہون کا دستور ہے جب کسی کو اپنی عنایت سے مخصوص فرماتے ہین ایک خاص معاملہ

کے ساتھ جس سے اوسکی قدر و منزلت ہر شخص کے نزدیک بڑھ جائے بیان کرتے ہین اسطرح پروردگار عالم نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خلق سے بڑھکر عنایت مخصوص کرکے اپنی خاص مہربانیون کے ساتھ مشرف کیا اور سب پیغمبرون کی صفات اوس ذات بابرکات مین جمع کرکے ہزارون کمالات کے ساتھ کہ بالاصالت کسیکو حاصل نہوئی مخصوص فرمایا از انجملہ فقیر نے تمام خصائص سے زیادہ اپنی تقصیر اور دسیلۂ نجات مین جمع کیے یہ مختصر اسقدر گنجائش نہین رکھتا لہذا بگزارہ خاصون کے بیان پر اقتصار ہوتا ہے اول محبوبیت مطلقہ کہ آپ بہ اعتبار جمیع صفات و جہات کے ہر زمانی مین خلائق بلکہ خود خالق کے محبوب ہین مثلاً عالم سے بسبب علم کے اور زاہد سے بسبب زہد کے حسین سے بسبب حسن کے اور عادل سے بسبب عدل کے محبت ہوتی ہے اور آپکی جملہ صفات ظاہری و باطنی و اختیاری و غیر اختیاری متساویۃ الاقدام ہین حسین سے اسوقت تک محبت رہتی ہے جبتک حسن باقی ہے جب حسن جاتا رہتا ہے محبت بھی جاتی رہتی ہے اور آپکی ہر صفت کمال زوال سے منزہ و مبرا بلکہ یوماً فیوماً ترقی پر ہے وللآخرۃ خیر لک من الاولے اور بعض اشخاص سے معاصرین محبت رکھتے ہین لاحقین اور بعض سے لاحقین محبت کرتے ہین نہ معاصرین مگر آپسے ہر وقت اور ہر زمانی مین اہل ایمان کو محبت رہے اور اسطرح بعض اشخاص سے اسلئے کہ اپنے دوست ہین محبت اور اس جہت سے کہ دشمن سے ملتے ہین کدورت ہوتی ہے مگر آپکی ذات پاک مین کوئی جہت منافی محبوبیت کی نہین بعض لوگون سے بعض خلق کو محبت ہوتی ہے اور بعض کو نہین مگر اوس جناب سے تمام جن اور فرشتے اور انسان بلکہ وحش و طیر محبت رکھتے ہین سوا اونکے جنکو خود باری نے روز ازل بدنصیب کیا اور لوح محفوظ مین جہنمی لکھدیا العزیز خلق کا کیا ذکر خود خالق اون سے محبت رکھتا ہے غور کر کس محبت سے اونکے شہر و وطن کی قسم کھاتا ہے لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد لا زایدہ ہے یعنے مین اس شہر کی قسم کھاتا ہون اسلئے کہ تو اس شہر مین رہتا ہے ابن عباس کہتے ہین مین نے نہین سنا کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے شہر اور عمر کی قسم کھائی ہو مدارج مین ہے یہ قسم ایک سر مکنون ہے کہ کوتاہ بینون کی نظر اوسکی ادراک سے قاصر ہے جو لوگ پاک نظر رازدان نیاز عاشق و معشوق سے واقف ہین کیفیت و لذت

مین تیرے حبیب کے پاس سے ابھی آیا ہون نہین چاہتا کہ اونکے قدم دیکھکر دوسرے کا منہ
دیکھون مجھے اذن کردے کہ نظر بھر ہی روئے اغیار پر نہ پڑے دعا اون کی قبول ہوئی اور بینائی
جاتی رہی بیضاوی کلبی واحدی صاحب لباب ابن ابی الدنیا نقل کرتے ہین ثوبان مولے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکروز آپکی خدمت مین آئے رنگ اون کا متغیر تھا اور آثار
رنج وملال چہرے سے نمایان آپنے سبب پوچھا کہا یا رسول اللہ نہ مجھے درد ہے نہ بیماری مگر صحبت
آپکو نہین دیکھتا بے تاب ہوجاتا ہون کل قیامت کے دن اگر بہشت مین جاؤن گا اپنے اعمال
کے موافق مرتبہ ومقام پاؤنگا آپکا مکان ہم لوگون سے بلند ہوگا وہان کسطرح پہونچون گا یعنے
جسوقت آپکی صورت نہ دیکھون گا بہشت سے کیا لطف حاصل ہوگا اون کی تسکین وتسلی کے لیے
آیت اولئک رفیقا ونزلت مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا بشارت اے محبوب مقام تہنیت ہے کہ یہ قصہ تمہین وصل دائمی کی خبر
سناتا ہے انس کی حدیث مین آیا ہے من احبنی کان معی فی الجنۃ جو مجھسے محبت رکھے گا بہشت
مین میرے ساتھ ہوگا اور صفوان بن قدامہ کی روایت مین آیا المرء مع من احب لکھا ہے
جناب سیدہ بعد وفات حضرت کے چھ مہینے زندہ رہین سوا رونے کے کچھ کام نہ تھا یہانتک
کہ روتے روتے انتقال کرگئین ابن اسحٰق کہتے ہین انصار مین ایک عورت تھی شوہر اور باپ
اور بھائی اوسکے جنگ احد مین شہید ہوے جب اوسے خبر پہونچی کہا حضرت کا کیا حال
ہے لوگون نے کہا بخیریت ہین کہا اب جو مصیبت ہے آسان ہے جنگ احد مین جسوقت شیطان نے
پکارا الا ان محمدا قد قتل خبردار ہو بے شک محمد شہید ہوے یہ خبر سنکر مسلمان ایسے سراسیمہ
اور بے حواس ہوگئے کہ آپس مین لڑنے لگے اور کئی مسلمان مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے
انس بن نضر انصاری نے جب یہ خبر سنی بے تابانہ کفار کے لشکر مین گھس گئے اور بشتر زخم
کھاکر شہید ہوئے زخمون کی کثرت سے نفس اونکی پہچانی نہ جاتی اونکی بہن نے انگلی کے
نشان سے پہچانی احد کی لڑائی مین عمرو بن معاذ رض شہید ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اون کی ماں سے تعزیت کی اونہون نے کہا یا رسول اللہ خدا نے آپکو سلامت رکھا
تو مجھے بیٹے کا غم نہین ایک عورت نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے عرض کیا مجھے زیارت

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر سنوری کرا دیجائے قبر شریف کھولی اسقدر بے تاب ہوئے
کہ رونے رونے دم نکل گیا صحابہ کرام رض کا یہ حال تھا جب آپ سے کلام کرتے کہتے بابی
انت وامی ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور بعد وفات جب آپکا ذکر سنتے روتے
اور کمال خشوع سے بدن اونکے کانپنے لگتے قبر سی نے مجمع البیان میں انا فتحنا کی تفسیر میں
لکھا عروہ بن مسعود کفار کیطرف سے سوال جواب کے واسطے آیا آپکے یاروں کو دیکھا کہ آپکے
حکم پر دوڑتے ہیں اور آپ وضو پر اسطرح گرتے ہیں گویا ملوار وں سے کٹ کر مرجائینگے
اور آپ کلام کرتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں اور بسبب ادب کے آنکھ اوٹھا کر نہیں دیکھتے
جب اپنی قوم کے پاس گیا کہا خدا کی قسم میں بادشاہان روم وحبش وایران کے دربار
میں گیا مگر کسی بادشاہ کے مصاحبوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے ادب و تعظیم
میں بہتر نہ پایا مالک رح کہتے ہیں ایوب سختیانی جب حضرت کا ذکر سنتے اسقدر روتے کہ
ہم اونپر رحم کرتے اور عبد الرحمن بن قاسم کا یہ حال ہو جاتا گویا رنگ اونکے بدن کا کسینے
نچوڑ لیا اور بات نہ کر سکتے اور زہری ایسے بیہوش ہو جاتے گویا ہم میں نہیں اور وہ ہمیں
نہیں پہچانتے اور صفوان بن سلیم اسقدر روتے کہ لوگ اونہیں رونا چھوڑ کر اوٹھ کھڑے
ہوتے اور قتادہ جب حدیث سنتے بے اختیار چیختے فی الواقع یہ لوگ مصداق اوس حدیث
کے تھے کہ زیادہ چاہنے والے مجھے میری امت سے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئینگے
اکیلے سے دوست رکھے گا کہ اپنے اہل اور مال کے بدلے مجھے دیکھے یعنے یہ آرزو کرے گا کہ چھوڑ
بچے مال اسباب جاتا رہے مگر کسیطرح حضرت کا جمال مبارک نظر آجائے حکایت ابن
عساکر نقل کرتے ہیں آپنے ایک گدہے سے نام اوسکا یعفور رکھا جسے بلایا چاہتے اوسے سیجدہ بنے دروازے پر سر اپنا مارتا جب صباحنہ
باہر آنا اشارہ کرتا کبھی حضرت نے یاد فرمایا ہے جس روز حضرت نے رحلت فرمائی اوسی

مفارقت کی تاب نہ لائی گویند یہ کہکر مرگیا بطریق متواتر مروی ہے جب جماعت کی کثرت ہونے لگی منبر خطبے کے بے تیار ہوا جسوقت حضرت نے منبر پر قدم رکھا ستون مسجد شریف کا جسپر تکیہ لگا کر خطبہ پڑھتے تھے اُنکی جدائی سے رونے لگا ۔ استن حنانہ از ہجر رسول ۔ ناگہ منبر دیہوا ارباب عقول ۔ گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ۔ گفت جانم از فراقت گشتہ خون نکیہ ات من بودم از من تاختی ۔ بر سر منبر تو مسند ساختی ۔ آپ نے یہ حال پر ملال اوسکا دیکھکر اپنے سینے سے لگایا آپ فرمانے ہین اگر مین تسکین اوسکی نہ کرتا قیامت تک اسطرح رو تا رہتا دارمی نے روایت کیا ہر آپ نے اوس ستون سے کہا اگر تو کہے تجھے تیرے باغ مین لگا دون کہ پھر تجھ مین برگ و بار آوین اور جو کہو جنت مین پہونچا دون کہ دوستان خدا نیز ا میوہ کھائین اوسنے بہشت پسند کی آپنے فرمایا خدا اختیار دار البقا و علی دار الفنا و آخرت دنیا پر اختیار کی مگر قاضی عیاض کی روایت مین ہی آپنے اوسے منبر کے تلے دفن کیا ۔ آن ستون را دفن کردند زمین ۔ تا چو مردم حشر یابد روز دین ۔ تا بدانی ہر کرا یزدان بخواند ۔ از ہمہ کار جہان بیکار ماند ۔ ہر کرا یاشد زیزدان کار و بار ۔ یافت باز آنجا و بیرون شد ز کار ۔ جب خلافت عثمان رض مین مسجد کشادہ ہوئی ابی بن کعب رض اوسے اوکھیڑ کر اپنے گھر لے گئے اور استعارتہ نے روایت کیا جب وہ رونے لگا آپنے اپنے پاس بلایا مین پھر تا آیا آپنے اوسے بدن مقدس سے چمٹایا پھر حکم ہوا اپنی جگہ چلا جا فوراً چلا گیا حکایت کسینے امام شافعی سے کہا معجزہ حضرت عیسے کا یعنے مردون کو زندہ کرنا نہایت عجیب تھا فرمایا رونا ستون کا حضرت کے فراق مین اوس سے زیادہ عجیب و غریب تھا اور یہ صحیح ہے اسلیے کہ مردہ ایک وقت مین ذی روح تھا صورت انسانیہ کہ صلاحیت نفس ناطقہ کی رکھتی ہے موجود ہے بخلاف لکڑی خشک کے کہ اصلا صلاحیت حیات کی نہین رکھتے اور کبھی روح حیوانی سے مستفیض بھی ہوے اور اس قصے مین بیماران محبت کے لیے بڑی بشارت ہے کہ اثر شوق اور رشحہ محبت سے چوب خشک ہمکناری جانان سے برومند ہوئی جو آدمی حضرت کی محبت مین جان و مال قربان کرے گا آپکے دیدار سے کسطرح محروم رہے گا ابو القاسم بغوی نقل کرتے ہین حضرت خواجہ حسن بصری جب حدیث ستون کی بیان کرنے لگتے جو آدمی حضرت کی محبت سے

بے بہرہ ہے سوکھی لکڑی سے بدتر ہے عزیز حیف صد حیف کہ جو خشک آپکے شوق مین
روئے اور انسان اس دولت سے بے بہرہ رہے جو خدا اور رسول سے محبت نہین رکھتا
دعوے انسانیت اوسے زیب نہین دیتا صوفیہ کرام فرماتے ہین پانی یا ہوا پر مصلے بچھا کر نماز
پڑھنا کچھ کمال کی بات نہین کہ پرند ہوا پر اور مچھلیان پانی مین خدا کی عبادت کرتی ہین مابالاتیاز
انسان اور دیگر حیوانات مین محبت ہے اے عزیز محبت اصل کار ہے جسے محبت نہین اوسکے
ایمان مین نقصان ہے امام غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے ہین سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین کسیکا ایمان ہرگز نہین ہوتا جبتک خدا اور رسول کو سب سے زیادہ دوست
نہین رکھتا اور محبت مستلزم طاعت ہے آدمی جسے چاہتا ہے اوسکی فرمان برداری اور
اسکی رضا مین شب و روز مصروف رہتا ہے پس دعوے محبت خدا و رسول بدون اتباع سنت
اور دعوے کمال ایمان بدون محبت سراسر لاف و گذاف ہے اسیواسطے ارشاد ہوا کسیکو
ایمان حاصل نہین ہوتا جبتک خواہش اوسکی میری شریعت کے تابع نہو جائے ۵ تمت
الآله وانت اظهر حبه ۱۲ هذا العمری فی القیاس بدیع ۱۲ لو کان حبک صادقا لاطعته ۱۲ ان المحب
لمن یحب یطیع ۱۲ عزیز یہ تو حرام و حلال کی مطلق پرواہ نہین رکھتا باوجود اسکے دعوی محبت
تفتہ برین دعوے غلط ذرا گریبان مین منہ ڈال اور خدا و رسول سے شرما کہ کیا کہتا ہے
اور کیا کرتا ہے رات دن تحصیل جاہ و مال مین مشغول اور شب و روز دنیا کے کامون مین مصروف
ہے کسیوقت خدا و رسول کا بھی دل مین خیال آتا ہے آئین قانون اور حکام دنیا کی باتین
کس شوق و ذوق سے سنتا ہے اگر کوئی شخص پھر کہتا ہے فلان حاکم نے یہ حکم دیا اور
فلان صاحب فلان ضلع کو بدلا گئیا اور فلان معاملے مین یہ چٹھی اور یہ سرکلر آیا تو ہرگز دل
نہین گھبراتا اور قرآن و حدیث سننے اور مجلس وعظ مین بیٹھنے کی گھڑی بھر تاب نہین لاتا
آو سوقت ہزارون کام یاد آتے ہین اور نماز پنجگانہ کی مجلس مین کوئی کام یاد نہین آتا دنیا
کا ہر معاملہ خوب تحقیق کرتا ہے اور مسائل کی تحقیق سے کچھ کام نہین رکھتا عالم کے پاس جانے
بلکہ مسجد مین نماز جماعت پڑھنے سے عار آتی ہے اور معاملات دنیا کے لیے اہلکارون کے
گھر جانے سے عزت مین بٹہ نہین لگتا اگر حاکم ملاقات کے لیے صبح کے وقت طلب کرتا ہے تو بہر

پسند نہیں آتی اور جو بیٹھنے کا حکم دیتا ہے تو خوشی سے جامے میں نہیں سماتا حاکم حقیقی ہر روز پانچ بار اپنے دربار میں بلاتا ہے اور ہر دو رکعت میں ایکبار اپنے حضور بیٹھنے کا حکم فرماتا ہے اور تو نہ اوسکا حکم قبول کرتا ہے نہ اس عزت و امتیاز سے خوش ہوتا ہے ہزاروں روپیہ فسق و فجور و اسباب جاہ و تجمل میں اوٹھانا آسان ہیں اور ایک پیسا زکوٰۃ کا دینا ناگوار رسوم ممنوعہ ترک کرنا وضعداری کے خلاف سمجھتا ہے اور امور خیر میں وضعداری کا بھی لحاظ نہیں اوسنے بھلے سے چھوڑ دیتا ہے بلکہ تعبض ممنوعات شرع جیسے خدا اور رسول ناراض ہیں خیر سمجھ لیا ہے اور اونکے ارتکاب میں نماز و روزہ سے زیادہ اہتمام کرتا ہے امیروں اور اہلکاروں کی تعظیم دل سے کرتا ہے اور علما اور مشائخ و سادات کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتا کیا وصیت اپنے رسول کی بالکل بھلادی کہ میں تم میں چھوڑنے والا ہوں دو چیزیں تم میں ایک کتاب اللہ دوسرے عترت اپنی کہ نہ تیرے دل میں خداوند کتاب کی کچھ عزت رہی اور نہ اولاد نبی کی کچھ قدر و منزلت علما کیطرف اوسوقت رجوع کرتا ہے جب کسی جھگڑے میں فتوے کھانے کی ضرورت ہوتی ہے کیا نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و تمام فرائض و واجبات اور بیع و شرا و اجارہ و مزارعت وغیرہا معاملات کے مسائل تجھے معلوم ہیں اور اونمیں رعایت شرع کی کرتا ہے یا احکام شرعیہ صرف اوسی صورت میں واجب العمل ہیں جب تیرے شخصی جھگڑا ہو اور سوا اسکے دوسری تدبیر ہی ہاتھ نہ آئی یہ رجوع ہرگز اسلئے نہیں کہ شرع کی تیرے دل میں قدر و منزلت یا خدا کا حکم تجھے پسند ہے بلکہ اس غرض سے کہ اوسکے ذریعے سے مال دنیا حاصل کرے اسی لئے اگر فتوی شرع کا موافق مطلب کے ہوتا ہے مانتا ہے ورنہ دوسری فکر میں پڑتا ہے اور اوسے پھاڑ کر پھینک دیتا ہے باوجود اسکے ابھی دعوی اسلام باقی ہے سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعوے غور سے دیکھ پروردگار تقدس و تعالے اسپر کیا فرماتا ہے فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر و احسن تاویلا الم تر الی الذین یزعمون انہم آمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلہم ضلالا بعیدا ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ خدا اور رسول کا حکم چھوڑ کر شیطان کیطرف رجوع کرنا اور

اوسے اپنے معاملات مین حاکم بنانا مسلمان کا کام نہین بیضاوی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ایک منافق اور یہودی مین جھگڑا تھا یہودی نے حضرت اور منافق نے کعب بن اشرف کو حکم کرنا چاہا آخر حضرت کو حکم کیا آپنے یہودی کے حق مین حکم دیا منافق نے ناخوش ہوکر کہا ہم عمر رضہ سے فیصلہ کراوین دونون حضرت عمر رضہ کے پاس گئے یہودی نے عرض کیا محمد نے میرے حق مین حکم دیا اور یہ ناراض ہوکر آپکے پاس فیصلہ کرانے آیا ہے عمر رضہ نے منافق سے کہا کیا اسیطرح ہے اوسنے کہا ہان فرمایا جبتک مین باہر آؤن تم اپنی جگہہ ٹھہرے رہنا اور گھر مین جاکر تلوار لائے اور منافق کی گردن ماری اور فرمایا ایسا ہی حکم کرتا ہون مین اوسکے حق مین جو خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے راضی نہو اللہ تعالے اپنی ذات پاک کی قسم کہا کر فرماتا ہے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما سو قسم تیرے رب کی مسلمان نہونگے جبتک تجھے اوسمین جو جھگڑا اوٹھے آپس مین منصف نہ کرین پھر نہ پاوین اپنی جی مین تنگی تیرے حکم سے اور قبول کرلین ان کو تفسیر کشاف مین لکھتے ہین ثابت بن قیس بن شماس رضہ نے کہا قسم خدا کی خدا پیغمبر اصدق جانتا ہے اگر مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم دین اپنی جان ہلاک کرنیکا تو البتہ کرلاؤن آیت آئی ولو انا کتبنا علیھم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ما فعلوہ الا قلیل منھم اور اگر ہم اونپر فرض کرتے کہ اپنی جانون کو قتل کرو یا اپنے دیار سے نکل جاؤ نہ کرتے یہ مگر تھوڑے اون سے ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرا لھم واشد تثبیتا اور جو وہی کرتے جو انہین نصیحت ہوتی ہے یعنے ہمارے حکم سے اپنی جانین قتل کرتے اور اپنے گھر چھوڑ دیتے تو اونکے حق مین بہتر تھا اور سخت تر تحقیق مین واذا لاتیناھم من لدنا اجرا عظیما ولھدیناھم صراطا مستقیما اور اوسوقت ہم اونکو اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور راہ نہین سیدہی راہ چلاتے بعد نزول اس آیت کے ابن مسعود وغیرہ بعض صحابہ رضہ نے کہا خدا کی قسم اگر ہم حکم دیے جاتے تو ایسا ہی کرتے یعنے اپنی جانین اپنے ہاتھہ سے قتل کرڈالتے اور گھرون سے نکل جاتے الجزو نیز دل مین غور کر اگر تو اپنے معاملات مین خدا اور رسول کی طرف رجوع کرتا ہے اور حکم شرع پر گو خواہش نفس کے موافق نہو راضی و خوشنود ہے تو اس گروہ مین داخل ہے ورنہ حال تیرا

مانند اوس منافق کے ہے کہ جب حضرت کا حکم موافق مطلب کے نہ پایا دوسری طرف رجوع
لایا مان تو اسباب مین کوشش کرے اور فریق ثانی نہ مانے وبال اوسکی گردن پر ہے
لیکن تو کوشش نہین کرتا کہ دنیا کی محبت مین مدہوش ہوگیا ہے ہر وقت اسی کی تحصیل
لمحوظ ہے اور ہر کام مین اوسی کا فائدہ مقصود مشائخ کے پاس اس غرض سے جاتا ہے
کہ معاملات دنیا مین دعا سے میری مدد کرین نہ اسلیے کہ خدا کی راہ بتائین اور اون کی صحبت سے
دنیا کی محبت جاوے بلکہ صوفیان باشرع کا ہرگز معتقد نہین ہوتا بڑا کامل اوسکو جانتا ہے
جو شراب پیے اور بنگ کے قدح چڑھائے اور نماز روزے سے کام نہ رکھے اور کہتا ہے
شریعت وطریقت دو راہین متباین ہین نماز پڑھنا روزہ رکھنا شراب و بنگ سے بچنا
اہل ظاہر کے لیے مخصوص ہے حالانکہ اون مین کچھ تخالف وتباین نہین بلکہ درحقیقت ایک شے
کے دو مرتبے ہین جنکو تو اپنے احولے سے دو راہ متباین دیکھ رہا ہے تحقیق اس مقام کی
نہایت شرح وبسط کے ساتھ ہماری تفسیر مین موجود ہے خلاصہ اوسکا یہ کہ طریقت بے شریعت
حاصل نہین ہوتی اور بدون فرمان برداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ولایت
اللہ نہین آتی امام قشیری رح سید الطایفہ جنید بغدادی رح سے نقل کرتے ہین سوا
پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب راہین بند ہین جو شخص قرآن وحدیث سے
جاہل ہے پیروی کے قابل نہین کہ مذہب صوفیہ کا مقید بقرآن وحدیث ہے حضرت سری
سقطی قدس سرہ فرماتے ہین صوفی وہ ہے کہ معرفت اوسکی تقوے مین خلل نہ ڈالے کوئی
بات خلاف شرع نہ کہے بزور کرامت حرام شرعی کو حلال نہ ٹھہرائے سلطان العارفین
بایزید بسطامی قدس سرہ سے منقول ہے اگر تم کسی کو ہوا پر اڑتے دیکھو جبتک شرع پر قایم
نہ پاؤ کامل نہ سمجھو ایک شخص بسطام مین مشہور بکرامت تھا آپ اوسکی ملاقات کو گئے
اتفاقاً اوسنے قبلہ کیطرف تھوکا فوراً آپ چلے آئے اور فرمایا جو اداب شریعت سے واقف نہین
خدا کو کیا پہچانے گا ابو سلیمان دارانی رح فرماتے جو بات دل مین آتی ہے شریعت پر
پیش کرتا ہون اگر قرآن وحدیث کے موافق پاتا ہون مانتا ہون ورنہ نہین بعض صوفیہ
کہتے ہین آج جو راہ شریعت پر قایم ہے قیامت کو صراط پر قایم رہے گا اور جو خط مستقیم

شرع سے ذرا بھی جدا ہوگا جسقدر چلے گا مرکز و مقصد سے دور پڑے گا خواجہ جنیدؒ
کو خبر پہونچی کہ تین دن سے ثوری رح نے کچھ نہیں کہا یا عالم وجد میں اللہ اکبر اللہ اکبر
کہتے ہیں فرمایا نماز کا کیا حال ہے کہا نماز کے وقت ہوش میں آجاتے ہیں فرمایا الحمد للہ
حال انکا صحیح ہے کہ خلاف شرع سے محفوظ ہیں خواجہ ذوالنون مصری رح فرماتے ہیں
خدا اور رسول کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ افعال و اخلاق و امر و نہی میں محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اللہ تعالے فرماتا ہے ما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم
عنہ فانتہوا جو رسول تمہیں دیوے اور جس سے منع کرے باز رہو اور ارشاد ہوتا ہے
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تمہارے حق میں رسول اللہ کی پیروی اچھی شی
آپ فرماتے ہیں فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنے جو میری سنت سے اعراض کرے وہ
میرے گروہ سے نہیں اور فرماتے ہیں لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ یعنے
تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جبتک خواہش اوسکی میری شریعت کے تابع نہ ہوجائے
اور فرماتے ہیں جسکی فطرت میری سنت کیطرف ہو راہ پائے اور جسکی غیر سنت کی طرف ہو
ہلاک ہوجائے الغرض جس صورت میں خدا رسول شریعت کی پیروی کا حکم دیں اور
مقتدایان صوفیہ مانند خواجہ حسن بصری اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت جنید اور
حضرت شبلی اور حضرت معروف کرخی اور حضرت سری سقطی اور حضرت فضیل بن عیاض
اور حضرت ابراہیم بن ادہم اور حضرت غوث اعظم اور خواجہ بہاؤالدین نقشبند اور
خواجہ معین الدین چشتی اور شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ ارواحہم ہمیشہ اوسکا اتباع
کرین اور اوسکا خلاف ضلالت جانین لیکن ان مدعیان خامکار کی انکار کا کیا اعتبار سلف
سے انبک جتنے کامل گذرے نماز روزے پر قائم اور شراب اور رنگ سے مجتنب رہے
انہیں ترک الفقر اور ارتکاب محرمات کی اجازت کہان سے حاصل ہوئی اصل یہ ہے کہ نفس
اباحت پسند بالطبع قید و بند سے متنفر ہے اور شیطان اوسکا مددگار جنے سادہ
لوح اور احمق پاتا ہے بہکاتا ہے کہ شریعت واسطۂ وصول ہے اب تجھے اوسکیطرف
حاجت نہیں کہ جو منزل کو پہونچ جاتا ہے راہ سے کام نہیں رکھتا و نادان اوسکے دام

فریب مین آکر نماز و روزہ چھوڑ دیتا ہے اور شراب و بنگ زہر ہلاہل کرتا ہے نہین جانتا کہ
شیطان اوسے اپنا ساکیا چاہتا ہے اونسے بھی یہی کہا تھا کہ جب مین فرشتون کا اوستاد
ہو گیا آدم خاکی کو سجدہ کرنیکے کیا حاجت کوئی اس نادان عقل کے دشمن سے پوچھے کہ
یہ مقام تجھی کو حاصل ہوا یا پیشوایان طریقت کو بھی حاصل تھا جناب ولایت مآب مولے علی
کرم اللہ وجہہ جنکو سب عالم مقتدای طریقت سمجھتا ہے تمام عمر اتباع شرع مین مصروف رہے
خود حضرت رسالت پناہ ان علو منزلت یہانتک نماز پڑھتے کہ پائے مبارک ورم کر جاتے
اور اسقدر روزے رکھتے کہ لوگ گمان کرتے اب افطار نہ کرینگے بلکہ برابر دعوے
ہے کہ مین کامل ہو گیا نیری تکذیب کے لیے کافی ہے کامل اپنے نفس کو نہین دیکھتا یہ فرقہ
اپنی جان کو سب سے بدتر جانتا ہے ابوسلیمان دارانی کہتے ہین جو اپنے نفس کو دیکھے اور اپنے
اعمال و احوال کی قدر و قیمت ثابت کرے قیامت تک حلاوت حدیث محبت کی اوسے
حاصل نہو خواجہ جنیدؒ کہتے ہین اہل توحید تواضع کو بھی تکبر سمجھتے ہین کہ تواضع فروتنی کرنا
ہے اور وہ بھی ایک جگہ ہے اپنے لیے جگہہ اور مقام ثابت کرنا تکبر مین داخل ہے کسی سے
شبلیؒ نے کہا تم کیا چیز ہو کہا وہ چیز ہون کہ جوتے کے نیچے رہے فرمایا خدا تجھے تیری نظر سے گم کرے
ابھی تک اپنے لیے جگہہ ثابت کیے جاتا ہے بعض صوفیہ فرماتے ہین اگر طہارت و پاکی تمام فرشتونکی
اور طاعت و عبادت سب آدمیون کی ایک شخص مین جمع ہو اور وہ عجب و تکبر کری فوراً
تیر بلا کا نشانہ ہو کوئی راہ زیادہ نزدیک خدا کیطرف عاجزی سے اور کوئی حجاب قوی تر
دعوی سے نہین شیطان نے آنا چیز شمہ کہا ہزارون برس کی عبادت ضایع ہوئی اور تمام
عالم سے بدتر ہو گیا آدم نے اپنے قصور کا اعتراف کیا ملائکہ کو کہ لغو ہ نحن نسبح بحمدک و نقدس
لک کا مارنے سے حکم ہوا اس عاجز فرشتہ مسار کے سامنے کہ اپنے قرب و منزلت پر نظر رکھتا ہے
اور نہ اپنی طاعت و عبادت پر ناز کرتا ہے سر جھکاؤ اور سجدہ کرو نے گفت کہ من
نیم شکر خورد ہ شتابم کہ بلند شد بتر خورد ہ ابوتراب خدائے کریم ایک نافرمانی سے شیطان
کی اسّی ہزار برس کی عبادت برباد نہ کرتا اگر گناہ پر نظر ہوتی تجھے اوس سے بدتر کر دیتا
کہ اونسے ایک گناہ کیا تو لاکھون کرتا ہے یہ عتاب نتیجہ اوسکی خود بینی اور تکبر کا تھا لہذا زنہار

ہوا فاہبط منہا فما یکون لک ان تتکبر فیہا فاخرج انک من الصغرین اور متواضعون کی ہے محل جاکہ اس جگہ تکبر کی گنجایش نہین ہے جانبازکہ وصل او بدستان ندہند شیر از قدح شرع بمستان ندہند آنجا کہ ہمہ می ہمہ مردان نوشند یکقطرہ ازان بخود پرستان ندہند الغرض اگر لاکہ خلعت او زہر تاج شرافت تجھے عنایت ہون ہنوز رنگ خاک کا تیرے چہرے سے ظاہر ہے خاک اصل ہین خوار و بیقدر ہے او سپر گناہ و معصیت کا طرہ ہوا اور لباس ظلومی و جہولی نے اعجوبہ روزگار کر دیا اگر وہ ذات قیامت عنایت الٰہی نے دستگیری فرمائی یہ داغ ظلومی و جہولی کا خورشید محشر سے زیادہ تابان ہوگا اور جو خدانخواستہ بے نیازیکو کام فرمایا جاتو زاوسدن تجھسے بہتر ہون گے کہ نو سال کتاب اور دوزخ کے عذاب مین مبتلا ہوگا اور وہ خاک ہوکر چھوٹ جائین گے مشائخ کرام فرماتے ہین طالب او سکے ایک ساعت مین لاکہ خلعت والنعام سے سرفراز ہوتے ہین مگر اپنے نفس کو نہین دیکھتے وہ صاحب دولت ہین اور آپکو مفلس و نوا جانتے ہین اور جو بندہ غرور و تکبر مین گرفتار ہین باوجود مفلسی و نیستی کے زمین پر پاؤن نہین رکھتے یوسف علیہ السلام بان جلالت شان فرماتے ہین وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء مین اپنے نفس کو بری نہین کرتا بیشک نفس برائی کا حکم دینے والا ہے کہتے ہین جناب عیسی علیہ السلام ہمیشہ سیاحت کرتے کسیسے کہا اسقدر کیون پھرتے ہو فرمایا اس امید پر کہ شاید کسی صدیق کے نشان قدم پر گذر ہو اور خاکپا اوسکی میری شفاعت کرے یہ فقط تواضع ہے ورنہ درجہ تمام صدیقون کا اگر جمع کیا جائے درجہ عیسی سے برابر نہو سکے شبلی اکثر فرمایا کرتے یہود و نصاریٰ مجھسے بہتر ہین ابو سلیمان دارانی کہتے ہین اگر تمام عالم کے گناہ جمع ہون میرے گناہون سے کم بکلیں محمد واسع فرماتے ہین اگر گناہ ہون بین تو آتی میرے پاس کوئی نہ بیٹھ سکتا منقول ہے موسی علیہ السلام کو حکم ہوا بنی اسرائیل مین جو شخص سب سے بہتر ہے سب سے بدتر کو بالا بین کر لائے آپنے ایک زاہد کو جسے سب سے بہتر جانتے حکم دیا بین روز پیرا چھتے روز اپنی گلے مین رسی ڈالکر آپکی خدمت مین آیا کہ بنی اسرائیل کا بدتر حاضر ہے فرمایا تو افضل اور بہتر او نکاہے عرض کیا مینے مدت تلاش کیا کسیکو اپنیسے بدتر نپایا اسلیے کہ مجھے اپنے گناہون پر

یقین ہے اور دوسرے کے گناہ میں شک اور شک یقین سے برابر نہیں ہو سکتا حکم آیا
اے موسے یہ بہتر قوم کا ہے مگر نہ بوجہ عبادت کے بلکہ بسبب اس خصلت کے کہ اپنے سب سے
بدتر سمجھتا ہے کہتے ہیں خواجہ فضیل بن عیاض سے عرفات میں حاجیوں کا حال پوچھا فرمایا اگر اس
سال میں حج میں شریک نہ ہوتا سب بخشے جاتے میری شامت سے محروم رہیں نزدیک نہیں
جب کوئی شخص بیمار ہوتا عطار سلمی اپنا پیٹ کوٹتے کہ میری شومی سے خلق پر بلا آتی ہے
حضرت سری سقطی فرماتے ہر روز آئینہ میں منہ دیکھ لیتا ہوں کہیں کالا نہ ہو گیا ہو اگر حضرت کی
دعا نہ ہوتی بیشک مجھ سے لوگ مسخ ہو جاتے بازید میں بیس جانے گذرا زرد ہے کہ اپنے شہر میں
نہ مروں شاید میں مجھے قبول نہ کرے اور سمجھتے ہیں رسوا ہو عامر بن قیس ہر روز ہزار
رکعت پڑھتے جب بستر پر آتے فرماتے اے نفس خدا کی قسم میں تجھ سے ناخوش ہوں کہ تو خدا کی
عبادت میں کاہلی کرتا ہے آئین سماک اکثر فرمایا کرتے اے نفس تو زاہدوں کی سی باتیں کرتا
ہے اور منافقوں کے کام بہتیرے اور لوگ ہیں اور عمل اونکے اور طرح کے ہونے ہیں عطا
ایک کپڑا بازار کو لے گئے بزاز نے کہا اسمیں عیب ہے قیمت کم ملے گی یہ سنکر بہت روئے
اور فرمایا اگر قیامت کے روز اوسنے ہمارے اعمال کی اسقدر تفتیش کی تو کیا حال ہوگا
ع قدسی ندانم چون شود سودائے بازارِ جزا ۔ او نقد آمرزش بکف من مبتلی عصیان و دغل
خواجہ بسطام نے آئینہ دیکھا فرمایا جاؤ الشیب ولم یذہب العیب ولا اری مافی العیب بڑھاپا
آیا اور عیب نہ گیا اور معلوم نہیں اوس عالم میں کیا ہوگا ع زدرد دل ہمہ پیران رہ را
می سنہا بجوان دل فضائیست ۔ ہمہ مردان دین را زین بصیرت ۔ جگر تشنہ کو دیکھا کباب است
المخدر انحدر راہبا الماء والمدر بڑے بڑے دلاور اس راہ میں بیدکی طرح کانپتے ہیں
تیری کیا حقیقت جو اپنی موہومات و تخیلات پر سر اٹھاتا ہے اور اس حرکت کو کمال سمجھتا ہے
آدمی مرتع اور سبزہ اور طامات سے صوفی نہیں ہوتا مثال تیری مانند اوس عورت کے
ہے کہ ترہ اور خود پہنے ہتیار لگائے میدان میں کھڑی ہے اور نہیں جانتی کہ مردان کار
وقت کارزار کیا کرتے ہیں ع رنگے کپڑے جو تمنے تو ہوا کیا ۔ نے جوگی نہ لیکن جوگ
سیکھا ۔ کاش اپنی حقیقت جانتا کہ کون ہے کہاں سے آیا کس لیئے آیا کہاں جانے کا ہے

جائے گا وہان کیا ہوگا تو ایسا وعظ نہ کرنا ایسے کہتے ہین کہ تکبر اور عجب جہل سے ناشی اور علم کی منافی ہے اور علم پر اترانا جہل مرکب جبکو علم دین کی کیفیت حاصل ہوئی اپنے علم و عمل کو محض خدا کی عنایت سے سمجھتے ہین نہ استعداد نفس سے بلکہ اوس سرکش کو سخت پکڑتے اور ہر وقت ملامت کرتے ہین ہرچند نفس اصل خلقت مین خیر سے متنفر اور شر کی طرف راغب ہے مگر تدبیر سے راہ پر آسکتا ہے اور جس کام مین بہت فائدہ سمجھتا ہے اوسکے لیے تھوڑی سی تکلیف گوارا کرتا ہے اور جب آئینہ علم و نصیحت کا اوسکے سامنے رکھا جاتا ہے جہل و غفلت سے نجات پاتا ہے وذکر فان الذکری تنفع المومنین پس تو بھی اپنے نفس کی ہدایت و تادیب کی طرف متوجہ ہو اور اوس سے کہہ اے نفس اگر سپاہی بادشاہ کا کسی کو پکڑنے آئے اور وہ کھیل مین مشغول رہے اوس سے زیادہ احمق کون ہے غور سے دیکھ کہ لشکر مُردون کا دروازۂ شہر پر بیٹھا ہے اور عہد کرتے ہین کہ جبتک تجھے ساتھ نہ لین گے ہرگز نہ اوٹھین گے اور بہشت و دوزخ تیرے لیئے تیار ہے اور موت کا وقت معلوم نہین ناگاہ سر پر آجائے گی اور جو سامان تیار نہوگا تو دل مین حسرت رہ جائے گی آے نفس دن رات گناہ کرتا ہے اگر خدا کو حاضر و ناظر نہین سمجھتا تو محض جاہل ہے اور سمجھتا ہے تو بڑا بے حیا ہے اور بے شرم کہ اوسکے سامنے ایسی حرکت کرتا ہے آے نفس اگر تیرا غلام یا نوکر تیری نافرمانی کرے تو کسقدر ناگوار ہوتا ہے اور تو اپنے آقا کی نافرمانی کرتا ہے اور اوسکے غصے سے نہین ڈرتا کیا اوسکے عذاب کی تجھے طاقت ہے ذرا چراغ پر اونگلی رکھہ یا دھوپ مین بیٹھکر غور کر کہ تحمل دوزخ کی آگ کا ہوسکے گا یا نہین آے نفس طبیب کے کہنے سے سب خواہشین ترک کر دیتا ہے اور فقیری کے خوف سے تحصیل معاش مین ہزار رنج و تکلیف اوٹھاتا ہے کیا تیرے نزدیک دوزخ بیماری اور دنیا کی محتاجی سے زیادہ سخت نہین آے نفس اگر تو خدا کی تقسیم پر راضی ہے قناعت کر اور جو راضی نہین تو اوسکا رزق مت لے اور رزاق ڈھونڈ اگر ڈھونڈ سکے آے نفس خدا جس بات کو منع کرے مت کر اور جو حکم دے بجا لا ورنہ اوسکے ملک سے نکلجا اگر نکل سکے اوسکے ملک مین رہنا اور اوسکی نافرمانی کرنا بڑی نادانی ہے آے نفس گناہ سب سے چھپا کر کرتا ہے اگر کوئی تیری پیٹھ کے پیچھے پکڑنا چاہے تو ہرگز تجھسے معاشرت اور چوری سے

اور غور سے دیکھ ان درختوں کو کون پلاتا ہے اور تو کس کے سامنے گناہ کرتا ہے اے نفس اگر تو سمجھتا ہے کہ خدا نے تجھے عبث پیدا کیا ہے تو منکر قرآن ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون احسب الانسان ان یترک سدی اور جو یقین رکھتا ہے کہ مجھے اس عالم میں کھیتی اور سوداگری کے لیے بھیجا ہے تو عبادت میں کاہلی کیوں کرتا ہے اگر خالی ماتھہ جاے گا موے کو کیا منہ دکھاے گا اے نفس دون ہمت تو دو حرف سیکھہ کر ایسا مغرور ہوا کہ دونوں عالم میں نہیں سماتا دستار خواجگی سر پر رکھہ کر خلق خدا کو حقیر سمجھتا ہے اور کسی کو شمار میں گفتگو کے قابل نہیں جانتا سبب اسکا یہ ہے کہ تو نے منطق و حکمت اور جدل و بحث میں عمر عزیز اپنی ضایع کی علم دین سے بے بہرہ رہا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ علوم بقدر ضرورت جائز اور حاجت سے زیادہ حرام اور حرام کو کمال سمجھنا بڑی نادانی ہے اے نفس اگر تو نے علم دین حاصل بھی کیا تو اوسمیں فکر یہ کی اگر فکر کرتا اپنی حقیقت سے واقف ہوتا اور اپنے عمل پر ناز نہ کرتا کہ یہ علم و عمل خدا کی عنایت ہے نہ تیری استعداد و لیاقت اور بالفرض اگر تیری استعداد و لیاقت کو کچھ دخل ہو تو وہ بھی اوسی کی عنایت سے ہے داؤد علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی آل داؤد ہمیشہ نماز روزہ میں مشغول رہتے ہیں جواب ہوا کیا توفیق ہمنے نہیں دی ایوب علیہ السلام نے عرض کیا خدایا تو نے مجھ پر ایسی سخت بلا بھیجی مگر مینے اپنی خواہش کو تیرے ارادے پر ایکدم ترجیح ندی جواب آیا یہ توفیق کہاں سے لایا ایوب علیہ السلام نے سر پر خاک اوڑھائی اور توبہ کی و دخود فرماتا ہے لولا فضل اللہ علیکم و رحمتہ ما زکی منکم من احد ابدا العزیز تو شب و روز بیفائدہ کاموں میں رہتا ہے اگر علم دین میں فکر کرتا غرور و تکبر میرے دامن ہمت پر نہ بیٹھتا اور نفس و شیطان تجھ پر قابو نہ پاتے ؎ چند خوانی حکمت یونانیان حکمت ایمانیان را ہم بخوان ✻ دل منور کن بانوار جلی ✻ چند باشی کاسہ لیس بوعلی ✻ باد آن دانے دوستی آن مرد عرب ✻ وہ چہ خوش مے گفت ازرو ے طرب ✻ ایہا القوم الذی فی المدرسہ کل ما قلتموہ وسوسہ ✻ فکر کم ان کان من غیر الحبیب ✻ مالکم فی النشاۃ الا مرعی الخصیب ✻ ورس گر غربت نباشد ✻ غرض ✻ لیس در سانہ بہتر الدرض ✻ اے نفس عوام پر علم سے اور خواص پر معرفت سے ناز کرنا ہے مگر بارگاہ الٰہی میں اس حرکت سے وقت تیرا بہت خراب ہے

تاریک ہوتا ہے باریکی حال مین چاہیئے کہ سخن مین اور غرت آخرت کی درکار ہے نہ اس
واسطے مین شیطان جسے تو سب خلق سے بدتر جانتا ہے اونسے بھی یہی کام کیا تھا جو تو کرتا ہے
اگر طہارت وپاکی تمام ملائکہ کی اور طاعت وعبادت سب آدمیون کی ایک شخص مین جمع
کرین اور وہ عجب ذکبر کرے فوراً تیر بلا کا نشانہ ہو پر حذر رہنا چاہیئے کہ وہی دہبہ جو شیطان
کی پیشانی پر لگا یا گیا اسکے لیے بھی موجود ہے آے نفس جو تیرا عیب ظاہر کرے اوسکا دشمن
ہو جاتا ہے اگر اوسے عیب سمجھتا ہے چھوڑ کیون نہین دیتا رانڈن شیطان کی غلامی کرتا ہے
اور دعوی خدا کی بندگی کا رکھتا ہے عبادت وریاضت ایسلیے کرتا ہے کہ بڑا ہی خواجگی
اور پارسائی کی تیرے سر پر باندہین اور اوراد و وظائف ایسلیے پڑہتا ہے کہ فراغت دنیا
کی تجھے حاصل ہو تسبیح ومرقع ایسلیے ہے کہ لوگ معتقد ہون اور پلاؤ زردہ کھانے مین
آوے اے نفس توبہ کیون نہین کرتا ہمیشہ کل پر ٹالتا ہے ناگہان موت آجاے گی اور حسرت
دنداست دل مین رہ جاے گی کل توبہ آج سے آسان نہوگی بلکہ جسقدر درخت گناہ کی
بڑہ زیادہ دن رہے گی زیادہ مضبوط ہوتی جاویگی جب کل آوے سخت نزدیکے گا دوسرے
پر ٹالے گا اسیطرح کام تمام ہو جاے گا اور انجام خراب آے نفس جوانی مین بڑہاپے سے
پہلے اور بڑہاپے مین مرنے سے آگے عبادت نہین کرتا اور جاڑے سے سامان گرمی اور گرمی
سے سامان جاڑے کا درست کرتا ہو کیا دوزخ کی زمہریر کو اس سردی اور اوسکی آگ کو
اس گرمی سے بھی کم جانتا ہے آے نفس اگر تمام دنیا تجھے بے مراحمت دین اور سب عالم تیرا
محکوم ہو جاے آخر کار چھوڑنا پڑے اور دو گز زمین اور چار گز کفن سے زیادہ نہ آوے
ایسی بیوفا کے لیے آخرت کو کہ دائم اور باقی ہے برباد کرتا ہے اور سونے کے بدلے ٹھیکرے
خریدتا ہے اور دوسرون کی نادانی پر ہنستا ہے پہلے آپ کو سنوار پھر اورون کو راہ بتلا
کہ نواب علم وعمل وتعلیم وہدایت کا ماتہ آے اور نام نیز اعلماے دین مین لکھا جاے لیکن اسمقلبہ
ایک اور امر قابل بیان کے ہے کہ عالم دین ہر چند بے عمل ہو عوام کو چاہیئے کہ اوسکی نصیحت
پر عمل کرین اور اوسے اپنا مربی اور مرشد سمجھین اور تعظیم اور توقیر اوسکی بجا لائین اور وجود
اوسکا غنیمت جانین کہ وہ اپنی راہ مین کانٹے بوتا ہے لیکن اورون کو راہ راست بتاتا ہے

مثال اوسکی مانند چراغ کے ہے کہ آپ جلتا اور اوروں کو فائدہ پہونچاتا ہے معتقد عصمت خاصہ انبیا و ملائکہ ہے اگر عالم سے احیانا کوئی گناہ واقع ہو ہمین اوسکے فضل اور بزرگی سے انکار اور اوسکی نافرمانی پر اصرار جائز نہین اپنے ہزارون گناہون پر نہ شرمانا اور دوسرے ایک دو قصور پر برا منیر نا نری بے حیائی ہے غضب تو یہ ہے کہ عوام کبھی بعض افعال کو اوسکے حق مین اپنی طرف سے عیب سمجھ لیتے ہین کہ یہی ہماری طرح تحصیل معاش کے لئے نوکری اور تجارت اور اپنے حق کے لئے لوگون سے نزاع و خصومت کرتا ہے پھر ہم اوسکی بات کیون مانین اور اوسکا قول کسطرح سچ جانین اصل اعتراض کی کفار سے ہے کہ انبیا کی نسبت کہتے یہ کیسے پیغمبر ہین کہ ہماری طرح کھاتے پیتے بازارون مین پھرتے ہین کیا ان نادانون نے قطع علائق علما پر واجب سمجھا ہے کہ اون سے وضع قلندرانہ چاہتے ہین بلکہ علما اگر باوجود ان افعال کے پاس شرع ملحوظ رکھین اور اپنے منصب مین افراط و تفریط نہ کرین تو ثواب اونکا تارکان دنیا کے ثواب سے بدرجہا زیادہ ہے اگرچہ عوام بالعکس سمجھین کہ تارکان دنیا زنفرای عصر اونکے افعال سے تعرض نہین کرتے بخلاف علما کے کہ اونکے افعال شنیعہ پر طعن و شنیع اور اونہین نفس امارہ کی خواہشون سے منع کرتے ہین اسلئے نفوس اونکے ان سے کینہ رکھتے ہین اور مرتبہ اونکا جیسا واقع مین ہے تسلیم نہین کرتے بلکہ اونکے ہنر عیب نظر آتی ہین اور پند و نصیحت کو اغراض دنیوی پر حمل کرتے ہین اور ہر متقری کذاب کی بات پر اونکے مقابلے مین اعتبار کر لیتے ہین یہ اثر اوسی کینہ خفی کا ہے اور یہ بات کہ علما دنیا کے جگہ بڑے ہین ہماری طرح مبتلا ہین صحیح نہین کہ جو علم سبب رکھتا ہے ہر مباح مین ثواب حاصل کر سکتا ہے بخلاف جاہل کے کہ نادانی سے مباح کو اپنے حق مین وبال کر لیتا ہے اسیطرح یہ بات کہ علما باہم اختلاف رکھتے ہین ہم کسکی بات مانین اور کسکی کہنی پر چلین محض جہالت و شرارت ہے اختلاف علما سر سر رحمت ہے جیسا قول فرزان و حدیث سلف صالح کے مطابق ہو مانو اور دونون کو اچھا جانو ہان جس عالم کا عقیدہ فاسد ہو وہ تعظیم علم کا مستحق نہین بلکہ نائب شیطان کا ہے کہ خلق خدا کو بہکاتا ہے اور جسکا عقیدہ اچھا ہے اور افعال مطابق شرع کے ہین گو بعض اوقات بعض افعال بیجا واقع ہون واجب التعظیم ہے بعض عوام اس مقام پر کہتے ہین جب عالم بے عمل کی

برائی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اوسکی تعظیم کیون کرین اور اوسکے کہنے پر کیون عمل
جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ احادیث واسطے تنبیہ وتادیب علما کے وارد ہین نہ اسلیئے کہ عوام
اونہین دستاویز بناکر علما کی فرمان برداری ترک کرین انہین اونکے ارشاد پر عمل اور اپنی
عبادات ومعاملات مین اونکی طرف رجوع بہرحال ضرور رہی یقین سمجھو کہ یہ اوامر باطلہ
شیطان کی طرف سے ہین کہ وہ نہرار مکر وحیلے سے عوام کو علما سے بدگمان کرتا ہے تاانکی
فرمان برداری سے روکے اور فسق وفجور کی گھاٹی مین ہلاک کرے اور نفس خودپسند
کو بالطبع نصیحت وپند وابتناے جنس کی فرمان برداری سے متنفر ہے اس کام مین اوسکی
مدد کرتا ہے جب علما اونہین اپنے سے بیزار پاتے ہین پند ونصیحت بیکار سمجھتے ہین اوسوقت
شیطان اونہین اپنا محکوم کرلیتا ہے اور بے مزاحمت جہنم مین پہونچا دیتا ہے وذلک
ہوالخسران المبین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم خاصۂ دوم رسالت علامہ شیخ عبدالحق
دہلوی تکمیل الایمان مین لکھتے ہین ہمارے حضرت جن وانس پر مبعوث ہوے اسی لیے آپکو
رسول الثقلین کہتے ہین قال اللہ تعالے قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا
قرانا عجبا یہدی الی الرشد فآمنا بہ ولن نشرک بربنا احدا بلکہ تمام وحش وطیر وجمادات
ونباتات آپکی اطاعت وتصدیق کرتے جس درخت کو بلانے فوراً حاضر ہوتا اور سجدہ کرتا
ہے جاوت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ تمشی الیہ علی ساق بلا قدم اور یہ آواز فصیح کہتا
السلام علیک یارسول اللہ آپ فرماتے ہین کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر بھیجا جاتا اور مین ہر
سرخ وسیاہ پر مبعوث ہوا ایکروز یہ ایک کھجور پر گذرے اور علی مرتضی بھی ہمراہ تھے ناگاہ اوسنے
یہ آواز فصیح کہا ہذا محمد سید الانبیاء وہذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاہرین یہ محمد بن عبداللہ
پیغمبرون کے اور یہ علی ہین سردار ولیون کے باپ ائمہ طاہرین کے آپ فرماتے ہین ایک
پتھر یا قبل از نبوت مجھے سلام کیا کرتا مین اوسے اب بھی پہچانتا ہون ایک بھیڑیے نے
بکری پکڑے چرواہے نے چھڑالی بھیڑیے نے کہا تو خدا سے نہین ڈرتا کہ میرا رزق مجھسے
چھڑاتا ہے چرواہا اوسکے بولنے سے متعجب ہوا بھیڑیے نے کہا اس سے زیادہ عجیب یہ بات
ہے کہ تو کبریان پہنتا ہے اور اوسوقت پیغمبر کی خدمت مین نہین جاتا جو یہان سے قریب جہاد کرنے مین

اور بہشت کے لوگ اونکے یار دن کی لڑائی دیکھ رہے ہین چرواہے نے کہا اگر مین جاؤن تو کریان کون چرائے بھیڑیے نے کہا تیری بکریون کی مین نگہبانی کرون گا چوپان بکریان سپرد بھیڑیے کے کرکے آپکی خدمت مین آیا اور احیان لایا جب لوٹ کر گیا بکریان سلامت پائین ابوسفیان اور صفوان نے ایک بھیڑیے کو دیکھا کہ ہرن کے پیچھے دوڑا ہرن بھاگ کر حرم مین داخل ہوا بھیڑیا بسبب حرمت وادب حرم کے لوٹ گیا ابوسفیان اور صفوان نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی حرم کی تعظیم کرتا ہے بھیڑیے نے کہا اس سے عجیب یہ ہے کہ امم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ کی طرف بلاتے ہو اور وہ تمہین بہشت کی طرف بلاتے ہین اسیطرح سو سمانے آپکی پیغمبری پر گواہی دی اور سنگریزون نے آپکے ہاتھ مین تسبیح کی کبوتر نے آپکی حفاظت کے لیے دروازۂ غار پر انڈے دیے اور مکڑی نے جالا تانا کبری اور اونٹ نے آپکی تعظیم کی اور شیر نے آپکے غلام کی چوکی دی باقی رہا عالم ارواح وملائکہ سو مطالب السرائر اور درر منضود مین لکھا ہے کہ محققین کے نزدیک آپکی رسالت ملائکہ کو شامل ہے علامہ تاج الدین سبکی اسی قول کو ترجیح دیتے ہین اور جو کہ بیہقی نے اس امر سے انکار اور علامہ جلال الدین محلی اور امام فخر الدین رازی نے اوسپر اجماع نقل کیا مقبول نہین ہوا علی فرماتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح مین بھی دعوت ونصیحت کرتے شیخ تقی الدین سبکی فرماتے ہین اس روایت سے معنی دو حدیث کے حل ہوے ایک بعثت الی الناس کافۃ کہ مین کافۂ اہل زمان ومن بعدہم مین منحصر جانتا تھا اب معلوم ہوا تمام اولین وآخرین امم ہین دوسرے کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد کہ مین اس نبوت کو صرف علم الٰہی مین سمجھتا تھا اب ثابت ہوا کہ خارج مین بھی ہے بیضہ بیان سے معلوم ہوا کہ روح مبارک قبل از وجود جسد بھی متصف برسالت تھا اور بعد انتقال کے بھی متصف ہے یا یہ صفت لازم روح مقدس یعنی طباع وجود جسد سے ہے اور یہی سبب ہے کہ احوال امت کا آپ پر عرض کیا جاتا ہے اور درود وسلام اور پیام اون کا آپکو پہونچتا ہے اور اسی وجہ سے آپکو محبوب الارواح کہتے ہین محبوب ایک نحل کلان ہے کہ سب نحل طیران وسیر مین اونکے تابع ہین اسیطرح آپ بھی ملائکہ وارواح کے مطاع ہین اور سب آپکے مطیع علی مرتضے کہتے ہین آدم اور اونکے بعد جو پیغمبر

اوپر سے حضرت کی تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا اور ہر نبی نے اپنی قوم سے عہد لیا کہ اگر تم زمانہ حضرت کا پانا تو تم اونکی مدد کرنا اور اونپر ایمان لانا اور عیسٰی علیہ السلام پر وحی ہوئی اے عیسٰی تیرے بعد اپنی امت کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوینگے کو جب پیدا کیا تھا اور سب نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا اوس نام کی برکت سے ساکن ہوگیا اور ثابت ہوا کہ عیسٰی علیہ السلام جب آسمان سے اتریںگے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھینگے آپ فرماتے ہین کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم اور آپکی شریعت پر عمل کرینگے اگرچہ احکام اور فتاوی اون کے بسبب عموض ماخذ کے ظاہر مین کو کتاب وسنت کے خلاف نظر آوینگے اجتہاد عیسوی کو اجتہاد حنفی پر قیاس کیا چاہیے جب اور دن کا زمن وہان تک نہ پہونچ سکا اوس جناب کو صاحب الرائے کہنے گئے آئمہ شافعی مرتبہ اون کا جانتے تھے کہ کہتے ہین من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب ابی حنیفہ اور وہ جو خواجہ محمد پارسا نے فصول ستہ مین لکھا ہے عیسے علیہ السلام مذہب حنفی پر عمل کرینگے اوسکا یہی مطلب ہے کہ بسبب وفور علم اور کثرت خوض کے اجتہاد ابو حنیفہ کا اجتہاد عیسوی سے اکثر مطابق ہوگا اور سوا حضرت عیسے علیہ السلام کے اور انبیا بھی جیسے حضرت الیاس اور خضر کہ زندہ ہین آپکی سرروی کرتے ہین اور حضرت ادریس نے عالم حیات ظاہری مین اور اور پیغمبرون نے دوسرے عالم مین شب معراج آپکی تصدیق اور تعریف کی اور بیت المقدس مین آپکے پیچھے نماز پڑھی یہانتک کہ شیخ الانبیا خلیل خدا ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن آپسے کہینگے اے محمد تم میری دعا اور اولاد ہو آج مجھے اپنی امت مین داخل کرلو آپ فرماتے ہین انا سید ولد آدم مین اولاد آدم کا سردار ہون اور سید متبوع ہوتا ہے پس سب پیغمبر آپ کے تابع ہین اور فرماتے ہین لو کان حیا واورک نبوتی لا بعنی وفی روایتہ ما وسعہ الا اتباعی یعنے اگر موسے زندہ ہوتے اور زمانہ میری پیغمبری کا پاتے بیشک میری فرمان برداری کرتے اور سوا میری فرمانبرداری کے کچھ نہ کرسکتے بعض علما کہتے ہین پیغمبرون کو آپ سے وہ نسبت تھی جو صوبون اور وزیرون کو بادشاہ سے ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ حکم خلیفہ کا اصل کے سامنے نہین رہتا آپ آمد تمیم برحالت دیکھو قرآن نے توریت وانجیل کو منسوخ کردیا پیغمبر اوس آفتاب ہدایت سے بنسبت ستارونکی سکتے ہین کہ اوسکی غیبت مین لوگ اونسے راہ پانے اور فائدہ اوٹھاتے ہین جسوقت آفتاب

نکلتا ہے تمام عالم مین صرف اوسیکا حکم جاری ہوتا ہے کسیکا دخل نہین رہتا ولنعم ما قیل ؎
خانۂ شمس فضل ہم کو آکبہ ہ لیظہرون انوارہا للناس فی الظلم ہ حتی اذا طلعت فی الکون عم ہدی
ہدی العالمین واحیت سائر الامم ہ مگر ان مشالون سے عدم استقلال انبیاء سابقین کا منصب
نبوت مین نہ سمجھا جاہیے اسلیے کہ وہ اپنے اپنے زمانے مین منصب نبوت مین مستقل تھے اور
اس آیت مین ایک شبہہ ہے کہ اخر اس عہد کا اوسوقت ظاہر ہوتا کہ انبیاء سابقین زمانہ
آپکا عالم حیات مین پاتے اور آپکی تصدیق اور تائید کرتے جواب اس شبہہ کا من کلام سابق
مین مجملاً موجود ہے اور تفصیل یہ ہے کہ حیات انبیا کو اور دون پر قیاس نہ کیا چاہیے اونکے
واسطے بعد اس انتقال ظاہری کے حیات ابدی ثابت ہے پس جو تصدیق کا اونسے شب معراج
بیت المقدس اور آسمانون پر واقع ہوئی کفایت کرتی ہے اور عالم حیات ظاہری مین بھی تمام انبیا
آپکی تصدیق اور لوگون کو آپکی اتباع اور فرمان برداری کی وصیت کرتے رہے اور یہ وصیت
مین تائید اور ترویج آپکی دین متین کی ہے بہت ہوے وہ انصاری انبیاے سابقین کی پیشین گوئی
کو آپکے صدق دعوی کی دلیل کامل سمجھکر ایمان لائے اور اونکے مسلمان ہونے سے دین کو
ترقی اور مسلمانون کو قوت ہوئی اور چار پیغمبر یعنے حضرت ادریس اور حضرت عیسے اور حضرت
خضر اور حضرت الیاس کے بعد آپکی بعثت کے زندہ رہے اونہون نے اس عالم مین آپکی تصدیق کی
اور حضرت خضر اور حضرت عیسے نے تائید اس دین کی کما حقہ ظاہر ہوئی اور ہوگی علامہ ناصر الدین
بیضاوی اس آیت کی تفسیر مین بعض علما سے نقل کرتے ہین کہ لفظ اولاد مضاف مقدر نکلیگا
یعنے اولاد انبیا سے کہ بنی اسرائیل ہین آپکی تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا فقیر کے نزدیک
اس تقدیر سے فقط امر پیغمبر کو رسول سے پہلے مقدر ماننا بہتر ہے میثاق انبیا سے ثابت ہے
کہ فضل ابن عباس اور حضرت علی کی روایت سے جو سابق مذکور ہوئی پیغمبرون سے عہد لینا
ثابت ہے گویا ارشاد ہوتا ہے جسنے پیغمبرون سے عہد لیا جب تمہارے کتابون اور
صحیفون مین ذکر اوس پیغمبر کا آئے تو تم اوسکی تصدیق اور اوسکی مدد کرنا یعنے اپنی امتونکو
اوسکی حال سے آگاہ کرنا کہ جب اوسکا زمانہ پاؤ تو ایمان لانا یہ کہا جائے کہ ایسی جگہ
وقوع ضرور نہین دیکھو کہ یہ تعتصر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر باوجود عصمت انبیاء کے

دار و کبھی بادشاہ اپنے کسی خاص مقرب کو ایک قسم کی خصوصیت کے ساتھ ممتاز فرماتا ہے
اور اوس سے مقصود صرف عزت بڑہانا ہوتا ہے نہ وقوع اوسکا جیسے بعض مصاحبون اور
وزیرون کے واسطے حکم ہوتا ہے کہ تین خون تجھے معاف کیے حالانکہ بادشاہ جانتا ہے
ایسے شخص مہذب سے خون کبھی واقع نہوگا یا کبھی بعض وزراء کے لیے صوبون اور سرداران
ملک کے نام حکم جاری ہوتا ہے جب وہ تمہارے پاس آئے تو اوسکے حکم کو میرا حکم سمجھو اور اوسکی
اطاعت واجب جانو اگرچہ وہ وزیر کبھی دار الخلافہ سے باہر نہ گیا تھا ان اس قسم کی باتونسے
عزت اوس مصاحب اور وزیر کے لوگون کے دلون مین زیادہ ہوتی ہے سو یہان بھی صرف
اپنے محبوب کی عزت بڑہانا مقصود ہے گو انبیاء زمانہ آیندہ یا بین تہ بر تقدیر اس آیت سے یہ بات
بخوبی ثابت ہے کہ آپ منصب نبوت مین اصل اصول ہین اگر اور پیغمبر زمانہ آپکا پاتے آپ پر ایمان لاتے
اور تصدیق اور تائید آپکی کرتے خاصۃ سوم کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرے
قاضی عیاض فرماتے ہین اسماے شریفہ کا متضمن مدح ہونا آپکے خصائص سے ہے آدمی کو چاہیے
اونکے معنے پر نظر کرے کہ عظمت و محبت اوس جناب کی اوسکے دل مین بڑہے اللھم ارزقنا
شفاعتہ وافوز نصیبا کاملا واضح ہو مؤلف دلائل الخیرات نے قریب دو سو اسم کے اور بعض نے
سات سو چونسٹھ اسم جمع کیے اگر معنی و نکات سب کے بتفصیل لکھے جائین دفتر عظیم مرتب ہو
لہذا صرف چند لطائف نفیسہ کہ اشہر اسماے شریفہ اعنی محمد سے متعلق ہین لکھے جاتے ہین وباللہ
استعین ہو نعم المعین لطیفہ اولی یہ نام مقدس پروردگار تعالے و تقدس کے نام سے ہم
اشتقاق ہے ع ونسق لہ من اسمہ لیجلہ + فذو العرش محمود وہذا محمد + محمد سے پانچ اسم
ماخوذ ہوے محمود کہ جناب باری نے اپنے اور اپنے حبیب مین مشترک رکھا تا آپکے کمال محمودیت پر
دلالت کرے اگرچہ دونون محمودیت مین فرق ہے دوسرے حمید کہ معنی فاعلیت اور
مفعولیت کو جامع تھا اپنے لیے خاص فرمایا اوسکے مقابلے مین تین نام اپنے محبوب کو عنایت فرمائے
اول احمد پہلا اور دوسرا نام فاعلیت پر اور تیسرا مفعولیت پر دلالت کرے گویا اس
مضمون کی طرف اشارہ ہوا اے میرے حبیب اگر مین حمید ہون یعنے تعریف کیا گیا تو تم احمد ہو
بہت تعریف کرنیوالے کہ تمہارے برابر میری تعریف کوئی نہین کر سکتا اور جو مین حمید ہون

یعنے تعریف کرنے والا تو تم محمد ہو بکثرت اور بار بار تعریف کی گئی کہ تمہارے برابر مین کسی کی تعریف نہین کرتا الغرض اوس جناب کو حمد سے ایسی نسبت تامہ ہے کہ نہ محمودیت مین کوئی اونکا برابر اور نہ حامدیت مین کوئی اون کا ہمسر اسلیے جاز نام آپکا اوس سے مشتق ہین حامد محمود احمد محمد آور آپکا مقام کا بھی نام مقام محمود ہی اور آپکا نشان کا نام لواء الحمد اور آپکی کتاب بھی اوس سے شروع ہی الحمد للہ رب العالمین اور لقب آپکی امت بھی اگلی کتابون مین حامدین ہے اور آپ بھی حمد الٰہی دوست رکھنے اور اوردن کو تاکید فرمانے کہ جو بات پسند آئے اوسپر الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جو ناپسند اور مکروہ ہو اوسپر الحمد للہ علی کل حال کہو یہانتک کہ آپکی شریعت مین چھینک پر بھی الحمد للہ کہنا مستحب اور جو شخص کہے سننے والے کو اوسکے حق مین دعا کرنا اور یرحمک اللہ کہنا واجب قیامت کے دن آپ جناب باری کی اسقدر حمد و ثنا کرینگے کہ کسی نے نہ کی ہوگی اور آپکی ازل سے ابتک ایسی تعریف ہوئی اور ہوگی کسی کی نہ ہوئی ہوگی عرصات محشر مین تمام اگلے اور پچھلے مخالف و موافق آپکی تعریف کرینگے اوسوقت یہ نسبت بخوبی ظاہر ہو جائیگی اور محمودیت اور محمدیت اور حامدیت اور احمدیت آپکی آفتاب محشر سے زیادہ چمکے گی لطیفہ ثانیہ ہر چند یہ نام نامی علم ذات ہے مگر اجمالاً جامع جمیع صفات ہے اسلیئے کہ حمد حامد سے بے محمود علیہ کے واقع نہین ہوتی اور ہر فرد حمد کے واسطے ایک محمود بہ ضرور ہے خواہ وہی محمود علیہ ہو یا غیر اوسکا پس جس شخص کے لیے افراد حمد بکثرت ثابت ہین صفات محمود بہا اور محمود علیہا بھی بکثرت ہونگے کما لایخفی وکیف لا وہو المحمود فی الدنیا والآخرۃ بالصفات الکاملۃ والاخلاق الفاضلۃ من العلم والحکمۃ والنبوۃ والرسالۃ والزہد والکرم والحیاء وغیرہا فطابق الاسم المسمی وناسب اللفظ المعنی لطیفہ ثالثہ اس نام مبارک مین چار حرف ہین اور مقرب فرشتے بھی چار ہین جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام اور پیغمبر صاحب اولاد بھی سوا حضرت کے چار ہین نوح و ابراہیم و موسے و عیسے علیہم السلام آور آپکے نام کہ محمد سے ماخوذ ہین وہ بھی چار ہین حامد محمود احمد محمد اور خلفائے راشدین بھی چار ہین ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم آور عمدہ عبادات مقصودہ بھی چار ہین نماز روزہ حج زکوٰۃ اور سلسلے حضرات صوفیہ کے بھی چار ہین نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ اور مجتبد

اشکر بھی چار ہین ابو حنیفہ شافعی مالک احمد حنبل و ضاحر بھی چار ہین ابی ٹمی گ ہوا اور عاشر بھی چار ہین باوی صوری فاعلی
غالی جہات عالم بھی چار من شرق غرب جنوب شمال اور دریا بہشت کے بھی چار ہین دریائے
شہد دریائے شیر دریائے آب دریائے شراب اور بہشت کی نہرین بھی چار ہین بزنجبیل سلسبیل حیق
تسنیم سدرۃ المنتہی کی جڑ سے بھی چار نہرین جاری ہین نیل فرات سیحان جیحان اور فرض
وضو کی بھی چار ہین مونہہ دھونا ماتھہ کہنیون تک دھونا پاؤن ٹخنون تک دھونا چوتھائے
سر کا مسح کرنا اور روزے مین بھی چار فرض ہین نیت کرنا جاگنا اور کھانے اور پینے سے
بچنا اور غسل سنون بھی چار ہین غسل جمعہ غسل احرام غسل عید الفطر غسل عید اضحی اور آٹھہ
بہشت مین چار سرا ہین دار الحیوان دار الخلد دار المقام دار السلام اور چار باغ جنۃ الفردوس
جنۃ النعیم جنۃ العدن جنۃ الماوی لا الٰہ الا اللہ کہ حصن امان ہے اور یمین بھی چار کلمے ہین
اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح خزانہ قرآن ہے اور یمین بھی چار کلمے ہین اور ذرکوۃ بھی
چار قسم کے جانورون مین ہے اونٹ گائے بکری گھوڑا اور اوٹھانے والے عرش کے
بھی چار ہین اور یہ نام مبارک قرآن مین بھی چار جگہہ وارد ہے محمد رسول اللہ ماکان
محمد ابا احد من رجالکم الا رسول اللہ نزل علی محمد اور بنی آدم مین چار گروہ افضل ہین پیغمبر صدیق
شہید صالحین اور صحت حج کی بھی چار باتون پر موقوف ہے اسلام احرام عرفات
مین کھڑا ہونا وقت پر حج کرنا اور جو کلمات کہ خدا کو بہت پیارے ہین وہ بھی چار ہین سبحان اللہ
الحمد للہ لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر اور حروف اس نام مبارک کے بہ اعتبار اپنے اعداد کے
اس عدد سے ایکطرح کی نسبت رکھتے ہین کہ عدد دال کے چار ہین اور حا کے آٹھہ کہ دو چند
چار کا ہے اور عدد میم کے چالیس کہ چار دہائی ہین اور حروف انکے اسماء کے اگر جمع کئے
جائین آٹھہ حاصل ہون اور وہ دو چند چار کے ہین اور اگر میم مشدد کو بہ اعتبار تلفظ کے
دو حرف کہا جاے تو یہ نام نامی پانچ حرف پر مشتمل ہو جاے اور اس عدد کے خصائص سے
ایجاد و ابداع و کمال و کسب اور ۱۲ آتا ہے اور علی ہذا القیاس جہانتک ضرب دین حاصل ضرب مین یعنے
محفوظ رہتا ہے اور ارکان فعلیہ نماز بھی پانچ ہین دو سجدے تیسرا قیام چوتھا رکوع
پنجوان خمدہ اور زکوۃ دو نصاب مین پانچ درہم ہے اور بیس دینار مین نصف دینار کہ

کہ وزن مین پانچ دام ہوتا ہے اور زکوٰۃ مال کی بھی پانچ امر پر موقوف ہے اسلام حریت
بلوغ عقل استطاعت آور اشرف اعضا بھی پانچ ہین سر و دو آنکھین دل ناک اور سورتین
قران کی جنکے اول مین لفظ الحمد اللہ واقع ہے پانچ ہین اور اوقات نماز اور کلمات
اذان اور آل عبا اور پیغمبر صاحب شرائع مع محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حواس خمسہ
ظاہرہ اور باطنہ اور زاگشتان انسان آور حضرات خمسہ آور کلیات خمسہ اور اقسام برہان بھی
پانچ ہین لطیفہ رابعہ خدا یتعالے نے جسطرح اپنے اسماے حسنی سے ایک ایک اسم بعض
پیغمبرون کو عنایت فرمایا اسیطرح ہم نامی سے ایک ایک حرف بعض انبیا کے نام مین داخل
کیا چنانچہ آدم آور ابراہیم اور اسمعیل اور موسے اور سلیمان اور مسیح اور اشموئیل اور
ارمیا علیہم السلام کے نام مین آور حانوخ آور صالح اور یحیے اور اسحٰق علیہم السلام کے نام
مین اور داؤد اور آدم و موسیٰ اور ادریس علیہم السلام کے نام مین ہے وہ چہ نام
دلکشا ہست این کہ موسی و مسیح ✻ افسر خود کردہ اند ازبہم ملک آرای او ✻ وہ چہ اسمست تا نکہ
نوح و یحیی و اسحق را ✻ فیض حمد و حلم و حشمت داد ہ اند از حق او ✻ تا بہمیش نام ابراہیم
و آدم شد تمام ✻ چون سلیمان کرد اسمعیل در دل جاے او ✻ داؤد نامش کرد در آخر ہمہ ہادی
آمد ✻ سینۂ او ریس و آدم شد گرا رائے او ✻ حضرت داؤد و کرمیشش دو عالم پر صداست ✻
از ہمین یک حرف زینت یافت سرتا پاے او لطیفہ خامسہ میم آپکی محبوبیت اور محمودیت
اور مصطفائی کی طرف اور حامدیت اور حمایت امت اور رسالت دعوت کیطرف اشارہ
ہے اسی عباس پر یہ اسم شریف آپکے دو سو چونتالیس صفات کاکہ دو سو آون مین مصدر میم
اور چونتیس مصدر بجا اور نو مصدر بدال مین اجمال ہے گویا ہر حرف اسکا حروف مقطعہ کی
طرح معانی متعدد پر دال ہے ؎ پہ نام ست این کہ در دیوان ہستی ✻ برد نگرفتہ
نامے پیش دستی ✻ چو نام این ست نام آور چہ باشد ✻ مکرم تر بود از ہر چہ باشد ✻ بامیم اول سے
بہ اعتبار اعداد چالیس برس اور حاسے حکومت اور میم ثانی سے ملک آخرت اور رسالت سے
دنیا مراد ہے گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ اوس جناب کو چالیس برس کی عمر مین
حکومت دنیا و آخرت اور ریاست دونون جہان کی عنایت ہوئی اور عدد دونون میم

کے اسمی اور حا کے آٹھ اور دال کے چار ہین کہ مجموع اونکا بانوے ہے گویا اون بانوے چیزون کی طرف اشارہ ہے کہ خدا بنجانے آپکے لیے خاص فرمابین تیس پارہ قرآن کے اور تیس روزے رمضان کے اور شش رکعت نماز پنج گانہ اور رد و زیر اہل آسمان سے جبرئیل و میکائیل علیہما السلام اور رد و زیر اہل زمین سے ابوبکر و عمر اور چار اہل عبا علی فاطمہ حسین و حسن اور سبع مثانی یعنے سورہ فاتحہ یا سبع سے دونون جگہ مالک اور حا سے باعتبار اعداد کے ہشت جنت اور دال سے دنیا مراد ہے گویا یہ اشارہ ہے کہ مالک حقیقی نے اپنے حبیب کو آٹھون بہشت اور ملک دنیا کا مالک کیا اور بسم اللہ کی توسیط اور تشدید مین یہی نکتہ ہے کہ اوس جناب کو دونون عالم سے علاقہ ہے شہید ثانی کہتے ہین سین اوس اللہ سے واصل اور ہر مخلوق مین شامل و خواص اوس بزرگ کبری مین تا حرف شدد کا گر تقدم حا کا اور تاخر دال کا صریح دال ہے کہ توجہ اوس جناب کی اوس عالم کیطرف ہی اگر ہدایت اہل دنیا کی آپ سے متعلق ہوتی دنیا مین قدم نہ رکھتے اور اوسکی طرف متوجہ ہوتے سے وکیف تدعوالی الدنیا مرفوعا من لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم لطیفہ سادسہ مادہ صورت آدم علیہ السلام یعنے ملی اونکی چالیس روز خمیر کی گئی اور ہشت آٹھ ہین اور مراتب حضرات اولیا کے چالیس کہ اصناف عشرہ ارباب ولایت کو درجات اربعہ ولایت مین کہ ہدایت و نہایت سلوک و بطون سے عبارت ہین ضرب دینے سے چالیس حاصل ہوتے ہین اور جملہ سفلیات عناصر اربعہ سے مرکب ہین گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہو کہ سے اس ہم پاک کا باعث تخمیر طین آدم اور موجب رونق جنت اور مرتبہ ارباب ولایت اور سبب پیدائش دنیا و ما فیہا ہے شاید یہ حسن علائی سبزواری مولف فوائد الفوادنی اس رباعی مین یہی مضمون مراد لیا نظم کہ حرف توچل صباح عالم را نور کہ کیحرف تو ہشت خلد را مایہ حور کہ حرف سوم سین چہل دے را دستور کہ زین چار حصار دکن عالم ہفتم اس صورت مین وجہ تقدم میم اور تاخر دال کے یہ ہے کہ آدم اشرف المخلوقات اور عناصر سفلیات مین لطیفہ سابعہ یہ نام مبارک ازل سے آپکے لیے خاص ہے مگر بعض لوگون نے یہ بات سمجھکر کہ زمانہ نبی آخر الزمان کا قریب ہے اور نام پاک اونکا محمد ہوگا اپنی اولاد کا نام

اور عجائب قدرت الہی سے یہ کہ اون مین سے کسی نے دعوے نبوت کا نہ کیا منہم محمد بن مدی و محمد بن ہیصم و محمد بن براد و محمد بن حارث و محمد بن خزاعی و محمد بن خونی و محمد بن سعید و محمد بن فضیلی و محمد بن مسلمہ و محمد بن حرمان یمیری و محمد بن حمران جعفی ان مین سے محمد بن مسلمہ اور محمد بن براد مسلمان ہین اور محمد بن عدی کے اسلام مین اختلاف ہے خاصہ چہارم پروردگار تقدس و تعالے نے آپکو عبد اللہ فرمایا وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا بخلاف دیگر انبیا کے کہ اونکے لیے لفظ العبد اور عبدہ آشکوا وارد ہوا محققین کہتے ہین ہر بندے کو ایک اسم الہی سے کسیطرح کی نسبت ہوتی ہے اور جب نسبت وہبیا یا کسبا کامل ہو جاتی ہے تو اوسے اوس اسم کی طرف اضافت کرتے ہین اور اللہ علم ہے واسطے اوس ذات پاک کے کہ جامع جمیع صفات کی ہے اوسکی طرف اضافت صریح دلالت کرتی ہے کہ جسطرح اور لوگو بعض صفات الہیہ سے نسبت ہے آپکو ذات پروردگار سے علاقہ ہے اور اوسکے ساتھہ تمام صفات سے بھی مناسبت حاصل ہے العزیز اس صفت یعنے عبدیت سے کوئی صفت برتر نہین نقطہ خاک کو سر عبدیت نے اوس مقام پر پہونچا دیا کہ ذہن ملاء اعلے کا نہین پہونچ سکتا انی علم الاعلمون اسی بعید کیطرف اشارہ ہے اسی لیے کہتے ہین انسانیت بندگی کو مستلزم ہے جو اس دولت سے بہرہ نہین رکھتا انسانیت سے بے بہرہ ہے بندگی اصل سب مراتب و مقامات کی ہے پیغمبرون نے بندگی سے مرتبہ نبوت و رسالت حاصل کیا اسیواسطے تشہد مین بھی وصف عبدیت رسالت پر مقدم ہوا اور جس جگہہ پروردگار تعالے کو کمال شرف اور قرب منزلت حضرت کا بیان فرمانا منظور رہتا ہے آپکو اسی وصف سے یاد فرماتا ہے

اوحے الی عبدہ ما اوحے اور سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے امام فخر الدین رازی ابو القاسم انصاری سے نقل کرتے ہین جب جناب رسالت مآب شب معراج اعلی درجے پر پہونچے حکم آیا یا محمد بم شہ فک عرش کیا اس سبب سے کہ مین تجھسے نسبت بندگی کی رکھتا ہون اوسی کے مطابق آیت آئی سبحان الذی اسری بعبدہ ابو علی دقاق کہتے ہین کوئی چیز عبودیت سے شریف تر اور مسلمان کے لیے کوئی نام بندگی سے بہتر نہین سعادت و عزت انسان کی بندگی اور سرافگندگی مین ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ قتادہ کریمہ من کان یرید العزۃ

الایہ کی تفسیر مین کہتے ہین جو غرت چاہے خدا کی طاعت سے حاصل کرے یعنے غرت اوسکی بندگی سے مانند آتی ہے کسنے خواجہ ابوسعید ابوالخیر سے پوچھا الحریۃ آزادی کیا ہے فرمایا العبودیۃ یعنے آزادی بندگی سے عبارت ہے جو بندہ نہین آزاد نہین اور جو آزاد نہین شاد نہین طوق بندگی جسکی گردن مین ہے خواجہ دوسرا دو عالم ہے جو خدا کا ہو جاتا ہے جو کچھ خدا کا ہے اوسکا ہو جاتا ہے ؎ تو یک عہد گر خود بجا آوری ۔ سر نہ فلک زیر پا آوری ۔ صالح کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی سب جانور اہلی اور وحشی اوس سے خوف کرتے کعبہ کو اپنا گھر کہا آدمی اوسمین شکار نہین کھیلتے اور پرند اوسپر ہو کر نہین اوڑتے اسلیئے سرور عالم فرماتے ہین لا ارید ان اکون ملکا نبیا بل ارید ان اکون عبدا نبیا مین بادشاہ پیغمبر ہونا نہین چاہتا بلکہ بندہ پیغمبر ہونا چاہتا ہون الغرض ممکن کے حق مین کوئی مرتبہ بندگی سے بڑہ کر نہین مگر نہ یہ بندگی جسے ہم بندگی کہتے ہین بلکہ حقیقت اوسکی یہ ہے کہ عالم غرور اور ظلمتکدۂ خلق سے نور حق کیطرف انتقال کرے اور ماسوے سے انقطاع کرکے ہمہ تن اپنے مولے کی عظمت اور جلال مین مستغرق ہو جائے اور کمال اوسکا یہ ہے کہ ہستی صرف مولی کے لیے خاص سمجھے آپکو لاشئی جانے کہ ممکن محتاج کو واجب بالذات کے مقابل کسیطرح کا دعوی زیب نہین دیتا سچ ہے بندگی باخدا جگی ۔ راست نیاید شیطان نے اسّی ہزار برس ریاضت کی ایکساعت بندہ نہو سکا کہ دعوی خداجگی رکھتا تھا بندۂ کامل وہ ہے کہ اپنے نفس کو زد دیکھے اور اپنے حظ اور نصیب اور خواہش اور آرزو سے دست بردار ہو جائے شربت زہر جو کچھ دین بے تامل پیے چون و چرا نہ کرے خدمت براجرت نچاہے جو کام کرے خدا کیواسطے کرے طاعت مین امتثال امر ملحوظ ہو اور تقوے سے رضائے مولے مقصود جو بہشت کے واسطے کلمہ پڑہتا ہے قدر کلمہ کی نہین جانتا اگر خدا کے بیے پڑہتا بہشت جنت اوسکی ایسی مشتاق ہو تین جیسے وہ اوسکا مشتاق ہے زبور مقدس مین آیا ہے اوس سے زیادہ کون ظالم ہے جو بہشت و دوزخ کے بیے میری عبادت کرے اگر مین بہشت و دوزخ نہ بناتا تو کیا عبادت کا مستحق نہوتا میرہ بن شعبہ کہتے ہین آپنے اسقدر عبادت کی کہ پائے مبارک سوج گئے لوگون نے کہا آپ تکلیف اسقدر کیون اوٹھاتے ہین کہ خدا نے آپکے

اگلی پچھلی خطا معاف کی فرمایا افلا اکون عبداً شکوراً اسلک السلوک مین لکھتے ہین جو ہزار برس عبادت کرے اور قبول ہونا چاہے طالب قبول ہے۔ طالب ہوے طالب حق کو رد و قبول سے کیا غرض و للہ در حافظ الشیراز حیث قال ؎ فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب ؎ کہ حیف باشد از و غیر او تمنائے ؎ بعض مشائخ فرماتے ہین عبد الرزاق اور عبد الکریم اور عبد القادر اور عبد القہار ہزارون ہین مگر عبد اللہ نایاب ہے جو خدا کو اپنے حصہ اور نصیب کے لیے پوجتا ہے خدا کا خالص بندہ نہین بندہ وہ ہے کہ خدا کو خدا کے لیے پوجے جسطرح رکھین رہے کبھی یہ نہ کہے کہ مجھے یہ چیز دو رکا سہے اور یہ بیکار خدا پر اعتراض نہین ہو سکتا مثل مشہور ہے بندگی بیچارگی تارک حکم مت مین ہے و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر اور مرد وہ خواہش نہین رکھتا اسمعی کہتے ہین ایک غلام بازار مین بکتا تھا خریدار نے کہا تیرا نام کیا کہا جو تو رکھے کہا کیا کہائے گا کہا جو تو کہلائے کہا کیا پیگا کہا جو تو پلاوے کہا اگر تیری مرضی ہو تو مین تجھے خریدون جواب دیا بندہ کو خواہش سے کیا کام خواہش اوسکی وہی ہے جو مولے چاہے الغرض بندہ ہونا اس غلام سے سیکھ لے تو بندگی کا دعوے کرتا ہے اور بے خواہش و مراد کے خدم نہین رکھتا ع زہے عشق ار بہ شہوت دوست خواہی و اشہت جانان را ہلہ الغرض تو اجرت پر نظر نہ کر کہ غلام ہونے کے کام پرستی ہے اجرت کا نہین مگر وہ اکرم الاکرمین ہے اپنے فضل و کرم سے دین و دنیا کی نعمتین عنایت کرے گا اوسکے یہان سب کچھ ہے مگر قدر و قیمت تیری تیرے طلب پر ہے جو اوس سے دنیا طلب کرتا ہے اوسے دنیا اور جو آخرت مانگتا ہے اوسے آخرت دیتا ہے من یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا من یرد ثواب الآخرۃ نؤتہ منہا اور جو دنیا و آخرت چھوڑ کر خدا کی طلب مین مشغول ہوتا ہے اوسے اپنے مشاہدے سے مشرف فرماتے ہین اور اپنے وصل سے کامیاب کرتے ہین فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر من قتلہ بحبی فنا دیتہ کسینے بشر حافی کو خواب مین دیکھا اذکا اور ابو نصر اور عبد الوہاب و رزاق کا حال دریافت کیا فرمایا وہ دونون کہانے مزہ دار اور شربت خوشگوار کہاتے پیتے ہین مجھے کہانے پینے کی رغبت نہین پروردگار نے دولت دیدار عنایت فرمائی کسی مرید نے خواجہ دینوری کو دعا دی خدا آپکو بہشت مین مقام عنایت فرمائے فرمایا تیس

برس سے مجھے بہشت دیتے ہیں اور میں قبول نہیں کرتا الغرض محب صادق محبوب کے سوا
کسی سے کام نہیں رکھتا ؎ چو دل با دلبری آرام گیرد ✤ ز وصل دیگرے کے کام گیرد ✤
نمی صد دستہ ریحان پیش بلبل ✤ نخواہد خاطر من خرگہ گل ✤ منقول ہے شعیب علیہ السلام
روتے روتے اندھے ہوئے پھر بینائی عنایت ہوئی پھر اندھے ہو گئے ارشاد ہوا اے شعیب
یہ رونا بہشت کے واسطے ہے یا دوزخ کے ڈر سے عرض کیا الٰہی تیرے شوق میں روتا ہوں
خطاب آیا اگر یہی بات ہے تو پھر املنا یکے آسان ہے ؎ گوئے دولت آن سعادتمند برد ✤
کو بپائے دلبر خود جان سپرد ✤ کسیکنے خواجہ محروف کرخی سے پوچھا اسقدر عبادت بہشت
کی امید پر ہے یا دوزخ کے خوف سے فرمایا جسے خدا سے محبت ہو جاتی ہے اس امید و
خوف سے عار آتی ہے حکما کہتے ہیں بہشت کے لیے عبادت کرنا شہوت سے خالی نہیں جو لوگ
دنیا کی لذتیں حور و قصور کے لیے چھوڑتے ہیں ان کے نزدیک نفس ناطقہ نفس بہیمہ کا خادم ہے
ابو عثمان مشفی کتاب مقامات النفس میں ارسطو سے نقل کرتے ہیں کہ افعال الٰہی معلل بالغرض
نہیں گو اوپر فوائد مرتب ہیں پس بندے کو بھی چاہیے کہ خیر کو لنفسہ عمل میں لائے قصد میں
غرض کو دخل نہ دے یحیی بن معاذ رازی خواجہ بایزید بسطامی سے نقل کرتے ہیں مجھے تیس ہزار
درجے عنایت ہوئے اور ارشاد ہوا اپنا مطلب بیان کر عرض کیا الٰہی ربدان لا ارید غیرک خواہش کہ مجھے خواہش
نہ ہو ابوبکر وراق کہتے ہیں میرے نزدیک خواہش سے بدتر کوئی برائی نہیں اور اتباع شہوت سے زیادہ کوئی گمراہی نہیں
شریعت میں آدمی اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ شہوت صحیح اور خواہش صادق ہو اور
طریقت میں اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ خواہش اور شہوت اصلا نہ رہے کسیکنے خواجہ جنید سے
پوچھا وصل کیا ہے فرمایا ترک ہوا و ہوس خواجہ محمد بلخی سے منقول ہے عجب اوسکے حال پر
جو حظ نفس کے لیے کعبہ کو جائے اگر خواہش چھوڑے مالک کعبہ تک پہونچے اہل طریقت کہتے
ہیں زاہ معلی دو قدم ہے اول ترک دنیا دوم ترک حظ نفس تم انت و ربک خواجہ بایزید بسطامی
نے جناب الٰہی میں عرض کیا کیف الطریق الیک تیری طرف راہ کسطرح ہے جواب ہوا دع
نفسک وتعال اپنے نفس کو چھوڑ اور چلا آ کسیکنے آپ سے پوچھا کیف الطریق الی اللہ خدا
کیطرف راہ کسطرح ہے فرمایا ان عبت عن الطریق اصل الیہ یعنے اگر تو راہ کو نہ دیکھے اوس تک

پہونچے اسی جگہہ سے کہتے ہین طالب اگر آپکو یا اپنی طلب کو دیکھے حقیقت طلب سے بے بہرہ ہے مست آپکو اگر مست سمجھے نشہ اوسکا ناقص ہے آلودہ جو اوسے پاتا ہے بہشت و دوزخ اور تمام کائنات بلکہ اپنی ذات سے کام نہین رکھتا اور جو اسوے سے کام رکھتا ہے اوسے نہین پاتا ایک بزرگ طواف کعبہ مین تھے کسیںنے اونکو پکارا اوسکیطرف دیکھنے لگے ندا سے ہوئی من التفت الی غیرنا فلیس منا جو ہمارے غیر کیطرف التفات کرے ہمسے نہین کسی نے اپنے دل کی طرف خیال کیا اور سکے باطن مین کہا گیا اے مدعی کذاب دل کو تلاش کر یا ہمین اگر ہمین نہیں یا دل کو کیا کرے گا سچ ہے ؎ گر ہر دو جہان رہند مارا + چون وصل تو نیست بنیوایم + وگر ہمہ ہیچ نبا شد نہ بد بنا بہ بعضی + چو تو دارم ہمہ دارم وگرم ہیچ نباید + خاصہ ہیچ جسم مقدس سراپا اعجاز تھا کتب احادیث و سیر مین بہت خوارق متعلق بجسد مبارک مذکور ہین از انجملہ آپکے پسینے سے مشک کی خوشبو آتی اور بالون سے لپٹین خوشبو کی نکلتین اور چمکتی رہی دھو کر پانی اون کا جس بیمار کو پلاتے فوراً شفا ہوتی خالد بن ولید کی ٹوپی مین چند موئے مبارک تھے اونکی برکت سے ہر لڑائی مین غالب رہتے اسیطرح اسماء بنت ابی بکر کے پاس آپکا جبہ تھا اوسے دھو کر جس بیمار کو پلاتین فوراً اچھا ہو جاتا کبھی جسم مبارک پر نہ بیٹھتی مچھر وغیرہ موذی جانورون نے کبھی نہ کاٹا جون آپکے بالون اور کپڑون مین نہ پڑتی جیرہ مبارک آپکا اسقدر صاف تھا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آتا بلکہ صفائی اوس آئینہ حق نما کی یہانتک پہونچی تھی کہ ایک شان پروردگار کی اوس سے ظاہر ہوئی چنانچہ من رآنی فقد رای الحق کا شف اس رمز کی ہے آواز آپکی باوجود اسکے کہ تمام عالم سے بہتر اور اچھی تھی دھان پہونچتی کہ اورون کی آواز اوسکے دسویں حصے تک بخانی عورتین اپنے گھر مین خطبہ آپکا سنتین اور منی مین لوگون نے خطبہ آپکا اپنے اپنے منازل مین سنا نزدیک و دور کوئی شخص ایسا نہتا جسکے کان مین آواز آپکی نہ پہونچی اور وہ جو حدیث مین آیا ہے آپ منی مین خطبہ پڑہنے اور جناب امیر اوسے تبلیغ کرتے تھے شاید حضرت امیر نے اس خیال سے کہ سامعین دور و نزدیک بین اسقدر لوگ تک آواز پہونچنا خلاف عادت ہے کلمات شریفہ کا اعادہ کیا اور یہ امر پیچھے معلوم ہوا کہ بطریق اعجاز خرق عادات آواز آپکی دور تک پہونچی کہ سب لوگون نے نزدیک و دور بے تکلف

سنی بغل آپکی ہمرنگ تمام بدن کے کمال صاف اور شفاف تھی بخلاف اور آدمیون کے
کہ بغل و نکی ، نگل سیاہی ہوتی ہے اور وہ جو لکھا ہے آپکی بغل مین بال تھے بعض علما کہتے
ہین احادیث مین اوسکے خلاف آیا ہے منیف البطیہ واللہ اعلم بغل شریف کے پسینے سے مشک
کی خوشبو آتی چنانچہ بعض صحابہ سے منقول ہے حضرت نے مجھے اپنے بدن سے لپٹا لیا مینے
پسینہ آپکی بغل کا سونگھا مشک کی خوشبو اوس سے آتی ایکدن آپنے قتادہ بن نعمان کے
منہ کو ہاتھ لگا یا چہرہ اونکا اسقدر روشن ہوگیا کہ ہر چیز کا عکس اوسمین نظر آنے لگا ابوہریرہ
کہتے ہین مین نے کوئی شخص حضرت سے زیادہ جلد چلنے والا نہ دیکھا گویا زمین آپکے لیے
لپیٹی جاتی تھی ہم سب اپنی جانون کو مشقت مین ڈالتے تھے چلنے مین بہت سرعت کرتے کہ
آپکے ساتھ رہین اور آپ بے تکلف چلتے فرشتے آپکی جلو مین رہتے اسواسطے آپ صحابہ کو
حکم کرتے کہ آگے چلو اور فرماتے پیچھا منیسہ انرشتون کے لیے چھوڑ دو آپ فرماتے ہین تمہارا
رکوع سجدہ مجھے نہین چھپتا مین تمہین پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہون امام زاہدی نشارع
قدوری اور مصنف فقیہ رسالہ ناصریہ مین لکھتے ہین آپ کے نشانون کے بیچ مین سوراخ
سوزن کے مانند دو آنکھین تھین کہ اون سے دیکھتے اور کپڑا جیب ہوتا تھا لیتے کپڑے کے
اوپر ہی نظر آتا اور حق یہ ہے جیسے حضرت کا دل ادراک معقولات مین احاطہ و وسعت
نام رکھتا تھا اسیطرح آنکھ احساس محسوسات مین کمال رکھتی تھی کہ شمس جبت آپکی نظر
کے روبرو گویا جبت مقابل تھے اور بنا بر آہ ستارے ثریا کے نظر آتے قوت سمع شریف
اس مرتبہ تھی کہ آواز آسمانون کی بے تکلف سن لیتے حدیث مین آیا ہے مین دیکھتا ہون
جو تم نہین دیکھتے اور مین سنتا ہون جو تم نہین سنتے ایکبار آپ مجمع صحابہ مین بیٹھے تھے ناگاہ
آسمان کی طرف نظر کرکے فرمایا اسوقت مین نے آسمان کے دروازہ کھلنے کی آواز سنی
اور یہ دروازہ آج کبھی نہ کھلا تھا ستر ہزار فرشتے سورۂ انعام کے پیچھے چلنے کے واسطے
اس دروازے سے اوترے مہر نبوت مثل ستارہ کے دوش مقدس پر پشت مبارک پر تھی
اور اوسپر بال یا خال جمع تھے اوسکے ظاہر مین لکھا تھا توجہ جبت شہنشاہ خانک منصور اور
بالمن مین مرقوم تھا ان الملک وحدہ لا شریک لہ تاریخ نیشاپوری مین لکھا ہے اوسمین گوشت

سے مکتوب ہنا محمد رسول اللہ حافظ ابن حجر رح فتح الباری مین لکھتے ہین اسباب مین کچھ تفاوت
ہوا اور اوسکی شکل مین روایات مختلفہ وارد ہین بخاری و ترمذی نے روایت کیا مانند نکہ
پیراہن عروس اور ترمذی نے کہا مانند بیضہ کبوتر کے تھی اور بعض روایات مین آیا اوسپر
خال تھے لیکن درحقیقت یہ اختلاف نہین بلکہ ہر راوی نے بقدر اپنی فہم کے تشبیہ و تمثیل دی
ہے ہان اسمین اختلاف ہے وقت ولادت کے موجود تھی یا نہین روایت بزار کی اسکے ثانی
پر دلالت کرتی ہے اور شیخ ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کیا بعد ولادت کے فرشتے نے
تین بار آبکو اوس پانی سے کہ آپکے غسل کے لیے لایا تھا نہلایا اور پارہ حریر سے ایک مہرکہ
مانند زہرہ کے چمکتی اور بیضہ کبوتر کے ہمشکل تھی نکال کر دوش مقدس پر لگائی اور اسمین
بھی اختلاف ہے کہ مہر نبوت آپ کی خصائص سے ہے یا نہین اکثر علما اوسے آپ کے لیے خاص
کہتے ہین دلنعم ما قیل ؎ گرچہ شیرین دہنان بادشہا نمد ولے ۔ او سلیمان جہان ست کہ
خاتم باو ست ۔ مگر مواہب لدنیہ مین بروایت حاکم و ہب بن منبہ سے اور پیغمبرون کے لیے
بھی نقل کیا مطالع المسرات اور مواہب لدنیہ مین لکھا ہے خاتم نبوت آپ کے صفات کمال
و علامات نبوت سے شمار کی گئی اگرچہ اور پیغمبرون کو لیکن بھی ثابت ہے مگر اونکے سید ہے
ماتہ مین ہوتی پیٹھ مین مقابل مدخل شیطان کے ہونا آپ کی خصائص سے ہے اسیواسطے
کتاب شعیا علیہ السلام اور اگلی کتابون مین آپکا وصف اوسکے ساتھ وارد ہوا انتہی ملخصاً
اور اوسکے ثبت مین کہتے ہین کہ نوشتے کے آخر مین واسطے مزید اعتبار کے مہر کر دیتے ہین اپنے
دفتر رسالت و نبوت ختم ہوا اسیلئے مہر عالم غیب کی پشت مقدس پر ثبت ہوئی تا معلوم ہو
یہ نوشتہ ابتدا سے انتہا تک خدا ہی کی طرف سے ہے اسی وجہ سے آپکو خاتم النبیین کہتے ہین کہ آپ
سند انبیا مرسلین ہین آپ کے سبب سے اونکی پیغمبری اور کتابون کا اعتبار ہوا اور
ایک عالم نے آمنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ پڑہا ؎ شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم
کو اوس سے ۔ نہ تنہا فخر عالم فخر ہوا اپنے اب وجد کا ۔ آپ مین چالیس مرد بہشتی کی قوت تھی
اسیلئے ایک وقت مین چار عورت سے زیادہ درست نہین چنانچہ بعض اوقات گیارہ یا بارہ
ازواج مطہرات سو اسریٰ کی جمع ہوگئین اور ہر مرد بہشتی کو سو مرد دنیا کے برابر قوت دیجائیگی

اس حساب سے آپ کو قوت چار ہزار آدمیوں کی حاصل تھی اور خوارق عادت سے ہے
کہ آپ اکثر اوقات گرسنگی مین مبتلا رہتے اور شکم مبارک پر پتھر باندھتے باوجود اسکے
ایک شب مین سب ازواج سے مباشرت کرتے جس کہاری کوئین مین اپنا تھوک ڈالتے
شیرین ہو جاتا اور جس بچے کے منہ مین ایکقطر آب دہن شریف کا ڈالتے دن بھر دودھ
نہ مانگتا گویا آب زمزم کی تاثیر رکھتا تھا ایکبار کئی بچے شیر خوار آپ کے پاس لائے گئے
آپ نے لعاب دہن اپنا اونکے منہ مین ڈالا اسقدر سیر ہو گئے تمام دن دودھ نہ مانگا اور یہ
امر یاشور ی کے دن اہلبیت کے بچون کے ساتھ بھی واقع ہوا اور خیبر کے روز ہمارے علی رض
کی آنکھین دکھتی تھین تھوکا لعاب دہن اونکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہو گئین اور
پھر کبھی نہ دکھین محمد بن حاطب کا ہاتھ جل گیا آپ نے اوسپر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اور آب دہن
مبارک لگایا فوراً آرام ہو گیا امام حسن علیہ السلام پیاسے تھے زبان آپ کی چوسی فوراً پیاس
جاتی رہی اور دن بھر پانی کی خواہش نہوئی حدیبیہ کا کنوان لشکر کی کثرت سے خالی ہو گیا
آپ کو خبر ہوئی ایک کلی اوسمین ڈالی کہ یکایک اوسمین جوش آیا اور تمام لشکر نے پانی بھرا
مگر کم نہوا اور ایک کنوئین مین آب دہن ڈالا اوسکے پانی سے مشک کی خوشبو آنے لگی
اور انس بن مالک رض کا کنوان کہاری تھا ایک قطرہ لعاب دہن کا اوسمین ڈالدیا ایسا
شیرین ہو گیا کہ مدینہ مین کوئی کنوان اوس سے میٹھا نتھا اسیواسطے آپکے دہن کو منبع معجزات
کہتے ہین کہ صدہا معجزات اوسکے کتب سیر مین مذکور ہین آپ کبھی جمائی نہ لی اور احتلام ہوا
کا احتلام شیطان کی طرف سے ہے اور حضرت اوسکے فساد و شر سے محفوظ و معصوم تھے آپ کی
خواب حکم بیداری کا رکھتی ہر چند ظاہر مین آرام فرماتے مگر دل مقدس انظار وحی مین بیدار رہتا
اسلیے وضو آپکا سونے سے نہ جاتا اور جس جانور پر سوار ہوتے سب سے آگے اور تیز چلتا اگر
سست قدم ہوتا خاصہ ششم حوض کوثر بخاری اور مسلم نے روایت کیا مسافت اسکی
ایک مہینے کی راہ اور کنارے اوسکے برابر پانی اوسکا چاندی سے سفید اور مشک سے زیادہ
خوشبودار ہے آبخورے اوسکے گویا آسمان کے تارے ہین جو پانی اوسکا پیئے پیاس سے
ہمیشہ محفوظ رہے اور بعض روایات مین آیا پانی اوسکا برف سے سرد اور شہد سے شیرین

ہی آنحضرت اوسکے جیسے آسمان کے تارے وارد ہے اوسمین دو پرنالے بہشت سے اوترتے ہین ایک سونے کا دوسرا چاندی کا ابو حاتم کی روایت مین وارد ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مین ساتوین آسمان پر پہونچا ایک نہر دیکھی اوسپر خیمے یاقوت اور موتی اور زبرجد کے کٹرے اور سبز پرند اوسکے گرد بیٹھے تھے جبریل نے کہا یہ کوثر ہے کہ تمہارے رب نے تمکو دی ہے برتن سونے اور چاندی کے اوسپر رکھے تھے ایک برتن اوس سے بھر کر پیا شہد سے زیادہ شیرین اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا اور بیہقی نے روایت کیا اوس آسمان پر ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہین کوثر اور نہر الرحمۃ اوسی سے نکلی ہین اور قرطبی کے تذکیر مین دو حوض عنایت ہونگے ایک صراط سے پہلے اور ایک بعد اور نسائی کے دونو کا نام کوثر ہے بعض روایتین ہی کوثر ایک نہر کا نام ہے جسکی کنارے یہ حوض واقع ہے ابن ماجہ اور احمد اور ترمذی ذر نوفا روایت کیا ہے پہلے صراط مسافرین حوض پر پہونچینگے مسلم کی حدیث مین ہے مین لوگونکو وہان آنے سے روکونگا جسطرح دودہ کا مالک دودہ سے روکتا ہے یعنے اور امتون اور منافقون کو اوسپر نہ آنے دونگا اور دوحہ ابن ابی الدنیا نے بسند صحیح حسن بصری رح سے روایت کیا ہر نبی کو ایک حوض دیا جائیگا کہ اپنی حوض پر کھڑا ہوکر اپنی امت کو جمع کرے گا اور پیغمبر اس قدر مسلمان کرینگے کہ پیرو کسکے زیادہ ہین اور ترمذی کی روایت سمرہ بن جندب رض سے مویدا سکی ہے کہ منافی اس تخصیص کی نہین اسلیے کہ بیان کلام حوض کوثر مین ہے اگرچہ اور پیغمبرون کو بھی حوض عنایت ہوگا مگر حوض کوثر جسمین دو پرنالے بہشت کے آتے ہین آپ کے لیے مخصوص ہے قرطبی کہتے ہین اس بات پر یقین چاہیے کہ خدا تعالے نے آپکو اوس حوض سے جسکا وصف احادیث صحیحہ مین وارد ہوا خاص کیا منقول ہے موسے علی حوض کوثر کے ساقی ہونگے اور موسے اعلی سے منقول ہے جسکے دل مین ابوبکر و عمر رض کی محبت ہوگی اوسے ایکقطرہ آب کوثر کا نہ دونگا خاصہ ہفتم لقب آپکا امی ہے اور یہ لقب شریف دلیل ساطع اور برہان قاطع ہے آپکی نبوت پر کہ باوصف امیت کے انواع علوم زبان مبارک سے بیان فرمائے کہ ماہر علم حدیث پر بخوبی ظاہر ہے ؎ قلم و لوح بود سن اندر دست ہ زان نفرسود از قلم انگشت ہ آنکہ شق محکم کند چون قلم ہ بقلم گیرد دست چون علم ہ اور اس لقب مبارک مین بانسبت

کی ہے یعنے منسوب ہے ام گو یا اصل ولاد سے ہین کہ نہ پڑہا نہ لکہا یا منسوب بام القری کہ نام مکہ کا ہے یعنے مکی یا منسوب بام القرآن کہ نام سورۂ فاتحہ کا ہے یعنے وہ شخص جسپر سورۂ فاتحہ نازل ہوئی یا منسوب بام الکتاب کہ لوح محفوظ ہے یعنے آپ نے نہ کسی سے پڑہا نہ لکہا بلکہ سب علم لوح محفوظ سے حاصل کیا ۵ فیض ام الکتاب پر ورد سن ۱۰ لقب امی خدا ازان کرد ۱۰ لوح تعلیم نا گرفتہ بر ۱۰ ہم زاسرار لوح دادہ خبر ۱۰ بر خط اوست انس و جان را سر ۱۰ گر نکو احمد خط ازان چہ ضرر ۱۰ ۵ خاکی و بر اوج عرش منزل ۱۰ امی و کتاب خانہ و دل ۱۰ چا بک قدم بسیط افلاک ۱۰ والا گہر محیط لولاک ۱۰ اور یہ اسم مقدس آپکا بہت مشہور ہے قرآن مین بہی مذکور ہے اور حصول شرف زیارت مین دخل تام رکہتا ہے یہانتک کہ کہتے ہین جس عمل مین یہ اسم نہو اوسکے خواب مین زیارت آپکی حاصل نہین ہوتی باقی رہا یہ امر کہ باوجود اُمیت کے آپنے اپنے ہاتہہ سے بطریق اعجاز کچہہ لکہا بہی ہے یا نہین بعض انکار اور بعض ثابت کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب خاتمہ ششم روزہ ملے کا یعنے روزہ بدروزہ رکہنا آپ کے لیئے خاص ہوا اگر کوئی اور رکہنا چاہتا منع کرتے اور فرماتے مین تم جیسا نہین رات کو اپنے رب پاس ہوتا ہون وہ مجہے کہلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے آو حقیقت رات کے وقت پروردگار کے پاس ہونی اور اس کہانے پینے کی یا وہ جانتے ہین یا اون کا خدا مگر بعض علما کہتے ہین ہر رات بہشت کا طعام و شراب آپ کے واسطے آتا کہ اوسکی قوت سے ملے کا روزہ رکہتے اسی لیئے کہتے ہین بہشت کا کہانا پانی مفطر صوم نہین کہ وہان کی چیزون پر احکام تکلیفیہ جاری نہین شق صدر شریف کے روز سونے چاندی کے برتنون مین فرشتے پانی لائے اور آپکا دل اور سینہ اوس سے دہویا حالانکہ استعمال دنیا کے سونے چاندی کے برتنون کا حرام ہے ابن منیر تصریح کرتے ہین طعام و شراب معتاد سے روزہ ٹوٹتا ہے اور جو چیز بطریق خرق عادت غیب سے آئی اوسکے کہانے پینے سے نہین جاتا بعض علما طعام و شراب سے اس جگہہ قوت کہ اوسے لازم ہے مراد لیتے ہین یعنے ہر چند کہ مین بہی کچہہ کہاتا پیتا نہین مگر خدا بتعالے مجہے قوت عنایت فرماتا ہے یا مراد سیری وسیرابی ہے کہ بے کہانے پینے کے اوس جناب کو حاصل ہوتی اور بہوک پیاس نہ ستاتی ابن قیم کتاب الہدی اور ابن رجب

لطائف مین نقل کرتے ہین مراد اوس سے غذاے روحانی یعنے معارف ولذات ومناجات وفیضان لطائف الٰہیہ ہے کہ دل مبارک کو حاصل ہوتی اور روح مقدس کو لذت اور نفس نفیس کو خوشی اور آنکھ کو روشنی بخشتی کوئی شاعر اپنے معشوق سے اوسکے شوق مین بیان کرتا ہے ؎ اما احادیث من ذکراک تشغلنا ✤ عن نشرقبلہا عن الرادّ لما بوجک نورتقتفی ✤ ودمن حدیثک فی اعقابہا حادٍ ✤ اذا اشتکت من کلال السیر واعدہا ✤ روح القلب فتحیی عند میعاد ✤ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تیری یاد اوسکو کمانے پینے سے بے پرواہ کرتی ہے اور تیرے پرتو رخ سے اوسمین ایک نور حاصل ہوتا ہے کہ اوسکی روشنی مین چلتے ہین اور اقتباس چاند سورج اور مشعل کی روشنی کی نہین رکھتے اور تیری حدیث اونکے پیچھے حدی کرنیوالی ہے کہ جب ماندگی راہ سے شکایت کرتے ہین تو اونکو خوشی اور شادی کا وعدہ دیتی ہے کہ اوس وعدہ سے دل اونکے زندہ ہو جاتے ہین اور جو لوگ نشیمن فصل اور نوش وصل کے مزے سے خبردار اور عشق ومحبت کے تجربہ کار ہین اونپر یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ آدمی کمال عشق مین کمانے پینے سے بے پرواہ اور مستغنی ہو جاتا ہے اگرچہ اوسے رات دن اچھے کھانے کھلائے اور شربت خوشگوار پلاتے ہین مگر دروفراق اور رنج جدائی سے طاقت اوسکی روز بروز زائل ہوتی ہے اور جو شئات فاقے سے بعد معشوق نگاہ لطف سے اوسکی طرف دیکھ لیتا ہے تو فوراً وہ قوت اور طاقت آجاتی ہے کہ برسون کے علاج سے حاصل نہین ہو سکتی جبکہ محبت مجازی کا یہ حال ہے تو عشق حقیقی مین اگر کمانے پینے کی خواہش نہ ہو اور وصل محبوب حقیقی کو غذاے روحانی عبارت اوس سے ہے غذاے جسمانی سے عاشق صادق کو بے نیاز ومستغنی کر دے کیا بعید ہے الغرض عاشق کو سواے شربت وصل کوئی چیز قوت نہین بخشتی بے جمال یار لذت کونین پر لات مارتا ہے اور اوسکی حضوری مین زہر ہلاہل شربت خوشگوار سے بہتر جانتا ہے غذا اوسکی لطف صحبت یار اور روا اوسکی شربت دیدار ہے ؎ از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب ✤ درد مند عشق را دارو بجز دیدار نیست ✤ صوفیہ کرام فرماتے ہین جو گدا اپنی خدا ہی سے کام رکھتا ہے سات دن کے فاقے مین بادشاہان ہفت اقلیم پر لات مارتا ہے اور روزہ را زیبا اگرچہ بر مسکین او سخت رنگین ہو رنج وبلا مین

مبتلا ہے لاوحشتہ مع اللہ ولا راحتہ مع غیر اللہ خواجہ سری سقطی اپنی مناجات میں کہتے ہیں الٰہی اگر تو مجھے عذاب کرے حجاب نہ کرنا عاشقوں کے نزدیک محبوبیت دوزخ کی صرف حجاب ہے کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون جو طالب صادق ہیں وہ بہشت کی نعمتوں کی بھی حاجت نہیں رکھتے خواہش بہشت کی صرف اسلئے کرتے ہیں کہ وہاں محبوب اپنے دیدار سے اونکو مشرف فرمائے گا اگر وعدۂ دیدار نہوتا بہشت کی طرف اصلا التفات نفرماتے ؎ بہشت وکوثر و حور و جنانیاں چکنم ۔ اگر دہند مرا بے تو رایگاں چہ کنم ۔ خاصہ ہمہ آپ اول مخلوقات اور اسبق موجودات ہیں اور سب سے پہلے شفاعت کرینگے اور سب سے پہلے آپکی شفاعت قبول ہوگی آپ فرماتے ہیں میں سردار اولاد آدم کا ہوں اور خدا کے نزدیک اوسکا بڑا اور یہ بات فخر سے نہیں کہتا اور اول شافع ہوں اور اول مشفع اور اول زمین سے نکلوں گا اور اول مجھے کو حکم سجدہ کا ہوگا میں احمد ہوں میں محمد ہوں میں خدا کا پیارا اور اوسکا پیغمبر ہوں اور اول آپ قبر سے باہر نکلیں گے اوسوقت ستر ہزار ناقے جلو میں ہونگے وہ ناقہ میں ناقہ صدیق اکبر رض کا اور رہا میں میں عمر فاروق رض کا ہوگا اس شان و تجمل سے جنت البقیع کو تشریف لیجائیں گے جسوقت وہاں کے مردے اپنی قبروں سے اوٹھینگے پہلے نگاہ اونکی آپ ہی کے جمال مبارک پر پڑیگی زہے قسمت اوس صاحب دولت کی جو اس نعمت سے مشرف ہو خدائے کریم اپنے فضل عمیم سے اس فقیر کو بھی یہ نعمت عظمے اور دولت کبریٰ عنایت فرمائے ؎ روز محشر کز من از خواب گران برخیزم ۔ بر رخ آنمہ تابان نگران برخیزم ۔ اول وہ ہیں جو قصد شفاعت سجدہ کرینگے اول وہ سر اپنا بفرمان الٰہی اوٹھائینگے اول اونہیں مراتب و مناصب ملینگے اول وہ امت کو ساتھ لے کر پل صراط سے گذرینگے اول آپ دیدار الٰہی سے مشرف ہوینگے اول اونسے میثاق لیا گیا اول اونہوں نے جواب الست بربکم میں بلیٰ کہا اول وہ بعد نفخ کے سر اوٹھائینگے اول بہشت کا دروازہ کھلوائینگے اور فقرائے امت کے ساتھ پہلے بہشت میں جائینگے اللہ تعالےٰ نے شب معراج آپ سے وعدہ کیا کہ بہشت سب پیغمبروں پر حرام ہے جبتک تو اور تیرے امتی داخل نہوں آپ فرماتے ہیں میں بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن

آوین گا اور دروازہ کہلوا ئین گا فرشتہ کہے گا کون ہے مین کہون گا محمد عرض کرے گا مجھے یہی حکم تھا تجھ سے پہلے کسی کو لیئے نہ کھولون اول وہ ہی حضور الہی مین بلائے جائین گے اور کلام کرین گے طبرانی نے حذیفہ سے روایت کیا خدا ابتدائے لوگون کو ایک زمین مین جمع کرے گا وہان کوئی بات نہ کرسکے گا یہ حضرت سب سے پہلے بلائے جائین گے جواب دین گے

لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والمهدی من هدیت وعبدک بین یدیک وبک الیک ولا ملجا ولا منجا منک الا الیک تبارکت وتعالیت سبحانک رب البیت حذیفہ فرماتے ہین اسی مقام کو مقام محمود کہتے ہین اور ابن مندہ کہتی ہین اس حدیث کی صحت پر محدثین کا اجماع ہے اور رجال اوسکی ثقات ہین کذا فی المواہب اللدنیہ ایکروز کسنے آپ سے پوچھا پہلے کیا پیدا ہوا فرمایا نور میرا اور خدا بتعالے نے میرے نور سے تمام مخلوق ظاہر کی یکیا رسولی علی سے فرمایا اے ابوالحسن بیشک محمد رسول رب العالمین اور خاتم النبیین اور قائد الغر المحجلین اور سردار تمام انبیا و مرسلین کا ہے مین پیغمبر تھا اور آدم درمیان مٹی اور پانی کے بیشک مین مسلمانون پہ مہربان اور گنہگارون کا شفیع ہون اور یہ بھی فرماتے ہین مین سب پیغمبرون سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد خلق پر بھیجا گیا مکتہ شاید اسمین یہ سر تھا کہ امت آپکی اخلاق اور احوال اگلی امتون کی دیکھ بھالکر کمالات اولین و آخرین حاصل کرے اور جن باتون سے اگلے لوگ ہلاک ہوے اور اونپر عتاب ہوا بچتی رہے یا یہ بھید تھا کہ دین آپکا دائم و باقی ناسخ سب شرایع و ادیان کا ہے اگر ظہور آپکا اور پیغمبرون سے پہلے ہوتا اونکی شریعت ظاہر نہوتی اور دین اونکا رواج نہ پاتا بلکہ درحقیقت ختم نبوت ایک کمال مستقل ہے کہ اوس سے بڑھکر کوئی مرتبہ نہین اسواسطے یہ کمال بھی پروردگار تقدس وتعالے نے آپکے لیئے خاص فرمایا اور آپکو خاتم النبیین کہا قال اللہ تعالے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیی علیما علاوہ بریں جسطرح پہلا اسم الہی اول ایک اسم الہی کو مظہریت پر دلالت کرتا ہی اسم یعنے آخر بھی دوسرا اسم کی مظہریت ثابت ہوتی ہی اور ان دونون کی اجتماع سے ایک معنی عجیب پیدا ہوتے ہین کہ جسطرح پروردگار سب شے کو محیط ہی کہ اول بھی وہی ہے اور آخر بھی وہی ہے اوسطرح بسبب اسکے کہ ایک پیغمبر اس احاطہ کا اوس جناب پر بھی ہے وہ جناب بھی نبوت و رسالت کو

محیط ہین کہ اول النبیین بھی وہی ہین اور آخر النبیین اور خاتم النبیین بھی وہی اور جو اس لفظ کو بموجب فروت عاصم رحمہ اللہ تعالے کے خاتم النبیین بفتح تا پڑہین تو ایک اور خاصہ آپکا ثابت ہوتا ہے کہ سوائے آپکے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہوا اتمر سے اعتبار بڑہتا ہے اور آپ کے سبب سے پیغمبرون کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیا کی زینت ہین کما لایخفی خاصہ وہم آپ کے ذکر مولد مین یہ تاثیر ہے کہ جس گہر مین پڑہا جاتا ہے برس روز تک وہان خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت اور رزق کی وسعت اور مال کی کثرت رہتی ہے اسیواسطے مکہ و مدینہ و مصر و شام و یمن کے لوگ ہمیشہ محفلین کرتے ہین اور جب مہینہ ربیع الاول کا آتا ہے خوش ہوتے اور لباس فاخرہ پہنتے اور زینت اور تجمل ظاہر اور کپڑے انواع خوشبو سے معطر کرتے اور طرح طرح سے سامان خوشی کا بہم پہونچاتے اور خیرات زیادہ کرتے اور سماع مولد مین اہتمام تمام رکہتے اور اوسی فوز عظیم و ثواب جزیل سمجہتے ہین شیخ عبد الحق اثبت من السنۃ مین لکہتے ہین ہمیشہ اہل اسلام ماہ ربیع الاول مین محفلین اور دعوتین اور طرح طرح کی خیرات کرتے ہین اور اظہار سرور اور تکثیر حسنات اور اہتمام قرات مولد عمل مین لاتے ہین اور صدقہ دیتے ہین اور بسبب کثرت خیرات اور بڑہنے حال ولادت اور اظہار سرور و فرحت کے انفعال عظیمہ اونکے واسطے ظاہر ہوتی ہین اور حافظ امام ابن جوزی محدث اپنے رسالہ میلاد مین لکہتے ہین اہل حرمین شریفین اور مصر و یمن و شام اور تمام ملک عرب کے لوگ مجلس مولد کیا کرتے ہین اور ربیع الاول کا چاند دیکہکر خوش ہوتے ہین اور غسل کرتے ہین اور اچہے کپڑے پہنتے ہین اور انواع زینت عمل مین لاتے ہین خوشبو اور سرمہ لگاتے ہین اور اندنون مین خوشی کرتے ہین اور جو کچہہ نقد و جنس سے میسر ہوتا ہے بہ کمال خوشی و شادمانی اس مادمبارک مین صرف کرتے ہین اور مولد پڑہنے اور سننے مین اہتمام بلیغ رکہتے ہین اور اس امر سے اجر جزیل اور فوز عظیم حاصل کرتے ہین اور تجربہ کیا گیا ہے کہ برکت مولد شریف کے تمام سال خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت اور فراخی رزق اور زیادتی مال و اولاد اور دوام امن و امان شہرون مین اور چین و آرام گہرون مین حاصل ہوتا ہے اور صاحب سیرت شامی نے استحباب اوسکا اکثر ائمہ اعلام سے

نقل کیا خلاصہ بعض اقوال کا یہ ہے حافظ ابو الخیر سخاوی کہتے ہیں عمل مولد شریف قرون
ثلثہ کے بعد پیدا ہوا زمان بعد چار طرف اہل اسلام ہمیشہ بڑے شہروں میں ماہ مولد میں
اطعام و صدقات اور اظہار سرور اور کثرت خیرات میں اہتمام کرتے ہیں اور یہ برکت
اس عمل کے افضل عمیم اور خیر ظاہر ہوتا ہے اور حافظ ابن کثیر کہتے ہیں حاکم اربل مظفر الملک
محفل مولد میں۔ لہذا ابن دحیہ نے ایک رسالہ اس کے لیے بیان مولد میں لکھا اور اماموں
نے کہا ان میں سے حافظ ابو شامہ استاد امام نووی کے ہیں یہ عمل پسند فرمایا علامہ
ابن الحاج کہتے ہیں صحابہ پیغمبر نے مولد کی خوشی میں دعوتیں کیے کون ہیں سے ہمارے
استاذ الاساتذہ ہیں سو ان حضرات کے بہت ائمہ و علماء دین سے اس عمل مبارک کا
استحباب اور استحسان نقل کیا منہم یوسف بن علی شامی و منصور نیشاپوری و ابو موسیٰ زرعوانی
و امام نصیر الدین مبارک ابن بطاح و شیخ ابو الحسن معروف بابن مفضل و شیخ جمال الدین ہمدانی
و حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی و حافظ ابن حجر عسقلانی و حافظ ابو الخیر ابن جزری
و حافظ ابو شامہ اور استاد امام نووی و امام صدر الدین بن عمر دجزری و حافظ امام
محمد عبد المومن بن اسماعیل و شیخ جلال الدین ابو الفضل بن عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
و امام جلال الدین عبد الرحمن بن عبد الملک وغیرہم رحمہم اللہ اور ابن جوزی محدث
رسالہ مولد میں لکھتے ہیں کسی مسلمان کے گھر میں ایک یہودیہ منکرہ متعصبہ رہتی
تھی کہ دن اپنے شوہر سے بولی اس مسلمان کا عجیب حال ہے جب یہ مہینہ آتا ہے بہت مال خرچ
کرتا ہے اور طرح طرح کے کھانے پکا کر فقیروں کو کھلاتا ہے اس نے کہا یہ مہینہ اس کے پیغمبر
کی ولادت کا ہے اس کے پیدا ہونے کی خوشی کرتا ہے یہودیہ نے یہ بات پسند نہ کی
رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جمال تشریف رکھتے ہیں اور اس کے یار گرد بیٹھے ہیں
پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیہ نے کہا اگر میں کچھ
عرض کروں تو آپ جواب دیں گے کہا ہاں اس نے حضرت کو سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ فرمایا
لبیک اے خدا کی لونڈی یہودیہ روئی اور عرض کیا آپ مجھے کسطرح جواب دیتے ہیں حالانکہ
میں آپ کے دین پر نہیں فرمایا مجھے معلوم ہے خدا تجھے ہدایت کرے گا یہودیہ نے کلمہ پڑھا

اور خواب ہی مین عہد کیا کہ صبح سب مال حضرت کی محفل مین صرف کردون گی جب خواب سے بیدار ہوئی۔ اپنے شوہر کو دیکھا سامان مجلس مین مشغول ہے پوچھا کیا ماجرا ہے کہا جس صاحب دولت پر رات تو ایمان لائی اون کی مجالس کا سامان کرتا ہون یہودیہ نے تعجب سے کہا تو اس حال سے کیونکر واقف ہوا کہا تیرے اسلام کے بعد مین بھی اوس جناب پر ایمان لایا کہا خدا کا شکر ہے مجھے اور تجھے اس دین پر جمع اور گمراہی سے نجات دیکر امت محمدی مین داخل فرمایا حاجی ضیع الدین خان مراد آبادی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین رسالہ کحفہ البحر ہر امام سید جعفر برزنجی کا تمام ملک روم وشام ومصر وحرمین شریفین مین مروج ہے ان سب ملکون مین محفل کیا کرتے ہین اور مدینہ شریفہ مین خاص مزار مقدس پر جو مجلس منعقد ہوتی ہے اوسکی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے خصوصًا جسوقت پڑھنے والا کہتا ہے صلو اعلی ہذا النبی الکریم اور قبر مبارک کی طرف اشارہ کرتا ہے سنگدل بھی رونے لگتے ہین شاہ ولی اللہ محدث میوضع التحریر مین لکھتے ہین مین اوس مجلس مین کہ مولد متعدد مین ہر روز ولادت ہوتی ہے حاضر ہوا درود اور قصہ آپکی ولادت کا پڑھا جاتا تھا ناگاہ دیکھا انوار مجلس سے بلند ہوئی خدا جانے مین نے اونکو بصر جسد سے اور ادراک کیا یا بصر روح سے غور کیا تو وہ انوار رحمت الٰہی اور اون ملائکہ کی تھی جو ایسی مجلسون مین حاضر ہوتے ہین بالجملہ یہ مجلس مقدس عمدہ مستحبات اور بہترین مندوبات ہے اس فعل سے محبت وتعظیم حضرت اور شکر گذاری جناب الٰہی کی ولادت باسعادت پیدا ہوتی ہے اور برسنہ تمک خیر وبرکت اور سلامت وعافیت اور رزق مین وسعت اور مال کی کثرت رہتی ہے مسلمانون کو چاہیے حسب مقدور اپنے صرف کرین اور اوروں کو بھی ترغیب دین خصوصًا اس زمانی مین کہ وقت غربت اسلام ہے اس مجلس سے فی الجملہ رونق اسلام متصور ہے اور تھوڑے اور بہت کا خیال نہ کرین جو ہو سکے بہتر ہے اور بعد مقرر کرنے کے موقوف نہ کرین نہ اسوجہ سے کہ فرض وواجب ہے بلکہ اس نظر سے کہ وارد ہے احب الاعمال الی اللہ ادومہا وان قل اور رضائے خدا اور ایصال ثواب بجناب سرور انبیا ملحوظ رکھین ریا اور نامورہی کو دخل نہ دین کہ جو کام ریا نامورہی کے لیکیا جاتا ہے خدائے بے نیاز اوسے قبول نہین فرماتا اور حاضرین کو بھی چاہیے قلیل اور کثیر پر نظر نہ کرین صرف بغرض ثواب وسماع حالات جناب

رسالت مآب اس مجلس متبرک مین حاضر ہون اور کمال خشوع اور خضوع کے ساتھ ذکر حضرت رسالت کا سنین اور واعظون اور پڑہنے والون کو چاہیے جاہلون کے خوش کرنے کو جھوٹے قصے دل سے گڑھکر یا اردو فارسی کی کسی غیر معتبر کتاب مین دیکھکر یا صحیح روایتون مین اپنا گمنده بروزه ملاکر بیان نکرین اور عروض رسالے کہ اکثر اونکی روایات موضوعه اور قصص و حکایات بے سروپا اور اشعار خلاف شرع سے خالی نہین پڑہین بلکہ ترجمہ رسالہ ابن جوزی و رسالہ سید جعفر برزنجی و رسالہ مولوی زینب الدین خان مرادآبادی اور نوادر شیخ حبیب اللہ یہ رسالہ پڑہا کرین گو عوام خوش نہون اور اونکے پڑہنے کی تعریف نکرین کہ صحیح حدیث مین آیا ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار جو شخص قصداً مجھپر افترا کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنائے اور جسطرح حکایات موضوعه اور روایات بے سروپا بیان کرنا گناہ ہے اونکا سننا بھی ایسا ہے اور تخصیص اتوار کی مجلس کے لیے محض بے معنی ہے بارہوین تاریخ ربیع الاول کی اور روز دوشنبہ بہ نسبت اور دنون کے اور ماہ ربیع الاول بہ نسبت اور مہینون کے اولی ہے ندارد اللہ اعلم و علمہ اتم و احکم خاصہ یازدہم شفاعت بیضاوی کہتے ہین شفاعت شفع سے ماخوذ ہے گویا مشفوع کہ تنہا اور مفرد تھا شفیع نے اپنے نفس کو اوسکے ساتھ ضم کرکے شفع کیا آپ فرماتے ہین اعطیت خمسا لم یعطین احد قبلی مجھے پانچ چیزین عنایت ہوین کہ مجھسے پہلے کسی کو نہ ملین نصرت بالرعب مسیرة شہر مدد دیا گیا مین ساتھ رعب کے ایک مہینے کی راہ تک و جعلت لی الارض مسجدا و طہورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوٰة فلیصل اور کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی کہ جس جگہ میرے کسی امتی کو نماز کا وقت ہو جاے پڑہ لیوے و احلت لی المغانم و لم تحل لاحد قبلی اور غنیمتین میرے لیے حلال ہوین کہ مجھسے پہلے کسی کے واسطے حلال نہوین و اعطیت الشفاعة اور عطا کیا گیا مین شفاعت و کان النبی یبعث الی قومہ خاصة و بعثت الی الناس عامة اور ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر مبعوث ہوتا اور مین سب آدمیون پر مبعوث ہوا سوال حدیثون مین وارد ہے قیامت کے دن پیغمبر شفاعت کرینگے پہر علما پہر شہید اور عالم سے کہا جاے گا اپنے شاگردون کی شفاعت کر اگرچہ آسمان کے تارون کے برابر ہون اور ابراہیمی کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت مین جائینگے

فائدہ بعض علما کہتے ہین وہ امتی اور نبی قریبی ہین اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا نیک لوگ اپنے محسنون کو جو کہ مستحق عذاب کے ہون گے شفاعت کرکے بہشت مین بھیجا ئین گے فال اللہ تعالے فبشرنٰھم اجور ہم ویزیدہم من فضلہ اور بزار کی روایت مین ہے حاجی اپنے گھر والون سے چار سو آدمی کی شفاعت کرے گا اور اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا ہے کہ تین بچے مرینگے قیامت کو بہشت کے دروازے پر ٹھیرا جائین گے حکم ہوگا بہشت مین جاؤ عرض کرینگے کیونکر جائین کہ ہمارے ماں باپ نہین گئے دوسرے یا تیسرے بار حکم ہوگا تم اور تمہارے ماں باپ سب بہشت مین داخل ہون روزہ اور قرآن قیامت کے دن شفاعت کرینگے روزہ کہیگا مین نے اوسے کھانے اور شہوت سے روکا شفاعت میری اوسکے حق مین قبول فرما قرآن کہے گا مین نے سونے سے باز رکھا شفاعت میری اوسکے حق مین قبول کر اور اونکی شفاعت قبول ہوگی سورۂ بقر اور آل عمران کو قیامت کے دن دو بادل یا دو سائبان سیاہ کی صورت پر لائین گے اور انکے بیچ مین ایک خط چمکتا ہوگا یا دو غول طیور کی صف باندہے ہوئے لائین گے وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت مین اسقدر بجاوے لاوے اور اسکو بہشت مین بھیجا ئین گے ابن مردویہ اور اصفہانی کی روایت مین ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی سنوا کر محشر مین بھیجا ئین گے راہ مین میری قبر پر گذرے گا بزبان فصیح کہے گا السلام علیک یا محمد مین کہون گا وعلیک السلام یا بیت اللہ تیرے ساتھ میری امت نے کیا سلوک کیا اور تو اوس سے کیا سلوک کرے گا عرض کرے گا یا محمد آپکی امت سے جو میری زیارت کو آیا اوسکی مین شفاعت کرونگا اور بخشوا لونگا اور جو نہ آیا اوسکی آپ شفاعت کرین اور بخشوا لین کہتے ہین اوسدن حاجی لوگ کعبہ کے پردون سے لپٹے ہون گے اور اوسکے ساتھ بہشت مین جائین گے اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے جو مسلمان دوزخ سے نجات پائین گے وہ اون مسلمانون کے لیے جو دوزخ مین رہ جائین گے خدا تعالے سے اسطرح شفاعت کرینگے جیسے کوئی حق دار اپنے حق ثابت کے لیے اوس سے جسپر حق آتا ہو جھگڑتا ہے اور یہ بھی آیا ہے بہشتی لوگ اپنے اہل و عیال کا حال فرشتون سے پوچھین گے وہ کہین گے اپنے اپنے مکانون مین کہ اونکے اعمال کے موافق ہین پہونچے کہین گے نہین بے اون کی لذت و آرام نہین اونہین ہمارے پاس پہونچا دو فرشتے جناب الہی سے اجازت لے کر اونکے اہل و

وعیال کواون سے ملادین گے اللہ تعالے فرماتا ہے الحقنا بہم ذریتہم وما التناہم من عملہم
من شی جواب شفاعت پانچ قسم ہے ایک واسطے رفع ہول اور شدائد موقف کے جمہور اسی کو
مقام محمود کہتے ہین دوسری ایک قوم کو جنت مین بے حساب داخل کرنی گے تیسرے مستحق
عذاب کو عذاب سے بچانے کے لیے چوتھے درجہ خیون کو دوزخ سے نکالنے کے لیے پانچوین
رفع درجات اہل جنت کے لیے اور قاضی عیاض نے چھٹی قسم یعنے تخفیف عذاب کے واسطے
اور لکھی جیسے ابوطالب کے لیے ہوگی اور بعض نے اور قسمین بھی ذکر کین از انجملہ ایک قوم
کے لیے گرانی اعمال کی شفاعت کرینگے اور ایک گروہ کے حساب مین بشفاعت اوس جناب
کے آسانی کی جائے گی اور ایک جماعت کی تقصیرات اور نقصانات عبادات سے تعرض نکیا
جائے گا اور اہل اعراف کہ نیکی بدی اونکے برابر ہے بسبب شفاعت کے جنت مین داخل
ہوین گے اور بچے مشرکون کے آپکی شفاعت سے اپنی ماں باپ کے ہمراہی سے نجات
پاین گے یہانتک کہ بعضون کے نزدیک شفاعت کی قسمین بیس تک پہونچتی ہین امام نووی
فرماتے ہین دوسرے اور پانچوین قسم حضرت کے لیے مخصوص ہے مین کہتا ہون گیارہوین
قسم کی خصوصیت بھی آپ سے ظاہر ہے اور اول قسم کی خصوصیت تو باتفاق علما اور صحیح
صحیح ثابت ہے کہ جب اہل محشر درازی مصیبت سے تنگ آین گے اوسوقت باسید شفاعت
آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسے علیہم وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائین گے
اور سوا نفسی نفسی کے کچھ جواب نپائین گے نکتہ حکمت الٰہی مقتضی اس امر کے ہوگی کہ اول لوگ
اور پیغمبرون کے پاس جائین اور سب سے مایوس اور ناامید ہوکر حضرت کا دامن پکڑین
تا سبب ظاہر ہووے کہ یہ دولت اوسی جناب کے واسطے خاص ہے اگر اور پیغمبر بھی امیدین
شریک ہونے انکار نہ کرتے اور آپکی فضیلت تمام عالم کو معلوم ہو کہ جس کام سے سب مقربان
الٰہی نے انکار کیا آپ نے بے تکلف انجام دیا جواب دوم آپ فرماتے ہین قیامت کے دن مین
پیغمبرون کا پیشوا اور خطیب اور صاحب اون کی شفاعت کا ہون یعنے اوس روز کوئی
پیغمبر بسبب ہیبت الٰہی کے دم نہ مارے گا جب مین دروازہ شفاعت کا کھولون گا اور
اس کام مین پیش دستی اور سبقت کرون گا تو اور پیغمبرون کو بھی حوصلہ ہوگا جیسے ایک بادشاہ

جبار قاہر کے حضور مین گنہگار غلام اور ربیتی اوسکے پکڑے آئین اور کوئی امیر بسبب ہیبت سلطانی کے اون کی شفاعت نہ کرسکے ناگاہ محبوب اوس بادشاہ عرش بارگاہ کا دربار مین آئے اور پیاری پیاری باتون سے بادشاہ کو رحم کی طرف متوجہ کرے جبکہ اور ارکان دولت فرمان حضرت کا بخشش کی طرف متوجہ پائین اپنی اپنی متوسلون کی بقدر اپنے مرتبے اور ہمت کے سفارش کرین درحقیقت یہ شفاعت اثر اوسکی شفاعت کا اور یہ سفارش پرتو اوسکی سفارش کا ہے بلکہ حقیقت مین حقیقت شفاعت کی اوسکے لیے مخصوص ہے کما لایخفے اجواب سوم یہ ہوسکتا ہے کہ شفاعت آپکے لیے خاص ہو اور انبیا اور علما اور شہدا اور صلحا اپنے اپنے متوسلون کے آپ کے حضور مین شفاعت کرین اور نعمایت اس امکان کی دو گواہ سے ثابت ہے اول یہ کہ قول اوس جناب کا وصاحب شفاعتم اس معنی کو بھی محتمل ہے دوسرے وارد ہے جب اہل محشر آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسے اور عیسے علیہم السلام سے مایوس ہوکر حضرت کی خدمت مین آئین گے عرض کرینگے اے محمدؐ تم خدا کے محبوب اور اول و آخر مین مقفو اور رحمون اور خاتم النبیین ہو اگر تمنے جواب دیا ہمارا کہمین ٹھکانا رہا آپ فرمائین گے مین ہی ہون آج شفاعت کے لیے مینے آج شفاعت ہی کا کام ہے پھر آپ جناب الٰہی مین سجدہ کرین گے حکم ہوگا اے محمدؐ سر اوٹھاؤ اور کہو تم کہ تمہاری بات سنی جاے گی اور مانگو تمکو دیا جاے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی آپ سر اوٹھاکر عرض کرین گے الٰہی جبرئیل نے تیری طرف سے مجھے وعدہ دیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن راضی اور خوش کرے گا مین اوس عہد کا ایفا چاہتا ہون ارشاد ہوگا جبرئیل نے سچ کہا تھا مین بیشک تمہین راضی اور خوش کرونگا اور شفاعت تمہاری قبول فرماؤن گا پھر آپ اپنے امت سے بہشت کا فضل کہولکر لوگون کو اوسمین داخل کرینگے آور امت کے حال پر متوجہ ہون گے تو معلوم ہوگا کہ اسوقت چوتھائی بہشتی آپکی امت سے ہین اور باقی ہزارون لاکھون آدمی دوزخ مین جل رہے ہین اوسوقت آپ بسبب کمال شفقت کے نہایت غمگین ہوین گے اور جناب الٰہی مین عرض کرینگے خدایا میری امت کو دوزخ سے نجات دے حکم ہوگا جسکے دل مین جو برابر ایمان ہے اوسے نکال لے اور

اپنی پیروی کرکے اور پیغمبر بھی اپنی اپنی امت کی شفاعت کرینگے پھر آپ بحکم جناب باری وسلسلہ
ساتھ دوزخ پر تشریف لے جاکر فرمائینگے اے یار و اپنے اپنے دوستوں اور عزیزوں
کو یاد کرو اور پہچانو کہ فرشتے آگ سے نکالیں شہید بشر آدمی کی اور حافظ دشمن کی اور
علماء اولیا اپنے اپنے مریدوں کے موافق صدہا ہزارہا آدمی کی شفاعت کرینگے اور فرشتے
اونکے کہنے کے موافق لوگوں کو آگ سے نکالینگے اس شفاعت میں بلکہ سب جگہ گنہگاران
اہلبیت پہلے نجات پائینگے پھر آپ شفاعت کرینگے حکم ہوگا جسکے دل میں آدمی رائی برابر
ایمان ہو دوزخ سے نکال لو پھر اصحاب اور علما اور اولیا موافق ارشاد کے اپنے اپنے
متوسلوں کو دوزخ سے نکلوائینگے پھر آپ شفاعت کرینگے حکم ہوگا جسکے دل میں ذرہ بھر
ایمان ہو اسے بھی نکال لو اسطرح محبت خلق کو دوزخ سے نکالینگے صرف وہ لوگ
رہ جائینگے جو کسی سے توسل نہ کیے تھے اور سوا کلمہ گوئی کے کچھ نیکی نہ کرتے تھے آپ
اونکی شفاعت کرینگے حکم ہوگا اے محمد بخشش اون کی شفاعت پر نہیں صرف میری رحمت
پر ہے قسم اپنے عزت و جبروت و کبریائے و عظمت کی جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہے اوسے
بخشدونگا خاصہ دوازدہم اجتماع کمالات کہ جناب باری نے تمام کمالات اگلے
پیغمبروں کے بلکہ اعلے اور افضل اون سے ذات جامع البرکات میں جمع کیے اور فضیلت
اجتماع کی انفراد پر ظاہر ہے ؎ خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری ۔ حسن یوسف دم
عیسے ید بیضا داری ۔ خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا
داری ۔ مثلاً آدم علیہ السلام کو خلعت صفوت بخشا ان اللہ اصطفی آدم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو مرتبہ محبوبیت کہ صفوت کو بھی متضمن ہے عنایت فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
و قولہ تعالے لا اقسم بھذا البلد و انت حل بھذا البلد آدم علیہ السلام کو ہم حیوانات و جمادات
کے سکھائے و علم آدم الاسماء کلھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی تمام امت کے نام بتائے اور
مشارق و مغارب زمین کے دکھائے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا بتایا آدم علیہ السلام
کو مسجود ملائک کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو محبوب خلائق کیا آدم علیہ السلام کو بہشت میں
رکھایا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بلایا اور مقام

قرب سے مشرف فرمایا فکان قاب قوسین او ادنی آدم علیہ السلام کو خلافت زمین کی بخشی
انی جاعل فی الارض خلیفہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم علوی مین تصرف کی قدرت دی اقترب
الساعۃ وانشق القمر اور ادلیس علیہ السلام کو آسمان پر بلایا ورفعناہ مکانا علیا محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کو مقام قاب قوسین او ادنی سے مشرف فرمایا فکان قاب قوسین او ادنی نوح علیہ السلام
کے سبب مسلمانون کو طوفان سے نجات بخشی فانجیناہ والذین معہ فی الفلک محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کی سبب کافرون کو عذاب سے مہلت دی وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم صالح
علیہ السلام کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی ہذہ ناقۃ اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شہر کی
زمین اپنی زمین فرمائی الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا یوشع علیہ السلام کی دعا سے
سورج روکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اوسکو مغرب سے لوٹایا ابراہیم علیہ السلام
کو خلعت خلت سے مشرف فرمایا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جامع خلت
ومحبوبیت کیا وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب
باری نے اپنے پیغمبر کو پیام بھیجا اگر مین نے ابراہیم کو خلیل کیا تمہین حبیب کیا اور تمسے بہتر
کسی کو نہ پیدا کیا خلیل کو ملکوت آسمان پر مطلع فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات
جس جگہ خلیل کی نظر پہونچی وہان حبیب کا قدم پہونچا یا تم دنی فتدلی خلیل نے خود تمنائے
وصل کی انی ذاہب الی ربی سیہدین حبیب کو خواب سے جگاکر دولت وصل عنایت
فرمائی سبحان الذی اسری لعبدہ لیلا خلیل پر ایک بار آگ گلزار کی تھا بار کونی بردا وسلاما
علی ابراہیم حبیب کے واسطے بارہا آتش حرب وقتال سرد ہوئی کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ
خلیل کو ایک حجت عنایت ہوئی جس سے کافر مغلوب ہوئے وتلک حجتنا آتیناہا ابراہیم علی قومہ
نرفع درجات من نشاء حبیب کو چھ نہر ارجمہ سو چھیاسٹھ آیتین دین کہ تمام عالم کے کافر
اونکے مثل ایک آیت بھی نہ کہ سکے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ
وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین خلیل نے تمنائے ہدایت کی سعید بن مسیب
کو بے طلب عنایت ہوئی وبعید یک صراطا سنیقصا خلیل نے طمع مغفرت کی واطمع ان یغفر لی
یوم الدین حبیب کو بے طمع یہ دولت ہوی گئی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر خلیل نے دعا کی

ولا تخزنی یوم یبعثون حبیب کو بے رعایتشارت دی یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ خلیل نے فرمانبردار دن کے لیئے فرمایا ومن عصانی فانک غفور رحیم حبیب نے گنہگار دن کو اپنے سایۂ عنایت مین لیا شفاعتی لاہل الکبائر خلیل نے خدا کی قسم کھائی واللہ لاکیدن اصنامکم حبیب کی قسم کھائی لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون خلیل نے خدمت سے مقام خلت پایا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی حبیب نے محبوبیت سے مقام شفاعت حاصل کیا عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا خلیل کو نشریف خلعت سے بعد ابتلا کے مشرف کیا حبیب کو ابتدائے کار مین مرتبۂ محبوبیت سے ممتاز فرمایا خلیل کے گھر فرشتے مہمان آئے ہل اتاک حدیث ضیف ابراہیم المکرمین حبیب کے شہر پر واسطے نگہبانی اور چوکیداری کے فرشتے متعین ہوئے علی انقاب المدینہ بوسیدہ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال خلیل سے علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام کیا اور ادھر سے سب پر ظاہر کر دیا فلما جاءہا نودی ان بورک من فی النار حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بلا کر اسرار حقیقت سے خبردار کیا اور وہ راز سب سے چھپایا فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی خلیل کو یدبیضا عنایت ہوا ادخل یدک الی جناحک تخرج بیضاء من غیر سوء حبیب کا سینہ انوار کمال معرفت سے روشن کیا الم نشرح لک صدرک خلیل کے لیے پتھر سے پانی جاری ہوا فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا حبیب کی انگلیون سے اسقدر پانی بہا کہ پندرہ سو آدمی نے اوسے پیا اور وضو کیا کما اخرجہ الشیخان عن جابر تنبیہ یہ معجزہ جابر سے پیغمبر کا معجزہ موسوی سے زیادہ عجیب ہے پتھر سے اکثر پانی نکلتا ہے اور نہرین جاری ہوتی ہین وان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ الانہار اور نوشت سے اسقدر پانی جاری ہوا محالات عادیہ سے ہے ستدخل بعض علما کہتے ہین سب پانیون سے آب زمزم افضل ہے کہ سب سے مقدس ہے اور ہوا اگر کوئی پانی افضل ہوتا اوس سے وضو ہوتی بعض کہتے ہین آب کوثر افضل ہے اسلیے کہ چاہ زمزم حضرت اسمعیل علیہ السلام کو دیا گیا اور حوض کوثر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوا تحقیق یہ ہے کہ سب پانیون سے وہ پانی افضل ہے جو حضرت کی انگلیون سے جاری ہوا کلیم کے لیے عالم سفلی مین دریا پھٹ گیا فاضرب بعصاک البحر فانفلق اور یہ حبیب کے لیے عالم علوی مین چاند دو ٹکڑے ہوا اقترب الساعۃ وانشق القمر کلیم نے خدا کی رضا دیکھنی

عجلت الیک رب لترضی خدا نے حبیب کی رضا چاہی فلنولینک قبلۃ ترضاھا کلیم کا عصا نائب ہو گیا فاذا ھی حیۃ تسعی حبیب کے یاروں کی اندھیاری تاریکی میں روشن ہوئیں آتش کرنے میں اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر حضرت سے اپنے مطلب کی باتیں کرنے تھے کہ رات ہو گئی اور نہایت تاریکی تھی حضرت کے پاس سے اوٹھے ایک کی لاٹھی روشن ہوئی جب راہ دونوں کی جدا ہوئی دوسرے کی بھی لاٹھی روشن ہو گئی یہانتک کہ دونوں صاحب اپنے اپنے گھروں پر لاٹھیوں کی روشنی میں پہونچ گئے یوسف علیہ السلام کو حسن بے مثال عنایت ہوا کہ اور کے عشق میں زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹے فلما رأینہ اکبرنہ وقطعن ایدیھن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ جمال باکمال عنایت ہوا جسکی محبت میں مردان عرب نے سر اپنے سر سیدان کٹا دیئے لکن الرسول والذین آمنوا معہ جاھدوا باموالھم وانفسھم یوسف علیہ السلام کو خواب میں چاند اور سورج اور ستاروں نے سجدہ کیا انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتھم لی ساجدین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درختوں نے ظاہر میں سجدہ کیا کما ورد فی الاخبار سلیمان علیہ السلام کے جن فرمان بردار تھے ومن الجن من یعمل بین یدیہ باذن ربہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لیئے فرشتے لڑائی میں بھیجے یمددکم ربکم بخمسۃ آلاف من الملئکۃ مسومین سلیمان علیہ السلام کے لیئے ہوا مطیع کی ولسلیمن الریح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے براق بھیجا کہ ہوا سے زیادہ تیز رفتار تھا اور خندق کی لڑائی میں ہوا انکی مدد کے لیئے بھیجی کہ تمام لشکر کفار تہ وبالا کر دیا آپ فرماتے ہیں نصرت بالصبا سلیمان علیہ السلام کے لیئے تخت بلقیس کا اوٹھا لایا قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نکاح زینب بنت جحش کے ساتھ خود پروردگار نے عرش پر کیا فلما قضی زید منھا وطرا زوجناکھا سلیمان علیہ السلام کو تمام دنیا کی بادشاہت بخشی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت قبول نہ فرمائی اور بندگی اختیار کی جسکے بدلے روز قیامت محشر اور اہل جنت کی حاصل ہوئی آدم علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہوا اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے خشک لکڑی نے تلوار کا کام دیا یہ امر اوس سے پوشیدہ نہیں محقق کامل محمد بن محمد حنفی تلمیذ امام ابو محمد جلال بخاری ریاض الناسکین میں لکھتے ہیں ایک بیوقوف

حضور عالی مین ایک پتھر لایا اور کہا اے محمد یہ پتھر داؤد پیغمبر کے پتھرون سے ہے آپنے
ہاتھ مین لیا موم کی طرح نرم ہو گیا یہودی یہ معجزہ دیکھکر فوراً مسلمان ہوا اگر کسی پیغمبر
کو ایک اسم اور کسی کو دو تین اسم اپنے اسمائے شریفہ سے دیے مثلاً اسمعیل و اسحاق
کو حلیم اور حلیم اور ابراہیم کو حلیم آور نوح کو شکور اور موسیٰ کو کریم اور یوسف کو حفیظ
اور یحییٰ اور عیسیٰ کو فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سر شتہ اسم اپنے اسمائے متبرکہ سے عنایت کیے
حکیم رحیم سلام مؤمن مہیمن عزیز جبار فتاح علیم رافع سمیع بصیر عدل
خبیر حلیم عظیم غفور شکور علی حفیظ حسیب کریم رقیب مجیب واسع
حکیم شہید حق وکیل قوی متین ولی حمید ماجد اول آخر ظاہر
باطن بر عفو رؤف مقسط جامع غنی معطی نور ہادی رشید صبور
قیوم حافظ ذوالقوۃ ذوالفضل کفیل بشاکر قریب سبحان برہان منیب
کافی عالم نصیر صادق احد اکرم سبحان وافی عیسے علیہ السلام کو بچپن مین گویائی
عنایت فرمائی اور اون سے حضرت مریم کی پاکی پر گواہی دلوائی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے
دو دہ پیتے بچون نے کلام کیا اور آپ کی محبوبہ یعنے ام المومنین عائشہ صدیقہ کی پاکی
اور طہارت پر خود گواہی دی عیسے علیہ السلام کی دعا سے اندھے اچھے ہو جاتے اور کوڑھی
شفا پاتے بیمار لاعلاج و الابرص باذن اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر کی خاک کو بہ تبرک
بخشتی کہ جو بیمار اپنے بدن پر لگائے فوراً شفا پائے اور آپکی زیارت پر جو شخص دعا صحت
کی کرے امید ہو کہ بیمار ہی وسکی جاتی رہی حکایت سید سمہودی کہتے ہین مین نے بچشم خود دیکھا کہ
ایک کوڑہی نے مدینہ کی خاک بدن کو ملی بیماری اوسکی جاتی رہی حکایت اور یہ بھی سید
سے منقول ہے میرے غلام کو سال بھر سے بخار آتا تھا خاک مدینہ کے استعمال سے شفا
ہو گئی حکایت مولانا رفیع الدین خان مراد آبادی اپنے حال مین لکھتے ہین میرے بائین
ہاتھ مین بہت درد رہتا کہ بلانا اور اوس سے کام لینا دشوار تھا درد کی جگہ مٹی مدینہ کی ملی
آرام ہو گیا حکایت سید سمہودی اور احمد بن عبد المجید سندھی نقل کرتے ہین شہر
غرناطہ مین ایک شخص کو ایسی مہلک بیماری عارض ہوئی کہ سب اطبا اوسکے علاج سے عاجز

ہوئے ناچار اونسے ایک عرضی مدینہ شریفہ کو روانہ کی جسوقت روضۂ مقدس پر پڑھی گئی اوسیوقت
مریض کو وہان شفا حاصل ہوئی معاذ بن عفرا کی عورت کو برص تھی آپ سے ابتی کی آپنے
اپنا ہاتھ موضع برص پر لگا دیا فوراً آرام ہوگیا ۵ مسیح کی جو زبان ہین وہ تیرے ہاتھ
مین ہے ۵ بڑائی اوس سے تجھے جان لاکھہ بات ہین ہے ۵ عیسے علیہ السلام نے چار مردے
زندہ کیے عازور ۱ اور ابن العجوز اور بنت العاشر اور سام بن نوح محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے کروڑون دل مردہ زندہ کیے جب حضرت عیسے نے زندہ کیا فوراً مر گیا جس دل کو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے زندہ کیا اوسے حیات ابدی عنایت ہوئی کبھی نہ مرا علاوہ بریں زندہ کرنا
مردون کا بھی آپ سے ثابت ہے ایک شخص نے آپ سے کہا اگر آپ میرے بیٹے کو زندہ
کرین تو مین ایمان لاؤن آپنے اوسکی قبر پر جاکر پکارا اور اوسنے جواب دیا لبیک وسعدیک
یا رسول اللہ فرمایا تیرا دل دنیا مین رہنے کو چاہتا ہے عرض کیا نہین یا رسول اللہ بیٹے
عقبے کو دنیا سے اور خدا کو ماں باپ سے زیادہ مہربان پایا اور جابر رضی نے ایک بکری
ذبح کرکے گوشت اوسکا پکایا اور حضرت کے سامنے رکھا فرمایا گوشت کہا ہوا اور ہڈیان توڑی
پیراون ہڈیون کو جمع کرکے کہہ فرمایا کہ وہ بکری کان جھاڑتی اوٹھہ کھڑی ہوئی علماء کہتے ہین
رونا ستون کا حضرت کی محبت مین معجزہ مسیح سے کہ احیاء ہوتی ہے پر اتنا عجب نہ ہے ایسے
کہ چوب خشک نے صلاحیت جلوہ کی بالفعل رکھتا ہے اور یہ پہلے نصف بھیرہ حتی حضرت عیسے
مٹی سے خفاش کی شکل بنائے پیر اوسمین پھونک مارتے وہ اڑتے لگتے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے بت نے کلام کیا اور آپکی تصدیق کی اور بے دودھ کی بکری آپکے ہاتھ کی برکت
سے دودھ دینے لگی اور سوکھی لکڑی نے تلوار کا کام دیا جواہر التفسیر اور ریاض مین نقل
کیا آپ نے ایک بت پرست کو دعوت باسلام کی اوسنے انکار کیا آپ نے فرمایا اگر تیرا
بت مجھسے کلام کرے تو ایمان لائے اوسنے کہا آج تین پہاس برس سے اسے پوجتا ہون
آج تک مجھسے کلام نہ کیا آپ سے کہا اوسکے دشمن ہین کیونکر کلام کرے گا آپ نے بت سے
فرمایا تین کون ہون بت نے بزبان فصیح کہا انت رسول اللہ آپ خدا کے رسول ہین قرطبی
نے شرح السنہ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا

مین خرشام بن ہشام سے اوسنے اپنی دادہ جیش بن خالد سے کہ ام معبد کے بھائی ہین روایت کیا
آپ نے ام معبد کے خیمے مین ایک بکری دیکھی فرمایا اسکا کیا حال ہے عرض کیا کہ زوری کے
سبب بکریون کے ساتھ نہین جاسکی فرمایا کیا دودہ دیتی ہے عرض کیا اسمین دودہ دینے کی طاقت
کہان فرمایا اگر اجازت دے تو مین اوسے دوہون عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون
اگر اوسکے دودہ دیکھیے دودہ دیجیے آپ نے اپنا ہاتھ اوسکے تھنون کو لگایا اور خدا کا نام
لے کر دعا کی اوسیوقت بکری نے دودہ ہونے کے لیے پاؤن پھیلا دیے اور جگالی کرکے دودہ
اتار لائی آپ نے ایک بڑا برتن جو ایک قوم کا پیٹ بھرے مٹھنہ تک بھرا یہانتک کہ جھاگ
باہر نکلی اور ام معبد اور اپنے ساتھ والون کو سیر کرکے پلایا پھر وہ برتن بھر کر دودہ دوہا اور
دودہ اوسکے تھنون مین باقی رہ گیا ہوا ہب لدنیہ مین لکھا ہے وہ بکری عمر رضی اللہ
عنہ کے زمانے تک جیتی رہے جب اونکے زمانے مین قحط پڑا دودہ عالم مین عنقا ہوگیا مگر وہ
بدستور دودہ دیتی رہی عبد اللہ بن جحش کی تلوار لڑائی مین ٹوٹ گئی آپ نے اونکو ایک لکڑی
دی کہ تلوار کا کام دیتی اور اگر جنگ بدر مین عکاسہ بن محصن کی تلوار ٹوٹ گئی اونکو ایک لکڑی
عنایت ہوئی کہ تلوار کیطرح کاٹ کرتی **ساتوان باب معراج کے بیان مین** قال اللہ
تعالے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ
لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر یعنے ہر عیب اور نقصان سے پاکی ہے اوسی جو رات مین
لے گیا اپنے بندے کو بڑائی والی مسجد سے مسجد اقصے کی جسکے گرد نواح کو ہمنے برکت دی
تاوکہ ہمین ہم اوسے نشانیان اپنی قدرت کی بیشک وہی سننے والا ہے دیکھنے والا
قولہ عزوجل سبحان الذی سبحان اصل مین مصدر ہے کما قال القاضی فی تفسیرہ فسبحان
مصدر لفعلان اور اضافت کے ساتھ اسم بمعنی تنزیہ کے اسی تفسیر مین لکھا ہے سبحان
اسم بمعنی التسبیح الذی ہو التنزیہ اقول وبہذا التوفیق اندفع التناقض بین الکلامین و
ارتفع الخلاف من البین اور لفظ موصول اس واقعہ کی کمال عظمت پر دلالت کرتا ہے
کہ رب تبارک وتعالے نے اوسے مقام مدحت مین ذکر کیا اور اپنی پاکی اور قدوسیت
کی دلیل قرار دیا یعنے وہ ایسا قادر اور قوت عجز سے پاک ہے کہ چند ساعت مین محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو کمان سے کہاں لے گیا کہ عقول بشری اور نفوس قدسی اوسکی کیفیت
ادراک نہیں کر سکتے اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ ادراک ذات کا تنزیہ ہے کہ اسکا ایک فعل
اذان متوسط بلکہ مبادی عالیہ کی ادراک سے ورا ہی اور سکی ذات پاک سو اسید لولاک
کے کون ادراک کر سکتا ہے قولہ تعالیٰ اسری مکہ سے بیت المقدس تک لیجانا موسوم باسرا
ہے اور سیر سموات تا قصے الغایات مسمی بمعراج بعض کہتے ہیں معراج سے وہ سیڑھی
مراد ہے جسپر ہوکر آپ تشریف لے گئے کہ معراج اسم آلہ ہے مشتق عروج سے فی القاموس
المعرج و المعراج السلم ذی الصراج معراج بالکسر زبان دمنہ لیاتہ المعراج قولہ جل شانہ
بعبدہ اضافت عبد کی ضمیر کیطرف واسطے بیان عظمت مضاف کے ہے جسطرح کہتے ہیں
مصاحب بادشاہ کا آتا ہے جو بڑائی اوسکی اس کلمہ سے سمجھی جاتی ہے نام لینے میں نہیں اور تمام
صفات سے عبدیت کو بسبب اوسکی فضیلت بایں علیت کے اختیار فرمایا کہ کوئی صفت بندگی
کے برابر ہے اور نہ رفعت و بلندی ہے اوسکے حاصل ہو سکے تعاون انسان کی بندگی اور
سرافگندگی میں ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ گو! اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا کہ جسنے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بندگی کی عرض یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ چند ساعت میں مسجد حرام
سے مسجد اقصے کو لے گئے اور اپنی قدرت و حکمت کے اسرار اونپر ظاہر فرمائے قولہ
عزوجل لیلا رات مواصلت محب و محبوب کے لیئے مناسب ہے تا اغیار اسرار محبت سے
خبردار نہوں اگر یہ واقعہ دن میں گذرتا ہر مخالف اور موافق تصدیق کرتا اور فائدہ
ابتلا اور آزمائش کا متحقق نہوتا قولہ تعالے من المسجد الحرام اوسے مسجد حرام اس لیئے
کہتے ہیں کہ عظمت اور بڑائی اوسکی سب مسجدوں سے زیادہ ہے یہانتک کہ جو شخص اوسمیں
دو رکعت پڑھتا ہے دو لاکھ رکعت کا ثواب پاتا ہے یا اسوجہ سے کہ اوسمیں اور اوسکے
آس پاس شکار کھیلنا اور قتال کرنا حرام ہے قولہ عز اسمہ الی المسجد الاقصے وجہ تسمیہ کی
ظاہر ہے کہ وہ مسجد حرام سے بہت فاصلہ پر ہے اور اسے اس آیت میں انتہائے غایت کے لیے
نہیں کہ تشریف لیجانا اسکا سدرۃ المنتہیٰ سے آگے کی حدیث مشہور ثابت ہے اور منکر اوسکا
مبتدع بلکہ فاسق ہے جیسے منکر اسرا کافر ہے مگر اقتضاء بیان اسرا ایک فائدہ جلیلہ

کے لیئے ہے کہ جو لوگ قدرت پروردگار اور مرتبہ سید ابرار سے کما حقہ واقف نہیں سیر
سمٰوات اور معائنہ ملکوت کو کسطرح تسلیم نہ کرتے اور اس واقعۂ عجیب کو کہ سلف
سے اب تک اوسکا مثل سننے مین نہ آیا خلاف عقل سمجھکر دام حیرت مین گرفتار رہتے اسلیئے
تھوڑا حال کہ اسقدر خلاف قیاس تھا بیان کردیا تا علامات بیت المقدس آپ سے
دریافت کرکے اوسکی تصدیق کرین پھر اوسپر قیاس کرکے اس سیر کی سب کیفیت پر کہ
آپ سے سنین یقین لائین قولہ تعالےٰ الذی بارکنا حولہ یعنے برکت دی ہمنے اوس مسجد
کے نواح کو نہروں اور درختون سے کہ ہر قسم کی چیز اوسمین بکثرت ہوتی ہے پیغمبرونکی
سکونت اور ملائکہ کی آمد و رفت قرار دی اور شیخ الانبیا خلیل خدا کی ہجرت گاہ ہے
اور لفظ موصول اور اسطرح لفظ حولہ مسجد اقصےٰ کی کمال عظمت پر دلالت کرتا ہے کہ جسکے
گرد و نواح کو یہ کرامت اور بزرگی حاصل عظمت اور بڑائی اوسکی کس مرتبہ ہوگی قولہ عزوجل
لنریہ من آیاتنا یعنے یہ لے جانا اس قسم سے نہین جسطرح دوست کو دوست کا گاہ گاہ
باسیر بازار کے لیئے لیجائے کہ سوائے تفریح طبع کے کوئی فائدہ اوس سے مقصود نہین
بلکہ اس سیر سے رسول کریم کو ایک فائدۂ عظیم حاصل ہوا کہ عجائب ملک و ملکوت و غرائب
جبروت و لاہوت آپکی نظر سے گذرے تنبیہ اس تقریر سے یہ شبہہ کہ اس تقدیر پر لام
آیت مین واسطے تعلیل کے ہے اور افعال الٰہیہ کسی غرض سے معلل نہین بخوبی دفع ہوگیا کہ
افعال الٰہیہ اگرچہ معلل بعلت غائیہ نہین مگر فائدہ و حکمت سے خالی نہین ہوتی فعل الحکیم
لا یخلو عن الحکمۃ پس لام آیت مین واسطے افادہ یعنی نفع کے ہے قولہ تعالےٰ انہ
ہو السمیع البصیر بیشک وہ بندہ سننے والا دیکھنے والا ہے یعنے لوگ اس سیر کو اپنی سیر
پر قیاس نہ کرین کہ جب کسی راہ کو بمجلت قطع کرتے ہین اوسکے حالات خصوصًا اون عجائب
و غرائب سے جو راہ سے علیحدہ ہین واقف نہین ہوتے اور دوسرے کی بات اچھی طرح
نہین سنتے اور نہین سمجھتے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود اسکے کہ چند ساعت مین یہ
راہ قطع کی تمام حالات اوس راہ کے اور عجائب و غرائب آسمانون کے اچھی طرح ادراک
کرلیئے جو سنا سمجھ لیا اور جو دیکھا اوسکی ماہیت خوب دریافت کرلی بلکہ یہ سننا اور دیکھنا

کیا ہے اونہون نے تو خدا کا کلام بیواسطہ سنا اور اوسکا دیدار بچشم سر دیکھا اور ضمیر
فصل اسم ان کے بعد حصر کے لیئے ہے کہ حق سننے اور دیکھنے کا یا اجتماع ان دونون کا انہی
لیئے مخصوص ہے موسے علیہ السلام نے جب عرض کیا الٰہی مجھے اپنا دیدار دکھا حکم ہوا لن ترانی
تو مجھے نہ دیکھ سکے گا پہاڑ پر تجلی کے جل گیا اور موسے بیہوش ہو کر گر پڑے فرموسے
صفا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ جمال بے کیف بے پردہ و حجاب دیکھا مگر کسی بات مین
تغیر نہوا ۵ موسے زہوش رفت بیک پرتو صفات ۔ تو عین ذات می نگری در نسبی ۔
پس ہر چند ایک صفت اس محبوبہ سے یعنے کلام الٰہی سنا حضرت موسے کو بھی میسر ہوا مگر مکالمت
بحالت دیدار سید ابرار کے خصائص سے ہے ۵ موسیٰ بطور گرچہ سخن گفت با خدا ۔
بالائے عرش پایہ طور محمدیست ۔ اور اکثر مفسرین کے نزدیک ضمیر انہ کے جناب باری کیطرف
راجع ہے یعنے وہ اونکی الحاح و زاری سننے والا اور اونکا خشوع و خضوع دیکھنے والا ہے
کہ باین علو مرتبت کس تواضع کے ساتھ ہر روز ستر بار استغفار کرتے ہین اور باوجود
معصومیت کے خدا کے خوف سے کانپتے رہتے ہین پس یہ تمہ قبول کرنے اور انعام دینے
سے کنایہ ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات ہمین نہایت پسند
آئی اسلیئے ایسی رفعت و کرامت عنایت کی کریم جب اپنے فرمانبردار بندے کی خدمت دیکھتا
ہے مرتبہ اوسکا زیادہ کرتا ہے اور ایرا د لفظ غائب یعنے سبحان الذی اسرے لعبدہ بہر
التفات بضمائر متکلم نسبت من آیا ننا پہر بضمائر غائب انہ ہو السمیع البصیر ایک محمدہ لطیفی
کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ ارباب طریقت کے نزدیک سالک کو تین مقام پیش آتے ہین
عروج و وقوف رجوع لفظ غائب مناسب مقام اول اور ضمیر متکلم مناسب ثانی اور ضمیر غائب
کہ تمہ آیت مین ہے بمقابلہ ثالث ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ابکہ
مین یہ تینون مقامات کہ برسون کی ریاضت سے حاصل نہین ہوتے ملے کیے بالتبعیت ثلثہ
حضرت کے احوال ثلثہ کی طرف اشارہ کرتے ہین اول شب اس عالم مین تے چند ساعت
مین آسمانون اور سدرۃ المنتہے سے تجاوز کرکے بارگاہ الٰہی مین پہونچے اور انواع
کرامت سے مشرف ہوکر رات ہی مین لوٹ آئے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بقول صحیح

بارہوین سال نبوت سے شب بست وہفتم ماہ رجب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد حرام مین تشریف رکھتے تھے کہ جبریل مین ایک طشت زرین ایمان وحکمت سے بھرلائے اور سینہ مقدس چاک کرکے دل مبارک نکالا اور ایمان وحکمت سے بھرکر اوسکی جگہ رکھدیا رکھتے ہی زخم بھر گیا اور کچھ درد والم محسوس نہوا نکتہ سینۂ مقدس کے چاک کرنے مین یہ بھید تھا کہ آپکا حوصلہ بقدر اون ترقیات وکمالات کے کہ اوس رات عنایت ہون فراخ اور کامل ہوجائے اور دل مبارک کو ایمان وحکمت سے بھرنے مین یہ حکمت تھی کہ انوار وتجلیات وعلوم ومعارف کی استعداد وقابلیت اور عجائب وغرائب ملک وملکوت کے دیکھنے سے حکیم مطلق کی کمال قدرت پر اطمینان کلی حاصل ہو پھر ایک چارپایہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا جسے براق کہتے ہین خدمت والا مین حاضر کیا گیا توجیہہ براق برق سے ماخوذ ہے اسلئے کہ اوسکا رنگ بہت چمکتا تھا یا برق سے کہ بجلی کی طرح کوندتا یا برقا سے کہ بقول بعض علما کے رنگ اوسکا ابلق تھا اور برقا ایک لکڑی ہے جسمین سیاہی اور سپیدی ہوتی ہے ابن سعد شرف المصطفے مین لکھتے ہین جب آپ اوسپر سوار ہوئے میکائیل نے لگام اور جبریل نے رکاب پکڑی نکتہ میکائیل خدمت ارزاق پر مامور ہین اور رزق متنہ کی راہ سے پہونچتا ہے پس وہن براق کے قریب رہنا اونکا نہایت مناسب ہوا اور جبریل علیہ السلام رکاب تھامنے پر مقرر ہوے کہ آپ سے نزدیک رہین تاہر خیر کی کیفیت اور حقیقت کو اس راہ مین نظر آئے گذارش کرین حاکم نے بسند صحیح اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی جب آپ نے سواری کا ارادہ کیا براق شوخی کرنے لگا جبریل نے کہا اے براق تجھے کیا ہوگیا خبردار رہو تجھپر کوئی شخص اونسے بہتر سوار نہوا اسکے سننے سے براق کو پسینہ آگیا اور شوخی سے باز رہا آپ سوار ہوکر مسجد اقصے کی طرف روانہ ہوے راہ مین ایک بڑھیا ملی اور ایک شخص نے آپ کو آواز دی آپنے التفات نفرمایا پھر تین شخص نظر آئے اونہون نے کہا السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر حضرت نے اونکے سلام کا جواب دیا اور جبریل سے حال پہونچا جبریل نے کہا یا رسول اللہ وہ عورت دنیا تھی اور وہ مرد شیطان اگر آپ جواب دیتے آپکی امت دنیا اختیار کرتی اور وہ تین

شخص جنہوں نے آپکو سلام کیا ابراہیم اور موسے اور عیسے علیہم السلام تھے لطیفہ ان پیغمبروں کی خصوصیت ملاقات کے لیئے اسوجہ سے ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے اجداد امجاد مین ہین اس عالم مین سید عالم کو اونکے اتباع کا حکم ہے قیامت کے روز وہ آپکی امت مین داخل ہونے کی تمنا کرینگے اور موسے علیہ السلام کی شریعت آپ کے شرع سے نہایت مناسبت رکھتی ہے اور عیسے علیہ السلام کا زمانہ آپ کے زمانے سے قریب تھا اور بقول اکثر آپ کے اور اونکے بیچ مین کوئی پیغمبر نہوا اور جب وہ آسمان سے اوترینگے حضرت کی پیروی کرینگے اور آپکی شریعت کو رواج دینگے اور انبیا علیہم السلام نے ان تین نام کے اختیار کرنے مین شاید اس مضمون کی طرف اشارہ کیا کہ اس عالم کی سب خوبیان اور کمالات اول سے آخر تک تمہارے لیئے ثابت ہین اور حشر کے دن بھی سب کام آپکی مرضی کے مطابق ہونگے طبرانی اور بزار کی روایت مین ہے آپ نے کچھ لوگ دیکھے کہ کمیتی کرتے ہین آپ دن مین کمیت اونکے پک جاتے ہین جسوقت کاٹتے ہین اوسوقت پھر ہو جاتے ہین جبریل علیہ السلام نے گذارش کیا یہ جہاد کرنے والے ہین انکی نیکیان سات سو تک مضاعف ہوتی ہین اور جو کچھ خدا کی راہ مین صرف کرتے ہین اللہ تعالے اوسکا بدلہ فورا عنایت کرتا ہے وہو خیر الرازقین حکمت اس کیفیت کے دکھانے مین یہ فائدہ تھا کہ آپ پر اور آپکی امت پر جہاد فرض ہونے والا تھا اور آدمی جس کام کے انجام کی خوبی اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے اوسمین زیادہ کوشش کرتا ہے اور دیکھنا اپکا بہشت امت کا دیکھنا ہے پھر آپ طرف سے سرد ہوا بہت پاکیزہ جسمین مشک کی خوشبو آتی چلی اور ایک آواز خوش سنی گئی آپنے جبریل سے اوس آواز کی حقیقت دریافت کی کہا یہ بہشت کی آواز ہے اوسنے عرض کیا اے میرے رب مجھے عنایت فرما جو تو نے مجھسے وعدہ کیا اب بہت ہو گئی میری خوشبو اور استبرق اور حریر اور سندس اور ریاحین اور شہد اور دودھ اور شراب سواب مجھے دے جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے آرشاد ہوا تیرے لیئے ہے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور جو شخص مجھپر اور میرے پیغمبر پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے اور شرک نہ کرے جو مجھسے ڈرتا ہے وہ ایمان والا ہے

اور جو مجھسے سوال کرتا ہے مین اوسے دیتا ہون اور جو مجھے قرض دیتا ہے اوسے عوض
دیتا ہون اور جو مجھپر بھروسا کرتا ہے مین کفایت کرتا ہون لا آلہ الا انا الا اخلف المیعاد
وقد افلح المومنون وتبارک اللہ احسن الخالقین پھر ایک بدبو محسوس ہوئی اور ایک آواز
کروہ سنی جبرئیل نے گذارش کیا یہ دوزخ کی آواز ہے اوسنے عرض کیا اے میرے رب
مجھے وے جو تونے مجھسے وعدہ کیا اب سب گیہون میری نیچے ہین اور طوق اور جلین
اور گرزی اور ضریع اور غساق اور عذاب اور گھراوسواب مجھے وے جو تونے مجھسے وعدہ
کیا ہے فرمایا تیرے لیے ہے ہر مشرک اور مشرکہ اور ہر کافر اور کافرہ اور ہر کہن کراحمان نہائے
دوزخ نے کہا مین راضی ہوئی حکمت بہشت و دوزخ کی آواز سنانے اور اونکی کیفیت
سے مطلع کرنے مین شاید یہ فائدہ ہو تاکہ لوگون کا اشتیاق بہشت کیطرف زیادہ ہو اسلیے کہ جب آدمی کسیکو اپنا مشتاق
سنتا ہے اوسکی محبت دلمین زیادہ ہوتی ہے اور رغبت اوسکیطرف بڑہجاتی ہے اور دوزخ کا حال سنکر زیادہ تر خائف اور اوسسے
بچنے کی تدبیر مین اچھی طرح مشغول ہو کہ جب انسان دشمن کو اپنی ایذا اور اضرار کی فکر
مین مصروف سمجھتا ہے بہت ڈرتا ہے اور اپنا سب وقت اوس سے بچنے کی تدبیر مین
صرف کرتا ہے الغرض آپ وہان سے روانہ ہوکر مسجد اقصے مین پہونچے حضرت ابراہیم
اور موسے اور داود اور سلیمان اور عیسے علیہم و علے نبینا الصلوٰۃ و السلام سے ملاقات
ہوئی آپ امام ہوے اور پیغمبرون نے آپکے پیچھے نماز پڑہی ؎ در ان مسجد امام انبیا شد ؎ منصب پیشوائی
پیشوا شد ؎ بعدہ انبیا علیہم السلام نے خدا کی حمد و ثنا کی اور اوسکے ضمن مین
اپنے خصائص و کمالات بیان فرمائے سرور دو جہان سید دوالمیان محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نے اپنے رب کی حمد و ثنا کی اور مین اوسکی حمد و ثنا کرتا ہون
الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین و کافۃ للناس بشیرا و نذیرا و انزل علی الفرقان
فیہ تبیان لکل شیء و جعل امتی امۃ وسطا و جعل امتی ہم الاولون وہم الآخرون و شرح
لی صدری و وضع عنی وزری و رفع لی ذکری و جعلنی فاتحا و خاتما سب افراد حمد کے
اوس ذات جامع جمیع صفات کے لیے ثابت ہین جسنے مجھے سیجا تمام جہان کے لیے رحمت
اور سب لوگون کو بشارت دینوالا اور ڈرسنانے والا اور مجھپر فرقان اتارا جسمین ہر چیز کا بیان ہے اور

ہے اور میری امت سب امتوں سے بہتر کی اور اونکو مرتبہ میں سب سے اول اور رتبہ لائق میں سب سے آخر کیا اور کشادہ کیا میرے لیے میرا سینہ اور اونچا رکھا مجھسے میرا ذکر اور بلند کیا میرے لیے میرا ذکر اور کیا مجھکو فاتحہ دیوان نبوت اور خاتمہ صحیفہ رسالت نکتہ جب بادشاہ کا کوئی بڑا مقرب اپنی دار الحکومت سے دار السلطنت کو جاتا ہے تو ارکان فوج اور ارکین ریاست اوسکا استقبال کرتے ہیں سو جناب رسالت مآب حضرت احدیت کے پاس جاتے تھے حضرات انبیا کہ مقربان جناب الٰہی ہیں آپکی پیشوائی کے لیے تشریف لائے اور زمین پر آنے کی وجہ یہ ہے کہ جسقدر مرتبہ اوس مقرب کا بادشاہ کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے اوسیقدر مسافت سے استقبال کیا جاتا ہے باقی رہا یہ امر کہ انبیا علیہم السلام نے حمد الٰہی کے ضمن میں اپنے فضائل مخصوصہ کسواسطے بیان فرمائے تو اوسکی یہ ہے کہ آدمی جب کسیکو اپنے سے بہتر حال پر دیکھے چاہیے کہ خدا کے احسانات جو اسپر ہیں یاد کرے اور شکر اوسکا بجا لائے کہ جس پروردگار نے اوسے ایسا مرتبہ دیا ہے میرے لائق مجھپر بھی احسان کیا ہے یا سنت الٰہی ہے کہ ہر امر اہم کو کیسا ہی ظاہر ہو محبت سے ثابت کرتا ہے اسواسطے دلائل اپنی وحدانیت اور الوہیت کے باآنکہ آفتاب نیمروز سے روشن تر ہے بیان فرمائے اور قیامت کے دن انبیا علیہم السلام سے باوجود اسکے کہ حکم حقیقی عالم الغیب والشہادۃ ہے تبلیغ رسالت کے گواہ طلب کیے جائینگے سو یہاں بھی ایکیطرح اہم یعنے سید عالم کی تفضیل اور استحقاق امامت ثابت کرنا منظور تھا اسلیئے فضائل مخصوصہ انبیائے سابقین کے اونکے اور آپکے فضائل مخصوصہ آپکی زبان فیض ترجمان سے بیان کرائے تاکہ آپکی فضیلت کی ظاہر ہو آسیواسطے جسوقت جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے فضائل و خصائص بیان کر چکے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور انبیا علیہم السلام سے کہا اس سبب سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے جب فضیلت حضرت رسالت کی انبیا پر ثابت ہوگئی جبریل علیہ السلام نے دو پیالے کہ ایکمیں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب حاضر کیے آپ نے دودھ پسند کیا جبریل نے کہا یا رسول اللہ آپ نے حکمت اختیار کی اگر شراب پسند کرتے امت آپکی گمراہ ہو جاتی

لطیفہ حکمت اور دودہ مین مناسبت یہ ہے کہ جسطرح انسان ابتدائے عمر مین دودہ سے پرورش پاتا ہے غذا اور مبدء حیات کے تغذیہ سے کمال طبعی جسم کا حاصل کرتا ہے اسیطرح ابتدائے عمر مین علم و حکمت سے کام پڑتا ہے اور اوسکے واسطے کمال روح کہ معرفت الٰہی سے عبارت ہے میسر ہوتا ہے اور جسطرح دودہ کھانے پینے دونون کام مین آتا ہے اسیطرح علم و حکمت سے دین و دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اسیواسطے علم پیغمبرون مین مقرر ہے جو شخص خواب مین دودہ پیئے اوسے علم حاصل ہو اور شراب موجب غفلت ہے اور غفلت صفت ضلالت اکثر دیکھا ہے کہ شرابی کا جدہر منہ اوٹھتا ہے چلا جاتا ہے جب راہ ظاہر اوسکے نشنے مین نظر نہین آتی راہ باطن کب نظر آئے گی اور جو ضلالت سے محبت دنیا لیطریق اطلاق اللازم وارادۃ الملزوم مراد لین تو اوسکی مناسبت شراب سے نہایت ظاہر ہے کہ جسطرح شراب آدمی کو مدہوش کرتی ہے اسیطرح محبت دنیا انسان کو خدا سے غافل اور فکر آخرت سے معطل کر دیتی ہے اور جسطرح اوسکی زیادتی سے دوران سر ہوتا ہے اسیطرح جو شخص دنیا مین زیادہ ملوث ہوتا ہے ہمیشہ سرگردان رہتا ہے اور جسطرح شراب کی نسبت وارد ہے کہ شراب سب برائیون کی کنجی ہے اسیطرح محبت دنیا کے لیئے آیا ہے کہ وہ سر چشمہ مبدء ہر گناہ کی ہے انگوزیہ شراب مشکل سراب ہے جسطرح آدمی سراب کے پاس پہونچکر اپنی جہالت پر تنبہ ہوتا ہے اسیطرح جو موقت شراب پیکر پچھتاتا ہے لوگ اوسپر ہنستے ہین جب ہوش مین آتا ہے اپنی حماقت پر نادم ہوتا ہے اور رشتین کے نقطون سے سمجھا جاتا ہے کہ ندامت شراب کی تینون عالم مین باقی ہے کہ شرابخوار دنیا مین بے اعتبار ہے اور برزخ مین ذلیل و خوار اور قیامت کے دن عذاب مین گرفتار الغرض آپ دمشق سے روانہ ہوئے راہ مین حضرت موسے کو دیکھا اپنی قبر مین نماز پڑھتے ہین اور اوسمین یہ نکتہ مہما کہ رغبت نماز کی آپ کے دل مین بڑھی اور خصوصیت موسے علیہ السلام کی اسوجہ سے ہے کہ ہمارے حضرت بنی اسمٰعیل کے اور حضرت موسے بنی اسرائیل کے سردار ہین جب ایک سردار دوسرے بادشاہ کی کسی خدمت مین مصروف دیکھتا ہے شوق اوس خدمت کا اسکے دل مین بھی زیادہ ہو جاتا ہے باسوجہ سے کہ تخفیف نماز کی درخواست حضرت موسے علیہ السلام کے مشورے سے

اٹھ ہوگی تو نہ غیب نماز بھی اونہین کے واسطے سے مناسب تھی پھر آپ سوار ہوکر
آسمان دنیا پر پہونچے اور وہان حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اسیطرح آسمانونکی
سیر اور انبیاسے ملاقات کرتے آسمان ششم پر پہونچے وہان حضرت موسے تشریف
رکھتے تھے جب آگے بڑھے حضرت موسے روئے اور فرمایا غلام بعث بعدی یدخل الجنۃ
من امتہ اکثر ممن یدخل من امتی ایک لڑکا بعد میرے مبعوث ہوا اسکی امت کے لوگ میری
امت سے زیادہ بہشت مین جائینگے فایدہ یہ رونا حسد کی راہ سے نہین بلکہ اپنی امت پر
شفقت اور اونکے حال پر حسرت ہے کہ باوجود تقدم زمانی اور پیغمبر مراد گی کے بسبب
شامت اعمال کے مرتبہ بلند سے محروم رہے اور متاخرین سے مرتبہ مین متاخر ہوگئے
اور ایک روایت مین آیا ہے بنی اسرائیل جسے تمام عالم سے بزرگ سمجھتے تھے اگر یہ افضل
ہوتا منصافۃ منہا اسکی امت بھی تو سب امتون سے افضل ہے بعض روایات مین ذکر ہوا ہے کہ
ساتوین آسمان پر وارد ہے شاید بعد عروج حضرت کے حضرت موسے وہی ساتوین
آسمان پر چلے گئے الغرض پھر آپ ساتوین آسمان پر تشریف لے گئے وہان حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو دیکھا بیت المعمور سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے اور بیت المعمور ایک مکان ہے
ساتوین آسمان مین کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے اوسکی زیارت کرتے ہین اور جو ایکبار
زیارت کر جاتے ہین پھر قیامت تک نہین آتے کہتے ہین بیت المعمور محاذی کعبہ ہے
اگر وہان سے کوئی چیز پھینکین کعبہ کی چھت پر گرے گویا وہ کعبہ آسمان ہے شاید ابراہیم
علیہ السلام اسی وجہ سے وہان تشریف رکھتے تھے کہ اونہون نے زمین پر کعبہ بنایا خدا
نے اونہین کعبہ آسمان عنایت فرمایا بیہقی روایت کرتے ہین آپ نے ساتوین اسمانپر
ایک چشمہ دیکھا جسے سلسبیل کہتے ہین اوس سے دو نہرین جاری ہین ایک کوثر دوسری
نہر الرحمۃ ابو حاتم البستی رحمہ سے روایت کرتے ہین آپ نے ساتوین آسمان پر ایک نہر دیکھی
اوسپر موتی اور یاقوت اور زبرجد کے قبے تھے اور سبز پرندے خوبصورت اوسکے گرد
بیٹھے اور چاندی سونے کے برتن رکھے تھے جبریل نے عرض کیا یہ کوثر ہے کہ تمکو حق تعالیٰ
عنایت کی ہے آپ نے ایک آبخورہ اوسکے پانی کا پیا شہد سے شیرین اور مشک سے

زیادہ خوشبو دار ہتا بعض روایات مین آیا ہے اس آسمان پر آپ نے اپنی امت بھی ملاحظہ فرمائی پھر سدرۃ المنتہے کے متصل پہونچے اور وہان کے عجائب وغرائب ملاحظہ فرمائے اور وہ ایک درخت ہے جسکی جڑ چھٹے آسمان مین اور ہتاخین ساتوین آسمان پر ہین اور بقول بعض جڑ اوسکی بہشت مین ہے اور ڈالیان اوسکی ساتوین آسمان مین پہلی ہین اور پتے اوسکے ہاتھی کے کان کے مانند ہین ہر پتے پر ایک فرشتہ بیٹھا خدا کی تسبیح کرتا ہے اور اوسکی پھل ہجر کے مٹکون کے برابر ہین اور ہجر ایک شہر ہے وہان کی مٹکی بہت بڑی ہوتی ہین اور اوسکی جڑ سے چار نہرین جاری ہین دو بہشت کو جاتی ہین اور دو دنیا مین آتی ہین نیل اور فرات اور اوسے سدرۃ المنتہے اسلیئے کہتے ہین کہ اکثر فرشتے اور علوم اوسیکے اوسی تک پہونچتے ہین آگے نہین جاسکتے جب آپ وہان سے چلے جبریل پیچھے رہگئے آپ نے عذر کیا اونہون نے کہا یا محمد تقدم فانک اکرم علی اللہ یعنی آگے محمد آپ آگے چلیے کہ آپکا رتبہ خدا کے نزدیک مجھسے بہت زیادہ ہے پھر حجاب ذریعت کے متصل پہونچے جبریل نے اوس پردے کو ہلایا اوسکے فرشتے نے کہا کون ہے جبریل نے کہا مین ہون جبریل اور ساتھ میرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر غیب سے ندا ہوئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر میرے بندے نے سچ کہا مین بہت بڑا ہون مین بہت بڑا ہون پھر فرشتے نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ ارشاد ہوا میرے بندے نے سچ کہا مین اللہ ہون کہ میرے سوا کوئی معبود نہین فرشتے نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ ارشاد ہوا صدق عبدی انا ارسلت محمد امیرے بندے نے سچ کہا مین نے ہی محمد کو بھیجا ہے فرشتے نے کہا حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح ندا ہوئی صدق عبدی ودعا الی عبادتی میرے بندے نے سچ کہا اور میری عبادت کی طرف بلایا تنبیہ یہان سے نہایت فضیلت اذان کی ظاہر ہوئی کہ پروردگار نے ہر کلمہ پر موذن کی تصدیق کی اور اوسی عبدیت کے ساتھ یاد فرمایا اور اپنی طرف اضافت کیا اور یہ ایسا مرتبہ ہے کہ نہایت نہین رکھتا نکتہ اوس رات نماز فرض ہونے والی تھی اسلیئے اذان کہ اعلام نماز ہے فرضیت سے پہلے سنائی گئی تا آپ یاد کرلین اور اختلاف صحابہ کے وقت عبداللہ بن زید کے خواب پسند کرکے

اعلام نماز کے لیے مقرر فرماتین آپ فرماتے ہین پھر اوس فرشتے نے پردے سے ماتھہ نکالکر مجھے اوٹھالیا جبریل نے توقف کیا مین نے کہا تم ایسی جگہ مجھسے جدا ہوتے ہو عرض کیا

یا محمد وما منا الا لہ مقام معلوم تو دونوت ائمہ لا حضرت یعنے اے محمد ہم سب کی جگہ معین ہے اگر پر رسی برابر آگے بڑہون جل جاؤن ابو الربیع بن سبع شفا والصدور بن ابن عباس سے مرفوعاً نقل کرتے ہین جب مین آگے بڑہا جبریل نے رخصت چاہی مین نے کہا ایسی جگہ کوئی دوست دوست کو چھوڑتا ہے عرض کیا اگر آگے جاؤن جل جاؤن بعض روایات مین آیا مین یہانتک آپ کے سبب سے پہونچا ورنہ میرا مقام سدرہ تک تھا مین نے کہا تمہین خدا سے کچھ حاجت ہے عرض کیا یہ کہ اپنے بازو صراط پر بچھاؤن تا آپکی امت کو سلامت اوتارون الغرض آپ جبریل امین سے رخصت ہوکر مقام مستوی مین پہونچے فائدہ مستوی موضع بلند کو کہتے ہین اور یہ مقام سب مقامات سے بلند ہے اور سوقت براق برق رفتار چلنے سے عاری اور رفرف عرش تک سواری ہوا فائدہ رفرف سبھونے کو کہتے ہین اور وہ ایک سبز سبھونا تھا کہ آفتاب سے زیادہ روشن اور سخت روان کی طرح اوڑتا تھا آپ فرماتے ہین پھر مین نے ستر ہزار پردے طے کیے ایک پردے سے دوسرے تک پانسو برس کی راہ ہے جس پردے کے قریب پہونچتا آواز آتی کون ہے فرشتہ کہتا مین فلان پردے کا حاجب ہون اور میرے ساتھہ رسول رب العزت ہین پھر اوس پردے کا فرشتہ اللہ اکبر کہکر میرے ساتھہ ہولیتا جب سب حجابون کو طے کرچکا اکیلا رہ گیا اوسوقت خوف غالب ہوا ابوبکر کی آواز کان مین آئی کہتا ہے قف یا محمد ان ربک یصلی حیران تھا خدایا ابوبکر یہان کیونکر آیا تا گاہ حضرت عزت سے خطاب ہوا اون یا حبیر البریۃ اون یا احمد اون یا محمد نزدیک ہو اے بہتر خلق کے نزدیک ہو اے احمد نزدیک ہو اے محمد ہزار بار ارشاد ہوا یا محمد اون معنی اے محمد مجھسے قریب ہو لطیفہ اسبات کی لذت اور اس مقام کی کیفیت وہی لوگ خوب سمجھتے ہین جو رموز و رسم محبت سے آگاہ ہین کہ محبوب جسقدر زیادہ قریب ہوتا ہے شوق محب کا زیادہ ہوجاتا ہے ؎ وعدۂ وصل چون شود نزدیک ۔ آتش شوق تیز تر گردد ۔ غرضکہ جسقدر آپ نزدیک ہوتے اودھر سے تقاضا ہوتا کہ

اور پس آنجا تک کہ مقام وحی قندلی نک پہونچے اور خلوتکدہ قاب قوسین او ادنی مین
بار یاب ہوے ؎ سیمرغ روح ہیچکس از انبیا نرفت + آنجا کہ تو ہمال کراست پریدہ +
ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ است + آنجا کہ جاے نیست تو آنجا رسیدہ + نہ وہان
پردہ تہا نہ حجاب نہ زمان نہ مکان نہ فرشتہ نہ انسان پروردگار کو آنکہ سے دیکھا اور
کلام اوسکا بیواسطہ سنا ؎ چو در رکعب بے نشانے رسید + ہر گویم کہ آنجا چہ دید
شنید + ورق در نوشتند و گم شد سبق + شنیدن بحق بود و دیدن بحق + قال اللہ
عزوجل ثم دنی فتدلی کی وہ اور وی ابن عباس سے اور نقاش حسن بصری سے اور بعض
مفسرین محمد بن کعب قرظی سے نقل کرتے ہین کہ یہ ضمیر بن خدا کی طرف راجع ہین یعنی خدا محمد سے
نزدیک ہوا پھر اونکو نزدیک ہونے کا حکم کیا اور اکثر مفسرین حضرت کی طرف راجع کہتے ہین
یعنے پھر محمد اپنے خدا سے نزدیک ہوے اور عجز و فروتنی کو مناسب مقام بندگی ہے بجا لاے
یعنے پروردگار کو سجدہ کیا اور کہا التحیات للہ تحیات جمع تحیت کے ہے یعنی ملک حقیقی
نام یا عظمت کامل یا دوام و بقا یا سلامت از عیوب و نقائص اور یہ سب معانی اس جگہہ
صحیح ہین بعضون کے نزدیک تحیت اون الفاظ کو کہتے ہین جو بادشاہون کی تعظیم کے لیے
بوقت تسلیم معین ہوتے ہین اور جمع اوسکی اس اعتبار سے ہے کہ ہر ملک کے بادشاہ کے بیواسطے
الفاظ تحیت جدا ہین پس معنی یہ ہین کہ جو الفاظ بادشاہان عالم کی تعظیم کے لیے مقرر ہین وہ
سب بادشاہ حقیقی کے واسطے کہ سب بادشاہون کا بادشاہ ہے لائق ہین و الصلوات
یعنے سب عبادتین اور نماز پنجگانہ یا سب نمازین اوسکے لیے خاص اور واجب ہین یا رحمت
کاملہ بلکہ مطلق رحمت خاص اوسکے واسطے ثابت ہے دو وجہ سے اول یہ کہ جو کسی پر رحم
کرتا ہے درحقیقت وہ خدا ہی کا رحم ہے کہ اوسکے دل مین پیدا کیا ہے پس رحم کرنے والا
خدا ہے اور یہ واسطہ ایصال رحم کا ہے دوسری حقیقت رحم کی یہ ہے کہ اپنی غرض اور
غایت کو اوسمین دخل نہو اور یہ بات رحم الٰہی کے لیے مخصوص ہے کہ اوسمین بندہ کو فائدہ
پہونچانے کے سوا کوئی غرض و غایت نہین بخلاف اورون کی رحمت کے کہ یا اوس سے رحم الٰہی
یا ثواب آخرت یا دفع الم مقصود ہوتا ہے والطیبات یعنے کلمات طیبات یعنے ذکر خدا اور اوس

بات ہے جو خدا کی طرف مختلف کرے عبارت ہیں قال اللہ تعالیٰ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل
صالحات کو اول سے اعم اور اقوال اور افعال اور اوصاف کو شامل ہیں بعض تحیات سے
عبادات قولی جیسے تسبیح اور قرأت اور صلوات سے عبادات فعلی جیسے نماز اور روزہ
اور حج اور طیبات سے عبادات مالی جیسے صدقہ اور زکوٰۃ مراد لیتے ہیں یعنے سب عبادات
قولی و فعلی اور مالی خدا ہی کے واسطے ہیں نکتہ تقدیم تحیاتی کی صلوات پر اور صلوٰۃ کی طیبات پر اسوجہ سے
ہے کہ جب آدمی دربار شاہی میں جاتا ہے بادشاہ کو سلام اور اوسکی ستائش و ثنا
کرتا ہے پھر ادب تمام خدمت میں کھڑا ہوتا ہے پھر نذر و نثار تحائف پیش کرتا ہے جب حضرت
رسالت پناہ آداب بجالائے حضرت عزت سے تین خلعت عنایت ہوئے خلعت سلام بمقابلہ
تحیات کے اور خلعت رحمت بمقابلہ صلوات کے اور خلعت برکت بمقابلہ طیبات کے یعنے
ارشاد ہوا السلام علیک ایہا النبی سلام تجھ پر اے نبی یا اللہ تمکو سب آفتوں سے سلامت
رکھے یا سلام اللہ عزوجل کا نام ہے یعنے اللہ تمہارا نگہبان ہے یا خیر اور سلامتی ہو تمہارے
لیئے شیخ وحی کہتے ہیں محتمل ہے کہ سلام اس جگہ بمعنی فرمان برداری کے ہو یعنے تمام عالم
تمہارا مطیع اور فرمان بردار ہو اے نبی تذییل بعض کے نزدیک سلام متصل اس
سلام سے حکایت ہے مگر معتبر یہ ہے کہ متصل الفاظ تشہد سے انشائے معنی قصد کرے
اور حضرت رسالت کو وقت تسلیم کے کانشا ہو سمجھے یہ تاویل کہ حضرت نے صحابہ کو
صیغہ خطاب اس نظر سے کہ آپ انکے سامنے حاضر تھے تعلیم فرمایا پھر وہی لفظ باقی رہا مقبول نہیں
کہ وہ جمال باکمال ہر زمانی اور ہر حال میں نصب العین اہل ایمان ہے علاوہ بریں ہم آپکے
غیب کو اپنے غیب پر کبھی قیاس نہیں کر سکتے بر تقدیر ثابت ہے کہ ہمارا
سلام آپ کو پہونچتا ہے اور آپ جواب سے مشرف فرماتے ہیں فقیر کو حیرت ہے کہ ندا
کے لیئے حضور شرط نہیں پھر اوس تاویل کی کیا حاجت حصن حصین میں وارد ہے اذا اراد

عونا فلینادا عبیونی یا عباد اللہ و ایضا فیہ یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ
لتقضی لی اللھم شفعہ فی معنی اصحابہ تشہد جہراً تین پڑھتے تھے اور یہ حالت سر غائب
و حاضر برابر ہے کہ بطور معہود دو لوگوں نہ سنیں گے اور غیر معہود طور پر یا علام الہی و در سے

اور بعد وفات کے بھی سنا جائے بلکہ دائم ہے ورحمۃ اللہ رحمت ارادۂ احسان ہے لیکن یہاں نفس احسان مراد ہے کہ دائما ممکن سے متعلق ہوتی ہے اور ارادۂ خدا قدیم ہے وبرکاتہ یعنے افزونیان اور زیادتیان خدا کی سبلانی کی برکت زیادت خیر سے عبارت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ بندہ نوازی اپنے مالک کی دیکھی پیغمبرون اور فرشتون اور نیک بندون کو اس خوان نعمت سے ایک توشہ اور خرمن دولت سے ایک خوشہ عنایت فرمایا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پیغمبرون اور فرشتون پر اور اللہ کے نیک بندون پر حکیم ترمذی فرماتے ہین جسے اس سلام سے حصہ لینا منظور ہو نیکون کی باتین اختیار کرے اور زاہدی لکھتے ہین فاسقون کو یہ نقصان اور غم کفایت کرتا ہے کہ دنیا مین نمازیون کے سلام سے حصہ نہین ملتا اور آخرت مین کوئی یار اور رشتہ دار اون کے کام نہ آئے گا مگر بعض متاخرین کہتے ہین نیکون کو خاص کرنا اور گنہگارون کو محروم رکھنا رحمۃ للعالمین کی شان سے بعید ہے بلکہ آپ نے بسبب کمال رحمت وعنایت کے اونہین اپنی ذات پاک کے ساتھ ذکر کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ہمپر اور نیکون کو یاد فرمایا وعلی عباد اللہ الصالحین اور اللہ کے نیک بندون پر فرشتون نے جو یہ عنایت حضرت عزت کی جناب رسالت پر اور یہ رحمت آپ کے گنہگارون امت پر دیکھی ہر ایک نے خدا کی الوہیت اور آپکی بندگی اور رسالت کی گواہی دی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ کہ بندگی کو اس مقام پر پہونچانا اور ایسی کرامتون سے نوازنا معبود برحق اور اسطرح کی خدمت جسکی بدولت یہ مرتبہ حاصل ہوا اور ایسی رحمت وشفقت گنہگارون امت پر کہ اونہین اس دولت ہے نہایت مین اپنا شریک کر لیا بندۂ کامل اور سچے رسول کے سوا دوسرے سے ممکن نہین لطیفہ نماز معراج مومنین ہے اسلیے یہ کلمات نمازین مقرر ہوئے تا واقعۂ معراج یاد دلاوین اور خصوصیت اونکی قعود کے ساتھ اس نظر سے ہے کہ یہ کلمات حضرت رسالت کے کمال قرب ومنزلت کے وقت صادر ہوئی اور حالت قعود ہی متصل کے وقرب وعزت پر دلالت کرتی ہے الحمد للہ بسبب اس فروتنی اور عاجزی اور شکر گذاری کے حضرت رسالت نے اوس مقام

عالی سے بھی تجاوز فرمایا یہانتک کہ آپ مین اور جناب احدیت مین فاصلہ دو کمان کا یا اس سے کم رہ گیا دو لک قولہ تعالے فکان قاب قوسین او ادنی اشتباہ یہ بیان وصل محب و محبوب ہے نیز دو کمان کے ذکر سے آیا کرتا ہے انتباہ عرب کی عادت تھی جب دو شخص معاہدہ کرتے اپنی کمانین موڑ کر باتفاق ایک تیر اون سے چھوڑتے اوسوقت ٹھیر جاتا جو ایک کا دشمن ہے وہ دوسرے کا دشمن اور جو ایک کا دوست ہے وہ دوسرے کا دوست پس ذکر قوسین اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا کہ جسطرح تم آپس مین معاہدہ کرتے ہو اوسطرح ہم مین اور محمد مین بھی ٹھیر گیا کہ جو اوسکا دوست ہے وہ ہمارا دوست اور جو اوسکا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن اور جو کہ یہ معاملہ اس امر کو مقتضی ہے کہ بعید ایک دوست کا دوسرے سے مخفی نہ رہے پروردگار قدوس ولقاے رانے اوسوقت اپنے حبیب کو علم ملک و ملکوت اور اسرار جبروت و لاہوت سے مطلع فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی لکھا ہے جب آپ عرش سے بڑھے ہیبت سے وحشت طاری ہوئی اوسوقت پروردگار نے دست قدرت اپنا آپ کے شانون کے بیچ مین رکھا اوسکے رکھنے سے علم اولین و آخرین حاصل ہوا کہتے ہین جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم مقام جلال و ہیبت مین پہونچے خوف آپ کے دل پر غالب ہوا ناگاہ ایک قطرہ عرش سے ٹپکا آپنے نوش کیا کوئی چیز اوس سے زیادہ شیرین نہ چکھی تھی پھر دوسرا نوش فرمایا اگلون اور پچھلون کا علم حاصل ہوا امام ثعلبی کہتے ہین مضمون وحی یہ تھا ان الجنۃ حرام علی الانبیاء حتی تدخلہا وعلی الامم حتی تدخلہا انک بیشک بہشت سب پیغمبرون پر حرام ہے جبتک تم اوسمین نہ جاؤ اور سب امتون پر حرام ہے جبتک تمہاری امت اوسمین نہ داخل ہو اور بقول امام نشیری مضمون وحی یہ ہے حقا حقا بحوض الکوثر فکل اہل الجنۃ اضیاف بالماء ولہم الخمر واللبن والعسل مین نے تمہین حوض کوثر کے ساتھ خاص کیا پس سب بہشتی تمہارے مہمان ہین ساتھ پانی کے اور اون کے لیے شراب اور دودھ اور شہد ہے بعض کہتے ہین یہ خطاب ہوا مجھے تمہاری امت کا دیکھنا منظور ہے ورنہ قیامت کے دن اون سے حساب نہ لیتا اور بہشت مین بے حساب داخل کرتا عینی مین لکھا ہے اوس طرف سے ارشاد ہوا یا محمد انا وانت وامتی ذلک خلقتہ لا جلک آے محمد مین اور

اور رتبہ ہو اور جو اسکے سوا ہے میں نے تیرے لیے پیدا کیا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا رب انت وانا وما سوی ذلک ترکت لاجلک آپ پروردگار تو ہے اور میں ہوں اور جو کچھ سوا اسکے ہے میں نے تیرے لیے چھوڑ دیا بیہقی ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا الٰہی تو نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا اور ملک عظیم دیا اور موسے سے کلام فرمایا اور داود کو بڑی بادشاہی بخشی اور لوہے کو اونکے واسطے میں نرم اور پہاڑوں کو اونکے لیے مسخر کیا اور سلیمان کو بڑی سلطنت عنایت کی کہ جن اور انس اور شیاطین اونکی فرمانبردار تھے اور ہوا میں اونکی محکوم کسی کو ایسی بادشاہت حاصل نہوئی اور عیسے کو توریت اور انجیل سکھائی اور زاہد ہوا اور کوڑھی کو اچھا کر دیا کی اور مردے کے زندہ کرنے کی قدرت بخشی اور اونہیں اور اونکی ماں کو شیطان رجیم سے پناہ دی کہ اوپر اوسکا کچھ قابو نہ تھا جواب ہوا اے محمد میں نے تجھے محبوب کیا اور توریت میں تیرا لقب حبیب الرحمن ہے اور تجھے تمام جہان کو خوشخبری سنانی اور ڈرانے کے لیے بھیجا اور تیرا سینہ کھولا اور تیرا بوجھ تجھ سے اوتار لیا اور تیرا ذکر بلند کیا کہ جس جگہ میں یاد کیا جاتا ہوں تو بھی یاد کیا جاتا ہے اور تیری امت کو سب امتوں سے بہتر کیا کہ وہ اولین اور آخرین ہیں ہر خطبے میں تیری عبدیت اور رسالت کی گواہی دیتے ہیں اونکے دل کتابیں ہیں جسمیں آیتیں قرآن کی اور مضمون اگلی کتابوں کے اونہیں حفظ ہیں اور تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور قیامت کو تیرے لیے سب سے پہلے حکم کیا جائے گا اور تجھے سبع مثانی عنایت کیں کہ کسی پیغمبر کو نہ دیں اور تجھے خواتیم سورۂ بقر خزانہ زیر عرش سے بخشیں کہ تجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں اور تجھے کوثر اور اسلام کے آٹھ سہم یعنے ہجرت اور جہاد اور نماز اور صدقہ اور روزۂ رمضان اور حج اور امر معروف اور نہی منکر عنایت کیے اور تجھے فاتح اور خاتم کیا سعید بن جبیر کہتے ہیں مضمون وحی یہ تھا الم اجدک یتیما فآویناک الم اجدک ضالا فھدیناک عائلا فاغنیک

الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب تم یتیم تھے تو عبد المطلب اور ابو طالب سے تمہیں پرورش

کرایا اور جب تم دریائے محبت میں مستغرق اور خود فراموش ہو گئے تو عقل کامل عنایت فرما کر
رسالت و نبوت سے مشرف فرمایا تنگدستی سے ایسا غنی کیا کہ بادشاہان عالم نے ناشیہ
طاعت تمہارا اپنے دوش پر اور تمہارا سینہ مبارک تمہارا کشادہ کر کے نور معرفت سے بھر دیا
اور تمہارا بار گران نبوت کا سہل آسان کیا سخت النزعی سے عرش معلے تک تمہاری شہرت
ہے اور بقول بعض علماء مراد اوحی سے نماز پنجگانہ کی فرضیت ہے اکثر محققین فرماتے ہیں
مضمون اس وحی کا کسیکو معلوم نہیں کہ اسرار محبوب کے اور دون پر ظاہر ہیں ہوتے
اگر خدا کو ظاہر کرنا اظہار منظور ہوتا خود بیان فرماتا جبکہ اوسنے پوشیدہ رکھا اور فرمایا
کہ وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی تو کسی مجال کہ دریافت کرے الی حاصل بعد حصول
اس دولت کے حضرت رسالت نے بامر الٰہی عالم بالا سے اسطرف رجوع فرمائی راہ میں
حضرت موسےٰ سے ملاقات ہوئی اونہوں نے پوچھا تمپر کیا فرض ہوا فرمایا پچاس وقت کی
نماز موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپکی امت ہرگز ادا نہ کر سکے گی میں نے بنی اسرائیل کو خوب
آزمایا ہے آپ پھر جایئے اور تخفیف چاہیے آپ بہ مشورہ موسیٰ علیہ السلام پھر گئے دس
نمازیں معاف ہوئیں چالیس باقی رہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا چالیس بھی بہت ہیں
آپ پھر جائیں اور خدا سے تخفیف کی درخواست کریں اسطرح کئی بار کی آمد و رفت
میں پینتالیس نمازیں معاف ہوئیں پانچ وقت کی رہی اور حکم ہوا کہ یہ شمار میں پانچ ہیں
مگر جو اونکو ادا کرے گا پچاس کا ثواب پائے گا اور میری امت سے جو نیکی کا ارادہ
کرے گا ایک نیکی کا اور جو ایک نیکی کرے گا اوسے دس کا ثواب ملے گا اور جو بدی کا
ارادہ کرے گا مأخوذ نہ ہوگا اور جو برائی کرے گا ایک ہی برائی اوسکے نامۂ اعمال میں لکھی
جائیگی جب حضرت موسےٰ علیہ السلام کے پاس آئے اونہوں نے کہا پانچ نمازیں بھی بہت ہیں
آپ اور تخفیف چاہیں فرمایا میں نے اپنے رب سے اسقدر مانگا کہ اب مجھے شرم آتی ہے
پھر آسمانوں کی سیر کرتے اور وہاں کی عجائب و غرائب ملاحظہ فرماتے زمین پر تشریف
لائے زین القصص میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ یہ آمد و رفت تین سو
بیس اور بقول وہب بن منبہ چار ساعت میں ہوئی کہتے ہیں جب آپ آئے پیغمبر محمد

مقدسہ کی ہلتی پائی اور گرمی بستر مبارک کی زائل نہوئی تھی تنبیہ ظاہر ہے کہ یہ واقعہ اوس عالم سے علاقہ رکھتا ہے اور وہان کا ہر کام تھوڑے عرصے مین ہو سکتا ہے جبریل علیہ السلام ایک آن مین آسمان سے زمین پر آتے ہین عزرائیل ایک وقت مین صدہا اور مشرق اور صدہا مغرب مین قبض کرتے ہین العزیز انسان کی نظر ایک آن مین آسمان تک پہونچتی ہے اوس جسم مبارک نے کہ ہزار درجے نظر سے لطیف تر ہے اگر تین ہزار ساعت مین آسمانون سے تجاوز کیا کیا تعجب ہے آفتاب بہ این جسامت کہ اکیسو چیالیسہ مثل زمین اور چوتھائی اور آٹھوان حصہ اوسکا اور بعض کے نزدیک اکیسو پینسٹھ اور بقول افضل المتاخرین غیاث الدین جمشید کاشی تین سو چھیس مثل ہو سکا ہے اکیساعت مین کسقدر مسافت طے کرتا ہے اگر ذرہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے پوچھا آفتاب لوٹ گیا عرض کیا نہین یعنے نہین جان فرمایا یہ کیا عرض کیا جسوقت لاکھا تھا نہین لوٹا تھا اس کلمے کے تمام ہونے تک پانسو برس کی راہ قطع کی اور رہا تاب آفتاب سے بھی زیادہ سریع السیر ہے لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر لیس اگر ماہ آسمان ہفتم خورشید فلک سابع چند ساعت مین قاب قوسین تک پہنچے اور لوٹ آئے کیا بعید ہے باقی رہا یہ امر کہ فلاسفہ کے نزدیک آسمان خرق والتیام قبول نہین کرتا تو تجاوز اوس سے کسطرح ممکن ہے جواب اس شبہہ کا یہ ہے کہ یہ مسئلہ عدم قبول حرکت اینیہ پر مبنی ہے سلمنا کہ فلک یہ حرکت قبول نہین کرتا مگر اس سے امتناع اوسکا اجزاے فلک کے لیئے لازم نہین آتا اگر ہم فرض کرین کہ جزو فلک ایسے دائرہ پر کہ مرکز جسکا مرکز عالم ہے حرکت کرے تو حرکت اوسکی تحت و فوق کیطرف کہ فلک سے محدود ہین واقع نہوگی اور تقدیم اونکے تحدد کی فلک پر لازم نہ آئے گی اور یہ جواب کہ کلام حرکت طبعی مین ہے محض تمام اسلیئے کہ بطلان قاسر پر کوئی دلیل قائم نہین علاوہ بریں آمد و رفت ملائکہ آسمان کے زمین پر بہ اتفاق عقلاً ثابت ہے اور روشنی آفتاب کی جو تہ آسمان سے بلکہ مشتری کی چھٹے آسمان سے زمین تک پہونچتی ہے پس اگر وہ جسم نورانی کہ کرورون درجہ بالاتر ہے آفتاب و مشتری سے لطیف تر ہے بے خرق آسمان تجاوز کرے کیا استبعاد لازم آئے نکتہ پرور دگار عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج فوق ہفتم سبحات و رفرف اور تمام عجائب ملک و ملکوت اور

اور غرائب جبروت و لاہوت ملاحظہ کرائے اور اپنے حضور بلا کر اسے اپنی قدرت اور فرائض حکمت ظاہر فرمائی کہ آپ خدا کے محبوب تھے اور محبوب کو محب کے اسرار پر مطلع اور اسکے ملک و خزانہ اور فوج و لشکر سے واقف ہونا ضرور ہے نکتہ اس واقعہ سے نفوس قدسیہ اور اجرام فلکیہ کی تکمیل منظور تھی کہ جسطرح سفلیات استکمال میں آپ کے محتاج ہیں علویات بھی اوس جناب سے استفادہ اور استفاضہ کرتے ہیں نکتہ شوق رہبر کامل اور محبت موصلت کو مقتضی ہے جب اشتیاق آپکا کامل ہوا اور عشق حقیقی انتہا کو پہونچا دولت وصل باتہ آئی اور تواضع مستلزم رفعت اور موجب مزید عنایت ہے جب بندگی کی حد کو پہونچی انتہا کی بلندی کہ مافوق اوس سے بندے کے لیے متصور نہیں حاصل ہوئی خاتمہ اسمیں آٹھ مبحث ہیں مبحث اول سدی کہتے ہیں معراج ماہ شوال میں ہجرت سے ایک برس پانچ مہینے پہلے اور بعض کے نزدیک نبوت سے پانچ برس بعد اور بقول سید جمال الدین محدث اکثر علما کے نزدیک ماہ ربیع الاول سال دوازدہم میں واقع ہوئی حافظ عبد الغنی مقدسی اور رفوی نے بارہویں برس کی شب بست ہفتم ماہ رجب اختیار کی اور یہی صحیح ہے اسطرح ایک روایت میں شب جمعہ وارد ہے اور بعض شب شنبہ کہتے ہیں اور ابن وحیہ شب دوشنبہ اختیار کرتے ہیں اور یہی معتبر ہے مبحث دوم ترمذی نے انس سے اونہوں نے ابوذر سے مرفوعاً روایت کیا میرے گھر کی چھت پھٹی اور رواقدی کی روایت میں ہے معراج شعب ابی طالب سے اور بخاری کی روایت میں حطیم یا حجر سے اور انکی دوسرے روایت میں بیت اللہ کے قرب سے واقع ہوئی شفا میں امامی بنت ابی طالب سے منقول ہے حضرت اوس رات میرے گھر تھے حافظ ابن حجر ان روایات میں اسطرح تطبیق کرتے ہیں کہ آپ اوس رات امامی کے گھر تھے اور انکا گھر شعب ابی طالب میں ہے اوسکی چھت پھٹی اور فرشتے اترے اور اضافت اوسکی اپنی طرف بجہت سکونت کی ہے پھر فرشتے آپ کو مسجد حرام میں لے گئے پھر آپ حطیم یا حجر کے قریب براق پر سوار ہوئے روایت ابن اسحاق کی حسن بصری سے مرسلاً موید اس تطبیق کی ہے کہ جبریل آپکی خدمت میں آئے پھر انکو مسجد میں لائے اور

براق پر سوار کیا مبحث سوم شرف المصطفیٰ اور روضۃ الاحباب اور بیہقی اور ابن اسحٰق کی روایات مین آیا آپ نے سیدھی پر عروج فرمایا اور ایک روایت مین ہے جبریل میرا ہاتھ پکڑ کے لے گئے اور بعض روایات مین وارد ہے انہون نے آپکو اپنے پرون پر بٹھایا اور اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے براق پر سوار ہوکر تشریف لے گئے تطبیق مسجد حرام یا بیت المقدس سے چلتے وقت جبریل نے آپکا ہاتھ پکڑکر براق پر سوار کیا اور براق نے سیدھی پر عروج کیا اور شاید کسی جگہ جبریل نے آپکو اپنے پرون پر بٹھایا ہوگا مبحث چہارم حدیقہ براق کے باندھنے سے انکار کرتے ہین مگر ابن کثیر اور بیہقی نے ثابت کیا اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا جبریلؑ نے اوس پتھر مین کہ باب محمد کے قریب پڑا تھا سوراخ کیا اور براق کو اوس سے باندھا فائدہ باب محمد بیت المقدس کے اوس دروازے کو کہتے ہین جس سے آپ تشریف لے گئے تھے کہتے ہین اور سوراخ کرنے سے سوراخ کا کھولنا مراد ہے صحیح حدیثون مین وارد ہے کہ اور پیغمبر بھی اپنے براق اوسی حلقے سے باندھتے تھے مبحث پنجم اسطرح حدیقہ نماز بیت المقدس سے انکار کرتے ہین اور جمہور کے نزدیک ثابت ہوا ان اسباب سے کہ وہ نماز جماعت کے ساتھ تھی یا بلا جماعت اور فرض تھی یا نفل اور بر تقدیر فرضیت عشا تھی یا صبح اور جو نفل تھی تو دو رکعت تھی یا چار رکعت اختلاف ہے قسطلانی کہتے ہین جو پیش از عروج کہا ہے عشا اور جو بعد اسرا حجت کہتا ہے صبح اختیار کرتا ہے بیہقی روایت کرتے ہین آپنے اور جبریل نے دو دو رکعت پڑھی جماعت کے پڑھی اور بزار کی روایت مین ہے اذان و جماعت کے ساتھ آسمان پر پڑھی اور آدم اور نوح علیہما السلام مقتدیون مین تھے اور آغاز قصہ مین مذکور ہے بیت المقدس مین ابراہیم اور موسےٰ اور عیسےٰ اور سلیمان اور داود علیہم السلام کی امامت کے تطبیق ظاہراً اول آپنے اور جبریل نے بیت المقدس مین تحیۃ المسجد ادا کی پھر نماز تہجد کہ آپ پر فرض تھی جماعت انبیاء کے ساتھ پڑھی پھر ملاء اعلےٰ مین پیغمبرون اور فرشتون کی امامت کے جب بیت المقدس مین آکے شکر کی نفل پڑھی آپن کثیر تصریح کرتے ہین کہ بیت المقدس مین قبل از عروج

اور بعد از رجوع نماز پڑھنا ثابت ہے اور یہ بھی وارد ہوا کہ شب معراج آپ نے
بیت المعمور اور مدینہ اور مولد عیسےٰ میں نماز پڑھی ✤ مبحث ششم امام احمد روایت
کرتے ہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے دو برتن کہ ایک میں دودھ تھا دوسرے
میں شہد پیش ہوئے ابزار کی روایت میں ہے تین برتن ایک میں دودھ دوسرے میں
شراب تیسرے میں پانی اور روضۃ الاحباب میں ہے دو پیالے کہ ایک میں دودھ تھا
اور دوسرے میں شراب اور بخاری کی حدیث میں ہے جب سدرۃ المنتہےٰ تک پہنچے
تین برتن کہ ایک میں دودھ تھا دوسرے میں شہد تیسرے میں شراب حاضر کئے گئے
تطبیق روضۃ الاحباب میں لکھا اور قسطلانی نے حافظ عماد الدین بن کثیر سے نقل
کیا برتن دو بار پیش ہوئے ایکبار مسجد اقصےٰ میں اور دوسرے بار منتہی سدرہ کے
باقی رہا اختلاف روایات انکی تعداد میں سو صاحب روضۃ الاحباب نے یہ توجیہ
کی ہے کہ بعض رواۃ نے اختصار کیا ورنہ بتعدد واسطہ سب چار برتن مناسب ہیں
میں کہتا ہوں یہ توجیہ محض رکیک ہے اور طریق تفصی بعض روایات کی ترجیح میں منحصر
مبحث ہفتم مسلم کی روایت میں آیا چار نہریں دیکھیں نیل اور فرات اور سیحان
اور جیحان اور بعض روایات میں وارد ہوا آسمان دنیا پر دو نہریں دیکھیں جبریل
نے کہا یہ نیل اور فرات یا کہا انکی اصل ہیں تطبیق بعض کہتے ہیں ممکن ہے کہ دو نہریں
اپنے منبع سے تجاوز کر کے چار ہو گئیں فائدہ اصل انکی آسمان پر ہونا اور وہاں سے
پانی کا آنا ممکن ہے مگر صحیح یہ ہے کہ وہ نہریں زمین کی نیل و فرات سے مغائر ہیں کہ آسمان
دنیا سے نکلکر پشت کو گئے ہیں مبحث ہشتم سہیلی اور اونکے استاد شیخ ابو بکر بن
عربی اور امام ثوری فرماتے ہیں اسرا دو بار ایک بار خواب میں اور ایکبار بیداری میں
ہوئی اور جو خواب میں دیکھا تھا نبوت کے بعد بیداری میں دیکھا جسطرح واقعہ
حدیبیہ پہلے خواب میں دیکھا پھر اوسیطرح بیداری میں واقع ہوا محقق دہلوی کہتے ہیں
تحقیق یہ ہے کہ معراج بیداری میں جسم کے ساتھ ایکبار اور خواب میں روح کے
ساتھ بارہا حاصل ہوئی لیکن اوسکی تعداد کسی دلیل قطعی سے متعین نہیں واللہ اعلم

آٹھواں باب معجزات کے بیان میں مسلم بن حجاج اپنی صحیح میں حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں حنین کے روز جب کفار نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ہجوم کیا آپ نے کنجری سے اونکر فرمایا شاہت الوجوہ اور مٹھی بھر خاک اور پتھر پھینکی وہ خاک سب کافروں کی آنکھوں میں پہونچی اور اونکو شکست ہوئی استطرح جنگ بدر میں مٹھی بھر کنکریاں پھینکیں کہ سب کفار کی آنکھوں میں پہونچیں البدر خت چھوارے کا اپنے ہاتھ سے لگایا خدا نے اوسکے پھل میں بہ نسبت اور درختوں کے زیادہ تاثیر رکھی کہ جو صبح کھیوے اوسے کھائے دن بھر زہر اور جادو اوسپر اثر نہ کرے اور یہ تاثیر اون درختوں میں کہ اوکی گٹھلی سے پیدا ہوئی انمیں موجود ہے البدینہ اونکو عجوہ عالیہ کہتے ہیں آپ فرماتے ہیں عجوہ عالیہ ہر بیماری سے شفا ہے اور اوسکا ناشتا تریاق ہے خیبر میں ایک یہودیہ نے بکری کا گوشت بھونکر اور اوسمیں زہر ملاکر حضرت کی خدمت میں بھیجا آپ نے صحابہ کے ساتھ تھوڑا تناول کیا پھر فرمایا اپنے ہاتھ اوٹھاؤ اور یہودیہ کو بلاکر کہا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے اوسنے عرض کیا آپ سے کسنے کہا فرمایا اس گوشت نے جو میرے ہاتھ میں ہے عرض کیا ہاں خدا کے رسول میں نے یہ خطا اسلیئے کی اگر آپ پیغمبر ہیں تو زہر اثر نہ کرے گا اور جو پیغمبر نہیں تو آپ کے ہلاک ہونے سے ہمیں چین ملے گا آپ نے اوسکا قصور معاف کردیا کسیئے آپ کے پاس ایک ہتیا ربطریق ہدیہ بھیجا اوسپر کرگس کی صورت بنی تھی آپ نے ہاتھ لگایا تو آسمو ہوگئی جابر کا اونٹ تھک گیا آپ نے اوسے ہنکالا اور سوقت سے وہ سب اونٹوں سے آگے چلنے لگا پھر آپ نے اوسے خرید کیا اور قیمت دے کر جابر کو بخشدیا قتادہ بن نعمان کے چہرے کو ہاتھ لگایا آپکے ہاتھ کی برکت سے یہ روشنی اور صفائی اونکے چہرہ میں پیدا ہوئی کہ ہر چیز کا عکس اوسمیں نظر آتا عقبہ بن ابی معیط کے منہ پر تھوکا اوسکے گال جل گئے اور وہ داغ عمر بھر باقی رہا حدیبیہ کے دن لشکر کو پانی کی حاجت ہوئی آپکی انگلیوں سے پانی نہر کیطرح جاری ہوا کہ تین سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آدمی نے پیا اور وضو کیا راوی کہتا ہے ہزار دن ہوتے تو وہ پانی کفایت کرتا جب غار ثور میں تشریف لیگئے مکڑی نے غار کے دروازے پر جالا تانا اور کبوتر نے انڈے دیے کفار

تالاش کرتے غار پر پہونچے خدا بقائے نے اونہین اندھا کر دیا ہر چند ڈھونڈا کیے
آپ نظر نہ آئے اسیطرح شب ہجرت کفار بہ ارادۂ قتل حضرت رسالت و ردولت پر جمع
ہوے آپ آیہ کریمہ واذا قرءت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالاخرۃ
حجابا مستورا پڑھتے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور کسی کا ذکو نظر نہ آئے
معراج کی صبح جب قوم نے قصۂ اسرا سے انکار کیا پروردگار نے بیت المقدس آپکے
سامنے کردی کہ اوس کے سب نشان منکرون کو بتائے اور اونکے سوالات کے
جواب دیے اگر وز آپ دو کنایون ہاتھون مین لیے باہر تشریف لائے اور فرمایا
ایک مین بہشتیون کی اور دوسرے مین دوزخیون کے نام ہین نہ ان سے گھٹین نہ بڑہین
لکھا ہے مشارق ومغارب زمین کے آپکو دکہائے گئے اور خبر دی گئی اسقدر
زمین جو آپنے دیکہی آپکی اُمت کے قبضے مین آئے گی بموجب اس وعدے کے اس
امت کی سلطنت اول مشرق یعنے بلاد ترک سے آخر مغرب یعنے بجز اندلس اور بلاد بربر تک
پہونچی شرح مئیہ ابن امیر الحاج مین روایت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ابن مسعود کو بکریان چراتے دیکہا کہا اے لڑکے کچہ دودہ ہے عرض کیا ہے مگر مین
امین ہون یعنے یہ بکریان میرے پاس امانت ہین انکا دودہ نہین دے سکتا فرمایا
انمین کوئی بکری ایسی ہے جسپر نر نہین چڑہا ابن مسعود نے ایسی بکری حاضر کی آپنے
اوسکے تھن چہوئے فوراً دودہ اوتر آیا دودہ کرآپ پیا اور ابوبکر کو پلایا پہر تھن سے
ارشاد کیا اقلص خشک ہوگئے ابن مسعود یہ معجزہ دیکہکر مسلمان ہوئے آپ نے اونکو مینڈھے
چپٹا یا ابوطلحہ کے گھوڑے پر کہ نہایت سست تہا سوار ہوئے مدینہ کے سب
گھوڑون سے چالاک ہوگیا قولہ اول وہ دلیری مین * روبہ غولش خوان و
شیری مین مانند بن عطیہ کہتے ہین آپ نے ایک گونگے لڑکے سے جسنے کبھی کلام نکیا تہا
پوچہا مین کون ہون اوسنے بزبان فصیح عرض کیا آپ خدا کے رسول ہین معیقب یمانی
نقل کرتے ہین حجۃ الوداع مین ایک بچہ کہ ادہی رفرزید ا ہوا تہا آپ کے پاس لایا گیا
اوس سے فرمایا مین کون ہون اوس نے کہا انت رسول اللہ آپ رسول اللہ ہین

نسبت فرمایا قیامت کے دن اس پتھر کو آنکھین اور زبان دین گے کہ انحو مسلم کی گواہی دے گا اور یہ پتھر پانی مین نہین ڈوبتا اور آگ مین نہین جلتا تذییل ایکروز ابن علیم محدث نے مسجد حرام مین یہ حدیث بیان کی ابوطاہر المحدث غلاۃ فرقہ معتدد یہ سے تھا سنکر ہنسنے لگا یہ آگ منگا کر جو اسود کو آگ مین ڈالا نہ جلا پانی مین ڈالا پہول کی طرح قائم رہا متحیر ہو کر بولا اب مجھے یقین ہوا کہ یہ دین ہمیشہ رہے گا ابوہریرہ کہتے ہین مین نے تھوڑے چھوارے حضرت کی خدمت مین لایا اور عرض کیا یارسول اللہ میرے لیے مین برکت کی دعا کیجئے آپ نے دعا کر کے فرمایا انہین اپنے توشہ دان مین رکھ اور جسقدر درکار ہون نکال لیا کر مگر توشہ دان کو نہ جھاڑنا مین نے اون چھوارون سے کئی اوقیہ خدا کی راہ مین بھر دیے اور ہمیشہ ہم کھایا کیے مگر وہ کم نہوے کسی لڑائی مین لشکر کا توشہ ختم ہوگیا فرمایا بقیہ توشہ جمع کر دو پھر برکت کی دعا کر کے تقسیم کرا دیا تمام لشکر کے لیے کافی ہوا آخر مالک ایک برتن مین آپکو روغن بھیجا کرتین اوس برتن مین ایسی برکت ہوگئی کہ جب اون کے لڑکے سالن مانگتے اوسمین سے روغن نکالتے تین اور روغن کم نہوتا ایکبار پھوڑا پھر روغن نپایا آپ سے حال عرض کیا فرمایا شاید تمنے نچوڑ لیا عرض کیا ہان فرمایا اگر نہ نچوڑتی تو ہمیشہ اوس سے روغن نکالا کرتا ایک شخص نے آپ سے سوال کیا تھوڑا غلام سے عنایت ہوا وہ اور اوسکی عورت اور مہمان اوسی غلے سے کھاتے مگر کم نہوتا ایکدن اوسنے ناپا پھر ہی تمام ہوگیا آپکو خبر ہوئی فرمایا اگر تو نہ ناپتا تو وہ غلہ ہمیشہ رہتا اور تم اوسے کھایا کرتے ابوہریرہ رض کہتے ہین ایکبار مدین مین بھوک کی شدت سے مرنیکے قریب پہونچا اور کسی نے کچھ نہ دیا یہانتک کہ ابوبکر رض سے اپنا حال کہا اونہون نے بھی التفات نہ کیا ناگاہ ایک شخص دودھ کا پیالہ حضرت پاس لایا اور ایک روایت مین ہے مجھے حضرت اپنے ساتھ لے گئے اور دودھ سے بھرا پیالہ آگے آپکو کسی نے بھیجا تھا پایا مین دیکھکر نہایت خوش ہوا کہ یہ پیالہ حضرت مجھی عنایت کرینگے آپنے فرمایا اصحاب صفہ کو بلا لا مین نے کہا بہت آدمیون کو یہ پیالہ بھر دودھ کیا کفایت کرے گا کاش حضرت مجھے عنایت کرتے تو میرا پیٹ بھر جاتا مگر تعمیل حکم ضرور تھی ناچار اونہین بلا لایا آپ نے مجھسے فرمایا

اے ابوہریرہ پیالہ تا سہ مین لے کر سرے سے یاروں کو پلانا شروع کر مین نے سرے سے
سب کو پایا اور کاسہ دودہ کا ویسا ہی بھرا رہا پھر آر شاد ہوا اب تو پی مین نے پیا
پھر فرمایا اور پی پھر پیا پھر فرمایا اور پی پھر پیا یہان تک کہ مین نے عرض کیا اوسکی قسم جسنے آپکو
سچا پیغمبر کیا اب میرے پیٹ مین سمانا نہین فرمایا جا بر نہ کے والد بہت قرض اور تھوڑے
خرمے جھوڑ مری تو صحابہون نے اونہین گھیر آپ اونکے گھر تشریف لے گئے اور
خرمے کے تین انبار کیے اور بڑے ڈھیر کے گرد تین بار پھر کر اوپر بیٹھ گئے اور قرض خواہون کو
دینا شروع کیا سب قرض ادا ہو گیا اور انبار ویسا ہی رہا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے
آپکی اور ابو بکر صدیق کی دعوت کی اور دو آدمی کے لائق کھانا پکوایا آپ نے
اوس کھانے سے اکیسو اسّی آدمی کو پیٹ بھر کھلایا اور جسنے کہا فوراً ایمان لایا
سلمان فارسی کے مالک نے اونہین چالیس اوقیہ سونے پر کہ اکیسو پانچ تولہ ہوتا ہے
مکاتب کیا اور شرط کی کہ تین سو درخت چھوارے کے لگا دین بیشک وسمین پھل نہ آئے آزاد ہون آپنے تین سو درخت
چھوارے کے اپنے ہاتھ سے لگائے واہی سب مین پھل اگا یک درخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا تنہا اوسمین پھل نہ آیا آپ نے
اوسے اوکھیڑ کر اپنے ہاتھ سے لگایا وہ بھی بار ور ہوا پھر انڈے برابر سونا مال غنیمت سے
سلمان کو دیا کہ اسے دے کر آزادی حاصل کر سلمان نے گذارش کیا چالیس
اوقیہ سونا چاہیے اس سے کیا ہوگا آپ نے زبان مبارک اوسپر پھیر دی اور برکت
کی دعا کی تولا تو پورا چالیس اوقیہ کا سلمان آزاد ہوئے اور عمر بھر حضرت کی خدمت مین
رہے ایکبار آپ نے جو کی تھوڑی روٹیون سے ستر یا اسّی آدمی کا پیٹ بھر دیا
اور ایکبار اسّی آدمی سے زیادہ کو تھوڑے جو ون سے جنکو اصل نہ اپنے ہاتھ مین
اوٹھا لائے تھے پیٹ بھر کے کھلا دیا غزوۂ خندق مین جابر رضی اللہ عنہ نے آپکو
بھوکا پایا جو کا آٹا ایک صاع نکالا اور ایک بچہ بکری کا ذبح کیا پھر حضرت سے کہا مین
تھوڑا کھانا آپ کے لیے پکوایا ہے آپ نے بآواز بلند فرمایا اے اہل خندق جابر
تمہاری ضیافت کرتا ہے اور جابر سے کہا جبتک مین نہ پہونچون ہانڈی چولہے سے
نہ اوتارین اور آٹا نہ پکائین پھر آپ اونکے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین

لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر ارشاد کیا ایک روٹی پکانے والی
بلائے اور ہانڈی چولہے پر رہنے دے اور اوسمین سے گوشت نکال کر برتنون مین
بھر دیا اور لوگون کو کھانا شروع کیا ہزار آدمی کو اوس مین سیر آٹے اور تھوڑے
سالن سے پیٹ بھر کھلا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہوا اکیدن
تھوڑے چھوارون سے جنہین ایک عورت اوٹھا لائی تھی سارے لشکر کا پیٹ بھرا
اور اوسیقدر چھوارے بچ رہے اکیبار ایک لشکر پاس توشہ کم ہوا آپ نے بقیہ جمع
برکت کی دعا کی پھر لشکر نے اوسے اپنے برتنون مین بھرنا شروع کیا تمام لشکر کے برتن
بھر گئے غزوہ تبوک مین ایک خشک چشمہ مین غسالہ منہ اور ہاتھون کا ڈالا اسقدر پانی
ہو گیا کہ تمام فوج نے سیراب ہو کر پیا اور جبتک لشکر وہان ٹھیرا رہا پانی کم نہوا ایک بیت کے
اہل نے آپکی ضیافت کی اور بکرے کا گوشت پکایا آپ نے منہ مین چبا کر فرمایا مجھے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ یہ بکری بے اذن مالک کے لی گئی ہے تحقیق کے بعد یہی بات نکلی اکیبار
آپ نے یہ آیت پڑھی ماقدروا اللہ حق قدرہ پھر فرمایا جبار اپنی بڑائی کرتا ہے کہ مین ہون
جبار مین ہون کبیر المتعال یہ وعظ سنکر منبر کانپنے لگا عکرمہ بن ابی جہل فتح مکہ کے روز
دریاے شور کیطرف بھاگ گئے ناگاہ کنارہ دریا سے ایک ہوا اوٹھی عکرمہ نے کہا
اگر اس بلا سے بنجات پاون محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاون اوسیوقت ہو انہم گئی
اور عکرمہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر مسلمان ہوے ابوہریرہ رضہ برکت دعاے حضرت
کبھی کوئی بات نہ بھولے تین ہزار حدیث احکام مین وارد ہین اون مین ڈیڑھ ہزار
ابوہریرہ رضہ سے مروی ہین گویا نصف شریعت ہمکو اونکے واسطے سے پہونچی تمام بخاری
فرماتے ہین آٹھ سو سے زیادہ صحابہ تابعین کراونمین ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور
انس رضہ ہین ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین عمر بن الخطب انصاری کہتے ہین حضرت نے
نماز فجر کے بعد خطبہ پڑہا پھر ظہر پڑہ کے عصر تک پھر عصر پڑہ کر غروب آفتاب تک خطبہ
پڑہتے رہے اوس روز قیامت تک کا سب حال بیان کر دیا زیادہ علم ہم مین اوسکا ہے
جسے زیادہ یاد رہا جنگ بدر مین فرمایا یہ فلان کا مقتل ہے اور یہ فلان کا جس جگہ آپنے

ہاتھہ رکھا تھا کسی نے وہان سے تجاوز نہ کیا یعنے ہر شخص اوسی جگہہ مارا گیا جس جگہہ آپ نے
ہاتھہ رکھکر بتایا تھا غزوۂ موتہ مین زید بن حارثہ کو لشکر اسلام کا سردار کیا اور حکم دیا
جب زید شہید ہو جعفر بن ابی طالب سرداری کرے بعد اوسکی شہادت کے ابن رواحہ
سردار ہو اوسکے بعد مسلمان جسے چاہین اپنا سردار کرین عجائب قدرت الہی سے ہے
کہ جسطرح زبان مقدس سے نکلا تھا اسیطرح ایک بعد دوسرے کے شہید ہوا آپہی اونکی
شہادت کی خبر مدینہ مین نہ پہونچی تھی کہ آپ نے فرمایا زید نے نشان پکڑا اور شہید ہوا
پھر جعفر نے لیا وہ بھی شہید ہوا پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور شہید ہوا یہان تک
کہ خدا کی تلوارون سے ایک تلوار یعنے خالد بن ولید نے نشان پکڑا اور فتحیاب ہوا فائدہ
یہ پہلی سرداری خالد کی لشکر اسلام پر ہے حنین کے مولیشی کی نسبت فرمایا یہ سب غنیمت
ہو جاوے گی چنانچہ وہ سب مال مسلمانون نے لوٹ لیا نجاشی بادشاہ حبشہ جسوقت
مرے آپ نے مدینہ شریفہ مین یارون سے فرمایا اوسنے تمہارا بھائی نجاشی مرگیا اور مصلی
مین جاکر اونکے جنازہ کی نماز پڑہی فائدہ اسی جگہہ سے شافعیہ جنازہ غائب کی نماز
جائز جانتے ہین اور حنفیہ جواب دیتے ہین اللہ تعالے نے اوسوقت آپکو جنازہ
نجاشی دکہادیا کسی سفر مین آپکی اونٹنی گم گئی زید منافق نے لوگون سے کہا محمد آسمان
کی خبرین بیان کرتے ہین اور یہ نہین جانتے اونٹنی کہان ہے اوسیوقت آپ نے فرمایا
فلان جگہہ مہار اوسکی درخت مین اٹک گئی ہے نالاش کیا تو وہین پائی اور صحابی سے
جسکے ویرہی مین منافق نے یہ کلمہ کہا تھا فرمایا ابھی ایک منافق نے یہ بات کہی ہے مین دعا
نہین کرتا کہ بے خدا کے بتائے مجھے کچھہ معلوم ہوتا ہے آور ایکدن فرمایا مکہ نے اپنے
جگر گوشے مدینے کی طرف پھینک دیے اوسمین دونون عمرو بن العاص کہ اشراف اور سردارن
قریش سے تھے اور خالد بن ولید کہ بڑے بہادر اور سپہ سالار اور رئیس اونکے
تھے بلکہ اسلام مین بھی سرداری فوج پر اکثر مامور رہتے اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ
کہ صاحب مفتاح کعبہ تھے مشرف باسلام ہوئے ایکبار انمین عثمان بن طلحہ سے آپ نے
زیارت کعبہ کی درخواست کی اونہون نے انکار کیا فرمایا ایکدن کعبہ کی کنجی میرے ہاتھہ مین

ہوگی جیسے چاہون گا دون گا سو فتح مکہ کے دن ہوئے علی بدرستی عثمان سے کنجی لاے
آپ نے وہ واقعہ عثمان کو یاد دلایا آیت الآن اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اہلہا آپنے کنجی اونہین
حوالہ کی اور فرمایا یہ کنجی ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی نہ لے گا اوسکو مگر ظالم اگرچہ یہ عثمان
لاولد مرے مگر آج تک وہ کنجی اونکے بھائی شیبہ کی اولاد پاس ہے جب نامہ نامی پرویز
کے پاس پہونچا اوسنے باذان صوبہ یمن کو لکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو یہان بھیجدے
باذان نے دو آدمی آپ کے پاس بھیجے کہ آپ پرویز کے پاس جائین ورنہ وہ سخت بدمزاج
ہے ملک عرب تباہ کردے گا فرمایا صبح آنا جب صبح کو حاضر ہوے فرمایا لوٹ جاؤ شیرویہ نے
پرویز کو قتل کیا اونہون نے باذان سے حال کہا باذان نے کہا اگر خبر سچ ہوگی مین مسلمان
ہو جاؤن گا اونہین دنون شیرویہ کا نامہ بنام باذان پہونچا مین نے پرویز کو بسبب
اوسکے ظلم کے قتل کیا تم اپنے عہدہ پر قائم رہو اور پیغمبر عربی سے کچھ تعرض نہ کرو جسکو دیکھتے
ہی باذان اور اونکے دونون بیٹے اور جو اہل یمن و فارس کا امن کیفیت سے واقف
تھے مسلمان ہوگئے اور باذان نے ایک عرضی اس حال کی آپکی خدمت مین روانہ کی جب
عباس بن عبد المطلب بدر کے قیدیون مین گرفتار آئے فرمایا نوفل بن حارث اور عقیل
بن ابی طالب کا فدیہ اوکر وعرض کیا مجھے مقدور نہین فرمایا وہ مال کیا ہوا جو ام الفضل
کو سونپا تھا اور کہا اگر مین مارا جاؤن تو یہ مال تیرے اور فضل اور قثم اور عبد اللہ کے
لیے ہے عباس نے متعجب ہوکر گذارش کیا مین گواہی دیتا ہون بیشک تم سچے ہو خدا کے
سوا کوئی پرستش کے لائق نہین اور تم اوسکے بندے اور سچے پیغمبر ہو میرے مال کا حال
خدا کے سوا کسیکو معلوم نتھا اور ایک گروہ سے فرمایا تم مین سے ایک شخص دوزخ مین جائیگا اوسکا بدن بہت بڑا ہوگا چنانچہ ایسا ہی
ایک شخص مرتد ہوکر لایا گیا اور ایک جماعت سے فرمایا تم سب مین بیچے مرنیوالا آگ مین ہوگا چنانچہ
جو سب کے بعد بانی رہا آگ مین گر کر جل گیا فتح مکہ کے دن ایک مسلمان عکرمہ بن ابی جہل
کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ نے تبسم کیا کسی نے تبسم کا سبب پوچھا فرمایا قاتل و مقتول کو
دیکھتا ہون کہ ساتھ ساتھ بہشت مین جاتے ہین تھوڑے عرصے مین عکرمہ ایمان لائے اور
مقبول الاسلام ہوے دو شخص نسبت کرکے حضرت پاس آئے فرمایا تمنے گوشت کھایا ہے

عرض کیا نہین فرمایا کسی کی غیبت کی ہے ایکر وزر مجری مین تشریف رکھتے تھے فرمایا اسوقت وہ آتا ہے جسکا دل متکبر ہے اور شیطان کی آنکھ سے دیکھتا ہے ناگاہ عبد اللہ بن شمل کہ منافق تھا آیا غزوۂ تبوک مین ابوذر رہ کے حق مین فرمایا مرحبا ابوذر اکیلا چلا آتا ہے اور اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی مرے گا سو ابوذر رہ حضرت عثمان رہ کی خلافت مین موضع زبدہ مین جا رہے اور انتقال کے وقت بھی کوئی اونکے پاس نتھا اتفاقاً کچھ لوگ کوفہ کے اودھر سے نکلے اونھون نے دفن کیا یزید بن خالد کہتے ہین ایک شخص خیبر کے روز مرگیا فرمایا نماز اسکی جنازہ کی پڑھو مگر خود نہ پڑھی صحابہ نے سبب پوچھا فرمایا اسنے غنیمت مین خیانت کی ہے اوسکا اسباب دیکھا تو مال غنیمت کا پایا ایک منافق مرگیا فرمایا زمین اوسے قبول نہین کرتی لوگ بار بار دفن کرتے اور نعش اوسکی قبر سے باہر نکال آتی ایک شخص مرتد ہوکر مشرکون سے جا ملا فرمایا وہ مرگیا اور زمین اوسے قبول نہ کرے گی دریافت کیا تو فی الواقع وہ مرگیا تھا اور زمین نے اوسے قبول نہ کیا غزوۂ خندق مین جب قریش بھاگ گئے فرمایا الآن نغزوھم ولا یغزونا اب ہم اونپر چڑھین گے اور وہ ہمپر چڑھ کر نہ آئین گے چنانچہ کفار کو پھر کبھی حوصلہ چڑھ کر آنے کا نہوا یہانتک کہ مسلمانون نے مکہ فتح کیا جب لشکر اسلام خیبر کے متصل پہونچا فرمایا خیبر خراب ہوا انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین چنانچہ خیبر باوجود کمال استحکام کے فتح ہوگیا عثمان غنی رہ سے فرمایا تو مظلوم مارا جائے گا چنانچہ ظالمون نے قرآن پڑھتے مین اونھین شہید کیا اور خون اونکا کتاب اللہ پر جاری ہوا کہتے ہین جسوقت آپ شہید ہوے اس آیت پر پہونچے تھے فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم ثابت بن قیس سے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ شہید جائے اور شہید میرے اور بہشت مین داخل ہو سراہا ہو چنانچہ وہ حرب یمامہ مین کہ خلافت صدیق رہ مین واقع ہوئی شہید ہوے اور عمار بن یاسر رہ سے فرمایا تجھے باغی گروہ قتل کرے گا کہ حرب صفین مین لشکر یان معاویہ کے ہاتھ سے مارے گئے فاطمہ زہرا سے فرمایا تو گھر والون سے پہلے مجھسے ملے گی چھ مہینے بعد آپ کی رحلت کے حلت اون کی ہوئی امام حسن کو فرمایا یہ بیٹا میرا سردار ہے امید ہے خدا اسکے سبب سے مسلمانون کی

دو بڑے گروہ مین صلح کرادے سو اونکے سبب حجاز اور شام کے لشکر مین صلح ہوئی
اور امام حسین کو فرمایا میری امت اسے قتل کرے گی وہ شامیون کے ہاتھ سے کربلا مین
شہید ہوے اور فرمایا ایک شخص کوتاہ قد سرخ رنگ جسکی گردن اور ابرو پر زخم
ہونگے اپنا اونٹ تلاش کرتا شداد کے شہر مین جائے گا اور وہان کے عجائب دیکھیگا
عبداللہ بن قلابہ رضی اللہ عنہ اس خبر کے مصداق ہوے کہ اونٹ ڈھونڈتے شداد
کے شہر مین پہونچے اور اوسکی دیوارین اور منارے دیکھکر بیہوش ہوگئے جب ہوش مین
آئے دیکھا سنگریزون کی جگہ جواہر اور یاقوت پڑے ہین مگر آدمی کا نشان نہین اور فرمایا
ملک حجاز مین ایک آگ پیدا ہوگی جسکی روشنی سے اعناق الابل بصرے مین یعنے بصرے کی
پہاڑیان جنکا نام اعناق الابل ہے روشن ہونگی سو ماہ جمادی الآخر ۶۵۴ ہجری مین
مدینہ طیبہ کے متصل ایک آگ پیدا ہوئی اور چندروز رہکر غائب ہوگئی اوس زمانے مین
قطب الدین فسطلانی نے ایک رسالہ اسمے یہ جعل الاعجاز خاص اس حال مین تحریر کیا اور
سید سمہودی تاریخ خلاصۃ الوفا فی اخبار دار المصطفےٰ اور شیخ عبدالحق دہلوی نے
خیر القلوب الی دیار المحبوب مین حال اس آگ کا مفصل لکھا ہے مدینہ اوس
آگ سے محفوظ رہا یہانتک ایک پتھر نصف حرم مین اور نصف خارج تھا خارج جل گیا
اور حرب داخل پر پہونچے بجھ گئی اور فرمایا ترک ایک شہر کو کہ مسلمانون نے آباد کیا ہوگا
اور دجلہ اوسکے بیچ مین ہوگا گھیر لین گے مسلمان وہان کے تین قسم ہوجائینگے بعض
بادشاہ ترک کی پناہ پکڑین گے اور بعض اپنا مال واسباب اور عیال لے کر بھاگین گے
یہ دونو گروہ ہلاک ہوئین گے اور بعض ہتیار پکڑین گے اور لڑکر شہید ہونگے سو ترکان
تاتار نے بغداد کو کہ دجلہ اوسکے بیچ مین ہے گھیرا اور مستعصم باللہ خلیفہ اور قاضی شہر
وغیرہما بادشاہ ایزاک سے مل گئے اوس ظالم نے بغداد سے چل کر دوسری منزل مین سبکو
قتل کیا اور جو لوگ مال واسباب وعیال لے کر بھاگے تھے وہ بھی قتل ہوے اور ایک
جماعت نے لڑکر شہادت حاصل کی موفق علی کے حق مین خبر دی اون کا قاتل سر مین
تلوار مارے گا کہ داڑھی پر خون بہے گا سو ابن علقم کے ہاتھ سے واقع ہوا اور فرمایا کہ سر

کے خزانے مسلمان آپس مین تقسیم کرینگے سعد بن ابی وقاص نے مدائن دار السلطنت
کسریٰ فتح کیا اور خزانے اوسکے مسلمانون مین تقسیم ہوئے اور فرمایا بادشاہ فارس کے
کنگن سراقہ کے ہاتھون مین پہنائی جائین گی سو عمر رضہ کے عہد مین پہنائی گئی اور بیت المقدس
کے فتح کی خبر دی کہ اونہین کی خلافت مین فتح ہوئی خارجیون کے ظہور اور اونکی مغلوبی کی
اور یہ کہ اون مین ذوالثدیہ ہوگا خبر دی سو موئے علی کے وقت مین اہل حق نے اونہین
مغلوب کیا اور ذوالثدیہ کہ اوسکا ایک ہاتھ عورت کے پستان سے مشابہ تھا خوارج
مین پایا گیا اور شیعون کے ظہور سے خبر دی کہ وہ لوگ سلف کو برا کہین گے اور حضرت
عمر کی نسبت فرمایا فتنہ و فساد اون کے سبب سے بند رہے گا اور ابوذر رضہ سے کہا
جب تم مصر مین دو شخصون کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھو وہان سے چلے جاؤ
اور عدی بن حاتم رضہ سے کہا تو ایک عورت کو دیکھے گا کہ اونٹ پر سوار ہو کر تنہا حیرہ سے
حج کو آئے گی اور خدا کے سوا اوسے کسیکا ڈر نہو گا اور فرمایا احجار الزیت پر خون
بہے گا اور میری امت کے لوگ دریائے شور مین جہاز پر سوار ہو کر جہاد کرین گے
ام حرام بنت ملحان اون مین ہوگی اور ازواج مین پہلے وہ مرے گی جسکے ہاتھ بلنے ہین
سو شیعہ آخر خلافت علی رضہ مین ظاہر ہوئی اور عمر رضہ کے وقت مین انتظام خوب رہا اور مصر
فتح ہوا ابوذر نے عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور اوسکے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی
جگہ پر جھگڑتے دیکھا اور بروایتہ وہ مین احجار الزیت پر خون بہا اور حضرت عثمان کی
خلافت مین مسلمانون نے بامارت معاویہ دریا مین جہاد کیا ام حرام اوس لشکر مین موجود
تھین سواری سے گر کر مر گئین اور ازواج مطہرات مین سب سے پہلے حضرت زینب نے
کہ نہایت سخی تھین انتقال کیا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے خبر دی سو ابولؤلؤ مجوسی نے
نماز صبح مین اونہین زخمی کیا اوسی زخم سے شہید ہوئے حذیفہ کہتے ہین ہر سردار فتنہ یہانتک
کہ جسکے سانحہ تین سو آدمی سبھی ہو بھی گے اوسکے اور اوسکے باپ کے نام اور قوم سے ہمکو
حضرت نے خبر دی انصار کے حق مین فرمایا میرے بعد یہ امر تمکو پیش آئے گا کہ اورون کو
ترجیح دین گے سو یہ صورت زمان معاویہ مین واقع ہوئی اور فرمایا میری امت کے جوانان

قریش کے ہاتھ سے ہلاک ہوگی سو یہ امر یزید اور سلیمان بن عبدالملک اور حجاج کے ہاتھ سے کہ عبدالملک بن مروان کا امیر الامرا تھا واقع ہوا اور فرمایا لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے کہ سب سود کھائیں گے جو نہ کھائے گا اوسے بھی بخار اوسکا پہونچے گا یعنے سود کے کاغذ پر گواہی کرے گا یا اوسکا کاغذ لکھے گا یا اوسکے معاملے میں دخل دے گا یہ حال اس زمانے میں موجود ہے اور فرمایا آخر زمانے میں ایک قوم ایسی ہوگی جو ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن اس زمانے میں ہزاروں آدمی اس قسم کے ہیں اور قلت علم اور کثرت جہل سے خبر دی سو اس زمانے میں ظاہر ہے کہ جہل زیادہ اور علم کم ہو گیا اور فرمایا میری امت کا ایک گروہ خدا کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا اونہیں نقصان نہ پہونچا سکے گا جو اونکو چھوڑے گا اور اونکا خلاف کرے گا یہانتک کہ خدا کا حکم آئے گا اور وہ اوسی حال پر قائم ہونگے اور فرمایا اس امت کے آخر میں ایک قوم ہوگی کہ اونکے لیے اگلوں کا سا ثواب ہے نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت اور اہل فتن سے جہاد کریں گے اور غلبہ عباسیہ اور حکومت عمر بن عبدالعزیز اور اختلاف امت اور خروج مسیلمہ اور اسود اور مختار اور حجاج اور وائل بن حجر کے آنے سے خبر دی یہ سب امور مطابق ارشاد کے ہوئے اور فرمایا یہ دین ابتدا میں نبوت و رحمت کے ساتھ ہوا پھر خلافت و رحمت کے ساتھ ہوگا پھر بادشاہت گزندہ ہوگی پھر فساد اور ظلم اور سرکشی پھیلے گی زنا کو حلال سمجھیں گے اور شراب پئیں گے اور ریشمی کپڑے پہنیں گے اور فرمایا یہ دین اچھی طرح جم جائیگا یہانتک کہ سوار صنعا سے حضرموت تک سفر کرے گا اور خدا کے سوا اوسے کسیکا خوف نہوگا اور فرمایا دو گروہ آپس میں لڑیں گے اور دعوے اونکا ایک ہوگا اور خیر دی آخر زمانے میں لوگ سیاہ خضاب کرینگے وہ بہشت کی بو نہ سونگھیں گے اور تم عجم فتح کرو گے قیصر و کسرے ہلاک ہوئیں گے تم اون کے خزانے خدا کی راہ میں بانٹو گے اور فرمایا جب میری امت اترا کر چلے گی اور رومی اور فارسی بادشاہوں کی اولاد اون کی نوکری کریگی اوسوقت خدا اونکے اچھوں کو بدوں کو مسلط کرے گا اور فرمایا میری امت میں جب تلوار رکھی جائے گی قیامت تک نہ اوٹھائی جائیگی اور فرمایا وہ وقت آنے والا ہے

کرا اپنے دین پر صبر کرنے والا ہاتھ میں چنگاری رکھنے والے کا مانند ہوگا یعنے مسطرح ہاتھ پر آگ رکھنا دشوار ہے اسیطرح اوسوقت اپنے دین پر قائم رہنا دشوار ہوگا اور یہ وہی وقت ہے اور فرمایا قریب ہے تمہارے مقابلے کے لیے ایک فرقہ کافرون کا اور فرقون کو جمع کرے صحابہ نے کہا یارسول اللہ بنظر ہماری قلت کے فرمایا نہین تم اوسوقت بہت ہوگے لیکن مانند جھاگ کے اور تمہاری ہیبت دشمنون کے دل سے جاتی رہے گی اور تمہارے دلون مین سستی آجاویگی اور فرمایا مین فتنون کو دیکھتا ہون تمہارے گھرون مین بارش کی طرح داخل ہوئی اور علامات قیامت مین فرمایا غنیمت دولت ہو جاویگی اور امانت غنیمت اور زکوۃ تاوان اور علم دنیا کے لیے سیکھین گے اور عورتون کی فرمان برداری اور مان کی نافرمانی کرین گے اور یارون سے نزدیکی اور باپ سے دوری چاہین گے اور مسجد مین بیہودہ باتین کرین گے اور فاسق سردار اور رذیل رئیس ہو جائین گے اور شریر بسبب شرارت کے تعظیم کیے جائین گے اور شراب پیا کرینگے اور پچھلے اگلون پر لعنت کرین گے اور عورتین آپس مین مشغول رانی کرین گی اور غیر قوم کے لوگ تمپر غالب ہو جائین گے سو یہ سب امور موجود ہین زمانہ مبارک مین ایکسال قحط پڑا جمعہ کے دن آپ خطبہ پڑھتے تھے ایک بادیہ نشین نے عرض کیا یارسول اللہ ہلاک المال وجاع العیال مال ہلاک ہوا اور عیال بھوکے ہین ہمارے لیے دعا کیجیے آپ نے ہاتھ دعا کے لیے اوٹھائے اوسوقت بادل کا ٹکڑا آسمان مین نظر دعا سے فارغ نہوئے تھے کہ گھٹا پہاڑ کیطرح اوٹھی اور آٹھ دن خوب مینہ برسا دوسرے جمعہ کو پھر اوسی اعرابی یا دوسرے نے عرض کیا یارسول اللہ مکان گرے جاتے ہین اور مال ڈوب گیا ہمارے لیے دعا کیجیے آپ نے دونون ہاتھ اوٹھا کر کہا الٰہی ہمارے گرد برسا نہ ہمپر اوسطرف اشارہ کیا بادل اوسیطرف ہٹ گیا یہانتک کہ مدینے پر سو منہ کھل گیا اور وادی قناۃ مین مہینے بھر تک پانی جاری رہا بدر کی لڑائی مین کافرون نے پہلے سے کوئین پر قبضہ کر لیا تھا تا چار لشکر اسلام نے ریت پر خیمہ کیا پانی کی نہایت تکلیف تھی اور بعض لوگون کو تھانے کی حاجت ہوئی مسلمان نہایت پریشان تھے آپ نے دعا کی اسقدر مینہ برسا کہ زمین جم کر سخت ہوگئی اور

اور لوگون نے وضو اور غسل کیا اور اپنے برتن پانی سے بھر لئے اگر فرزند علی کے لئے
دعا کی کہ سردی گرمی کی تکلیف سے محفوظ رہین اوس روز سے گرمیون مین جاڑون کے
اور جاڑون مین گرمیون کے کپڑے بے تکلف پہنتے اور سعد بن ابی وقاص کے لئے دعا
کی خدا اونمین مستجاب الدعوات کرے اوسدن سے اونھون نے جو دعا کی قبول ہوئی
اور فاطمہ زہرا اور فرزند علی کے حق مین دعا کی اخرج منکما کثیرا طیبا اون کی اولاد امجاد کی
کثرت اور جیسے پاکیزہ لوگ مانند حضرات ائمہ طاہرین اور غوث اعظم رضی اللہ عنہم کی اونکی
اولاد مین پیدا ہوئے الطہر من الشمس ہے منقول ہے کہ بکریون کے لئے دعا کی بہت بڑھین
ہمیشہ کہا کرتے یہ برکت حضرت کی دعا کی تاثیر سے ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حق مین دعا کی
الٰہی اسی دین مین دانشمند کر اور تاویل سکھا دے فقاہت و تفسیر قرآن اون کی آخر حد
پہونچی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ شیوخ صحابہ سے اونکی تعظیم و تکریم زیادہ کرتے
اور سلطان المفسرین اونکا لقب ہے تابعین جیدے سے کہا خدا تیرا منہ بے دندان نکرے
اکیسو برس کی عمر ہوئی اور سب دانت ثابت تھے آیندان ام سلیم نے عرض کیا انس کے
حق مین دعا کیجئے فرمایا یا اللہ اونکا مال اور اولاد زیادہ کر اور عمر اسکی دراز ہو اور اسے
بخشدے اس دعا کی برکت سے اونکے باغ مین ہر سال دو بار میوہ آتا اور عمر اونکی بہت
ہوئی اور سو بیٹے پوتے اونکی زندگی مین جمع ہو گئے جب غزوہ تبوک مین صدقہ کا حکم ہوا
عبد الرحمن بن عوف نے آدھا مال حاضر کیا فرمایا تیرے صدقے اور بقیہ مین خدا برکت کرے
لکھا ہے اون کے مال مین اسقدر برکت ہوئی کہ نہیں غلام اپنی زندگی مین آزاد کیے
اور سات سو اونٹ للہ دیے اور انتقال کے وقت بہت مال کی اہل مدد کے واسطے
وصیت کی لہذا خراج وصیت چار لاکھ عورتون کو آٹھوین حصہ مین سے اشرفی اشرفی ہزار ہوا اور دعا کیوقت صرف
چار ہزار تھی مالک بن ربیعہ کو بیحد کثرت اولاد کی دعا کی اونکے اسی لڑکے پیدا ہوئے اور عمرو بن عبید
کے حق مین دعا کی کہ تجار تعین ہر روز بیالیس درہم نفع کا حاصل کرے عمر رضی اللہ عنہ کو بیحد دعا کی خدا اونکی
سبب سے اسلام کو قوت دی جو قوت دین اسلام کو اونکے واسطے سے حاصل ہوئی ماہر فن تاریخ پر بخوبی ظاہر ہے
جنگ خندق مین خذیفہ کو کفار کی خبر لانے پر متعین کیا اوس رات نہایت سردی اور ہوا

چلتی تھی اور ننگے پیر دعا کی خدیجہ کہتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوتا تھا میں چلتا ہوں ایک ایک منٹ سب سے پیچھے چلتا آپ نے دعا کی سب سے آگے چلنے لگا اگر وز آپ نے لشکر اسلام کی بے سروسامانی پر نظر فرما کر دعا کی الٰہی یہ ننگے ہیں انہیں کپڑا دے الٰہی یہ بھوکے ہیں انہیں کھانا دے الٰہی یہ پیادے ہیں انہیں سواری دے راوی کہتا ہے ہم میں سے فتح کے بعد کوئی شخص ایسا نہ تھا جسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد اور جنس نہ ہو گیا پھر غزوہ احد جب لشکر اسلام مغلوب ہوا آپ ہمراہیوں کو لیکر پہاڑ پر چڑھ گئے کافروں نے چاہا کہ پہاڑ پر جائیں دعا کی الٰہی یہ قدرت نہ ہائیں ہر چند تدبیر کی پہاڑ پر چڑھنے کی قدرت نہ پائی لاچار لوٹ گئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کفر میں نہایت شدت رکھتیں اکیدن اونہوں نے آپ سے اس امر کی شکایت کی اور دعا چاہی فرمایا اللھم اھد ام ابیھریرۃ خدایا ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کر جب ابوہریرہ اپنے گھر گئے کواڑ بند پائے اور نہانے کی آواز سنی اور ماں نے نہانے کے بعد اونہیں گھر میں بلایا اور کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ ابوہریرہ بہت خوش ہوئے کہ خوشی سے اونکے آنسو نکل پڑے اور حضرت سے اونکا سلام اور اسلام کا حال عرض کیا اسطرح تعلیف کے لیئے دعا کی خدایا تعلیف کو ہدایت فرما مسلمان ہو گئے اور دوس کے حق میں دعا کی اللھم اید دوسا واتب بہم خدایا دوس کو ہدایت کر اور انہیں لے آ مسلمان ہو کر آپ پاس حاضر ہوئے ہوئے علی کی نماز عصر قضا ہوئی آپ نے دعا کی سورج لوٹ آیا اور درختوں اور پہاڑوں پر دھوپ چمکی ہوئے علی نے نماز ادا کی نضر پر قحط کی دعا کی یہ نوبت ہوئی کہ بھوک میں کتے اور سور اور ہڈیاں اور مردار کھا گئے اور انکیبار قریش پر قحط کی دعا کی نہایت گرانی ہوئی ابوسفیان نے آپکو لکھا تم رحمۃ للعالمین ہو باپ دادوں کو تلوار سے قتل کیا اور اولاد کو قحط سے ہلاک کرتے ہو دعا کرو خدا قحط دور کرے آپ نے دعا کی تو وہ بلا دور ہوئی کہتے ہیں عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ نے آپکے قتل کا ارادہ کیا اور پھر دعا کی الٰہی تو جسطرح چاہے مجھے اونکے شر سے بچا اربد کڑک سے ہلاک ہوا اور عامر طاعون لابل میں کہ اونٹوں کی وبا ہے واصل جہنم ہوا اگیارہ رعیتہ بن ابی لہب نے کہا میں محمد کے بعد عائشہ سے نکاح کرونگا آپ نے دعا کی الٰہی اسپر ایک کتا

اپنے کنوئیں سے سلط فرمادیا قافلے کے ساتھ کسی جنگل میں ٹھیرا تھا شیر آیا اہل قافلہ سو گئے
ہر ایک کو سونگھ کر چھوڑ گیا اور عنبہ کو کھالیا اہل فارس کے حق میں دعائی اللھم مزقھم
کل ممزق سنتے رہے عرصے میں سلطنت اونکی زیر بالا ہوگئی ایک شخص مامین نامہ سے
کہتا تھا فرمایا سید ہے نامہ سے کہا اونسے بہانا کیا کہ سید ہے سے نہیں کہا سکتا فرمایا اب
تجھے قدرت نہی اوسوقت سے اپنا سید ہا نامہ منہ تک نہ لیجا سکتا منقول ہے ایک شخص
کو حضرت نے اوسکے بیٹے کے نکاح کا پیام دیا اونسے بہانہ کیا کہ وہ برص میں مبتلا ہے فرمایا
فلانکن اوسیوقت کوڑن ہوگئی شعیب بن برصا شاعر اوسی کا بیٹا ہے حکم بن ابی العاص
نے آپ کے چلنے کی نقل کی فرمایا کذ لک فلکن ایسا ہی ہو جا برص مبتلا ہوگیا اور مرتے دم تک
اوسی حال پر رہا تنبیہ ہر چند مفہوم اذا اراد شیئا فانما یقول لہ کن فیکون مخصوص بحضرت
احدیت ہے مگر قادر مطلق نے اپنے حبیب کو بھی قدرت عنایت کی تھی کہ جو فرمادیتے
ہو جانا منقول ہے ایکبار عمار بن یاسر رض کو کفار نے آگ میں ڈالا اتفاقاً آپ اودہر سے
گذرے فرمایا یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم آگ تو عمار پر ٹھنڈی ہی
اور سلامتی ہو جا جیسے ابراہیم پر ہوئی آگ فوراً بجھ گئی سراقہ بن مالک کے گھوڑے کے
پاؤں اپکی دعا سے زمین میں دھس گئے جب آپ سے التجا کی اوس بلا سے نجات پائی تنبیہ
یہ معجزہ معجزہ خسف قارون کے مماثل ہے مگر فرق اسقدر ہے کہ وہاں عذر اور عجز
پر نظر ہوئی اور یہاں عذر قبول فرما کر نجات کی دعا کی متوفے علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
میں ایکبار بعض نواحی مکہ میں حضرت کے ساتھ تھا راہ میں جو پہاڑ اور درخت ملتا کہتا السلام
علیک یا رسول اللہ ایکدن کھجور کے قریب ہو کر نکلے اونسے بزبان فصیح کہا یہ محمد ہیں سردار
انبیا کے اور یہ علی ہیں سردار اولیا کے یا پاک طاہرین کو ایکدن آپ کسی صحرا میں سو رہے تھے ناگاہ ایک درخت
زمین چیرتا آیا اور آپکے سامنے کھڑا ہوا جب بیدار ہوئے اوسنے حال کہا فرمایا یہ وہ درخت ہے
جسنے اپنے مالک سے مجھے سلام کرنیکی اجازت چاہی اور حاصل کی ایکدن آپنے خطاب بایں عبارت کیا قوم
میری مجھے ڈراتی ہے کوئی نشانی دکھادے حکم ہوا فلاں جنگل میں جا وہ اور فلاں درخت کی ٹہنی لا وہ
بمجرد آپکی بلانے کے وہ شاخ درخت سے جدا ہو کر آپکے پاس آئی اور دیر تک کھڑی رہی پھر حضرت کے حکم سے لوٹکر درخت

اپنی جگہہ جا لگی ایکدن جبرئیل نے آکر غمگین دیکھا عرض کیا ارشاد ہو تو کوئی امر عجیب دکھاؤن فرمایا
نعم یعنے دکھاؤ کہا اس درخت کو بلاؤ آپنے بلایا نورًا اپنی جگہہ سے اوکھڑا اور آپکی خدمت مین
حاضر ہوا فرمایا چلا جا چلا گیا ونعم ماقیل ؎ جاوت لدعوۃ الانبیا رساجدۃ ہ بتشہی الیہ
علی ساق بلا قدم ایکدن کسی اعرابی نے عرض کیا مین کس دلیل سے آپکو سچا پیغمبر جانون
فرمایا اس سے کہ مین اس خوشی کو بلاؤن اور وہ میری پیغمبری کی گواہی دے پھر آپ نے
اوسے بلایا وہ درخت سے جدا ہوکر آپ کے پاس آیا پھر فرمایا لوٹ جا اعرابی یہہ
معجزہ دیکھکر ایمان لایا ایک اور اعرابی نے آپکی پیغمبری پر گواہ مانگا آپنے
ایکدرخت بلایا اوسنے حاضر ہوکر تین بار گواہی دی اسطرح رکانہ پہلوان نے آپ سے
معجزہ طلب کیا آپ نے درخت سمرہ کو کہ وہان تنہا بلایا بیچ مین سے چرا اور ایک ٹکڑا
اوسکا آکر آپ کے اور رکانہ کے بیچ مین کھڑا ہوگیا رکانہ نے کہا معجزہ تو خوب دکھایا اب اسے
بھیجدو آپ نے فرمایا چلا جا بحکم حکم کے اپنی جگہہ پر چلا گیا اور دوسرے ٹکڑے سے ملکر
پھر درخت ہوگیا رکانہ مسلمان نہوا اور کہا اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو میری عورتین
کہین گی رکانہ ڈر کے مسلمان ہوگیا ایکروز غیبگل مین قضائے حاجت کے لیے تشریف لیگئے
آڑ نہ تھی دو درختون کی شاخ پکڑکر اونکی جگہہ سے اسطرح لائے جیسے اونٹ مہار
پکڑنے والے کے ساتھہ ہولیتا ہے اور اونمین ایک جگہہ ٹھیراکر فرمایا آپس مین ملجاؤ
فورًا مل گئی جب آپ فارغ ہوئے اپنی اپنی جگہہ چلے گئے اور ایک بار اسامہ کو حکم کیا
ان درختون سے کہ اکٹھے ہوجائین اکٹھے ہوگئے جب آپ قضائے حاجت سے فارغ
ہوئے اپنی اپنی جگہہ چلے گئے ابوجہل نے کہا اگر تم سچے پیغمبر ہو تو میرے ہاتھہ کی چیز بات دو
فرمایا تیرے ہاتھہ مین چلہ کنکریان ہین سن کیا کہتی ہین غور سے سنا تو ہر سنگریزہ سے
کلمے کی آواز آتی تھی ملعون نے طیش کھاکر ہاتھہ سے پھینکدین اور حضرت سے کہا تم بڑے
جادوگر ہو ایکدن آپ جبل احد پر تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر اور عثمان رض اور عمر
بھی ہمراہ تھے ناگاہ پہاڑ کانپنے لگا فرمایا اے احد ٹھیر کہ نہین ہے تجھپر مگر پیغمبر اور صدیق
اور دو شہید فورًا وہ زلزلہ موقوف ہوگیا کسی باغ مین تشریف لے گئے وہان ایک

اونٹ آپکو دیکھکر رونے لگا فرمایا یہ اونٹ کسکا ہے ایک انصاری جوان نے کہا میرا ہے
فرمایا تو اس چارپائی کے معاملے مین خدا سے نہین ڈرتا اور نے مجھسے شکایت کی کہ تو
اوسے بھوکا رکھتا ہے اور محنت بہت لیتا ہے اکبر ذ حضرت سفینہ لشکر سے جدا رہ گئے
ناگاہ جنگل سے ایک شیر نکلا اور اونپر جھپٹا اونھون نے کہا اے ابو الحارث مین رسول اللہ
کا غلام ہون اپنے لشکر سے جدا رہ گیا شیر حضرت کا نام سنکر سفینہ کے ساتھے کئے کیطرح
دم ہلانے لگا اور اونکے ساتھہ ہو لیا یہانتک کہ لشکر مین پہونچا کر لوٹ گیا فائدہ ابو الحارث
کنیت شیر کی ہے اور سفینہ کا نام مہران یا رومان اور اون کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے
اونمین سفینہ اسلئے کہتے کہ لشکر کے پیچھے چلتے اور گر اپڑا اسباب لشکر کا اوٹھا لاتے
گویا جہاز کی کشتی تھی کہتے ہین سفینہ ام سلمہ کے غلام تھے اونھون نے اس شرط سے
آزاد کیا کہ حضرت کی خدمت سے جدا نہونا کہا اگر تم شرط نہ کرتین تو بھی مین حضرت کی خدمت
سے جدا نہونا اکبر ذ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ کو گئے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما
وہان ایک بکری کھڑی تھی دیکھتے ہی آپکو سجدے مین گری اور اکبر ذ اونٹ نے سجدہ
کیا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جانور آپکو سجدہ کرتے ہین ہم تو انسان ہین فرمایا اپنے رب
کی پرستش اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو اگر مین کسی کے لیے سجدے کا حکم کرتا تو حکم دیتا
کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے حکیمہ کہتی ہین حضرت میری گود مین بیٹھے تھے کئی بکریان
اودھر سے نکلین ایک بکری نے سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا امام بخاری سلمہ بن
اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین جنگ خیبر مین میری پنڈلی پر ایسی چوٹ لگی
کہ لوگون نے جانا سلمہ مر گیا مین حضرت کے پاس آیا آپ نے اوس جگہہ تین بار پھونک دیا جیسے
ابتک درد نہوا۔ اعبد اللہ بن عتیک کہتے ہین میری پنڈلی ٹوٹ گئی حضرت سے حال
عرض کیا آپ نے اپنا ماتھہ لگا دیا ایسا آرام ہو گیا گویا کبھی درد نتھا صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کو غار مین سانپ نے کاٹا آپ نے لعاب دہن مبارک لگا دیا فوراً اچھے ہو گئے ایک
صحابی کے ماتھہ مین ایسا غدہ درد نتھا کہ تلوار نہ پکڑی جاتی آپ نے اوسپر ہتھیلی رکھکر دبایا
اور زخم کو چکر دیا اوسیوقت جاتا رہا جنگ احد مین قتادہ بن نعمان کے منھہ پر ایسا تھپ

کہ آنحضرت کے رخسار پر آپڑی آپنے اوسی جگہ پر رکھکر اپنا لعاب دہن لگادیا اچھے ہوگئے حارث بن اوس کی تلوار کا زخم اپنے ساتھیوں کے ہاتھ سے کعب بن اشرف یہود کیکہ سر کاٹنے وقت لگ گیا کسی تدبیر سے خون نہ تھمتا تھا آپنے دست مبارک لگادیا فوراً آرام ہوگیا ابو رافع کا پاؤن ٹوٹ گیا اپنا دست حق پرست چھودیا اچھا ہوگیا ایک عورت اپنی بیٹی کو آپکی خدمت مین لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ اسی سودا سبح و شام اوسکا اثر ہوتا ہے آپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی ایک چیز سیاہ پلی کے مانند دور ہوئی اوسکے پیٹ سے نکل پڑی حنظلہ کے سر پر آپنے ہاتھ رکھا اور برکت کی دعا کی اوس زور سے حنظلہ جسکے موضع ورم پر دست مقدس رکھنے کے جگہ چھوڑ دیتی فوراً اچھا ہوجاتا عثمان بن حنیف کہتے ہین ایک اندھے نے حضرت سے اپنی نابینائی کی شکایت کی فرمایا مسجد مین وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ پھر کہہ اللھم انی اسئلک وتوجہ الیک بنبیک نبی الرحمۃ یا محمد انی توجہ بک الی ربی فیجلی لی عن بصری اللھم شفعہ فی وشفعنی فی نفسی قسم خدا کی ہم بیٹھے رہے بلکہ بہت گفتگو نکرنے پائے کہ وہ ایسا بینا ہوگیا گویا کبھی اندھا نہ تھا زوجہ حضرت موسےٰ علی نبینا وعلیہا السلام دکھتی تھی اپنے اپنا ہوش کھو دیا فوراً اچھی ہوگئین اور پھر کبھی نہ دکھین اور معجزہ احیاء موتی اور اسکے سوا اور معجزات باب خصائص اور اس کتاب کی دوسرے مواضع مین مذکور ہین بعض متجددین اور اہل سیر نے خاص اس باب مین کتابین تالیف کین اور امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ مین ہزار معجزہ جمع کئے بعض علما کہتے ہین ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کے سوا تین ہزار معجزے صادر ہوے مگر تحقیق یہ ہے کہ تخصص اور استقرا اوسکا بہت دشوار ہے

اس جگہ بعض منکر متعصب براہ مکابرہ دو اعتراض کرتے ہین **اعتراض اول** احاد معجزات حد تواتر کو نہ پہونچے پس اثبات نبوت کی دلیل نہین ہوسکتی جواب اسکا یہ ہے کہ احاد حالات سخاوت حاتم و عدالت نوشیروان بھی متواتر نہین مگر مجموع وقائع اونکے مورث یقین ہین فکذا ہذا علاوہ برین بعض معجزات مانند قصہ سنونکے بطریق متواتر مروی ہین **اعتراض دوم**

ہر پیغمبر کے معجزے اوسکی کتاب سے ثابت ہین پس معجزات محمدیہ کا اثبات قرآن سے چاہیے نہ دوسرے طریق

سوا اور طریق ثبوت نبوت ثبوت معجزات ہین منحصر ہے جواب یہ اعتراض کئی وجہ سے مردود ہے
پہلی وجہ نبی کے لیے صاحب کتاب ہونا ضرور نہین بنی اسرائیل مین بہت پیغمبر ایسے
گذرے جنپر کوئی کتاب نازل نہوئی اور اونکے معجزات اہل کتاب کے نزدیک ثابت ہین
دوسری وجہ معجزہ مستلزم نبوت ہے نہ نبوت مستلزم معجزہ دیکھو مسیحیون کے نزدیک
یحییٰ علیہ السلام سے جو بقول اونکے حضرت عیسے علیہ السلام کی اصطباغ دینے والے ہین
کوئی معجزہ صادر نہوا عجب تماشا ہے حضرت یحییٰ کی نبوت بے معجزہ تسلیم کیجاے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری معجزے کے ساتھ مشروط اور ثبوت معجزہ کا صرف قرآن سے
ضرور ہو تیسری وجہ یہ کلیہ محض باطل ہے یہ کیا ضرور ہے کہ جو معجزہ نبی کا اوسکی کتاب
مین مذکور نہو اگرچہ سند صحیح متصل کے ساتھ بطرق متعددہ ثابت ہو تسلیم نہ کیا جاے۔
نہایت مافی الباب یہ ہے کہ بعض معجزات بعض انبیا کی اونکی کتابون سے ثابت ہین سو ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب خود ایسا معجزہ ہے کہ کسی نبی کا کوئی معجزہ اوسے نہین پہونچتا
اوس جناب نے باینہمہ کہ بچپن مین بے ماں و پدر ہوگئے اور باتفاق کافہ انام روز ولادت
سے دعوے نبوت تک جاہلون اور ناداونون مین رہے کبھی کسی دانا اور حکیم کی صحبت
نپائی یکایک ایسی کتاب عجیب اسلوب بدیع و تالیف غریب اخبار ماضیہ و احوال آیندہ
و قصص انبیا و حکایات امم سابقہ و حقائق و معارف یقینیہ و دلائل و براہین عقلیہ و احکام
و شرائع و مواعظ و نصائح و مصالح و ترغیب ذکر الہی و رجوع الی اللہ و نصیحت بہ مہذب
اخلاق و شمائل فضائل و مکومش رزائل و سیاست مدنیہ و مسائل تدبیر منزل و ذکر بے ثباتی ارکان
عالم و طریق تحصیل پیش دائم و احوال معاد و اہوال محشر و ذم دار فانی و مدح عالم باقی و بیان
اسماے حسنی و صفات واجب تعالی و تحقیق حقائق سفلیہ و علویہ و تفصیل مقاصد دنیہ و دینیہ کو مشتمل و مشمل
باین فصاحت و بلاغت و جلالت بیانی و نزاکت و کثرت معانی بارگاہ الہی سے حامل کرکے یہ اعلان فرمایا اور
اذن عام دیا اگر نہین اس کلام کی وحی آسمانی ہونے مین شک ہو تو سب جن اور آدمی متفق ہوکر
ایک سورت مانند اسکی کہ لائین اور تمام قصصی عرب باوجود دعوی فصاحت و بلاغت بلکہ سب جن و انسان مل کر
سو جنکا اوسکی معارضہ سے عاجز ہونا اور ایک چھوٹی سورت مانا عقلیا کرنا یہ کیسکا اور رہو وہ کہ احوال انبیا

سے ماہر اور وقائع ماضیہ سے واقف تھے بان عداوت اور سکے کسی قصہ کو غلط اور باوجود
اسکے کہ صاحب قرآن نے کمال طعن وتشنیع اونپر کی اور اونکے مکر وفریب پر جابجا تنبیہ
فرمائی اوسکی تکذیب نہ کرسکے سیکڑون مخالف وہ کلام پاک سنکر مسلمان ہوگئے اور
جنے تعصب اور حسد سے انکار کیا دل مین سمجھ گیا بیشک یہ خدا کا کلام ہے بشر کی
کیا تاب جو ایسی کتاب کہہ سکے صحیح روایت مین جبیر بن مطعمؓ سے وارد ہے جنے حضرت کو
نماز مغرب مین سورۂ طور پڑہتے سنا جب اس آیت پر پہونچے ام خلقوا من غیر شیء
ام ہم الخالقون میرا دل اڑنے لگا اور نور ایمان نے اوسی دن سے میرے دل مین
گھر کیا مگر وہ اشقیا ابوجہل بن ہشام جب قرآن سنتا کہتا بالیقین یہ کلام بشر نہین طرز
وطرح اسکی دوسرے عالم سے ہے مگر کیا کرون نفس میرا محمد کی فرمانبرداری گوارا نہین
کرتا کہتے ہین فصحاے قریش اسی فکر مین رہتے کہ قرآن پر کوئی اعتراض کیجے ایکروز ایک شخص
کہ فصاحت وبلاغت مین ضرب المثل اور حدیث المثل مشہور تھا خدمت والا مین آیا اور
کہا اے محمد قرآن مین تین لفظ غیر فصیح ہین عجاب کبار استہزا فرمایا بیٹھ جا بیٹھ گیا
فرمایا کھڑا ہو کھڑا ہوگیا پھر ارشاد ہوا بیٹھ جا اوسنے کہا یا محمد استہزی ہنی وامین
الکبار ان ہذا لشی عجاب سبحان اللہ جن تین لفظون پر اعتراض کیا تھا پروردگار نے
اوسکی زبان سے نکلوا دین ایکدن قریش فی عتبہ بن ربیعہ کو کہ فصاحت وبلاغت
مین یکتاے روزگار تھا آپ کے پاس بھیجا تاقران سے اور اوسکی حقیقت دریافت
کرے کہ سحر ہے یا کہانت یا شعر عتبہ نے آپ سے عرض کیا اے محمد تم بہتر ہو یا ہاشم تم بہتر ہو
یا عبد المطلب تم بہتر ہو یا عبد اللہ ہمارے خداؤن کو کیون برا کہتے ہو اور ہمارے
بزرگون کو کس لیے گمراہ بتاتے ہو اگر سرداری چاہیے تمہین اپنا سردار بنا لین اور جتنک
تم زندہ ہو تمام قریش تمہاری اطاعت کرین اور جو تمہارے دماغ مین خلل ہوگیا ہے
تو طبیبون سے علاج کرا لین اور جو عورتون کی خواہش تہین تو اس کام پر باعث ہے تو
جس قبیلے سے تمہارا جی چاہے دس عورتین تمہارے نکاح مین دین اور جو مال مطلوب
ہے تو اسقدر جمع کردین کہ تم اور تمہاری اولاد ہمیشہ کہایا کرین آپ چپکے رہے جب اوسکا

اوسکا کلام ختم ہوا فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت
آیاتہ جب اس آیت پر پہونچے فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود
عقبہ خوف سے کانپنے لگا اور اپنا ہاتھہ آپکے مُنہ پر رکھکر کہا ای محمد تمہین رحم کی قسم اب موقوف کرو مجھے سننے کی طاقت نہین اور کئی دن گھر سے باہر نہ نکلا ابوجہل نے کہا ای معشر قریش عتبہ محمد کی روٹیون پر مائل ہوا اور عتبہ کے پاس جاکر کہا اگر تجھے مال کی حاجت ہے تو اسقدر جمع کردون محمد کی روٹیون کی احتیاج نرہے عتبہ نے کہا قریش مین مجھسے زیادہ مالدار کوئی نہین لیکن مین نے کلام محمد کا سنا ہے نہ وہ شعر ہے نہ کہانت نہ جادو جسوقت اونہون نے یہہ آیت پڑہی انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود مجھے خوف ہوا کہین آسمان سے عذاب آجاے میری رائے یہ ہے کہ تم اونسے تعرض نکرو اگر عرب اوپر غالب آے تمہارا مطلب حاصل ہوا اور جو وہ غالب ہوے تو سلطنت اونکی تمہاری سلطنت اور اونکی عزت تمہاری عزت ہی قوم نے کہا محمد نے تجھپر جادو کیا جب اونکا اصرار حد سے گذرا آپ ہی کہنے لگا واللہ مین نے محمد کے برابر کوئی جادوگر نہ دیکھا اور ظاہر ہی کہ یہہ تاثیر بے اسکے کہ صدق اور خوبی اوس کلام کی سامعے کے دلمین جم جاوے ممکن نہین اور ہر ذی عقل جانتا ہے کہ خطا اور نسیان بشر کو لازم ہے کوئی شخص کسی علم مین کیسی ہی مہارت رکھتا ہو اور اتنی بڑی کتاب اوسی علم مین لکھی اور برملا دعوے کرے کہ سارا عالم جمع ہوکر ایک صفحہ میری کتاب کا کہلای ممکن نہین کہ ہزارون لاکھون آدمی قرنا قرنا کوشش کرین اور اوسمین ایک غلطی بھی نہ نکال سکین اور دانایان عالم بر تقدیر اجتماع و اتفاق ایک صفحہ بھی اوسکی کتاب سا نکہہ سکین اور جو وہ ایسا ہی ہے کہ برملا

کہتا ہے لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا اگر جن وانس اسبات پر جمع ہو جائین کہ ایسا قران لاوین نلا سکینگے مانند اوسکے اگرچہ بعض اونکا بعض کا مددگار ہو اور باوجود اوس دعوے کے کوئی اوس سے مقابلہ نہین کرسکتا اور تمام عالم بر تقدیر اجتماع اور اتفاق کے اوسکے معارضہ کی قدرت نہین کرسکتا تو یہی دلیل اوسکی نبوت کے لیے کافی ہے اور اسیکو معجزہ کہتے ہین کہ معجزہ وہ خارق عادت ہے

جو دعوی نبوت منکروں کے مقابلہ میں پیش کرے اور وہ اوسکے معارضہ سے عاجز ہو جاویں بالجملہ
قرآن ایک عمدہ معجزہ ہی گو باوجود اوسکے اثبات نبوت کے لیے دوسرے معجزہ کے
اصلا ضرورت نہیں بلکہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹ معجزات کو متضمن ہی کہ منکرین نبوت ہر آیت کے
معارضہ سے عاجز ہیں بعض علما کہتے ہیں قرآن میں ساٹھ ہزار اور بقول بعض کے چودہ ہزار
معجزہ ہیں جسکو خدائی کریم عقل سلیم عطا فرماتا ہے اور ادراک کرتا ہی وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ
مِنْ نُّوْرٍ باقی رہی یہ بات کہ قرآن میں بعض معجزات اور خوارق عادات حضرت سید کائنات علیہ
السلام والصلوۃ کی اجمالاً و تفصیلاً دونوں طرح مذکور ہیں اللہ تعالی فرماتا ہی وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ
الْبَيِّنٰتُ گواہی دی اونہوں نے کہ پیغمبر سچا ہے اور آئے اون پاس معجزے
اور ارشاد ہوتا ہے فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ پھر جب بے آیا
اون پاس معجزہ کہا یہ کھلا جادو ہے اور سورہ قمر میں فرماتا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ
وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ قریب آئی قیامت
اور شق ہوا چاند اور جب دیکھتے ہیں کوئی نشانی منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں مستمر جادو ہے
اور وہ جو بعض گمراہ کہتے ہیں اگر یہ امر واقع ہوتا تمام عالم کو معلوم ہو جاتا اہل تاریخ
اور ارباب تنجیم کہ نقل امور غریبہ اور واقعات عجیبہ میں اہتمام رکھتے ہیں بالضرور
نقل کرتے محض بے دلیل اور بانگ بے ہنگام ہی اگر تصدیق معجزات کے لیے موجودگی
منکرین کا لکھنا شرط کیا جاوے تو معجزات حضرت مسیح یعنے احیاء موتی تعویذ سے
اعتماد اوٹھ جاوے زمانہ حضرت آدم سے عیسی تک ثبوت معجزات کا بھی
کتاب یا اونکے اصحاب کی گواہی سے ہوتا رہا معجزات ختم المرسلین کے لیے
اس ثبوت کو کافی نہ سمجھنا دیانت سے بعید ہے اہل تواریخ وہ باتیں جو مذہب سے
علاقہ نہیں رکھتیں یا اپنے مذہب کے موافق ہوتے ہیں لکھتے ہیں اسلیے ہندو اور عیسائی
مؤرخوں نے معجزات حضرات انبیا اپنی کتابوں میں نہ لکھے علاوہ بریں اگر مورخین نے
یہ معجزہ لکھا ہو اور بعد دریافت حقیقت براہ عداوت کتابوں سے نکال ڈالا ہو تو کیا بعید ہے
بلکہ جس صورت میں اہل ملت نے صفت شناحضرت ختم الانبیا کی خدا کی کتاب سے نکال ڈالے تو شرک بت پرستوں سے

اس امر کی کچھ شکایت بھی نہیں اور حالات کواکب تمام کرہ زمین سے یکسان نسبت
نہیں رکھتے کسی ملک میں چاند پہلے طلوع کرتا ہے اور کہیں پیچھے اور کہیں ایک صفحت پر
ہوتا ہے اور دوسری جگہ خلاف اور کبھی چاند میں اور کسی قوم میں ابر یا پہاڑ حائل
ہوتا ہے اسی لیے خسوف بعض شہروں میں پایا جاتا ہے اور بعض میں نہیں اور بعض
جگہ کامل اور بعض جگہ کامل نظر آتا ہے اور یہ معجزہ رات کو ہوا کہ لوگ گھروں میں سوتے ہیں اور جو میدان میں
ہوتا ہے وہ کسی کام میں مشغول ہوتا ہے اور وہ ایک امر آنی تھا پل مارنے میں ختم ہوگیا
اوسوقت نگاہ آسمان پر ہونا کیا ضرور ہے اور بعض نے دیکھا اور اوسپر اعتماد نہ کیا ہے
کیا بعید ہے جو شخص اس قسم کی عجیب بات کہ آنی ہو دیکھتا ہے قصور اپنی نگاہ کا سمجھتا ہے
اور جو اوسے اپنے دیکھنے پر فی الجملہ اعتماد بھی ہوتا ہے تو خیال اس امر کے کہ لوگ نادان
نہیں گے دوسرے سے نہیں کہتا علاوہ دیں خارق عادت قدر ضرورت سے تجاوز
نہیں کرتا صرف اون منکروں پر جو خواستگار معجزہ ہوتے ہیں ظاہر ہوتا ہے دیکھو معجزہ
عیسوی کہ احیاء موتے اور ابراء ابرص واعمی تھا ضرورت سے متجاوز نہوا اور نہ سب مردے
اوس زمانے کے زندہ ہوجاتے اور تمام اندھے اور کوڑھی شفا پاتے اور اس جگہ
ایک نکتہ عجیب ہے کہ عادت الٰہی اسطور پر جاری ہے جب نبی کسی قوم کو معجزہ دکھاتا ہے
اور قوم انکار کرتی ہے غضب الٰہی اوپر نازل ہوتا ہے رحمت الٰہی مقتضی اس امر کے
نہوئی کہ اگلی قوموں کی طرح ان لوگوں کو ہلاک کرے صرف وہی ہتھ و سرکش جو حضرت سے
اوسوقت انکار و مقابلہ کرتے تھے جنگ بدر وغیرہ میں ہلاک ہوئے اسی لیے اور معجزات
محسوسہ آپکی قدر ضرورت سے زیادہ ظاہر نہوئے اور معجزہ عقلیہ یعنے کتاب الٰہی واسطے
اثبات نبوت کے کافی ہے اور سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوتا ہے سبحان الذی اسرے
بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر
یعنے پاکی ہے اوسے جو رات میں لے گیا اپنے بندے کو بڑائی کی والی مسجد سے پرلی مسجد تک
جسکی نواح کو ہمنے برکت دی تا دکھائیں ہم اوسے نشانیاں اپنی قدرت کی بیشک وہی
سننے والا ہے دیکھنے والا اور فرماتا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یہ اوس معجزہ

کا بیان ہے کہ حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بھر سنگریزے بین حالت محاربہ
بین کافروں پر پھینکے کہ سب کی آنکھوں بین پہونچے اور پہونچتی ہی اونٹ مُنہ پھیر گئے
تذییل بعض نادان قرآن پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ اوسمین کوئی خبر آیندہ کی جسپر پیشین گوئی
کہتے ہین نہین حالانکہ یہ اعتراض محض لاطائل اور سراسر باطل ہے کتاب آسمانی بین غلباً
ونقلاً پیشین گوئی کا ہونا ضرور ہے نہین مگر قرآن مجید بین بہت خبرین آیندہ کی موجود ہین اور بعض
سے علامات قیامت کو کہ ابھی واقع نہوئین مانند خروج یاجوج ماجوج وظہور دابۃ الارض
کے محالفین بتسلیم نہ کرین گے لہذا بقدر اقتضاء مقام چند خبرین اس قسم کی جو واقع
ہوئین اور کسی نہ کسی شعور یا انصاف کو اون بین بمجال دم زدن نہین لکھی جاتی ہین اللہ
فرماتا ہے لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین محلقین رؤسکم ومقصرین لاتخافون وکہیو پیشین گوئی
یعنے فتح ہونا مکہ کا اور بیخوف وخطر داخل ہونا مسلمانون کا اوسمین آفتاب نیمروز سے ظاہر
تر ہے بلکہ آج تک مسلمانون کے قبضے مین ہے اور دوسری جگہ فرمایا اذا جاء نصر اللہ
والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا سو مکہ کے فتح ہونے ہی قبائل عرب
جوق جوق اور فوج فوج دین اسلام مین داخل ہوے سبحان اللہ وبحمدہ اور فرمایا
انا فتحنا لک فتحا مبینا بین کی لفظ مین کیسی کھلی پیشین گوئی ہے کہ کوئی ماہر فن تاریخ اوسکا انکار
نہین کرسکتا کہ مکہ کے فتح ہوتے ہی تمام عرب مسلمانون کے قبضے مین آگیا اور فرماتا ہے وعد اللہ
الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی
جب مسلمان مدینہ کی حکومت پر بھی مستقل نہ تھے آخر اس وعدے کے سبب اکناف عالم اور
ربع مسکون مین پھیل گئے اور بڑی بڑی ملکون کی قبضے مین آئے اور اب بھی جسقدر ملک انکے قبضے مین ہین دوسری قوم کی
حکومت نہین اور ارشاد ہوتا ہے سیہزم الجمع ویولون الدبر اس وعدے کے مطابق
بدر اور خندق اور حنین کی لڑائی مین کفار باوجود کثرت اور غلبے کے مغلوب ہوکر بھاگ گئے
اور مسلمان فتحیاب ہوے اور فرماتا ہے وان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ وسوقت
یہ آیت اوتری مسلمان نہایت محتاج اور نادار اور مفلس اور لاچار تھے کسی کی عقل
ہرگز تجویز نہ کرتی کہ یہ قوم تھوڑے عرصے مین ایسی متمول اور آسودہ ہو جائیگی مگر خدا نے

اپنے وعدہ کے موافق اونہین وہ ثروت اور دولت عنایت فرمائی کہ بادشاہون کی
اولاد نے اون کی نوکری اور خدمت کی اور تمام عالم کے ملوک اور سلاطین اون کے
فرمانبردار ہوگئے اور فرماتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم
نورہ ولو کرہ الکافرون ظاہر ہے ابتدا سے جسطرح اس دین کے مخالف اوسکی
خرابی اور برباد ہونے کی درپے رہے کسی دین کے مخالف اوسکی خرابی کے پیچھے نہ رہے
ہونگے تھوڑے سے مفسدان ناآزمودہ کار پر تمام جہان کا ہجوم تھا مگر عنایت الٰہی سے کسیکا قابو
اون پر نہ چلا یہان تک کہ نور الٰہی تمام ہوا اور روشنی اوسکی تمام عالم مین پھیل گئی اور ارشاد ہوا
الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین
سو اسی عرصہ مین اہل روم فارسیون پر غالب ہوئے پر ظاہر ہے کوئی عقلمند مدعی نبوت ایسی خبر
جسکی غلطی تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہوجاوے تو سب کارخانہ نبوت درہم و برہم کردے نہین
کہہ سکتا اگر اس خبر کا ظہور نہوتا مشرکین اور یہود بیشک طعن کرتے اور اپنی کتابون مین لکھتے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبہ اہل روم کی بمیعاد بضع سنین خبر دی تھی سو غلط ہوئی اور
اس خبر کے ساتھہ یہہ بھی فرمادیا یومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ چنانچہ جسدن روم فارسیون
غالب ہوئے اوسیدن مسلمانون نے جاہ بدر پر کفار کو شکست دی اور بمدد الٰہی فتح نمایان
اونہین نصیب ہوئی اور یہود کے حقمین ارشاد ہوتا ہی اینما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس
دیکھو باوجود اسکے کہ زمانہ گذشتہ مین یہود کو ہمیشہ سلطنت اور ثروت رہی ہے اب اونکی حکومت کہین
نہین پائی جاتی ہر جگہہ ذلیل اور مقہور ہین اور اون سے فرمایا فتمنوا الموت ان کنتم
صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظالمین سو باوجود اسکے کہ وہ
منکر رہنے تکذیب قرآن و صاحب قرآن مین زیادہ مبالغہ رکھتے موت کی تمنا نکرسکے
اور ارشاد ہوا قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا سو دیکھہ لو سب جن و انس جمع ہوکر قرآن جیسی کتاب
آجتک نکہ سکے ندا ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ
من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم

عزیز حکیم نوان باب درود کے بیان مین اور اسباب مین چار فصلین ہین
پہلی فصل کریمہ ان اللہ وملائکتہ الایۃ کی تفسیر مین قال اللہ تعالے ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بیشک خدا اور
فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین پیغمبر پر اے ایمان والو درود بھیجو اوسپر اور سلام
بھیجو سلام کہکر ان دو اسطے تحقیق اور تقریر یعنی جملہ کے آتا ہے لیکن اس جگہ تاکید
وتقریر کی حاجت نہین اسلیے کہ وہ انکار مخاطب کے مقابلے مین ہوتی ہے اور یہان
خطاب اہل ایمان سے ہے پس دخول ان کا اور جملہ ہونا مسند کا محض واسطے اہتمام
شان اس حکم کے ہے اور فعلیت جملہ کی واسطے افادہ تجدد کی ہے کہ روز بروز رحمت
وعنایت پروردگار تقدس وتعالے کی اونکے حال پر طرح طرح سے زیادہ ہوتی ہے
اور آپ کے کمالات کو یوما فیوما ترقی ہے وللاخرۃ خیر لک من الاولے اور صیغہ
ماضی کا باوجود اسکے کہ تحقق اور وقوع پر دلالت کرتا ہے واسطے توہم انقطاع کے ترک
ہوا علاوہ برین صیغہ مضارع اس آیت مین زیادتی ترغیب وتشویق کا فائدہ بخشتا ہے
کہ صیغہ ماضی سے حاصل نہین حدیث مین آیا ہے جسکی آمین فرشتون کی آمین سے موافق ہوگئی
گناہ اوسکے بخشے جاوین پس کس قدر فائدہ حاصل ہوگا اوس شخص کو کہ درود اوسکے
درود ملائکہ یا صلوٰۃ خدا سے موافق ہو جاوے اور ذکر فرشتون کا پیرایہ اضافت اوزکی
خدا کی طرف بلکہ اس تمام کلام کی تقدیم امر پر اسی فائدہ کے واسطے ہے کہ اگر بادشاہ
اپنی رعایا اور لشکر کو کسی کام کا حکم کرتا ہے اور لوگ یہ بھی جانتے ہین کہ فقط ایکبار
تعمیل اس حکم کی واجب ہے اور پھر ہمہ تن مشغول ہین تو اکثر لوگ اوسمین دوسری بار کاہلی
کرتے ہین اور جو جانتے ہین کہ تمام مقربان بادشاہی اکثر اس کام مین مشغول رہتے ہین
اور اوسی بادشاہ کی خوشنودی کا سبب سمجھتے ہین بلکہ خود بادشاہ بنفس نفیس
اوسکیطرف متوجہ ہوتا ہے تو شوق ورغبت اور بڑائی اور عظمت اوسکی سب کے دلمین
زیادہ ہو جاتی ہے اور اوسے عزت اور سعادت جانتے ہین فقیہ ابواللیث سمرقندی
فرماتے ہین تقدیم اس جملہ کی امر پر درود کی فضیلت پر صاف صریح دلالت کرتی ہے کہ

ہر عبادت مین ابتدا آور امر عبا اگر اس امر مین پہلے اپنے اور فرشتون کے فعل سے خبر
دی پہر مسلمانون کو حکم کیا آور اللہ ذات جامع جمیع کمالات کا علم اور بعض کے نزدیک
اسم اعظم ہے علما کہتے ہین لفظ اللہ اصل مین الٰہ تہا ہمزہ حذف کرکے اوسکے عوض
لام تعریف کا لائے اور الٰہ در اصل ولاہ تہا کہ مشتق ہے ولہ بمعنی حیرت سے پس نصب
بندے کا اس نام پاک سے یہ ہے کہ آپکو بحر حیرت مین غرق کرے العزیز راہ موے سراسر
حیرت بلکہ حیرت در حیرت ہے جسنے اوسمین قدم رکہا آپکو اور تمام عالم کو گم کیا بلکہ اس
راہ مین راہ کو بہی دیکہنا گمراہی ہے جو نہین جانتا وہ سب کچہ کہتا ہے اور جو جانتا ہے
وہ کچہ نہین جانتا اور جو کسیوقت کچہ جانتا ہے تو زبان پر نہین لاتا من عرف اللہ کل لسانہ
اور جسطرح راہ معرفت اوسکی عبارت و اشارت سے ورا ہے اسطرح عجایب
و غرایب ذکلت و لطائف اوسکے نام کی بہی احاطہ تحریر و تقریر سے زیادہ ہین باقی رہا
لفظ اللھم کہ تمام دعا خصوصًا درود کے شروع مین اکثر وارد ہوتا ہے اصل اوسکی
نزدیک خلیل اور سیبویہ اور بصریین کے یا اللہ ہے حرف ندا محذوف ہوا اور عوض اوسکے
میم مشدد آیا شیخ الشیوخ حسن بصری فرماتے ہین اللھم سب عالمون کا مجمع ہے اور نضر
بن شمیل کہتے ہین جسنے اللھم کہا گویا تمام اسمائے الہی کے ساتہہ خدا کو یاد کیا اور بعض اوسکو
اسم اعظم جانتے ہین واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم قولہ عزوجل و ملائکتہ ملائکہ کہانے
پینے سونے سے منزہ ہین نہ مرد ہین نہ عورت جسکام پر خدائے تعالے نے اونہین مقرر
کردیا اوسپر قائم ہین اور طرح طرح کی شکل بنا سکتے ہین خدا کی تسبیح اور ریا و سمعہ سے مبرا
شمار اون کا سوا خدا کے کوئی نہین جانتا مگر مستدرک مین ابن عمر رض سے استقدر
وارد ہوا کہ تمام مخلوق دس حصے ہے ایک حصہ باقی خلق اور نو حصے فرشتے اور طبرانی
نے جابر سے اور بزار نے ام المومنین عائشہ رض سے روایت کیا ساتون آسمان مین
ایک بیت المعمور برابر جگہ بہی فرشتے سے خالی نہین قولہ عزوجل یصلون لفظ صلوٰۃ لغت
مین بمعنی دعا اور عرف شرع مین بمعنی نماز اور درود کے آتا ہے اور مناسبت دعا
اور درود مین ظاہر ہے کہ دعا تحصیل مقصد کے لیئے داعی سے واقع ہوتی ہے اور مصلی

بھی صلوٰۃ سے جمیع مقاصد جمیلہ اور مطالب جلیلہ ظاہراً اور باطناً جمع کرنا چاہتا ہے
اور کبھی یہ لفظ بمعنی رحمت اور استغفار اور مغفرت اور ثنا کے بھی آیا ہے اور آیت
میں ان سب معنی کے سانہ تفسیر کیا گیا ہے قولہ علی النبی لفظ علی دعا کے صلے میں
واسطے ضرر کے آتا ہے اور رحمت اور صلوٰۃ کے سانہ فائدہ لام کا بخشتا ہے اور
لام عہد کا ہے کہ آپ وصف نبوت میں مشہور و معہود ہیں یا واسطے جنس کے ہے
اور مطلق فرد کامل کیطرف منصرف ہوتا ہے اور اس جگہ اس لفظ کے اختیار میں
باوجود اسکے کہ مرتبۂ خاص بمنصب رسالت ہی قطعاً و یقیناً آپ کے لیئے ثابت ہے ایک فائدہ
جلیلہ ہے کہ جب ایسی نعمت عظمے اور دولت کبرے آپکی نبوت کے مقابل ہے
تو کمالات مرتبہ رسالت کے کہ نبوت سے بہت بلند و بالا ہے کسقدر وجہ اشرف و اعلا
ہونگے زنہار اس کن رگلستان من بہار مرا قولہ جل شانہ یا ایہا الذین
آمنوا یہ لفظ اس امت مرحومہ کے خصائص سے ہے اور اونکے کمال فضل و بزرگی اور
درود کی عظمت اور بڑائی پر دلالت کرتا ہے کہ خود مالک حقیقی درود پڑھتے ہے والونکے
ایمان کی گواہی دیتا ہے اور اونکو ایمان والے کہتا ہے اور یہ بھی سمجھا جاتا ہے
کہ درود پڑھنا ایمان کا مقتضی ہے اسلیئے کہ جب کسی سے کوئی بات طلب کرتے ہیں تو اوسے
مناسب و مقتضی مطلوب کے سانہ متصف کرکے خطاب کرتے ہیں جیسے معرکہ جنگ و جدل
میں سپاہیوں سے کہتے ہیں اے بہادرو وقت جانبازی اور جرأت کا ہے اور سخی
سے تحریص سخاوت کے وقت کہتے ہیں اے کریم یہ موقع دینے کا ہے قولہ تعالے
صلوا علیہ اس جگہ کئی بحثیں ہیں بحث اول درود واجب ہے یا مستحب
اور بر تقدیر وجوب کسقدر واجب ہے حافظ ابو عمر و بن عبد البر کہتے ہیں امر اس
آیت میں بالاجماع وجوب پر محمول ہے اور طبری نے استحباب پر اجماع کا دعوے کیا
قاضی عیاض اور حافظ ابن حجر کہتے ہیں مراد طبری کی یہ ہے کہ اکثر سے زیادہ مستحب
ہے ورنہ قول اوسکا خلاف ہے کہ اجماع وجوب پر منعقد ہے بحث ثانی شیخ عز الدین
ابن عبد السلام فرماتے ہیں ہماری صلوٰۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکی شفاعت

نہین بلکہ یہین حکم ہے کہ حق ہر شخص کا ادا کرین اور حقوق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہمپر اسقدر نہین کہ تمام عمر مین ایک ثمہ ادا کر سکین پس خدا کی تعلیم سے اوسکیطرف
رجوع کرتے ہین کہ الٰہی تیرے حبیب کے حقوق اور احسانات کا بدلا ہمسے کچھ نہین
ہو سکتا تو ہی اپنے فضل وکرم سے اونکو جزاے خیر دے اور اپنی رحمت کاملہ اوس جناب
پر نازل فرما اے سید انام درود جناب تو بہ ورد زبان ماست مہ وسال وصبح وشام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ناز دور بہ ورد دست ماہین صلوت ست والسلام یہ نکتہ
حضرت احدیت کی اس امت پر کمال عنایت ہے کہ پیغمبر کی تعظیم کا طریق اونہین سکھا دیا
تا وہ اپنی زبان کو ادائے شکر نبوی اور تعظیم محمدی سے قاصر سمجھکر جناب احدیت کیطرف
رجوع کرین اور یہود و نصاری کیطرح عقل کو دخل دے کر ورطۂ افراط وضلالت
مین نہ پڑین اور یہ تقریر ایک قوی شبہہ کو بھی دفع کرتی ہے کہ ظاہر امر دلالت کرتا ہے
ہم درود بھیجین اور صلینا یا نصلی علی محمد کہین تقریر دفع کی یہ ہے کہ ہم درود بھیجنے سے
عاجز ہین اسلیے حوالہ بجناب احدیت کرتے ہین کہ تو اپنے بندون کی طرف سے اونپر درود نازل
فرما پس ہر چند بندہ بنفسہ اس حکم کے ساتھہ قیام نہین کرتا لیکن قیام بہ دعا وطلب کہ
انتہاے امکان وقدرت ہے قائم مقام قیام بنفسہ کا ہے اور اسقدر تعلق امر کے لیئے
کفایت کرتا ہے خلاصہ یہ کہ مصلی درحقیقت خدا ہے اور نسبت صلوۃ کے بندے کیطرف
مجازی ہے یعنی سوال وطلب صلوۃ کے خدا سے اور یہی معنے اوس سے مطلوب ہین کہ اس سے
زیادہ قدرت نہین رکھتا اور تکلیف قدر وسعت سے زیادہ نہین ہو سکتی واللہ اعلم
بحث ثالث درود پڑہنا ہر وقت اور ہر حال مین اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر قدم
اور ہر سانس کے ساتھہ یہانتک کہ راہ اور زنانے کی حاجت مین بھی جائز بلکہ مستحب ہے
مگر اوقات مخصوصہ مین کہ جنکی خصوصیت اس امر بشیر کے ساتھہ کتابون سے ثابت ہوئی
ساتھہ رعایت آداب کے افضل اور بہتر ہے اور آداب یہ ہین کہ بدن اور کپڑے نجاست
حقیقی اور حکمی سے پاک کرکے اور خوشبو ملکر یا پاس رکھکے باوضو رو بہ قبلہ دوزانو
بیٹھے اور بہ کمال خشوع و خضوع دل کو جناب احدیت اور حضرت رسالت

کیطرف متوجہ کرے اور نام جناب باری اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا بکمال تعظیم زبان پر
لائے اور معانی کلمات درود کے سمجھتا جائے جب کلمہ نسبت پر پہونچے سبب گناہون
اور آلودگی کے آپکو درگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دور جانے اور جب کلمہ
خطاب پر آئی خس وخاشاک کے مانند وہان حاضر سمجھے اور تصور اوس صورت پاک کا
کہ آخرین تہی ذہن مین جمائے اور امثال امر الٰہی اور ادائے حق نبوی کا قصد کرے معاذ اللہ
اپنا احسان نہ سمجھے ؎ منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم ۔ منت شناس زو کہ بخدمت
بداشتت ۔ بلکہ اپنے اس درود پڑہنے اور اوس جناب کیطرف متوجہ ہونے کو حضرت کی
عنایت تصور کرے ؎ بلبل ز ادب پانہند و صوت گلزار ۔ تا گل بہ طلبگاری او نشتابد
اور اوسے اپنی صلاح اور فلاح کا عمدہ سبب جانے اور پڑہنے کے لیئے بوقت معین
ایک حد مقدر معین کرے اور حتی الوسع اوسے فوت نہونے دے اگر اتفاقاً فوت ہوجائے
دوسرے وقت پڑہ لے اور بعد ختم کے دعا اپنے مقاصد و مطالب خصوصاً اس وظیفہ
کی قبولیت کی بکمال الحاح وانکسار مانگے کہ امید اجابت ہے اللھم وفقنا لذلک ولما
تحب وترضی واجعل آخرتنا وعاقبۃ امرنا خیرا من الاولے ۔ بحث رابع ہر چند یہ کرامت
اور پیغمبرون کو بھی استقلالاً اور غیر انبیا کو تبعاً حاصل ہے لیکن باعتبار کمیت وکیفیت کے
اوس جناب سے اسکطرح کی خصوصیت رکھتی ہے کہ نہ اسقدر کثرت اوسکی اورون کو
حاصل اور نہ ایسی کامل رحمت کسی پر نازل اور نہ کسی کی درود پر صلی کے واسطے اسقدر
فوائد مرتب اور نہ جناب احدیت کو کسی کے درود کا ایسا اہتمام منظور ازل سے پروردگار
تقدس وتعالے نے اوس جناب پر بڑے درجے کی کامل رحمت اپنی نازل فرمائی اور حضرت
موسے جیسے پیغمبر اولوالعزم کو حکم کیا اگر تجھے میری نزدیکی مطلوب ہے تو محمد پر درود بہت
بھیجا کر اور اوسے ام البشر حوا کا مہر مقرر کر کے ابو البشر آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا
مہر حوا کا یہی ہے کہ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود بھیجے اور بڑے بڑے مقرب
فرشتے اونپر درود بھیجتے ہین اور ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اور ستر ہزار
شام سے صبح تک اسی کام پر مقرر ہین کہ آپکی قبر مبارک پر حاضر ہوکر درود پڑہتے رہین اور

مسلمانون کو اپنے اور فرشتون کے درود بھیجنے سے خبر دے کر ارشاد ہوتا ہے
اے ایمان والو تم اوپر درود بھیجو تمام مسلمان بامثال امر الہی اپنی مجلسون اور منبرون
اور عباد گاہون اور خلوت خانون بلکہ بعض چلتے پھرتے اوٹھتے بیٹھتے راندن درود
پڑھتے ہین یہانتک کہ عمدہ طاعات اور افضل عبادات یعنے نماز مین پانچون وقت پڑھی
جاتی ہے بلکہ امام شافعی کے نزدیک قعدۂ اخیر مین واجب ہے اور اللھم صل علی محمد کما صلیت
علے ابراہیم مین نفس صلوٰۃ تشبیہ مطلوب ہے بکیفیت وکمیت اوسکی مانند کیفیت وکمیت
صلوٰۃ ابراہیم کے کہ بقاعدۂ علم بیان دونون صلوٰۃ مین مساوات بارتر جیح صلوٰۃ ابراہیمی
کے صلوٰۃ محمدی پر لازم آئی۔ جیسے کریہ انا ارسلنا الیک کما ارسلنا الے نوح مین تشبیہ
نفس رسالت محمدی کی سانھ نفس رسالت نوح علیہ السلام کی ہے نہ اوسکی کیفیت
کی کیفیت رسالت نوح علیہ السلام کے سانھ بلکہ کہہ سکتے ہین جسطرح سجدۂ فرشتون کا
ظاہر مین حضرت آدم علیہ السلام کیطرف ہوا مگر درحقیقت قبلہ اوکا نور محمدی تھا کہ آدم
علیہ السلام کی پیشانی مین جلوہ گر تھا اسیطرح اگرچہ ظاہر مین ابراہیم علیہ السلام مورد اس
کرامت کے ہوئے لیکن حقیقت مین نور محمدی ہے کہ اوکی بھی پشت مین موجود تھا اور
استقلال حضرت انبیا کا اس کرامت مین کہ اوپر درود بھیجنے اونکے نام کے سانھ اور انپر بے ذکر
نام کسی دوسرے کے جائز ہے منافی اس تقریر کا نہین اس لیے کہ آپکی ذات مجمع کمالات
اس استقلال کا واسطہ ہوسکتی ہے جیسے مرتبہ نبوت کا اونکو استقلالاً حاصل ہے مگر آپ ہی
مین اصل ہین کما صرح بہ الامام الاجل حجۃ الاسلام محمد الغزالی نور اللہ مرقدہ بہرحال
یہ امر بخوبی ثابت ہوا کہ کمال اس کرامت کا اور کثرت اوسکی آپ کے لیے مخصوص ہے کوئی
نبی ولی ازمعین شریک نہین قولہ علیہ السلام وسلموا تسلیما سلام بھی وجوب واستحباب
مین مانند صلوٰۃ کے ہے جو درود کو واجب کہتا ہے سلام کو بھی واجب سمجھتا ہے اسلیے
کہ ایک آیت مین اکیطرح سے دونون کے سانھ امر وارد ہے اگر درود مین جملہ بتقدمہ کے لتاکید
تاکید ہے سلام بلفظ تسلیما موکد ہے دریاب تحقیق فرماتے ہین سلام بحیث جسکا جواب واجب
ہے درود ہر شخص کے لیے ہے مگر سلام رد کا کہ قریب بمعنے صلوٰۃ کے ہے انبیا علیہم السلام پر حالت

حیات ظاہری مین اور بعد اوسکے اگرچہ مسلم اون کی قبر منور کے پاس قریب ہو جانا ہے بخلاف اور ون کے کہ اونپر بعد از موت سوا وقت زیارت قبر کی استقلالاً جائز نہین کما انشاء اللہ الشیخ تقی الدین السبکی کذا فی الدر المنضود ولابن الحجر المکی فصل دوسری فضائل و فوائد درود کے بیان مین علمائے راسخین اور ائمہ دین فرماتے ہین ایک درود دنیا و مافیہا سے بہتر اور دو لفون جہان کے لیے کافی ہے ثواب اوسکا طاعات ہزار سالہ کے ثواب سے زیادہ اور رتبہ اوسکا اکثر عبادات بدنیہ اور مالیہ اور قولیہ سے اعلےٰ ہے اور یہ فضل و عنایت اس امت بابرکت پر اوس صاحب دولت کے بدولت ہے صلے اللہ علیہ وسلم ورنہ ہم کب لائق اس عنایت اور مستحق اس کرامت کے تھے مسلم اور ابوداؤد و ترمذی اور طبرانی احمد ابونعیم وغیرہم اکابر محدثین روایت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص مجھپر ایک درود بھیجتا ہے خدا تعالےٰ اوسپر دس بار اور حاکم اور احمد کی روایت مین ہے سو بار درود بھیجتا ہے اور نسائی اور دارمی اور احمد اور حاکم اور ابن حبان نے بالفاظ متقاربہ ابوطلحہ انصاری سے روایت کیا جو شخص ایک پر ایکسا درود بھیجتا ہے خدا تعالےٰ اوسپر دس درود بھیجتا ہے اور جو ایک سلام بھیجتا ہے اوسپر دس سلام بھیجتا ہے ابونعیم نے حلیہ مین اور ابوالقاسم نے ترغیب مین ذکر کیا عمر بن میمار کی حدیث مین آیا جو شخص میری امت سے باخلاص مجھپر درود بھیجتا ہے اللہ تعالےٰ اوسپر دس درود بھیجتا ہے اور اوسکے دس درجے بلند کرتا ہے اور اوسکے لیے دس نیکیان لکھتا ہے اور اوسکی دس برائیان محو فرماتا ہے نسائی اور طبرانی اور بیہقی اور ابن ابی عاصم نے مانند اسکے ابوبردہ بن نیار رضہ سے روایت کیا و رجال ثقات العزیز یہ تو ایک بڑی نعمت ہے کہ پروردگار تقدس و تعالےٰ اس بندۂ ناچیز آلودۂ معصیت پر دس بار رحمت اپنی نازل فرمائے اور اوسے اپنے سلام سے مشرف کرے اور دس درجے اوسکے بلند کرے اور دس نیکیان اوسکے نامۂ اعمال مین لکھے اور دس گناہ اوسکے بخشے ایک نگاہ لطف اوسکے مہمات دین و دنیا کو کفایت کرتی ہے اور اوسنے عنایت اوسکی سب مطالب و مقاصد کے لیے کافی ہے اگر تمام عمر کی عبادت کے صلے مین ایکبار بھی بندہ کو یہ دولت نصیب

تا تہ آئے دین و دنیا کے لیئے کافی و وافی سمجھے ہے مرا از زلف تو موے پسند ست +
فضولی می کنم بوئے پسند ست + شیخ عبد الحق دہلوی کہتے ہین جب مین مکے سے مدینہ شریفہ
کو چلا شیخ عبد الوہاب متقی نے فرمایا اس راہ مین کوئی عبادت بعد فرائض کے درود کے
برابر نہین سب اوقات اپنی اسی مین صرف کیجیو مین نے کہا کوئی حد و معین ہے فرمایا یہان
حد و معین نہین اتنا پڑھو کہ درود کے رنگ مین رنگ جاؤ اور اوسمین مستغرق ہو جاؤ
اور آپ فرماتے ہین درود مجھپر صراط پر نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن مجھپر اسّی بار درود
بھیجے اسّی برس کے گناہ اوسکے بخشے جائین صحابہ نے کہا یا رسول اللہ درود کسطرح بھیجین
فرمایا کہو اللھم صل علی محمد عبدک و نبیک و رسولک النبی الامی اور فرماتے ہین جو شخص
جمعہ کے دن نماز عصر پڑھکر اوٹھنے سے پہلے کہے اللھم صل علی محمد النبی الامی و علی آلہ وسلم تسلیما
اسّی برس کے گناہ اوسکے بخشے جائین اور اسّی برس کی عبادت کا ثواب اوسکے واسطے
لکھا جاے فائدہ گناہون سے صغائر مراد ہین نہ کبائر اور بخشش صغائر کی بھی اخلاص
قلب اور مقبولیت درود سے مشروط ہے گویا یہ عمل شریف اور تمام حسنات ازالۂ سیئات
مین حکم دوا کا رکھتی ہین کہ جسطرح تاثیر دوا کی شرائط استعمال اور توجہ طبیب اور عدم موانع
پر موقوف ہے اسطرح اوسکی تاثیر بھی بے عنایت الٰہی اور رعایت شرائط
اور انعدام موانع ظاہر نہین ہوتی بلکہ جسطرح بد پرہیزی سے بیماری بڑھ جاتی ہے کہ علاج
پھر نہین رہتی اسطرح گناہون کی کثرت دل سیاہ کرتی ہے اور جب سیاہی اوسمین لبتی
ہے اوسوقت کوئی چیز بیانتک کہ قرآن بھی نفع نہین بخشتا ولا یزید الظالمین الا خسارا العزیز
گناہ حقیقت مین ایک آگ ہے جب وہ آگ دل مین بھڑکتی ہے دوزخ کی طرف کہ بنسبت
اسکے تیز کے ہے بالطبع میل کرتی ہے اور آدمی کو کھینچکر لیجاتی ہے اور یہ حرکت نہایت تیزی
کے ساتھ ہوتی ہے اوسوقت کوئی قاسر اوسے نہین روک سکتا اسلیے آدمی کو چاہیے
کہ حسنات کی تاثیر پر بھروسا کرکے گناہ مین مبتلا ہونا یہ کیا ضرور ہے تریاق جسکے پاس ہو
سانپ کے منہ مین انگلی دیا کرے کہ ضرر گناہ کا یقینی اور زوال وسخاطتی ہے تا ان
جسقدر ہو سکے بامید بخشش اون گناہون کے کہ احیانًا واقع ہو جائین اور بلند ہونے درجہ

اور مرتبون اور حاصل ہونے دین و دنیا کی مرادون اور مقصدون کے اون صیغون کے ساتھ کہ صحیح حدیثون اور معتبر روایتون مین وارد ہوئی ہر حایت اون کی ترکیب شرائط کے درود کی کثرت کرے اللھم وفقنا لذلک بجاہ نبیک المصطفے وحبیبک المجتبے اور فرمائے تم مین جو شخص درود زیادہ پڑھے گا قیامت کے دن ہر مکان مین مجھسے زیادہ نزدیک ہوگا جو جمعہ کے دن یا رات مجھپر درود بھیجتا ہے خدا بقضائے تنوا حاجت اوسکی روا کرتا ہے شر آخرت اور تشویش دنیا مین اور درود پر ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ میری قبر مین ہو بیشک جیسے تمہارے پاس ہدیہ لایا جاتا ہے اور اوسکا نام اور نسب اور قوم مجھے بتاتا ہے مین اوسی صحیفہ سپید مین نگاہ رکھتا ہون اور فرماتے ہین جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھپر درود بہت بھیجو کہ بیشک تمہارے درود مجھے پہونچتے ہی مین تمہارے حق مین دعا اور استغفار کرتا ہون اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بہت بھیجو کہ وہ دن مشہود ہے فرشتے اوس روز حاضر ہوتے ہین جو بندہ مجھپر درود بھیجتا ہے اوسکی درود مجھے پہونچتی ہی جہان کہین کہ ہون لوگون نے پوچھا اور وفات کے بعد فرمایا وفات کے بعد بھی کہ زمین پر پیغمبرون کا جسم کھانا حرام ہے اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بہت بھیجو کہ جو امتی میرا مجھپر درود بھیجتا ہے اوسکی درود مجھے پہونچتی ہے پس اوسکی درود زیادہ ہے مجھسے نزدیک زیادہ ہے اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بھیجو کہ جبرئیل نے مجھسے کہا پروردگار فرماتا ہے اہل زمین سے جو مسلمان تمپر ایک بار درود بھیجتا ہے مین اور میرے فرشتے اوسپر دس درود بھیجتے ہین اور فرماتے ہین جمعہ تمہارے دنون مین زیادہ بزرگ ہے کہ آدم اوسدن پیدا ہوئے اور اوسی دن روح اون کی قبض ہوئی اور اوسمین نفخہ اور صعقہ ہے پس اوسدن مجھپر درود بہت بھیجو کہ تمہاری درود میرے حضور مین عرض کیجاتی ہے صحابہ نے کہا اور بعد آپکی رحلت کے فرمایا بیشک اللہ تعالے نے زمین پر پیغمبرون کا بدن کھانا حرام کیا ہے فائدہ منذری نے اس حدیث کی تحسین اور حاکم اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور نووی نے تصحیح کی ابن دحیہ اوسے صحیح محفوظ اور حافظ عبد الغنی حسن صحیح کہتے ہین اور سخاوی قول بدیع مین اوسکے اسناد مین ایک علت

ابو حاتم سے نقل کرکے کلام دارقطنی و خطیب سے رفع کرتے ہین تنبیہ ان حدیثون سے دو امر ثابت ہوے ایک یہ کہ اوقات متبرکہ مین اہتمام حسنات کا زیادہ چاہیے دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک مین زندہ ہین درود ہماری اونکے حضور عرض کیجاتی ہے آپ خوش ہوتے ہین اور ہمارے حق مین دعا اور استغفار کرتے ہین اور آپکی دعا اور استغفار ایک نعمت عظمی اور دولت کبری ہے جسے یہ دولت بے نہایت کہ سلطنت مملکت کشور سے بہتر ہی تمام عمر مین ایکبار بھی میسر ہو وہ جہان کی خوبیان اوسے حاصل ہون اور دنیا اور آخرت کی سب آفتون سے نجات پائے ؎ اگر جملہ جہانم خصم گیرند ۔ نترسم گر نگہدارم تو باشی ۔ وز شادی در ہمہ عالم نگنجم ۔ اگر یک لحظہ غمخوارم تو باشی ۔ اور فرماتے ہین جو شخص مجھپر سلام بھیجتا ہے فرشتہ سلام اوسکا مجھے پہونچاتا ہے کہ اے محمد فلان بیٹا فلان کا آپ پر سلام بھیجتا ہے اور اکثر روایات مین بجائے سلام لفظ صلوٰۃ وارد ہے اور فرماتے ہین خدا کے سیاح فرشتے سلام اوسکا مجھے پہونچاتے ہین فائدہ ہرچند جواب فقط سلام تحیت کا واجب ہے اور آپ اوسکے جواب مین اہتمام سے کہتے مگر آپکی رحمت و عنایت سے امید واثق ہے کہ غریبان امت کو بعد انتقال کے بھی جواب سلام سے مشرف فرماتے ملکہ سخاوی نے قول بدیع مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین اور ضیاء نے مختارہ مین اور ابو الشیخ نے اپنی کتاب مین بعض صحابہ سے مرفوعاً روایت کیا جو شخص اپنے بستر پر آکر یعنے سوتے وقت سورۂ ملک پڑہے پھر چار بار یہ کلمات کہے اللھم رب الحل والحرام و رب الرکن والمقام ورب المشعر الحرام بحق کل آیۃ انزلتھا فی شھر رمضان بلغ روح محمد تحیۃ وسلاماً اللہ تعالے دو فرشتے متعین کرے کہ میرے پاس آکر عرض کرین اے محمد فلان بن فلان آپکو سلام و رحمۃ اللہ کہتا ہے مین اوسکے جواب مین کہون فلان بن فلان پر میری طرف سے سلام اور خدا کی رحمت اور برکات ہو سکی برکتین آپ نے سکوال اور ابن ابی الدنیا سلیمان بن سحیم سے نقل کرتے ہین مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ جو آتے ہین اور سلام بھیجتے ہین آیا آپ اونکے سلام سے واقف ہوتے ہین فرمایا ہان اور مین اونکے سلام کا جواب دیتا ہون ؎ یا نبی اللہ

السلام علیک ✤ انما الفوز والفلاح لدیک ✤ بسلام آمدم جوابم دہ ✤ مرہمے بردل خرامم نہ
مہر بکشا ز عضیا قوت ✤ روح را کام بخش و دل را قوت ✤ زاری من شنو تکلم کن ✤ گریۂ
من نگر تبسم کن ✤ رحم کن بر من و فقیرے من ✤ دست دہ بہر دستگیری من ✤ گر زنفسم
براہ سنت تو ✤ ہستم از عاصیان امت تو ✤ سلام علے خیر الانام محمد ✤ حبیب آلہ العالمین
وسید ✤ بشیر نذیر ہاشمی مکرم ✤ عطوف رؤف من کریمی یا محمد ✤ العزیز اس سے زیادہ
دولت ونعمت کیا ہوگی کہ تمام پیغمبرون کے سردار اور خدا کے پیارے اس مشت خاک
بے بضاعت کو جواب سلام کا دین اور اسکے حق مین دعاے رحمت وبرکت کرین اگر تمام
عمر کی محنت ومشقت کے صلے مین اکیسا رہی یہ دولت ہاتھ آئے امر عظیم اور نفع کثیر ہے ؎
صد سلامت میفرستم بر لوائے نخر کرام ✤ تا کہ آید بیک علیکم در جواب صد سلام ✤ ؎
ہر سلام کہ کند ربحہ در جواب آن لعب ✤ کہ صد سلام مرا یک جواب از تو بس ست ✤ الغرض
یہ دولت بے نہایت تو اکیطرف ہے محب صادق اگر اپنے محبوب کی ادنے توجہ والتفات
پر جان قربان کرے بجا ہے اور خوشی مین اوسکے گھر اور باہر ملک ومال لٹا دے تو روا
ہے ؎ جان سپیدہم در آرزوے قاصد آخر بازگو ✤ در مجلس آن نازنین حرفے گر از ما میروذ
ایک شخص نے کسی عالم سے پوچھا ایک وقت مین کروڑون آدمی اکناف عالم اور اطراف
زمین کے حضرت کی خدمت مین تحفہ سلام بھیجتے ہین آپ اونکے سلام کا کسطرح جواب دیتے ہین
جواب دیا ؎ کالشمس فی وسط السماء ونورہا ✤ یغشی البلاد مشارقا ومغاربا ✤ یعنے
جیسے آفتاب بیچ آسمان مین ہوتا ہے اور اوسکا نور مشرق اور مغرب کے سب شہرون کو
ڈھانپ لیتا ہے اسیطرح ہزارون لاکھون آدمی ایکوقت مین اوس آفتاب سپہر نبوت
سے مستفیض اور اونکے سلام سے مشرف ہوتے ہین اور فرماتے ہین جبت نزدیک مجھسے
وہ لوگ ہین جو بکثرت مجھپر درود بھیجتے ہین فائدہ اہل ذوق کے نزدیک یہ حدیث فضیلت
مصلی مین کفایت کرتی ہے کہ قرب نبوی سارے کمالات کو شامل ہے اور قرب الٰہی کو مستلزم
کہ امتی کو جسقدر قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوگا اوتنا ہی خدا سے زیادہ نزدیک
ہوگا اور فرماتے ہین جو شخص کہے اللھم صل علے روح محمد فی الارواح وصل علے اصبد محمد

فی الاحیا و وصل علی قبر محمد فی القبور اللھم ابلغ روح محمد منی تحیۃ وسلاما مجھے خواب مین دیکھے یہ صیغہ حرمین شریفین مین اس غرض کے واسطے بہت مروّج ہے اور شیخ عبد الحق دہلوی مفاخر الاسلام سے نقل کرتے ہین جو شخص جمعہ کے دن یہ درود پڑہے اللھم صل علی محمد ن النبی الامی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھے یا اپنا مکان دیکھے بہشت مین اوسکے واسطے تیار ہے اور جو ایکبار مین میسر نہو پانچ جمعہ تکرار کرے بفضل الٰہی وہ چیز نظر آئے کہ اوسے خوشی بخشے اور یہ ترکیب بھی لکھتے ہین شب جمعہ دو رکعت پڑہے ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد پچیس بار سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد ہزار بار یہ درود پڑہے صلے اللہ علی النبی الامی اور تیسری ترکیب جسے بہت مجرب کہتے ہین یہ ہے جمعہ کی رات دو رکعت ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پہر سو بار یہ درود پڑہے اللھم صل علی محمد ن النبی الامی و آلہ وسلم اگر ایکبار مین زیارت سے مشرف نہو تین جمعہ کرے انشاء اللہ چوتھے بار کی حاجت نہوگی اللھم ارزقنا فائدہ رویت دو قسم ہے ظاہری اور باطنی اور ظاہری بھی دو قسم ہے خواب اور بیداری مین اور بیداری مین بھی دو قسم ہے عالم حیوۃ مرگی مین اور بعد اوسکے وفات کے زیارت اوس جناب کی عالم بیداری مین ہم خفتہ بختون کو کہان نصیب ہے پہلی قسم اوسکی تو صحابۂ کرام پر تمام ہو چکی اور دوسری قسم اولیائے عظام کے لیے مخصوص ہے خوشا طالع و زہے قسمت اوسکی جسے خواب مین بھی وہ جمال جہان آرا نظر آجائے ؎ نشان بخت بیدار ست آنخواب * کہ در روے بنیم آن ماہ جہانتاب * فائدۂ اخری اجل من الاولی اسطرح درود شریف کی برکت سے زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین حاصل ہوتی ہے اسطرح اوسکی کثرت سے رویت باطنی بھی میسر ہو سکتی ہے یہانتک کہ باطن مصلی جمال مبارک کا آئینہ ہو جاتا ہے اور جب کمال اس دولت بیزوال کا حاصل ہوتا ہے اوسوقت کسی حال مین صورت مبارک دیدۂ بصیرت سے غایب نہین ہوتی ظاہر اوسکا اگر اوسطرف مصروف بھی ہو جاتا ہے مگر باطن ہر وقت اور ہر حالتمین آپکی زیارت سے مشرف رہتا ہے اور اوس سے یہ افضل ہے کہ رویت خیال مخالطت وہم سے پاک نہین ہو سکتی بلکہ وہ رویت رویت بصیرت کے توابع

ولواحق سے ہے کہ جب صورت کریمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم طالب کی چشم بصیرت مین
ہر وقت مستقر اور منطبع رہتی ہے آئینہ خیال بہی کہ درات سے صاف ہو جاتا ہے اور اکثر
وہ جمال دلربا خواب مین نظر آتا ہے وہو الانور علی نور اور اس جگہہ طالبان رویت کو ادب
کی رعایت ضرور ہے کہ اس نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ یعنے الطباع و انتقاش صورت کریمہ
اور حصول زیارت مقدسہ کو نتیجہ اپنے جذب محبت کا نجانین بلکہ عنایت محبوب کی سمجھین
کہ ذرہ آفتاب کو اپنی طرف متوجہ نہین کر سکتا اور قطرہ ناچیز دریا کو نہین کھینچ سکتا بلکہ
اپنے اختیار سے اوس تک پہونچ نہین سکتا ان اگر آفتاب عالمتاب اپنی عنایت سے ذرہ
ناچیز پر نظر کرے بعید نہین اور جو سلیمان مورنا توان کے حال زار پر متوجہ ہو عجب نہین
رکھتا ہے بلکہ بنظر انصاف ہمارے آنکہہ قابلیت اس نعمت کی اصلا نہین رکھتی یہ صرف رحمت
و عنایت اوس جناب کی ہے کہ اپنی زیارت کریمہ سے مشرف فرمایین اور جمال جہان ارا
اپنا ہم روسیاہون کو دکہا ین ؎ برائے دیدن روئے تو چشم دیگر م باید ؎ کہ این چشمے
کہ من دارم جمالت را نے شاید ؎ شیخ ابو عبد اللہ ساحلی کہتے ہین بزرگترین ثمرات اور
گرامی ترین فوائد صلوٰۃ یہ ہے کہ جب آدمی بر عایت آداب و محافظت شروط و خلوص نیت
و تدبر معانی درود کی کثرت کرتا ہے محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اوسکے دل کو
گھیر لیتی ہے اور شجرۂ طیبہ محبت بحکم المرء مع من احب یعنے آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جسکو
دوست رکھتا ہے اور بواسطہ اس محبت و طاعت کے بحکم المرء مع من احب اور بمفہوم من یطع اللہ والرسول
فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا ان مقبولان بارگاہ الٰہی کی معیت خاصہ سے کہ سرداران دین کے
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین مشرف و ممتاز بلکہ بسبب اتباع آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبوبیت الٰہی سے کہ عمدہ کمالات اور بہترین مقاصد و مرادات ہے سرفراز ہوتا ہے
پس طالب صادق کو لازم ہے کہ درود کی کثرت کرے تا باطن اوسکا آئینہ صورت نبویہ
اور مرات جمال مصطفویہ ہو جاے اور جب اوس صورت مقدسہ کو آئینہ دل مین جلوہ گر
دیکھے اوسکے استقرار مین اہتمام تمام اور سعی بلیغ بجا لائے اور اوس صورت کریمہ کو تمام

معاملات و مراقبات قلبی و قالبی مین پیش نظر رکھے اور کیسوئی چشم بصیرت سے غائب نہونے دے کہ نسبت تامہ اور محبت کاملہ اوس جناب سے حاصل اور وصل دائم میسر ہو
ع ہمنشینم نجمال خود آسودہ دلم + کاین وصالیست کہ در پے غم ہجرانش نیست + اور فرماتے ہین جو شخص میری قبر کے پاس مجھپر درود پڑہتا ہے مین سنتا ہون اور جو دور سے بھیجتا ہے تو خدا ایک فرشتہ متعین کرتا ہے کہ اوسکے درود مجھے پہونچاتا ہے اور اوسکے دین و دنیا کے کام درست کرتا ہے اور مین قیامت کے روز اوسکا گواہ یا شفیع ہون گا اور فرماتے ہین جو شخص مجھپر درود بھیجے اوسکی قیامت کے دن شفاعت کرون فائدہ یہ دولت گنہگاران امت کے حق مین کفایت کرتی ہے جسکے شفیع محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اوسے کس بات کا غم ہے ع غم مخور و آن کہ شفیعش نوئی + پایہ وہ قدر کہ شفیعش نوئی + حاصل این بست زطاعت مرا + ہست چو امید شفاعت مرا + اور فرماتے ہین جو شخص نماز صبح کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو بار درود مجھپر بھیجے خدا یتعالے سو حاجتین اوسکی روا فرمائے تین ۳ دنیا مین اور ستر جمع رکھے یعنے آخرت کے لیے غرضکیا یارسول اللہ درود کسطرح چاہیے فرمایا ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللھم صل علی محمد فائدہ یہ حدیث ضعیف ہے اور فرماتے ہین جو شخص ایکدن مین پچاس بار درود پڑہے گا قیامت کے دن مین اوس سے مصافحہ کرون گا اور فرماتے ہین جو شخص چاہتا ہے خدا کو اپنے سے راضی پائے درود کی کثرت کرے اور منقول ہے پروردگار تقدس و تعالے دو شخصون کے حال سے ہنستا ہے یعنے اونکے کام سے خوش اور اون سے راضی ہوتا ہے ایک وہ کہ یارون کے گھوڑے سے بڑے گھوڑے پر دشمن کا سامنا کرے سب تنکست کہائین اور وہ قایم رہے اگر مارا جائے شہید ہو اور جو بچ جائے تو خدا یتعالے اوس سے ہنستا ہے یعنے راضی اور خوش ہوتا ہے دوسرا وہ شخص کہ رات کو خلق سے چھپ کر اوٹھے اور اچھی طرح وضو کر کے خدا کی تحمید اور تمجید اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہے اور قرآن مجید کھولے خدا یتعالے اوس سے راضی اور خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے اس بندے کو دیکھو کہ میرے سوا کوئی اوسے نہین دیکھتا اور فرماتے ہین جبریل نے مجھے خدا کا پیام دیا جو شخص

ایک درود بھیجتا ہے فرشتے میرے اوسپر درود بھیجتے ہین اور وہ درود عرش
تک پہونچتی ہے جس فرشتے کیطرف سے گذرتی ہے وہ کہتا ہے صلوا علی قائلہا کما صلے
علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکے کہنے والے پر درود بھیجو جیسے اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجی اور فرماتے ہین جو بندہ بروز جمعہ موقف مین وقوف کرے پھر سو بار فاتحہ اور
سو بار اخلاص پڑھکر سو بار اللھم صل علی محمد و علے آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراہیم
و علے آل ابراہیم انک حمید مجید اور سو بار اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک
و لہ الحمد بیدہ الخیر یحیی و یمیت و ہو علے کل شئی قدیر پڑھے اللہ تعالے فرشتون سے فرماتے
اے میرے فرشتو کیا بدلا ہے میرے اس بندے کا کہ اسنے میری تسبیح اور تہلیل اور
ثنا کی اور میرے پیغمبر پر درود بھیجی اے فرشتو گواہ رہو مین نے اسے بخشدیا اور شفاعت
اوسکی اوسکے حقین قبول کی اگر سب اہل موقف کے حق مین شفاعت کی قبولیت چاہیگا ہر آئینہ قبول کرون گا اور دوسری حدیث مین
جو شخص ہر روز تین ۳ بار اور ہر شب مین ۳ بار میری محبت اور شوق کے ساتھ مجھپر درود
بھیجے خدا پر حق ہے کہ اوسدن رات کے گناہ اوسکے بخشدے اور فرماتے ہین سیاح
فرشتے خدا کے جب ذکر کے حلقون یعنے ذاکرین کی مجلسون پر گذرتے ہین ایکدوسرے سے
کہتا ہے بیٹھو جب وہ دعا کرتے ہین یہ آمین کہتے ہین اور جب وہ درود بھیجتے ہین یہ بھی اوسکے
ساتھ درود پڑھتے ہین اور جب فارغ ہوتے ہین آپس مین کہتے ہین انکو چلو اور خوشی
ہو کہ بخشی گئی اور ایکروز فرمایا قیامت کے دن ۳ تین شخص عرش کے سایہ مین ہونگے
جسدن اوسکے سوا کوئی سایہ نہوگا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ ۳ تین شخص کون ہین
فرمایا جو میری غمگین امتی کا غم دور کرے اور جو میری سنت زندہ کرے اور جو مجھپر
درود بہت بھیجے اور فرماتے ہین جو دو شخص آپس مین خدا کے واسطے محبت رکھتے ہین
اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرکے درود بھیجتے ہین جدا ہونے سے پہلے اگلے اور پچھلے
گناہ اونکے بخشے جاتے ہین اور مروی ہے جسکے پاس صدقہ نہو وہ یہ درود پڑھے اللھم صل
علے محمد عبدک و رسولک و صل علی المومنین و المومنات و المسلمین و المسلمات کما اوسکے
حق مین زکوٰۃ ہے اور مسلمان نیکی سے سیر نہین ہوتا جبتک بہشت مین نہ پہونچے اور

انکیدن فرمایا آج کی رات مین نے عجیب ماجرا دیکھا ایک شخص میری امت سے پل صراط پر کبھی چوتڑون سے پھسلتا ہے اور کبھی گھٹنون سے چلتا ہے اور کبھی چیپٹ جاتا ہے ناگاہ اوسکے درود نے ہاتھ اوسکا پکڑا اور سیدھا کھڑا کر دیا کہ صراط سے پار ہو گیا اور فرماتے ہین خدا کا ایک فرشتہ ہے اوسکا ایک بازو مشرق مین ہے اور دوسرا مغرب مین جب کوئی شخص مجھپر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی مین غوطہ کھا کر مچھی پر جھپٹتا ہے خدا تعالے ہر قطرے سے کہ اوسکے پرون سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لیئے استغفار کرتے ہین اور ایک روایت مین آیا جو شخص حضرت پر درود بھیجتا ہے ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین اور فرماتے ہین محمد ثمین جب قیامت کے دن آوین گے اونکے ساتھ دو آتشین ہونگی خدا تعالے فرمائیگا تم اہل حدیث ہو جاؤ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھنے سے بہشت کو چلے جاؤ اور فرماتے ہین جو شخص کتاب مین درود لکھتا ہے درود اوسکی ہمیشہ جاری رہتی ہے جبتک میرا نام اوس کتاب مین رہتا ہے امام جعفر صادق فرماتے ہین جو شخص کتاب مین درود لکھتا ہے صبح و شام فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین جبتک حضرت کا نام اوس کتاب مین باقی ہے ابو صدیق اکبر فرماتے ہین درود لونڈی غلام کی آزاد کرنے سے بہتر ہے امیرالمومنین عمر فرماتے ہین دعا آسمان و زمین کے درمیان روکی جاتی ہے جبتک تو اپنے پیغمبر پر درود نہ بھیجے بلند نہین ہوتے پانے ابن مسعود کہتے ہین مین نماز پڑھتا تھا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر وہان تشریف رکھتے تھے بعد فراغ کے خدا کی تعریف و ثنا شروع کی پھر حضرت پر درود بھیجی پھر اپنے واسطے دعا کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سل تعطہ سل تعطہ سوال کر تجھے دیا جائے گا سوال کر تجھے دیا جائے گا تو نے علی فرماتے ہین اگر یا خدا مین ہرج نہوتا مین بیشک تیری خدا کی درود کے ساتھ دو ہوتا اسلیے کہ مین نے حضرت سے سنا جبرئیل نے خدا کیطرف سے اوسمین پیام دیا جو شخص تجھپر دس درود بھیجیگا میری ناخوشی سے ماموں ہو جائے گا اور فرماتے ہین جو شخص حضرت پر ہر روز تین بار درود بھیجتا ہے اوسکو سو بار درود پڑھی صلوۃ اللہ و ملائکتہ و انبیاء و رسلہ و جمیع خلقہ علے محمد و قال محمد و علیہم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ فیامتکو حضرت کی گروہ مین اوٹھیگا

اور حضرت اوسکا ماتھہ پکڑ کے اپنے ساتھہ بہشت مین لیجا ئین گے اور ابو ذر رضہ فرماتے ہین مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ نماز چاشت کی سفر و حضر مین نچھوڑون اور بدون وتر اور رد رود کے نہ سوؤون ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ فرماتی ہین اپنی مجلسون کو حضرت پر درود بھیجنے اور عمر رضہ کے ذکر سے زینت دو کعب اخبار کہتے ہین خدا یتعالے نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی اے موسے کیا تو چاہتا ہے کہ محشر کی پیاس سے محفوظ رہے عرض کیا ہان یارب حکم ہوا تو درود بہت بھیجا کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر شیخ ابو محمد صبر کتاب شرف المصطفےٰ سے لکھتے ہین احمد بن موسے اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہین جو شخص اللھم صل علے محمد و علے آل محمد وابلہ سو بار کہے خدا یتعالے سو حاجتین اوسکی روا کرے اون مین سے تیس ۳۰ دنیا مین مروی ہے جو شخص حضرت کی قبر کے پاس کھڑا ہو کر یہ آیت پڑہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما پھر کہے صلے اللہ علیک یا محمد ایک فرشتہ اوسکا نام لیکر پکارتا ہے اے فلان تیری حاجت تیری ضایع نہ گئی اور یہ قبول ہوئی عطا فرماتے ہین جو شخص یہ درود تین ۳ صبح اور تین ۳ بار شام پڑہے اللھم صل علی محمد فی الاولین وصل علی محمد فی الآخرین وصل علی محمد فی النبیین وصل علے محمد فی المرسلین وصل علے محمد فی الملاء الاعلےٰ الی یوم الدین اللھم اعط محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ والشرف والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمودا اللھم انی آمنت بمحمد ولم اراہ فلا تحرمنی فی الجنۃ رویتہ وارزقنی صحبتہ وتوفنی علے ملتہ واسقنی من حوضہ شربا مریئا سائغا ہنیئا لا اظمأ بعدہ ابدا انک علے کل شئے قدیر اللھم بلغ روح محمد منا تحیۃ وسلاما اللھم کما آمنت بہ ولم اراہ فلا تحرمنی فی الجنۃ رویتہ جو اوسکی گناہون کی اوکھڑ جاے اور نفس اوسکی خطاؤن کا نامہ اعمال سے سٹ جاے اور ہمیشہ مسرور رہے اور راسید بن اوسکی حاصل ہون اور دشمنون پر غالب رہے اور نیکیون کی توفیق دیا جاے اور بہشت مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے مشرف ہو اور یہ مجموعہ دلائل الخیرات مین ہی تھوڑے تغیر کے ساتھہ مذکور ہے واللہ الموفق والمجیب انہ سمیع قریب تیسری فصل اون لوگون کے ذم مین جو نام نامی سنکر درود نہین پڑہتے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسکے پاس مین ذکر کیا گیا اور وہ مجھپر درود بھیجنا بھول گیا بے شک بہشت کی راہ سے بہک گیا فائدہ اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے حلیہ مین اور طبرانی اور بزار نے نقل کیا اور جب ایسی درود راہ بہشت بھولنوالا ہوا تو درود بھیجنوالا سالک راہ بہشت کیونکر ہوگا یہ ہے کہ آدمی پیغمبر پر درود بھیجے اور فرماتا ہین جسکی پاس میرا ذکر آوے اور مجھپر درود نہ بھیجے دوزخ مین جائے اور فرماتا ہین بخیل ہے وہ جسکی پاس میرا ذکر ہو اور مجھپر درود نہ بھیجے نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ اور احمد نے اپنی مسند اور بزار نے معجم کبیر اور بیہقی نے دعوات اور ابن ابی عاصم نے کتاب الصلوٰۃ اور تیمی نے ترغیب اور حاکم نے بسند صحیح مستدرک مین مانند اسکے روایت کیا اور ترمذی کی روایت مین قتادہ سے مرسلاً وارد ظلم سے ہے یہ بات کہ کسی کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے اور فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اوسکی جسکے پاس میرا ذکر آوے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے ایکدن حضرت صحابہ کو اپنے منبر کے قریب کھڑا کر کے پہلے زینے پر چڑھے اور آمین فرمایا پھر دوسرے اور تیسرے زینے پر بھی یہی لفظ کہا صحابہ نے عرض کیا آج ہمنے آپ سے وہ سنا جو کبھی نہ سنا تھا فرمایا جبریل نے آکر مجھسے کہا دور ہو جو بعید ہے خیر و برکت سے اور ہلاک ہو جو وہ شخص جسنے رمضان پایا اور نہ بخشا گیا مین نے کہا آمین جب مین دوسری زینے پر گیا کہا دور ہو اور ہلاک ہو وہ شخص جسنے آپکا ذکر سنکر درود نہ پڑھی مین نے کہا آمین جب تیسری زینے پر گیا کہا دور ہو اور ہلاک ہو وہ شخص جسنے ان ماں باپ کو یا دونمین سے ایک بڑھاپے مین پایا اور اوسنے اوسے بہشت مین نہ پہونچایا مین نے کہا آمین اور فرماتے ہین آدمی لوا سقدر بخیل کافی ہے کہ میرا ذکر سنکر درود نہ بھیجے اور ایک روایت مین ہے جو میرا ذکر سنکر درود نہ بھیجے بیشک شقی ہو جائے ابوذر کی حدیث مین آیا ہے سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو میرا ذکر سنکر درود نہ پڑھے فائدہ ظاہر ہے جو شخص اپنے نفس کو ایسی سعادت اور دولت سے محروم رکھے اوس سے زیادہ بخیل کون ہے بخیل یہ چاہتا ہے جو میرے پاس ہے کہین نہ جائے اور اوس سے کسی کو فائدہ نہ پہونچے اور یہ شخص چاہتا ہے کہ میرے نفس کو بھی کسیطرح کی خوبی اور بھلائی حاصل نہو بخیل اپنا مال عزیز جسکو ہزار مشقت سے جمع کیا نفس پر صرف کرنا نہین چاہتا اسکے پاس سے نکمہ مال جاتا ہے نہ کچھ ہرج ہوتا ہے صرف زبان ہلانا بھی نفس کے

فائدے کے لیے گوارا نہیں کرتا اور اوسے حسرت و آفت مین مبتلا کرتا ہے نسائی عمل الیوم واللیلہ مین اور سعید بن منصور اپنے سنن مین اور دیگر دیگر مجالس مین اور ضیاء مقدسی مختارہ مین اور بغوی جعدیات مین اور بیہقی شعب الایمان مین اور تیمی ترغیب مین اور اسمٰعیل قاضی اور ابن بشکوال اور ابن شاہین ابو سعید خدری رضہ سے روایت کرتے ہین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو قوم کسی مجلس مین مجھپر درود نہین بھیجتی قیامت مین اوسکو حیف درود پڑھنے والون کا ثواب دیکھین گے وہ مجلس اوسپر حسرت ہوگی اگرچہ بہشت مین داخل ہون **حکایت** ابو سلیمان محمد بن حسین کہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے خواب مین فرمایا اے ابو سلیمان جب میرا ذکر حدیث مین آتا ہے تو صلے اللہ علیہ لکھتا ہے اور وسلم چھوڑ دیتا ہے اور اوسمین چار حرف ہین ہر حرف کے بدلے دس نیکی ہین پس تو چالیس نیکی ترک کرتا ہے **حکایت** حسن بن موسے خضرمی معروف بابن عجیبہ کہتے ہین مین بسبب تعجیل کے حدیث کے ساتھہ درود نہین لکھتا تھا اکبرات پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین تجھے کیا ہوا جو ابو عمر طبری کی طرح مجھپر درود نہین بھیجتا اوسوقت سے عہد کیا کہ آپ کے ذکر کے ساتھہ صلے اللہ علیہ وسلم ضرور لکھونگا **حکایت** ابن صلاح اور رشید عطار حمزہ کتانی سے نقل کرتے ہین مین حضرت کے ذکر کے ساتھہ صرف صلے اللہ علیہ لکھتا تھا ایکروز آپ نے خواب مین مجھسے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے کہ درود تمام نہین کرتا یعنے وسلم چھوڑ دیتا ہے اوسکے بعد پھر مین نے کبھی وسلم ترک نہ کیا چوتھی

فصل اون لوگون کی حکایات مین جنھین درود کی برکت سے عمدہ مراتب و مقامات حاصل ہوئے

حکایت جعفر بن عبد اللہ کہتے ہین مین نے حافظ ابو ذرعہ کو خواب مین دیکھا کہ فرشتون کے ساتھہ آسمان پر نماز پڑھتے ہین پوچھا تمھین یہ مرتبہ کسطرح حاصل ہوا کہا مین نے ہزار دن حدیثین اپنے ہاتھہ سے لکھین اور ہر حدیث کے ساتھہ لکھا عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص مجھپر ایک درود بھیجتا ہے رب تبارک وتعالی اوسپر دس درود بھیجتا ہے **حکایت** ابو العباس بن مندیل تحفۃ الاصدقا فی اسنی المقاصد مین روایت کرتے ہین کہ امام شافعی کو خواب مین دیکھا پوچھا تجھسے خدا تعالے نے کیا فرمایا

فرمایا رحمت کی اور بخشدیا کس عمل کے سبب سے فرمایا بسبب اس درود کے کہ پڑھا کرتا تھا
اللھم صل علی محمد عدد من صلی علیہ وصل علی محمد عدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما امرت
ان نصلی علیہ وصل علی محمد کما تحب ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما ینبغی الصلوٰۃ علیہ
اور اس حکایت کو بیہقی نے بھی روایت کیا حکایت عبد اللہ بن حکم کہتے ہیں میں نے
امام شافعی کو خواب میں دیکھا حال ان کا پوچھا فرمایا خدا یتعالے نے بخشدیا اور رحم کیا
اور بہشت میں بھیجدیا اسطرح کی اور بھی بہت سی حکایتیں ہیں پھر کسی نے مجھسے کہا
یہ مرتبہ تمہیں اوس درود کے سبب سے ملا جو تمنے اپنے رسالے میں لکھا ہے صلے اللہ
علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون حکایت سخاوی قول بدیع میں
لکھتے ہیں ابن بیان اصبہانی نے حضرت کو خواب میں دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ بجا آنے اپنے
چچا کے بیٹے محمد بن ادریس شافعی کو کسی چیز سے مخصوص کیا فرمایا میں نے خدا سے اوسکے لیے
دعا کی کہ اوسے حساب میں ماخوذ نہ کرے اسلیئے کہ وہ مجھپر ایسی درود بھیجتا تھا جو کسی نے
نہیں بھیجی اللھم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وصل علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون
حکایت در مقصود میں لکھا ہے بنی اسرائیل میں ایک اسراف کرنے والا تھا لوگوں نے
اوسکے مرنیکے بعد جنازہ اوسکا اوٹھایا اور غسل نہ دیا موسے علیہ السلام کو حکم ہوا اسے
غسل دیکر جنازہ کی نماز پڑھ کہ ہمنے بخشدیا سبب دریافت کیا جواب آیا اسنے امیدیں
توریت کھولی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا دیکھکر اوپر درود پڑھی اوس
درود کی برکت سے ہمنے بخشدیا حکایت سفیان ثوری کہتے ہیں میں نے حج میں ایک
جوان دیکھا جب قدم اوٹھاتا یا رکھتا یہ درود پڑھتا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد میں نے آگے آیا یہ بات
دانستہ کرتا ہے کہا ہاں مجھسے بولا تم کون ہو میں نے کہا سفیان ثوری کہا عراقی میں نے
کہا ہاں کہا خدا کو تمنے کسطرح پہچانا میں نے کہا اسوجہ سے کہ وہ رات کو دن اور دن کو
رات میں پہناتا ہے اور بچہ کو اوسکی ماں کی پیٹ میں تصویر فرماتا ہے کہا آے سفیان ثوری
تجھکو خدا کو جیسا چاہیے نہ پہچانا میں نے کہا تمنے کسطرح پہچانا کہا فسخ عزم کے سبب سے کہ جب میں نے
کسی کام کا عزم کیا اور اوسکے خلاف واقع ہوا سمجھا کہ یہ اللہ کی قضا ہے جو میرے کام کی تدبیر

کرتا ہے مینے کہا کثرت درود کی وجہ کیا ہے کہا راہ حج مین میری ماں میرے ہمراہ تھی مجھسے کہا مجھے خانہ کعبہ کے اندر پہونچا دے مین نے پہونچا دیا ناگاہ اوسکا پیٹ پھول گیا اور منہہ کالا ہوگیا مین یہ حال دیکھکر بہت غمگین ہوا اور دونون ہاتھ اوٹھاکر جناب الٰہی مین عرض کیا اے رب تو ایسی مصیبت مین مبتلا کرتا ہے اوسے جو تیرے گھر آتا ہے یہ بات کہتی ہی ایک ابر آسمان کی طرف سے اوٹھا اور ایک مرد سپید پوش نے آکر اپنا ہاتھہ میری ماں کی منہہ اور پیٹ سے لائی الفور وہ آفت دور ہوئی جب اوسنے جانے کا ارادہ کیا مین نے دامن اوسکا پکڑکر عرض کیا آپ کون ہین کہ اس مصیبت مین ہماری خبر لی فرمایا مین محمد ہون بن عبداللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے عرض کیا مجھے کچھ وصیت کیجیے فرمایا ہر قدم کے اوٹھانے اور رکھنے وقت محمد پر درود بھیجا کر کہ انی القول البدیع حکایت ابو حفص عمر بن حسین سمرقندی کہتے ہین مین نے ایک شخص دیکھا کہ غرفات دشا مین سوا بدو کے اور کچھہ نہین پڑتا سبب اسکا پوچھا کہا میرا باپ بیمار کہاتا مرنے ہی اوسکا منہہ گدھے کا سا ہوگیا مجھے نہایت غم ہوا اور اوسی رنج مین روتے روتے سوگیا ناگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اللہ تعالےٰ نے ترا غم دور کیا اوسی حال مین ہاتھہ منہہ جو دیکھا تو چودھوین رات کے چاند سے زیادہ چمکتا پایا پھر تو مین بے اختیار حضرت کے قدم پر گرا اور رہا جرا اور دریافت کیا فرمایا تیرا باپ سود کہاتا تھا اور منہہ سود کھانیوالے کا دنیا یا آخرت مین گدھے کا سا ہوجاتا ہے مگر وہ سوتے وقت سو بار درود بھی پڑھا کرتا جب اوسپر یہ حالت گذری اوس فرشتے نے جو احوال امت کا مجھسے کہا کرتا ہے حال اوسکا عرض کیا مین نے خدا سے اوسکی شفاعت کی اور قبول ہوئی وہ شخص کہتا ہے جب مین خواب سے بیدار ہوا ہاتف نے پکارا کہ تیری باپکو درود وسلام نے اس آفت سے بچا لیا اوسیوقت سے مین نے عہد کیا کسی حال اور کسیوقت درود وسلام نہ چھوڑون گا حکایت ایک شخص کو اوسکے مرنیکی بعد کسیطرح خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا جب مجھے قبر مین رکھا منکر نکیر سوال وجواب کو آئے اونکے سوال کا جواب مجھے نہ آیا اوسوقت اپنی نجات سے مایوس ہوا اور بہ صدمہ دلپر گذرا کہ بیان نہین کیا جاتا ناگاہ ایک شخص سفید کپڑے پہنے خوشبو لگائے

میری قبر مین آیا اور منکر نکیر کا جواب سکھایا جب اوس آفت سے نجات پائی اوس سے کہا تو کون ہے کہ ایسے وقت سخت اور عالم تنہائی مین مجھ بیکس کی مدد فرمائی اور نے کہا مین تیری درود ہون مجھے حکم ہے قیامت تک تیرے پاس رہون اور ہر مصیبت مین مدد کرون حکایت نیری اور ابن بشکوال نقل کرتے ہین اہل شیراز سے کسی نے ابوالعباس احمد بن منصور کو اون کی وفات کے بعد خواب مین دیکھا کہ جامع شیراز کی محراب مین مکلف پہنے اور جڑاؤ تاج سر پر رکھے کھڑے ہین پوچھا تمہارا کیا حال ہوا فرمایا خدائے تعالے نے مجھے بخشدیا اور بہشت مین داخل کیا اسلیے کہ مین درود بہت پڑھا کرتا حکایت سخاوی اور ابن بشکوال حکایت کرتے ہین کسینے ابوحفص کاغذی کو خواب مین دیکھا پوچھا خدا تعالے نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا رحمت کی اور بخشدیا اور بہشت مین داخل کیا پوچھا کس سبب سے فرمایا جب خدا کے حضور گیا فرشتون کو حکم ہوا اسکے گناہون اور درود کا حساب کرو درود میرے گناہون پر غالب ہوی فرمایا اسیقدر کفایت کرتا ہے اسے بہشت مین لے جاؤ یہ حکایت ابن حجر کی نے بھی لکھی ہے حکایت قول بدیع مین نقل کیا ایک عورت نے خواب مین اپنے بیٹی کو سخت مصیبت اور عذاب مین مبتلا دیکھا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا فرمایا صدقہ دے اتفاقاً خواجہ حسن بصری نے اوسی روز اوسکے بیٹے کو خواب مین دیکھا کہ ایک مکلف تخت پر بیٹھی ہے اور نور کا تاج سر پر رکھا ہے متعجب ہوکر کہا تیری ماں نے اسکے خلاف بیان کیا تھا اوسنے کہا ان میری سچ کہتی ہے ہم بشتر آدمی عذاب مین گرفتار تھے ایک شخص ہماری قبرون کی طرف سے گذرا اور ایک درود پڑھ کر ثواب اوسکا ہمکو بخشدیا خدا تعالے نے اوسی ایک درود کی برکت سے ہمین عذاب سے نجات دی اور اسقدر ثواب کہ تم دیکھتے ہو میرے حصے مین آیا حکایت محمد بن سعید بن مطرف کہتے ہین مین سوتے وقت چند بار درود پڑھتا ایکر فرسید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اپنا مُنہ آگے لا کہ مین اوسے چومون اسلیے کہ تو اس مُنہ سے درود پڑھتا ہے مینے اپنا مُنہ اس قابل نہ سمجھا مگر پاس حکم عالی رضارہ حضرت کے سامنے کیا آپ نے میرے رخسارے پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تمام گھر مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور

آٹھ دن تک میری عورت کو اوس رخسار سے جسے حضرت نے چوما تھا مشک کی خوشبو آتی رہی حکایت ابن بشکوال نے نقل کیا مسطح نام ایک شخص امروہ میں سستی رکھتا تھا جب اوسے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا حال پوچھا کہا میں ایک محدث کے پاس گیا تھا جب اوسنے حدیث پڑھی حضرت پر درود بھیجی میں نے بھی چلا کر کہا صلے اللہ علیہ وسلم میری آواز سنکر تمام مجلسی درود پڑھی اوسیوقت ہم سب یعنے تمام اہل مجلس بخشے گئے حکایت ابوبکر بن مجاہد سے ایک رات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا اے ابوبکر صبح اکیم دہشتی تیرے پاس آئے گا تو اوسکی تعظیم بجالانا صبح کو شبلی ابوبکر پاس آئے ابوبکر تعظیم کو اوٹھے اور گود میں لے کر پیشانی پر بوسہ دیا رات کے وقت پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے ابوبکر خدا تجھے عزت دے جیسی تو نے اوس مرد دہشتی کی تعظیم کی عرض کیا یا رسول اللہ شبلی کو یہ مقام کس عمل سے حاصل ہوا فرمایا وہ پانچوں وقت نماز کے بعد یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم پڑھتا ہے پھر مجھپر درود بھیجتا ہے اور محمد بن عمر کی روایت میں آیا بعد اس آیت کے تین بار کہتا ہے صلی اللہ علیک یا محمد حکایت در مسند میں لکھتے ہیں ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ کو کسی جنگل میں درندوں نے گھیرا جب کچھ زور نہ آیا درود کی کثرت کی درندے بھاگ گئے اور اوسکی شر سے نجات حاصل ہوئی حکایت شاہ غریب اللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھسے دو بھائیوں نے کہ سوداگری کرتے عظیم آباد میں نقل کیا کہ ہمارے باپ کے اولاد نہوتی کسی فقیر صاحب سے التجا کی اونہوں نے فرمایا کہ درود بارہ درود مدت غیر معین میں پڑھتا رہا اور پڑھنے والوں کی کمال خاطرداری اور دلجوئی کرو ہمارے باپ نے ایسا ہی کیا خدا دینے والے نے درود کی برکت سے ہم دونوں فرزند عنایت فرمائے حکایت اخبار الاخیار میں نقل کرتے ہیں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہر رات تین ہزار بار درود پڑھتے جب نکاح کیا تین شب نہ پڑھ سکے کسی سے سید عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا بختیار کاکی کو میرا سلام پہونچا اور کہہ ہر رات تو مجھے جو تحفہ بھیجا کرتا تھا تین رات سے نہیں پہونچا حکایت محمد

محمد بن مالک کہتے ہیں میں اکیر وزیر ابوبکر بن مجاہد پاس بیٹھا تھا کہ اکیر دنکستہ حال آیا شیخ نے
اوسے کمال تعظیم سے بٹھایا اور سنے کہا آج میرے لڑکا ہوا قدرے روغن وشہد درکار ہے
ابوبکر کہتے ہیں اوسوقت میرے پاس کچھ نتھا اسی فکر میں سوگیا ناگاہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے خواب میں مجھسے فرمایا علی بن عیسے وزیر پاس جاکر اوسے میرا سلام پہونچا اور یہ پیام
دے کہ تو ہر شب سونے وقت بچہتر ہزار بار درود پڑہتا ہے آج کی رات ثبات سو بار پڑہنا
کہ خلیفہ نے بلایا اور اوسکے پاس سے اگر بدوتعام کیا ہمارے حکم سے مولود کے باپ کو ستو دینار
دے کر اپنے صرف میں لائے ابوبکر خواب سے بیدار ہوکر اوس شخص کے ساتھ علی بن عیسے پاس
گئے اور اوس سے حال خواب کا بیان کیا اوسنے ایک توڑا منگا کر ستو دینار اوس شخص کو دیئے
اور ہر چند زیادہ دینے رہے انکار کیا کہ میں حضرت کی اجازت سے زیادہ نہ لونگا اور یہ
ستو دینار شیخ کو دیئے شیخ نے لینے میں عذر کیا وزیر نے کہا یہ حق تمہارے پیام پہونچانیکا ہے
پھر ستو اور دیئے کہ یہ صلہ تمہارے بیماننگ آنے کا ہے اسیطرح ہزار دینار عنایت کیے حکایت
جذب القلوب میں جمع الجوامع سے نقل کیا کسی مرد صالح پر تین ہزار دینار قرض تھے قاضی نے
ایک مہینے کی مہلت دی جب اوسنے کمین ٹھکانا نہ دیکھا درود پڑہنے میں مشغول ہوا آخر
مہینے حضرت نے خواب میں حکم دیا علی بن عیسے وزیر سے جاکر میری طرف سے کہہ کہ تین ہزار دینار
دے مرد مدینون بیدار ہوکر سوچا اگر وزیر مجھسے دلیل میرے سچے ہونے کی طلب کریگا تو کیا
جواب دونگا اوس روز نہ گیا دوسرے دن بھی وہی خواب دیکھا تیسرے دن آپنے
فرمایا اگر وہ محبت چاہے تو اوس سے کہنا تو ہر روز نماز صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے
پانچہزار بار درود پڑہتا ہے اور اس حال سے کوئی واقف نہیں مرد صالح کہتا ہے میں وسکے
پاس گیا اور حال خواب کا بیان کیا وزیر نہایت خوش ہوا اور مجھے تین ہزار دینار عنایت
کیے کہ قرض میں دے اور تین ہزار واسطے خرچ اہل وعیال کے اور تین ہزار واسطے سرمایہ
تجارت کے اور دیئے اور قسم دی کہ مجھسے ملاقات کیا کر اور جس بات کی حاجت ہو بے تکلف
کہدیا جب میں تین ہزار دینار قاضی پاس لے گیا اور اوس سے حال بیان کیا اوسنے کہا میں
تیرا قرض اپنے پاس سے ادا کرون گا قرضخواہ نے سنکر کہا وزیر اور قاضی سے میں مستحق

تنہا ہون مین نے قرض اپنا چھوڑ دیا قاضی نے کہا مین نے جو مال خدا کیواسطے کالا اب اوسے واپس کرون گا پس وہ شخص دروازہ کی برکت سے قرض سے بھی پاک ہوا اور اسقدر مال کثیر اپنے گھر لے گیا حکایت سخاوی ابو عبد الرحمن نحوی سے نقل کرتے ہین کہی نے خلاد بن کثیر کے تزع کے وقت ایک رقعہ اونکے سرہانے پایا اوسمین لکھا تھا ہذہ براۃ من النار لخلاد بن کثیر یہ برات نامہ دوزخ سے ہے خلاد بن کثیر کے واسطے لوگون سے پوچھا کیا عمل کرتے تھے کہا ہر جمعہ کو ہزار بار یہ درود اللھم صل علی محمد ن النبی الامی پڑھتے حکایت فاکہانی نے فخر شیرین شیخ صالح موسے ضریر سے نقل کیا مین کشتی پر سوار تھا ناگاہ ایک ہوا جسے قلابیہ کہتے ہین اور جہاز اوس سے کم نجات پاتا ہے اوٹھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے خواب مین فرمایا اہل جہاز سے کہہ ہزار بار یہ پڑھین اللھم صل علی محمد صلوٰۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال و الآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوٰۃ وبعد الممات جب مین بیدار ہوا اہل کشتی سے حال کہا تین سو بار کے قریب یہ درود ہمنے پڑھی ہوگی کہ ہوا ساکن ہوئی اور کشتی ڈوبنے سے بچ گئی شیخ مجد الدین فیروزابادی نے بھی یہ حکایت نقل کی حکایت شیرویہ عبد اللہ بن مکی سے نقل کرتے ہین ابو الفضل قومسانی مجھسے کہتے تھے میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور اوسنے کہا مینے مدینہ شریفہ کی مسجد مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین جب تو ہمدان کو جائے ابو الفضل بن زیرک سے میرا سلام کہنا مین نے سبب اس عنایت اور مہربانی کا دریافت کیا فرمایا وہ ہر روز سو بار یا زیادہ مجھپر یہ درود بھیجتا ہے اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی آل محمد جزی اللہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم عنا ما ہو اہلہ پھر اوسنے مجھے اس صنعے کی اجازت لی اور قسم کہائی کہ مین حضرت کے بتانے سے پہلے تمہین اصلا نہ جانتا تھا پھر چند مین اوسے کچھ دیتا رہا قبول نہ کیا اور کہا مین حضرت کی رسالت پر اجرت نہین لیتا اور ایسی عمدہ چیز کو حطام دنیا کے بدلے نہین بیچتا حکایت محمد بن یحیی کرمانی کہتے ہین ہم ابو علی بن شاذان کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک خراسانی اجنبی آیا اور سلام علیک کر کے ابو علی بن شاذان کو پوچھا ہمنے اوسکیطرف اشارہ کیا کہا

اے شیخ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین حکم دیا ابوعلی بن شاذان کی مسجد مین جا اور اوس سے ملاقات ہو تو میرا سلام اوسے پہونچا ابوعلی یہ بات سنکر بہت روئے اور کہا مین اپنے مین کوئی عمل موجب اس عنایت کا نہین پاتا سوا اسکے کہ حدیث پڑھکر پڑھتا ہون اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے درود کی کثرت کرتا ہون راوی کہتا ہے ابوعلی نے اس واقعہ کے ذوق مین دو تین مہینے بعد انتقال کیا منقول ہے قیامت کے دن ایک شخص کے اعمال تولے جائین گے اور پلہ بداعمال کا گران ہوگا فرشتے عذاب کے اوسے پکڑین گے اوسوقت وہ گنہگار خوف سے کانپے گا اور چار طرف دیکھیگا کوئی مددگار اور غمخوار نظر نہ آئے گا ناگاہ سیدعالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائین گے اور فرشتون سے فرمائین گے اسے کہان لیے جاتے ہو اعمال اسکے میرے سامنے تولو فرشتے حسب الحکم اعمال اوسکے پھر تولین گے آپ ایک پرچہ کاغذ کا نیکیون کے پلے مین رکھدین گے پلہ نیکیون کا جھک جائے گا اور وہ گنہگار اوس عذاب سے نجات پاویگا کہے گا میری جان آپ پر قربان آپ کون ہین کہ اس مصیبت کے وقت مین میری خبر لی اور حیات ابدی بخشی فرشتے کہین گے یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ وہ پرچہ ہے جسمین تو نے درود لکھا ہے اللھم صل علی محمد وآلہ وبارک وسلم تسلیما فقط

خاتمہ الطبع

اما بعد حمد و نعت کے شائقین اخبار احمدی و طالبین آثار محمدی کو مژدہ ہو کہ تائید ازدی کتاب لاجواب مسمی بہ لب لباب المعروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب تالیف انیف عالم اعلم فاضل لوذعی مولوی محمد نقی علی خان صاحب بریلوی ادام اللہ فیضہ الجلی والخفی بالجلی مطبع فیض مرجع قدردان علم و ہنر نامور منشی نول کشور صاحب واقع دار السرور کانپور بتاریخ بیسوین شعبان سنہ ۱۲۸۸ ہجری النبوی صلعم مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ عیسوی کو منطبع ہوکر مطبوع طابع خاص و عام ہوئی